زجاجة المصابيح

لأبي الحسن [illegible] عبد الله

بن مظفر حسين الحيدرآبادي الحنفي عاملهما الله

بلطفه الخفي وتجاوز عنهما بكرمه الوفي

قد انطبع في المطبع الشهير بتاج پريس

الواقع في حيدرآباد الدكن (الهند)

كتبه محمد شفيع الدين [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳۶۱ ف

طبع اول ۱۰۰۰

قطعۂ تاریخ

ہے یہ عبداللہ شاہ مدظلہ کی تالیف — منشرح جب ہو فدائے نبی
صاحب تقویٰ عابد و زاہد — واقف سر ہر خفی و جلی
بعد قرآنِ پاک کے سب پر — ہے فضیلت عیاں حدیثوں کی
ہے یہ سرمایۂ نجات کتاب — ایسی اب تک کسی نے بھی نہ لکھی
کار دشوار ہو گیا آسان — اس کو تائید کہتے ہیں غیبی
ہیں احادیث مندرج اس میں — جن کی احناف کو ضرورت تھی
اس کمی کو اٹھا لیا آخر — تھی مدد سلسلے کے پیروں کی
ہو گئی تیز محنتِ حضرت — ہو گئی دل کی آرزو پوری
کام ان سے لیا ہے خالق نے — تھی یہ نعمت انہیں کے حصے کی
زہے آغاز اور خوشا انجام — ابتدا اچھی انتہا اچھی
سینۂ پُرنور ہے مؤلف کا — کیفیت پوچھئے باطن کی
سرورِ کائنات کے صدقے — اللہ اللہ رے کرم بخشی
ہے پسندِ حبیبِ ربِ قدیر — کیوں نہ مقبولِ عام ہو یہ بھی
اجر اس کا ضرور دے گا خدا — آپ نے دین کی یہ خدمت کی
ان کو اللہ دے حیاتِ خضر — بس غنیمت ہے آپ کی ہستی
او بتا اے علیم طبع کا سال — کہہ جبیں سر غ زجاجۂ حنفی

۱۳۰۱ھ

کذا نتیجۂ فکر احقر العباد محمد علیم الدین علیم صدیقی نقشبندی جماعتی وظیفہ یاب
اول تعلقدار وقار آباد

۱۹۵۲ء

بار اول ۱۰۰۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تعارف زجاجۃ المصابیح

مؤلفہ حضرت مولانا ابو الحسنات سید عبد اللہ شاہ صاحب حیدر آبادی حنفی مدظلہ العالی

"جو مشکوٰۃ المصابیح کے اسلوب پر حنفی حضرات کے لئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک جامع اور مستند ذخیرہ ہے"

الحمد للہ کہ آج اس کتاب کی جلد اول شائع ہو رہی ہے۔ کتاب کی اصلی قدر و قیمت تو مطالعہ سے ہی ظاہر ہو سکے گی۔ تاہم بطور تعارف چند سطور ہدیۂ ناظرین ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ مؤلف مدظلہ العالی نے مشکوٰۃ شریف کے بنظر غائر مطالعہ کے بعد اس امر کی شدید ضرورت محسوس فرمائی کہ جس طرح مشکوٰۃ شریف مسائل کے لحاظ سے شافعی حضرات کے لئے احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک بہترین مجموعہ ہے بالکل اسی طرح ان احادیث کو بھی یکجا کیا جائے جن پر فقہ حنفی کی بنیاد ہے۔ اللہ تعالیٰ ان اہل علم حضرات کی سعی مشکور فرمائے جنہوں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا اور بہترین انداز سے حنفی احادیث جمع فرمائیں لیکن مشکوٰۃ جیسی جامعیت میسر نہ ہوئی۔

ایسی عظیم الشان کتاب کی تالیف اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا مؤلف موصوف کے حصہ میں رکھی تھی۔ چنانچہ مولانا ممدوح نے بتائید غیبی جس کا اظہار اسی زیر نظر کتاب کے دیباچہ میں فرمایا ہے اس کام کا بیڑا اٹھایا اور اس کو پایۂ تکمیل تک پہونچایا۔ پیش شدہ تالیف کی وجہ سے حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ پر اعتراض کرنے والے بخوبی اس امر سے واقف ہو جائیں گے کہ امام صاحب کا قول علاوہ حدیث کے کسی نہ کسی صحابیؓ یا تابعیؒ کے قول سے ماخوذ ہے اس لئے امام ممدوح پر اعتراض صحابیؓ یا تابعیؒ پر اعتراض کے مماثل ہے اور اس طرح یقیناً دنیا کے ایک بڑے حصے کے

امام کی کوئی بات بے سند نہیں۔

کتاب ہذا میں مؤلف ممدوح نے حسب ذیل امور کا التزام رکھا ہے:۔

۱۔ صحیح بخاری کے طرز پر ہر بڑے عنوان کے بعد متعلقہ آیات قرآنی کو جمع کیا گیا۔

۲۔ چونکہ اس تالیف سے مقصود اصلی مشکاۃ کے طرز پر احناف کے لئے حدیثوں کا ایک جامع ذخیرہ مہیا کرنا تھا۔ اس لئے کتاب و باب و عنوان "مشکاۃ" ہی سے لئے گئے۔ البتہ فاضل مصنف مشکاۃ علیہ الرحمۃ نے عنوان میں جن مقامات پر فقہ شافعی کی رعایت رکھی ہے۔ اس کتاب میں بھی ان مقامات پر فقہ حنفی کی رعایت پیش نظر رہی۔

۳۔ مشکاۃ میں ایک مسئلہ کے متعلق احادیث تین فصلوں میں متفرق تھیں جس سے پڑھنے والے میں ایک تو کیفیت تسلسل کا برقرار رہنا اور دوسرے مسائل کا بیک نظر تلاش کرنا دشوار تھا۔ اس لئے ہر مسئلہ سے متعلقہ احادیث بلا لحاظ فصل یکجا کئے گئے۔

۴۔ ظاہر ہے کہ فقہ حنفی ایک ناپیداکن سمندر ہے علامہ موصوف نے اس بحر ذخار سے انمول موتی چن لئے ہیں۔ ہر مسئلہ میں کئی کئی قول ہیں اس وجہ سے اولاً قول مفتی بہ حاصل کیا گیا۔ ثانیاً اس کے موافق حدیث تلاش کی گئی۔ ثالثاً اس حدیث کی چھان بین کر کے رفع اعتراض کا موقع بہم پہونچایا گیا۔ اسی وجہ سے اکثر احادیث کے آخر میں تنقید رواۃ مذکور ہے۔

۵۔ فقہ حنفی پر اعتراضات کے مدلل جواب، احادیث کی صحیح تعبیر کے بعد حنفی مقاصد کی وضاحت اور حسب ضرورت احادیث سے اور حنفی کتابوں کے حوالہ سے حاشیہ پر مسائل کا اندراج کامل احتیاط سے کیا گیا۔

یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے اور یہ پہلی جلد ہے جو (۵۹۰) صفحات پر کتاب الایمان سے شروع ہو کر باب الاعتکاف پر ختم ہوتی ہے۔ اس کتاب کے اور بھی کئی اہم خصوصیات ہیں جو بوقت مطالعہ ظاہر ہوں گے۔ مختصر یہ کہ جس طرح مشکاۃ شافعی مذہب والوں کیلئے ایک نعمت ہے۔ بالکل اسی طرح یہ کتاب حنفی حضرات کیلئے ایک بہترین اور نادر تحفہ ہے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

زجاجة المصابيح

من تأليف حضرة الفاضل الأجل أبى الحسنات السيد عبد الله شاه الحيدر آبادى الحنفى متعنا الله بعلومه

بذل المؤلف العلام قصارى مجهوده فى جمع تلك الاحاديث وترتيبها التى منها تستنبط مسائل الفقه الحنفى وبها تؤيد (وجد) انى ذلك حذو مشكاة المصابيح وذلل صعابها وانار غياهبها بروئيته الثاقبة وفكرته الغامضة حتى وجد ضالته المنشودة على احسن ما اراد فجعل الله امنيته ضاحكة مستبشرة بالنجاح

فالحمد لله على ان تيسر لنا ان ننشر جزأ أوّل من اجزاءها القيمة وسنذكر نبذة فيما يأتى من ميزاتها السامية تعريفا اياها الى القراء الكرام ليكونوا على بصيرة منها على ان جوهرها الساطع لا يستطاع تقدير قيمته الا بعد الوصول اليه والظفر به وكشف القناع عنه وهى هذه :—

ليكن القراء على علم بان المؤلف الفاضل لما تفرغ لدرس المشكاة وعكف عليها واجال فكرته فى كيفية جمعها ونوعية ترتيبها وتنسيقها وعرف انها خير ذخيرة من الاحاديث النبوية التى تؤيد مسائل الفقه الشافعى وتعضدها صمم بوخز شعوره على ان يقفوا اثرها ويتلو تلوها فى جمع تلك الاحاديث التى تأسس عليها الفقه الحنفى وكم من سعى من قبل للقيام بهذه الخدمة الجلى والقى ما فيه تخلى لما لكن لم يستطع ان يأتى بما يساوى المشكاة ويضاهيها قدرا وقيمة ولم يطق احد بعد ان يسد هذا الخلل ويرأب هذا الثأى ؞

فما يسرنا ان الله سبحانه قد اسعد بهذه الخدمة الجليلة الهامة هذا المؤلف الجليل الذى قد جمع بين العلوم منقولها ومعقولها خفيها وجليها والهمه وأيده من وراء الغيب كما يلوح من بيانه فى ديباجة الكتاب عن سبب المنافسة فى هذا التأليف الأنيق والتصميم عليه . ولقد كشف الغطاء عن من يقدح فى قول الامام الأعظم ابى حنيفة رحمه الله واثبت انه ما من قول من اقواله الا وله سند يعتمد عليه ويحتج به وهو اما رواية احد من الصحابة الابرار واما قول احد من التابعين الاخيار ؞

ومما يزداد به القارئ بصيرة ان المؤلف العلام قد الزم نفسه عدة امور فى تأليفه هذا وهى هذه :—

(الاول) قد جمع لكل موضوع كبير من موضوعات الكتب ما يتعلق به من الآيات القرآنية وقد تلافى ذلك تلو الصحيح البخاري *

(الثاني) قد سلك المؤلف في تبويب هذا الكتاب مسلك المشكاة لان غايته لم تكن الا ان يذخر ذخيرة جامعة على اسلوبها توفي بمقصود اصحاب الفقه الحنفي وتشفي غلتهم *

(الثالث) كما ان صاحب المشكاة راعى في التبويب وجهة الفقه الشافعي ولاحظه ثقة به وتأييدا اياه فكذلك اقام الفاضل المؤلف مقامه وجهة الفقه الحنفي تحقيقا اياه وتأكيدا عليه *

(الرابع) لا توجد مسئلة في المشكاة الا وقد انتثرت احاديثها التي يستدل بها في ثلاثة فصول فذلك مما يشق على القراء التفحص عنها والوقوف عليها لان القارئ في هذه الصورة لم يستطع ان يلم بما قصد اليه في نظرة خاطفة ولكن الفاضل المؤلف اجاد فيما افاد من انه جمع لكل مسئلة كل ما ينوط به من الاحاديث النبوية في موضع واحد لا ترى فيها عوجا ولا فصلا *

(الخامس) لا خفاء في ان الفقه الحنفي بحر لا يرى ساحله فما من مسئلة من مسائله الا وفيها اقوال يفوتها الحصر فلذلك تسهيلا على القراء الكرام وتقريبا الى الافهام اخذ المؤلف اللبيب اولا قولا افتى به وثانيا شفعها واتبعها بحديث من الاحاديث النبوية الذي يؤيده ويوثقه وثالثا مهد السبيل الى رد ما يرد عليه من القدح فيه، وقد ذيل اكثر الاحاديث بالنقد على الرواة لينقشع غمام الريب عما هو الحق *

(السادس) لقد زين المؤلف حواشي الكتاب بالاجوبة المؤيدة بالحجج الدامغة وكشف القناع عن المقاصد الحنفية بعد التعبير الصحيح عن الاحاديث وكتب المسائل على احوط طريق *

(السابع) يشتمل هذا التأليف الجليل على اربعة اجزاء وهذا جزء اول منها ابتدأ المؤلف فيه بكتاب الايمان وانتهى الى باب الاعتكاف *

فصفوة ما اقول ان هذا الكتاب قد ازدان بمزايا باهرة تنكشف عليك محاسنها عند ما تطالعه، فليعلم القراء ان مشكاة المصابيح كما هي نعمة عظمى لحضرات الشوافع الكرام فكذلك زجاجة المصابيح خير هدية اهديت الى السادات الاحناف *

فهرس الكتب والابواب الواقعة في الجزء الاول من زجاجة المصابيح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الذی ہو نور السموات والارض مثل نورہ
کمشکوٰۃ فیہا مصباح۔ المصباح فی زجاجۃ۔ وہو الہادی الی سبل
السلام وفجاجہ۔ وملہمنا طریق الحق ومنہاجہ۔ والمعطی باتباع
السنن ابہاجہ وبیدہ الکریمۃ انجاح الحاجۃ۔ والصلوٰۃ والسلام
علی رسولہ الذی جعلہ اللہ للعالمین سراجا وانزل علیہ الکتاب
ولم یجعل لہ عوجاجا وہو الذی دخل الناس فی دینہ افواجا۔
وسمی الخلائق عامولادتہ ابتہاجا۔ وعلی آلہ واصحابہ الذین
ہم مصابیح الہدی ونجوم الاقتداء ما کان الزیت یضئ سراجاً۔
اما بعد فیقول افقر عباد اللہ الی رحمۃ اللہ ابو الحسنات
السید عبد اللہ بن مولانا السید مظفر حسین الحیدر آبادی
الحنفی عاملہما اللہ بلطفہ الخفی وتجاوز عنہما بکرمہ الوفی ان
التمسک بہدی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یستتب الا بالاقتفاء
لما صدر من مشکوٰۃ صدرہ والاعتصام بحبل اللہ لا یتم الا ببیان
کشف اسرارہ۔ وکان کتاب مشکوٰۃ المصابیح الذی الفہ مولانا الحبر
العلامۃ والبحر الفہامۃ مُظہر الحقائق وموضح الدقائق الشیخ التقی
النقی ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب التبریزی اجمع کتاب فی

الاحادیث النبویہ وانفع لباب من الاسرار المصطفویہ وا جمع تا لیف صنف فی بابہ واضبط لشوارد الاحادیث واوابدھا ولما سلک الخطیب رفع اللہ درجتہ فی تصنیفہ مسلک الامام الشافعی رضی اللہ عنہ کثیرا ماکان یختلج فی قلبی ان اؤلف کتابا علی منوال المشکوۃ اسلک فیہ مسلک امامنا الاعظم ابی حنیفۃ النعمان علیہ الرحمۃ والرضوان الا ان ضیق باعی قد کان یثبطنی عن القیام فی ھذا المقام حتی رأیت فی المنام ان شمس الضحی وبدر الدجی ونور الھدی ومصباح الظلم حبیبنا النبی الاکرم صلی اللہ علیہ وسلم طلع علیّ وقال سلاما قلت سلام فضمنی روحی فداہ الی صدرہ الذی ھو منبع العلم والحکم وعانقنی فلما استیقظت فرحا ومسرورا حمدت اللہ علی ھذہ النعمۃ وشکرت لہ فاصبحت ھذہ الرویا الصالحۃ شرحا لی صدری وصار عسرہ علی بہا یسری فصممت عزمی بتالیفہ وشددت میزری لکتابتہ وما وضعت فیہ حدیثا الا وصلیت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عند وضعہ وسمیتہ زجاجۃ المصابیح واللہ تعالی اسأل سوال الضارع الخاشع متوسلا بحبیبہ المشفع الشافع ان یجعلہ خالصا لوجھہ من فضلہ وان ینفع المسلمین بہ کما ینفعھم باصلہ وان یتقبل ھذا ویجعلہ ذخیرا لمعادی انہ بالاجابۃ جدیر وعلی کل شئ قدیر۔ عن عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما[1] الاعمال بالنیات وانما لامرئ ما نوی

ای الصفی ۱۲ (حاشیہ)

---

[1] قولہ انما الاعمال بالنیات الخ ھذا الحدیث عند البعض متواتر والعامۃ علی انہ مشھور وقد جرت عادۃ عامۃ ارباب السنن والجوامع بتصدیر صحاحھم

فمن كانت هجرته الى الله ورسوله فهجرته الى الله ورسوله
ومن كانت هجرته الى دنيا يصيبها او امرأة يتزوجها فهجرته

وسنتهم بهذا الحديث نظرا الى تحسين النية واخلاصها فى مبادى اعمال الخير واشارة الى ان مناط خيرية الافعال الحسنة هو حسن النية وخلوص الطوية و اعلم ان هذا الحديث متفق عليه ورواه الجماعة واتفقوا على ان انما للحصر فالتقدير ان الاعمال تعتبر اذا كانت بنية ولا تعتبر اذا كانت بلا نية فتصير انما بمعنى ما والا وقيل الحصر مستفاد من الجمع المحلى باللام فانه مفيد للاستغراق وهو مستلزم للحصر فالمعنى ليست الاعمال حاصلة الا بالنية ولا يمكن هنا نفى نفس الاعمال لثبوتها حسا وصورة من غير اقتران النية بها فلابد من اضمار شئ يتوجه اليه النفى ويتعلق به الجار فقيل التقدير صحيحة او تصح كما هو رأى الشافعى واتباعه وقيل كاملة او تكمل على رأى ابى حنيفة واصحابه والاظهر ان المقدر معتبرة او تعتبر ليشمل الاعمال كلها سواء كانت عبادات مستقلات كالصلوة والزكوة فان النية تعتبر لصحتها اجماعا او شروطا فى الطاعات كالطهارة وستر العورة فانها تعتبر لحصول ثوابها اتفاقا لعدم توقف الشروط على النية فى الصحة خلافا للشافعى فى الطهارة فعليه بيان الفرق او امورا مباحة فانها قد تنقلب بالنيات حسنات كما انها قد تنقلب سيآت بلا خلاف غاية ما فى الباب ان متعلق الصحة والكمال يعرف من الخارج ولا محذور فيه و تفصيله ان الشافعى وغيره من الائمة قد تمسكوا به فى ان النية شرط فى الوضوء والغسل وغيرهما من وسائل العبادات المقصودة اقول

الی ما ھاجر الیہ متفق علیہ ورواہ امام المذھب ابو حنیفۃ رحمہ اللہ تعالی

للحنفیۃ وجوہ فی الجواب عن الاول بالتشبث بمورد الحدیث فانہ ورد فی مہاجر ام قیس علی ما یشیر الیہ قولہ او امرأۃ ینکحہا الخ فانہ ھاجر لقصد نکاح ام قیس المہاجرۃ لانہ وان لم یترتب علی ھجرتہ ثواب الھجرۃ فلم یحکم ببطلان ھجرتہ والثانی ان التقدیر حکم الاعمال بالنیات فان کثیرا من الافعال تصدر بلا قصد وارادۃ والحکم مشترک بین الحکم الدنیوی وھو الصحۃ والاخروی وھو الثواب ولا یصح ارادتہما معا لبطلان عموم المشترک فتعین ارادۃ احدہما ولا یجوز ان یکون ھو الصحۃ لان الثواب منوط بالنیۃ بالاتفاق فھو المتعین للارادۃ وخلو الوضوء عن الثواب لا یستصحب خلوہ عن الصحۃ وعن کونہ مفتاحا للصلوۃ وفیہ تامل والثالث ان النیۃ عبارۃ عن قصد التقرب وارادۃ فعل القربۃ علی ما یلوح الیہ التلویح وانما ھی فی العبادات فبھذا تخصص الاعمال بالعبادات الا تری ان صحۃ الافعال فی المعاملات غیر منوطۃ بالنیۃ فلاح ان کون الوضوء عبادۃ منوط بالنیۃ ونحن نلتزمہ فانہ لا یترتب علیہ الثواب الا بالنیۃ وقد صرح فقہاؤنا بان المامور بہ ھو الوضوء المنوی نقلہ فی النھر الفائق والدر المختار وغیرہا ولا خلاف فی ھذا والرابع ان صحۃ جمیع الاعمال لو کانت مشروطۃ بالنیۃ علی ما یقتضیہ تعمیمکم لزم ان لا یصح غسل الثوب والبدن واستقبال القبلۃ وغیرہا الا بالنیۃ واللازم باطل فالملزوم کذلک لا یقال ھذہ امور حسیۃ وھی لا تحتاج الی النیۃ لان ھذہ مناقشۃ فی المثال فنبدلہ بالنکاح وغیرہ فانہا امور شرعیۃ فان ترتب ملک البضع علی الایجاب والقبول امر شرعی کالبیع

فی مسند ہ مع اختلاف یسیر وفیه الاعمال بالنیات الحدیث قال علی القاری رحمه الله الباری ولا یمکن هنا نفی نفس الاعمال لثبوتها حسًّا وصورة من غیر اقتران

ولا تمس فیها الحاجة الی النیة لا یقال الماء مزیل بالطبع فاذا ازال النجاسة حسًّا حکم یزواله بناءً علی الحکم الحسی بخلاف الوضوء فان الحدث نجاسة حکمیة فزوالها بالماء غیر معقول لانا نقول الماء عرف مطهرا ومزیلا للنجاسات بالطبع فی الشرع فالحکمیة بما هی النجاسة فاذا سلم کون الاعضاء نجسة فان ازالة الماء نجاستها امر معقول والخامس ماسنح لهذا العبد الضعیف القاصر و نسجه عنکبوت الخاطر الفاتر ان المقدر هو الاعتبار الشرعی علی ما هو قولکم کما هو الظاهر فللاعتبار نحوان اعتباره فی نفسه واعتباره لغیره ولا اشتراک بینهما معنی لان الاول مستقل والثانی غیر مستقل ولا یتصور الاشتراک المعنوی بین المستقل وغیره کما حقق فی الکون فی نفسه والکون الرابطی فلا یراد ان معاً فتعین احدهما وهو الاعتبار فی نفسه لانه هو المتبادر الظاهر علی انه متفق علیه بیننا وبینکم فلا یلزم من نفی هذا النحو من الاعتبار انتفاء النحو الثانی فلم یلزم من نفی اعتبار الوضوء فی نفسه اعتباره للصلوة بان یکون مستبیحا لها والله اعلم واعلم ان الشارح القاری قدر الاعتبار ایضا فی هذا المقام وجعله مختلفا باختلاف الحالات فتارة یتحقق فی ضمن الصحة کما فی العبادات المقصودة واخری فی ضمن الکمال کما فی غیر المقصودة حیث قال ای اعتبارها الشامل لصحتها وکمالها باختلاف الحالات وقال العلامة الحلبی فی الغنیة شرح المنیة بعد بیان جواب الحنفیه فالحق ان النزاع فی طریق الاستدلال بالحدیث لفظی فانه یدل علی عدم صحة العبادات

النية بها فلا بد من اضمار شئ يتوجه اليه النفي ويتعلق به الجار فالتقدير معتبرة او لعتبر على مذهب الامام ابى حنيفة واصحابه

كتاب الايمان

وقول الله عز وجل وقلبه مطمئن بالايمان وقوله وكتب فى قلوبهم الايمان وقوله ولما يدخل الايمان فى قلوبكم وقوله ان الذين آمنوا وعملوا الصلحت وقوله وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احدىهما على الاخرى فقاتلوا التى تبغى حتى تفئ الى امر الله وقوله ربنا واجعلنا مسلمين لك ومن ذريتنا امة مسلمة لك وقوله هو سماكم المسلمين وقوله اسلمت لرب العالمين وقوله آمن الرسول بما انزل اليه من ربه

بدون النية بالاتفاق ولا يدل على عدم صحة غيرها بدونها بالاتفاق وذلك انه لا يجوز ان يراد من الاعمال جميعا شرعية او غير شرعية لوجود اكثر الاعمال الغير الشرعية بدون النية ولا ان يراد الاعمال الشرعية جميعا عبادات او معاملات لعدم توقف المعاملات على النية بالاتفاق فتعين ان يراد العبادات او متعلق الثواب والعقاب وحينئذ فانما النزاع الحقيقى فى ان الطهارة الحكمية هل هى عبادة ليس غير او هى من جملة الافعال العادية الطبعية التى تتحقق حسًّا فان وجد فيها نية القربة كانت عبادة يثاب عليها والا فلا مع تحققها كما فى سائر الحركات والسكنات والافعال والتروك التى لها تحقق فى الوجود حسًّا انتهى وهكذا سرد الكلام وفيه تامل اخذته من المرقات وتنسيق النظام فى مسند الامام.

والمؤمنون كلٌ آمن بالله وملٰئكته وكتبه ورسله لانفرق بين احد من رسله وقوله يآيها الذين آمنوا آمنوا بالله ورسوله والكتاب الذى نزّل على رسوله والكتاب الذى انزل من قبل. ومن يكفر بالله وملٰئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر فقد ضل ضلالا بعيدا. عن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم اذ طلع

قوله من عمر الخ انما هذا الحديث والاحاديث التى بعده كلها متعلقة بان الايمان قول وعمل يزيد وينقص وان الايمان والاسلام متغايران فيهما خلاف قال العلامة العينى الخلاف لفظى لان الايمان فى كلام الشارع قد جاء بمعنى اصل الايمان وهو الذى لا يعتبر فيه كونه مقرونا بالعمل كما فى قوله صلى الله تعالى عليه وسلم الايمان ان تؤمن بالله وملائكته وبلقائه ورسله وتؤمن بالبعث والاسلام ان تعبد الله ولا تشرك به وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة المفروضة وتصوم رمضان الحديث وقد جاء بمعنى الايمان الكامل وهو المقرون بالعمل كما فى حديث وفد عبد القيس اتدرون ما الايمان بالله وحده قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلاة وايتاء الزكاة وصيام رمضان وان تعطوا من المغنم الخمس والايمان بهذا المعنى هو المراد بالايمان المنفى فى قوله صلى الله تعالى عليه وسلم لا يزنى الزانى حين يزنى وهو مؤمن الحديث وهكذا كل موضع جاء بمثله والايمان المنجى من دخول النار هو الثانى باتفاق جميع المسلمين والايمان المنجى من الخلود فى النار هو الاول باتفاق اهل السنة ومايدل على ذلك قوله صلى الله تعالى عليه وسلم فى حديث ابى ذر ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق الحديث

علينا رجل شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يرى عليه اثر السفر ولا يعرفه منا احد حتى جلس الى النبي صلى الله عليه وسلم فاسند ركبتيه

وقوله عليه السلام يخرج من النار من كان في قلبه مثقال ذرة من الايمان. فالحاصل ان السلف والشافعي انما جعلوا العمل ركنا من الايمان بالمعنى الثاني دون الاول وحكموا مع فوات العمل ببقاء الايمان بالمعنى الاول وبانه ينجو من النار باعتبار وجوده وان فات الثاني وان المراد بالايمان ان كان هو التصديق فلا يقبل الزيادة والنقصان وان كان الطاعات فيقبلهما والطاعات مكملة للتصديق فكل ما قام من الدليل على ان الايمان لا يقبل الزيادة والنقصان كان مصروفا الى اصل الايمان الذي هو التصديق وكل ما دل على كون الايمان يقبل الزيادة والنقصان فهو مصروف الى الكامل وهو مقرون بالعمل ثم اختلف اهل العلم في ان الاسلام مغاير للايمان او هما متحد ان قال على القاري والحق ان الخلاف لفظي لان الاول بناءه على اللغة والثاني مداره على الشريعة وقيل التحقيق انهما مختلفان باعتبار المفهوم متحدان في المصداق انتهى وقال في هداية المسالك في حل تفسير المدارك الايمان الشرعي عبارة عن التصديق مع الاقرار فقط والعمل ليس بداخل فيه بل خارج عنه وشرط لكماله وهو الراجح عند معاشر الحنفية الماتريدية واما مذهب المحققين فهو ان الايمان هو التصديق فقط وهو الراجح عند الاشاعرة فمن صدق بقلبه ولم يقر بلسانه من غير عذر لم يكن مؤمنا عند الله تعالى وكان من اهل النار عند من يقول بان الاقرار ركن وهو مختار فخر الاسلام وشمس الائمة وكثير من الفقهاء واما من ذهب الى ان الاقرار ليس بركن فهذا الشخص

الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ وقال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوٰۃ

عندھم مؤمن عند اللہ تعالیٰ غیر مؤمن فی احکام الدنیا کما ان المنافق عکس ذٰلک قال فی شرح المقاصد الخلاف فیما اذا کان قادرا علی التکلم وترک التکلم لا علی وجہ الاباء انتہی اما من اصدق بقلبہ ولم یصادف وقتا یقر فیہ یکون مؤمنا وفاقا علی ما فہم من شرح المقاصد وایضا قال علی القاری فی شرح الشفاء القول بان من لم یتمکن من اتیان الشہادۃ لا یکون مؤمنا مع تحقق التصدیق بقلبہ ضعیف انتہی واذا صادف وقتا یمکن الاقرار فیہ وطلب فیہ الاقرار فابی عنہ لا یکون مؤمنا اتفاقا بل یکون کافرا کفرا عنادا فالحاصل ان الاقرار رکن آخر من الایمان الا ان الاصل ھو التصدیق لکن اللسان لما کان معبرا عما فی القلب کان الاقرار دلیلا علی التصدیق وجودا وعدما فیصلح ان یکون رکنا یحتمل السقوط فیکون جزأ معتبرا معہ فی حالۃ الاختیار حتی یکون عدمہ فی غیر حالۃ الاکراہ دلیلا علی عدم التصدیق فالرکنیۃ بہذا الاعتبار لا ینافی کون حقیقۃ الایمان التصدیق فمن قال ان الاقرار رکن من الایمان یرید ھذا المعنی واما العمل فہو جزء من الایمان عند جمہور المحدثین مثل کون الید جزأ من الانسان فکما لا ینتفی الانسان بانتفاء الید بل ینقص کذلک لا ینتفی الایمان بانتفاء العمل وحاصلہ انہ جزء من کمالہ واما عند المعتزلۃ والخوارج فالعمل جزء اصلی ینتفی الایمان بانتفائہ فاذا فسر الایمان بالتصدیق فانہ لا یزید ولا ینقص بساطتہ واذا فسر بانہ عبارۃ عن التصدیق والاقرار والعمل فہو یزید وینقص بزیادۃ الاعمال ونقصانہا واما زیادۃ الایمان ونقصانہ فی الصورۃ الاولیٰ لیکون بزیادۃ المؤمن بہ ونقصانہ وبہذا امکن الجمع بین

وتؤتى الزكوٰة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قال صدقت نعجبنا له يسأله ويصدقه قال فاخبرني عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملٰئكته وكتبه ورسله واليوم الآخر وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرني عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن تراه فانه يراك قال فاخبرني عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرني عن اماراتها قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون فى البنيان قال ثم انطلق فلبثت مليا ثم قال لى يا عمر اتدرى من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال فانه جبريل اتاكم يعلمكم دينكم رواه مسلم ورواه ابو هريرة مع اختلاف وفيه فاذا رايت الحفاة العراة الصم البكم ملوك الارض فى خمس لا يعلمهن الا الله ثم قرأ ان الله عنده علم الساعة وينزل الغيث الآية متفق عليه وعن ابن عمر رضى الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بنى الاسلام على خمس شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوٰة وايتاء الزكوٰة والحج وصوم رمضان متفق عليه ـ وعن ابى هريرة رضى الله عنه

ظواهر نصوص الكتاب والسنة التى جاءت بزيادة الايمان ونقصانه ويكون النزاع لفظيا فافهم وتدبر فيه ۱۲

له وقوله عن ابى هريرة الخ وقال العينى ان الايمان فى اللغة التصديق وفى عرف الشرع تصديق القلب واللسان تمامه وكماله بالطاعات فحينئذ الاخبار عن الايمان بانه بضع وستون شعبة او بضع وسبعون ونحو ذلك يكون من باب اطلاق الاصل على الفرع

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الايمان بضع وسبعون شعبة فافضلها قول لا اله الا الله وادناها اماطة الاذى عن الطريق والحياء شعبة من الايمان متفق عليه۔ وعن عبد الله بن عمرو رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمهاجر من هجر ما نهى الله عنه هذا لفظ البخاری و لمسلم قال ان رجلا سأل النبی صلى الله عليه وسلم ای المسلمين خير قال من سلم المسلمون من لسانه ويده۔ وعن انس رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدکم حتی اکون احب اليه من والده وولده والناس اجمعين متفق عليه۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلث من کن فيه وجد بهن حلاوة الايمان من كان الله ورسوله احب اليه مما سواهما ومن احب عبدا لا يحبه الا لله ومن يكره ان يعود فی الكفر بعد ان انقذه الله منه كما يكره ان يلقی فی النار متفق عليه۔ وعن العباس بن عبد المطلب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذاق طعم الايمان من رضی بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد رسولا رواه مسلم وعن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذی نفس محمد بيده لا يسمع بی احد من هذه الامة يهودی ولا نصرانی ثم يموت ولم يؤمن بالذی ارسلت به الا كان من اصحاب النار رواه مسلم۔ وعن ابی موسى الاشعری رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة لهما اجران رجل من اهل الكتاب آمن بنبيه وآمن بمحمد

وذلك لان الايمان هو الاصل والاعمال فروع منه واطلاق الايمان على الاعمال مجاز لانها تكون عن الايمان ۱۲

والعبد المملوك اذا ادّی حق الله وحق مواليه ورجل كانت عنده امة يطأها فادبها فاحسن تاديبها وعلمها فاحسن تعليمها ثم اعتقها فتزوجها فله اجران متفق عليه۔ وعن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی يشهدوا ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله ويقيموا الصلاة ويؤتوا الزكاة فاذا فعلوا ذلك عصموا منی دماءهم واموالهم الا بحق الاسلام وحسابهم علی الله متفق عليه الا ان مسلما لم يذكر الا بحق الاسلام۔ وعن انس انه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من صلی صلوتنا واستقبل قبلتنا واكل ذبيحتنا فذلك المسلم الذی له ذمة الله وذمة رسوله فلا تخفروا الله فی ذمته رواه البخاری۔ وعن ابی هريرة قال اتی اعرابی النبی صلی الله عليه وسلم فقال دُلّنی علی عمل اذا عملته دخلت الجنة قال تعبدُ الله ولا تشرك به شيأ وتقيم الصلوة المكتوبة وتؤدی الزكوة المفروضة وتصوم رمضان قال والذی نفسی بيده لا ازيد علی هذا شيأ ولا انقص منه فلما ولی قال النبی صلی الله عليه وسلم من سرّه ان ينظر الی رجل من اهل الجنة فلينظر الی هذا متفق عليه۔ وعن سفيان بن عبد الله الثقفی قال قلت يارسول الله قل لی فی الاسلام قولا لا اسأل عنه احدا بعدك قال قل آمنت بالله ثم استقم رواه مسلم۔ وعن طلحة بن عبيد الله قال جاء رجل الی رسول الله صلی الله عليه وسلم من اهل نجد ثائر الرأس نسمع دوی صوته ولا نفقه ما يقول حتی دنا من رسول الله صلی الله عليه وسلم فاذا هو يسأل عن الاسلام فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم خمس صلوات فی اليوم والليلة فقال هل علی غيرهن فقال لا الا ان تطوع قال رسول الله صلی الله عليه وسلم وصيام

شهر رمضان فقال هل علیّ غیره قال لا الا ان تطوع قال وذکر له رسول الله
صلی الله علیه وسلم الزکوة فقال هل علی غیرها فقال لا الا ان تطوع قال
فادبر الرجل وهو یقول والله لا ازید علی هذا ولا انقص منه فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم افلح الرجل ان صدق متفق علیه۔ وعن ابن عباس
رضی الله عنهما قال ان وفد عبد القیس لما اتوا النبی صلی الله علیه وسلم قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من القوم او من الوفد قالوا ربیعة قال مرحبا
بالقوم او بالوفد غیر خزایا ولا ندامی قالوا یا رسول الله انا لا نستطیع ان نأتیك
الا فی الشهر الحرام وبیننا وبینك هذا الحی من کفار مضر فمرنا بامر فصل نخبر
به من وراءنا وندخل به الجنة وسألوه عن الاشربة فامرهم باربع ونهاهم
عن اربع امرهم بالایمان بالله وحده قال اتدرون ما الایمان بالله وحده
قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله
واقام الصلاة وایتاء الزکاة وصیام رمضان وان تعطوا من المغنم الخُمس ونهاهم
عن اربع عن الحنتم والدُّبّاء والنقیر والمُزَفَّت وقال احفظوهن واخبروا بهن
من وراءکم متفق علیه ولفظه للبخاری۔ وعن عبادة بن الصامت
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وحوله عصابة من اصحابه بایعونی
علی ان لا تشرکوا بالله شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا اولادکم ولا تأتوا
ببهتان تفترونه بین ایدیکم وارجلکم ولا تعصوا فی معروف فمن وفی
منکم فاجره علی الله ومن اصاب من ذلك شیئا فعوقب به فی الدنیا فهو
کفارة له ومن اصاب من ذلك شیئا ثم ستره الله علیه فهو الی الله ان
شاء عفا عنه وان شاء عاقبه فبایعناه علی ذلك متفق علیه۔ وعن
ابی سعید الخدری قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اضحی او فطر

الى المصلى فمر على النساء فقال يا معشر النساء تصدقن فانى أريتكن اكثر
اهل النار فقلن وبم يا رسول الله قال تكثرن اللعن وتكفرن العشير ما رأيت
من ناقصات عقل ودين اذهب للب الرجل الحازم من احداكن قلن وما
نقصان ديننا وعقلنا يا رسول الله قال اليس شهادة المرأة مثل نصف
شهادة الرجل قلن بلى قال فذلك من نقصان عقلها قال اليس اذا حاضت لم تصل
ولم تصم قلن بلى قال فذلك من نقصان دينها متفق عليه. وعن ابى هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى كذبنى ابن آدم ولم يكن له ذلك وشتمنى ولم يكن له ذلك
فاما تكذيبه اياى فقوله لن يعيدنى كما بدأنى وليس اول الخلق باهون على
من اعادته واما شتمه اياى فقوله اتخذ الله ولدا وانا الاحد الصمد الذى
لم الد ولم اولد ولم يكن لى كفوا احد وفى رواية ابن عباس واما شتمه اياى
فقوله لى ولد وسبحانى ان اتخذ صاحبة او ولدا رواه البخارى. وعن
ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى يؤذينى
ابن آدم يسب الدهر وانا الدهر بيدى الامر اقلب الليل والنهار
متفق عليه. وعن ابى موسى الاشعرى قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما احد اصبر على اذى يسمعه من الله يدعون
له الولد ثم يعافيهم ويرزقهم متفق عليه. وعن معاذ قال كنت
ردف النبى صلى الله عليه وسلم على حمار ليس بينى وبينه الا مؤخرة
الرحل فقال يا معاذ هل تدرى ما حق الله على عباده وما حق العباد على الله
قلت الله ورسوله اعلم قال فان حق الله على العباد ان يعبدوه ولا يشركوا
به شيئا وحق العباد على الله ان لا يعذب من لا يشرك به شيئا فقلت
يا رسول الله افلا أبشر به الناس قال لا تبشرهم فيتكلوا متفق عليه.

وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم ومعاذ رديفه على الرحل قال يامعاذ قال لبيك يارسول الله وسعديك قال يامعاذ قال لبيك يارسول الله وسعديك قال يامعاذ قال لبيك يارسول الله وسعديك ثلاثا قال ما من احد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله صدقا من قلبه الا حرمه الله على النار قال يارسول الله افلا اخبر بها الناس فيستبشروا قال اذا يتكلوا فاخبر بها معاذ عند موته تأثما متفق عليه۔ وعن ابی ذر قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم وعليه ثوب ابيض وهو نائم ثم اتيته وقد استيقظ فقال ما من عبد قال لا اله الا الله ثم مات على ذلك الا دخل الجنة قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق قلت وان زنى وان سرق قال وان زنى وان سرق على رغم انف ابی ذر وكان ابو ذر اذا حدث بهذا قال وان رغم انف ابی ذر متفق عليه۔ وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له وان محمدا عبده ورسوله وان عيسى عبد الله ورسوله وابن امته وكلمته القاها الى مريم وروح منه والجنة والنار حق ادخله الله الجنة على ما كان من العمل متفق عليه۔ وعن عمرو بن العاص قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فقلت ابسط يمينك فلابايعك فبسط يمينه فقبضت يدی فقال مالك يا عمرو قلت اردت ان اشترط قال تشترط ماذا قلت ان يغفر لی قال اما علمت يا عمرو ان الاسلام يهدم ما كان قبله وان الهجرة تهدم ما كان قبلها وان الحج[1] يهدم ما كان قبله رواه مسلم۔ وعن معاذ قال قلت

---

[1] قوله وان الحج يهدم الخ كذا في الدر المختار وسيأتي تحقيقه في كتاب الحج ۱۲

يارسول الله اخبرنى بعمل يُدخلنى الجنة ويباعدنى من النار قال لقد سألت
عن امر عظيم وانه ليسير على من يسره الله تعالىٰ عليه تعبد الله ولا تشرك
به شيأ وتقيم الصلاة وتؤتى الزكاة وتصوم رمضان وتحج البيت ثم قال الا ادلك
على ابواب الخير الصوم جنة والصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار
وصلاة الرجل فى جوف الليل ثم تلا تتجافى جنوبهم عن المضاجع حتى بلغ
يعملون ثم قال الا ادلك برأس الامر وعموده وذروة سنامه قلت بلى
يا رسول الله قال رأس الامر الاسلام وعموده الصلاة وذروة سنامه
الجهاد ثم قال الا اخبرك بملاك ذلك كله قلت بلى يا نبى الله فاخذ بلسانه
فقال كف عليك هذا فقلت يا نبى الله وانا لمؤاخذون بما نتكلم به قال
ثكلتك امك يا معاذ وهل يكب الناس فى النار على وجوههم او على مناخرهم
الا حصائد السنتهم رواه احمد والترمذى وابن ماجة. وعن
ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احب لله وابغض لله
واعطى لله ومنع لله فقد استكمل الايمان رواه ابوداود ورواه الترمذى عن
معاذ بن انس مع تقديم وتأخير وفيه فقد استكمل ايمانه. وعن ابى ذر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الاعمال الحب فى الله والبغض
فى الله رواه ابوداود. وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده والمؤمن من امنه الناس
على دمائهم واموالهم رواه الترمذى والنسائى وزاد البيهقى فى شعب الايمان
برواية فضالة والمجاهد من جاهد نفسه فى طاعة الله والمهاجر من
هجر الخطايا والذنوب. وعن انس قال قلما خطبنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم الا قال لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له

رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا ایمان لمن لا امانۃ لہ ولا دین لمن لا عہد لہ والذی
نفس محمد بیدہ لا یستقیم دین عبد حتی یستقیم لسانہ ولا یستقیم لہ
حتی یستقیم قلبہ ولا یدخل الجنۃ من لا یأمن جارہ بوائقہ فقیل
ما البوائق یا رسول اللہ قال غشمہ وظلمہ وایما رجل اصاب مالا من حرام وانفق منہ
لم یبارک لہ فیہ وان تصدق منہ لم یقبل منہ وما بقی فزادہ الی النار لان
الخبیث لا یکفر الخبیث ولکن الطیب یکفر رواہ الطبرانی فی معجمہ الکبیر
وعن عبادۃ بن الصامت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول من شہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ حرم اللہ علیہ النار
رواہ مسلم۔ وعن عثمان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من مات وہو یعلم انہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ رواہ مسلم۔
وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان مُوجِبتان
قال رجل یا رسول اللہ ما الموجبتان قال من مات یشرک باللہ شیئاً
دخل النار ومن مات لا یشرک باللہ شیئاً دخل الجنۃ رواہ مسلم وعن
ابی ہریرۃ قال کنا قعودا حول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعنا
ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فی نفر فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من بین اظہرنا فأبطأ علینا وخشینا ان یقتطع دوننا وفزعنا فقمنا
فکنت اول من فزع فخرجت ابتغی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی
اتیت حائطا للانصار لبنی النجار فدرت بہ ہل اجد لہ بابا فلم اجد
فاذا ربیع یدخل فی جوف حائط من بئر خارجۃ والربیع الجدول
قال فاحتفزت فدخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو ہریرۃ

فقلت نعم یا رسول اللہ قال ما شانك قلت کنت بین اظہرنا فقمت فابطأت علینا فخشینا ان تقتطع دوننا ففزعنا فکنت اول من فزع فاتیت ھذا الحائط فاحتفزت کما یحتفز الثعلب وھؤلاء الناس ورائی فقال یا اباھریرۃ واعطانی نعلیہ فقال اذھب بنعلیّ ھاتین فمن لقیك من وراء ھذا الحائط یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ فبشرہ بالجنۃ فکان اول من لقیت عمر فقال ما ھاتان النعلان یا اباھریرۃ قلت ھاتان نعلا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثنی بھما من لقیت یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ بشرتہ بالجنۃ فضرب عمر بین ثدیی فخررت لاستی فقال ارجع یا اباھریرۃ فرجعت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجھشت بالبکاء ورکبنی عمر واذا ھو علی اثری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مالك یا اباھریرۃ قلت لقیت عمر فاخبرتہ بالذی بعثتنی بہ فضرب بین ثدیی ضربۃ خررت لاستی فقال ارجع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر ما حملك علی ما فعلت قال یا رسول اللہ بابی انت وامی ابعثت اباھریرۃ بنعلیك من لقی یشھد ان لا الہ الا اللہ مستیقنا بھا قلبہ بشرہ بالجنۃ قال نعم قال فلا تفعل فانی اخشی ان یتکل الناس علیھا فخلھم یعملون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخلھم رواہ مسلم۔

وعن معاذ بن جبل قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح الجنۃ شھادۃ ان لا الہ الا اللہ رواہ احمد۔ وعن عثمان رضی اللہ عنہ قال ان رجالا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی حزنوا علیہ حتی کاد بعضھم یوسوس قال عثمان وکنت منھم فبینا انا جالس مر علیّ عمر وسلم فلم اشعر بہ فاشتکی عمر الی ابی بکر رضی اللہ عنھما

ثم اقبلا حتى سلما علىّ جميعا فقال ابوبكر ما حملك ان لا ترد على اخيك عمر سلامه قلت ما فعلت فقال عمر بلى والله لقد فعلت قال قلت والله ما شعرت انك مررت ولا سلمت قال ابوبكر صدق عثمان قد شغلك عن ذلك امر فقلت اجل قال ما هو قلت توفى الله تعالى نبيه صلى الله عليه وسلم قبل ان نسأله عن نجاة هذا الامر قال ابوبكر قد سألته عن ذلك فقمت اليه وقلت له بابى انت وامى انت احق بها قال ابوبكر قلت يا رسول الله ما نجاة هذا الامر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبل منى الكلمة التى عرضت على عمى فردها فهى له نجاة رواه احمد۔ وعن المقداد انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يبقى على ظهر الارض بيت مدر ولا وبر الا ادخله الله كلمة الاسلام بعز عزيز وذل ذليل اما يعزهم الله فيجعلهم من اهلها او يذلهم فيدينون لها قلت فيكون الدين كله لله رواه احمد وعن وهب بن منبه قيل له أليس لا اله الا الله مفتاح الجنة قال بلى ولكن ليس مفتاح الا وله اسنان فان جئت بمفتاح له اسنان فتح لك والا لم يفتح لك رواه البخارى فى ترجمة باب۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احسن احدكم اسلامه فكل حسنة يعملها تكتب له بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف وكل سيئة يعملها تكتب بمثلها حتى يلقى الله متفق عليه۔ وعن ابى امامة ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ما الايمان قال اذا سرتك حسنتك وساءتك سيئتك فأنت مومن قال يا رسول الله فما الاثم قال اذا حاك فى نفسك شئ فدعه رواه احمد۔ وعن عمرو بن عبسة قال اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله من معك

علیٰ ھذا الامر قال حر وعبد قلت ما الاسلام قال طیب الکلام واطعام الطعام قلت ما الایمان قال الصبر والسماحة قال قلت ای الاسلام افضل قال من سلم المسلمون من لسانه ویده قال قلت ای الایمان افضل قال خلق حسن قال قلت ای الصلوة افضل قال طول القنوت قال قلت ای الھجرة افضل قال ان تھجر ما کرہ ربک قال فقلت فای الجھاد افضل قال من عقر جوادہ واھریق دمه قال قلت ای الساعات افضل قال جوف اللیل الآخر رواہ احمد۔ وعن معاذ بن جبل قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول من لقی اللہ لا یشرک به شیئا ویصلی الخمس ویصوم رمضان غفر له قلت افلا ابشرھم یا رسول اللہ قال دعھم یعملوا رواہ احمد۔ وعنه انه سأل النبی صلی اللہ علیه وسلم عن افضل الایمان قال ان تحب للہ وتبغض للہ وتعمل لسانک فی ذکر اللہ قال وماذا یا رسول اللہ قال وان تحب للناس ما تحب لنفسک وتکرہ لھم ما تکرہ لنفسک رواہ احمد۔

باب الکبائر وعلامات النفاق

وقول اللہ عزوجل الذین یجتنبون کبائر الاثم والفواحش الا اللمم ان ربک واسع المغفرة ۔ وقوله فاعقبھم نفاقا فی قلوبھم الی یوم یلقونه بما اخلفوا اللہ ما وعدوہ وبما کانوا یکذبون۔ وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنه قال قال رجل یا رسول اللہ ای الذنب اکبر عند اللہ قال ان تدعو للہ ندا وھو خلقک قال ثم ای قال ان تقتل ولدک خشیة ان یطعم معک قال ثم ای قال ان تزانی حلیلة جارک فانزل اللہ تصدیقھا والذین لا یدعون مع اللہ الھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق

ولا یزنون الآیۃ متفق علیہ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکبائر الاشراک باللہ وعقوق الوالدین وقتل النفس والیمین الغموس رواہ البخاری۔ وفی روایۃ انس وشھادۃ الزور بدل الیمین الغموس۔ متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجتنبوا السبع الموبقات قالوا یا رسول اللہ وما ھن قال الشرک باللہ والسحر وقتل النفس التی حرم اللہ الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات المؤمنات الغافلات متفق علیہ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی حین یزنی وھو مؤمن ولا یسرق السارق حین یسرق وھو مؤمن ولا یشرب الخمر حین یشربھا وھو مؤمن ولا ینتھب نھبۃ یرفع الناس الیہ فیھا ابصارھم حین ینتھبھا وھو مؤمن ولا یغل احدکم حین یغل وھو مؤمن فایاکم ایاکم متفق علیہ۔ وفی روایۃ ابن عباس ولا یقتل حین یقتل وھو مؤمن قال عکرمۃ قلت لابن عباس کیف ینزع الایمان منہ قال ھکذا وشبک بین اصابعہ ثم اخرجھا فان تاب عاد الیہ ھکذا وشبک بین اصابعہ وقال ابو عبد اللہ لا یکون ھذا مؤمنا تاما ولا یکون لہ نور الایمان ھذا لفظ البخاری۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٰیۃ المنافق ثلاث زاد مسلم وان صام وصلی وزعم انہ مسلم ثم اتفقا اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا اؤتمن خان متفق علیہ۔ وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من کن فیہ کان منافقا خالصا ومن کانت فیہ خصلۃ منھن کانت فیہ خصلۃ من النفاق حتی یدعھا اذا اؤتمن خان واذا حدث

کذب واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر متفق علیہ۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل المنافق کالشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ رواہ مسلم۔ وعن صفوان بن عسال قال قال یہودی لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی فقال لہ صاحبہ لا تقل نبی انہ لو سمعک لکان لہ اربع اعین فاتیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألاہ عن تسع ایات بینات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تسرقوا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تمشوا ببریٔ الی ذی سلطان لیقتلہ ولا تسحروا ولا تأکلوا الربوا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تولوا للفرار یوم الزحف وعلیکم خاصۃ الیہود ان لا تعدوا فی السبت قال فقبلا یدیہ ورجلیہ[1] وقال نشھد انک نبی قال فما یمنعکم ان تتبعونی قالا ان داؤد علیہ السلام دعا ربہ ان لا یزال من ذریتہ نبی انا نخاف ان تبعناک ان یقتلنا الیہود رواہ الترمذی وابوداود والنسائی۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من اصل الایمان الکف عمن قال لا الہ الا اللہ لا تکفرہ بذنب ولا تخرجہ من الاسلام بعمل والجہاد ماض مذ بعثنی اللہ الی ان یقاتل اخر ھذہ الامۃ الدجال لا یبطلہ جور جائر ولا عدل عادل والایمان بالاقدار رواہ ابوداؤد۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا زنی العبد خرج منہ الایمان وکان فوق رأسہ

---

[1] قولہ فقبلا یدیہ ورجلیہ ولذلک قال فی الدر المختار طلب من عالم او زاھد ان یدفع الیہ قدمہ ویمکنہ من قدمہ لیقبلہ اجابہ وقیل لا ۱۲

کالظلة فاذا خرج من ذلک العمل رجع الیہ الایمان رواہ الترمذی وابوداؤد

وعن معاذ قال وصانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعشر کلمات قال لاتشرک باللہ شیأً وان قتلت وحرقت ولاتعقن والدیک وان امراک ان تخرج من اھلک ومالک ولاتترکن صلاۃ مکتوبۃ متعمدا فان من ترک صلاۃ مکتوبۃ متعمدا فقد برئت منه ذمة اللہ ولا تشربن خمرا فانه رأس کل فاحشة وایاک والمعصیة فان بالمعصیة حل سخط اللہ وایاک والفرار من الزحف وان ھلک الناس واذا اصاب الناس موت وانت فیھم فاثبت وانفق علی عیالک من طولک ولاترفع عنھم عصاک ادبا واخفھم فی اللہ رواہ احمد۔ وعن حذیفة قال انما النفاق کان علی عھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاما الیوم فانما ھو الکفر او الایمان رواہ البخاری۔

باب فی الوسوسة

وقول اللہ عزوجل الخناس الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنة والناس۔ وقوله ان الشیطان لکم عدو فاتخذوہ عدوا انما یدعو حزبه لیکونوا من اصحٰب السعیر۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تجاوز عن امتی ما وسوست به صدورھا مالم تعمل به او تتکلم متفق علیه۔ وعنه قال جاء ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألوہ انا نجد فی انفسنا ما یتعاظم احدنا ان یتکلم به قال او قد وجدتموہ قالوا نعم قال ذاک صریح الایمان رواہ مسلم۔ وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من

خلق کذا حتی یقول من خلق ربك فاذا بلغه فلیستعذ بالله ولینته متفق علیه
وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لایزال الناس
یتساءلون حتی یقال هذا خلق الله الخلق فمن خلق الله فمن وجد من
ذلك شیئاً فلیقل آمنت بالله ورسله متفق علیه ۔ وعن ابن مسعود
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد وکل
به قرینه من الجن وقرینه من الملائکة قالوا وایاك یارسول الله قال
وایای ولکن الله اعاننی علیه فاسلم فلا یأمرنی الا بخیر رواه مسلم ۔ وعن
انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یجری من الانسان
مجری الدم متفق علیه ۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم ما من بنی ادم مولود الا یمسه الشیطان حین یولد فیستهل
صارخا من مس الشیطان غیر مریم وابنها متفق علیه ۔ وعنه قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم صیاح المولود حین یقع نزغة من الشیطان
متفق علیه ۔ وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان
ابلیس یضع عرشه علی الماء ثم یبعث سرایاه یفتنون الناس فادناهم منه
منزلة اعظمهم فتنة یجیئ احدهم فیقول فعلت کذا وکذا فیقول ما صنعت
شیئاً قال ثم یجیئ احدهم فیقول ما ترکته حتی فرقت بینه وبین امرأته
قال فیدنیه منه ویقول نعم انت قال الاعمش اراه قال فیلتزمه رواه مسلم
وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان قد ایس من ان
یعبده المصلون فی جزیرة العرب ولکن فی التحریش بینهم رواه مسلم ۔ وعن
ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم جاءه رجل فقال انی احدث نفسی
بالشیئ لان اکون حممة احب الی من ان اتکلم به قال الحمد لله الذی رد امره

الی الوسوسۃ رواہ ابوداؤد۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للشیطان لمۃ بابن آدم وللملك لمۃ فاما لمۃ الشیطان فایعاد بالشر وتکذیب بالحق واما لمۃ الملك فایعاد بالخیر وتصدیق بالحق فمن وجد ذلك فلیعلم انہ من اللہ فلیحمد اللہ ومن وجد الاخری فلیتعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ثم قرأ الشیطان یعدکم الفقر ویأمرکم بالفحشاء رواہ الترمذی۔ وقال ھذا حدیث غریب۔ وعن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لایزال الناس یتساءلون حتی یقال ھذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فاذا قالوا ذلك فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل عن یسارہ ثلاثا ولیستعذ باللہ من الشیطان الرجیم رواہ ابوداؤد۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یبرح الناس یتساءلون حتی یقولوا ھذا اللہ خلق کل شئی فمن خلق اللہ عزوجل رواہ البخاری ولمسلم قال قال اللہ عزوجل ان امتك لایزالون یقولون ما کذا ما کذا حتی یقولوا ھذا اللہ خلق الخلق فمن خلق اللہ عزوجل۔ وعن عثمان بن ابی العاص قال قلت یارسول اللہ ان الشیطان قد حال بینی وبین صلاتی وبین قراءتی یلبسھا علیّ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاك شیطان یقال لہ خنزب فاذا احسستہ فتعوذ باللہ منہ واتفل علی یسارك ثلاثا ففعلت ذلك فاذھبہ اللہ عنی رواہ مسلم وعن القاسم بن محمد ان رجلا سألہ فقال انی اھم فی صلاتی فیکبر ذلك علیّ فقال لہ امض فی صلاتك فانہ لن یذھب ذلك عنك حتی تنصرف وانت تقول ما اتممت صلاتی رواہ مالك۔

باب الایمان بالقدر

وقول الله عز وجل الله خالق كل شئ ـ وقوله تعالى لما يريد وقوله ولا حبة فى ظلمات الارض ولا رطب ولا يابس الا فى كتاب مبين ـ وقوله وما تشاؤن الا ان يشاء الله رب العالمين ـ عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الله مقادير الخلائق قبل ان يخلق السموات والارض بخمسين الف سنة قال وكان عرشه على الماء رواه مسلم ـ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل شئ بقدر حتى العجز والكيس رواه مسلم ـ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احتج آدم وموسى عند ربهما فحج آدم موسى قال موسى انت آدم الذى خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه واسجد لك ملائكته واسكنك فى جنته ثم اهبطت الناس بخطيئتك الى الارض قال آدم انت موسى الذى اصطفاك الله برسالته وبكلامه اعطاك الالواح فيها تبيان كل شئ وقربك نجيا فبكم وجدت الله كتب التوراة قبل ان اخلق قال موسى باربعين عاما قال آدم فهل وجدت فيها فعصى آدم ربه فغوى قال نعم قال افتلومنى على ان عملت عملا كتبه الله علىّ ان اعمله قبل ان يخلقنى باربعين سنة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فحج آدم موسى رواه مسلم ـ وعن ابن مسعود قال حدثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو الصادق المصدوق ان خلق احدكم يجمع فى بطن امه اربعين يوما نطفة ثم يكون علقة مثل ذلك ثم يكون مضغة مثل ذلك ثم يبعث الله اليه ملكا باربع كلمات فيكتب

عمله واجله ورزقه وشقی او سعید ثم ینفخ فیہ الروح فوالذی لا اله
غیره ان احدکم لیعمل بعمل اهل الجنة حتی ما یکون بینه وبینها
الا ذراع فیسبق علیه الکتاب فیعمل بعمل اهل النار فیدخلها وان احدکم
لیعمل بعمل اهل النار حتی ما یکون بینه وبینها الا ذراع فیسبق علیه الکتاب
فیعمل بعمل اهل الجنة فیدخلها متفق علیه۔ وعن سهل بن سعد
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان العبد لیعمل عمل اهل النار
وانه من اهل الجنة ویعمل عمل اهل الجنة وانه من اهل النار وانما الاعمال
بالخواتیم متفق علیه۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت دعی
رسول الله صلی الله علیه وسلم الی جنازة صبی من الانصار فقلت
یا رسول الله طوبی هذا عصفور من عصافیر الجنة لم یعمل السوء ولم
یدرکه فقال اوغیر ذلك یا عائشة ان الله خلق للجنة اهلا خلقهم لها
وهم فی اصلاب آبائهم وخلق للنار اهلا خلقهم لها وهم فی اصلاب
آبائهم رواه مسلم۔ وعن علی رضی الله عنه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا وقد کتب مقعده من النار
ومقعده من الجنة قالوا یا رسول الله افلا نتکل علی کتابنا وندع
العمل قال اعملوا فکل میسر لما خلق له اما من کان من اهل السعادة
فسییسر لعمل السعادة واما من کان من اهل الشقاوة فسییسر لعمل
الشقاوة ثم قرأ واما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی الآیة متفق علیه۔
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله
کتب علی ابن آدم حظه من الزنا ادرك ذلك لامحالة فزنا العین النظر
وزنا اللسان المنطق والنفس تمنی وتشتهی والفرج یصدق ذلك

ويكذبه متفق عليه وفي رواية لمسلم قال كتب على ابن آدم نصيبه من
من الزنا مدرك ذلك لامحالة العينان زناها النظر والاذنان زناها
الاستماع واللسان زناه الكلام واليد زناها البطش والرجل
زناها الخطا والقلب يهوى ويتمنى ويصدق ذلك الفرج ويكذبه
وعن عمران بن حصين ان رجلين من مزينة قالا يا رسول الله
ارايت ما يعمل الناس اليوم ويكدحون فيه اشئ قضى عليهم ومضى
فيهم من قدر سبق او فيما يستقبلون به مما اتاهم به نبيهم
وثبتت الحجة عليهم فقال لا بل شئ قضى عليهم ومضى فيهم وتصديق
ذلك في كتاب الله عزوجل ونفس وما سواها فالهمها فجورها
وتقواها رواه مسلم۔ وعن ابي هريرة قال قلت يا رسول الله
اني رجل شاب وانا اخاف على نفسي العنت ولا اجد ما اتزوج به
النساء كانه يستاذنه في الاختصاء قال فسكت عني ثم قلت مثل ذلك فسكت عني
ثم قلت مثل ذلك فسكت عني ثم قلت مثل ذلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم
يا ابا هريرة جف القلم بما انت لاق فاختص على ذلك اوذر رواه البخاري
وعن عبد الله ابن عمرو رضي الله عنهما قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان قلوب بني آدم كلها بين اصبعين من
اصابع الرحمن كقلب واحد يصرفه كيف يشاء ثم قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم اللهم مصرف القلوب صرف قلوبنا على طاعتك
رواه مسلم۔ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما من مولود الا يولد على الفطرة فابواه يهودانه
او ينصرانه او يمجسانه كما تنتج البهيمة بهيمة جمعاء هل تحسون

فیہا من جدعاء ثم یقول فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیہا لا تبدیل لخلق اللہ ذلک الدین القیم متفق علیہ۔ وعن ابی موسی قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخمس کلمات فقال ان اللہ لا ینام ولا ینبغی لہ ان ینام یخفض القسط ویرفعہ یرفع الیہ عمل اللیل قبل عمل النہار وعمل النہار قبل عمل اللیل حجابہ النور لو کشفہ لاحرقت سبحات وجہہ ما انتہی الیہ بصرہ من خلقہ رواہ مسلم۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ ملأی لا تغیضہا نفقۃ سحاء اللیل والنہار ارایتم ما انفق منذ خلق السماء والارض فانہ لم یغض ما فی یدہ وکان عرشہ علی الماء وبیدہ المیزان یخفض ویرفع متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم یمین اللہ ملأی۔ وعنہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذراری المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین متفق علیہ وعن عبادۃ بن الصامت قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما خلق اللہ القلم فقال لہ اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان وما ہو کائن الی الابد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب اسنادا۔ وعن مسلم بن یسار قال سئل عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ عن ہذہ الآیۃ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم الآیۃ قال عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسأل عنہا فقال ان اللہ خلق آدم ثم مسح ظہرہ بیمینہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ہؤلاء للجنۃ وبعمل اہل الجنۃ یعملون ثم مسح ظہرہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ہؤلاء للنار وبعمل اہل النار یعملون فقال رجل ففیم العمل یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم ان اللہ اذا خلق العبد للجنۃ استعملہ بعمل اھل الجنۃ حتی
یموت علی عمل من اعمال اھل الجنۃ فید خلہ بہ الجنۃ واذا خلق العبد
للنار استعملہ بعمل اھل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اھل النار
فیدخلہ بہ النار رواہ مالک والترمذی وابوداؤد۔ وعن عبداللہ
بن عمرو قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی یدیہ کتابان فقال
اتدرون ماھذان الکتابان قلنا لا یا رسول اللہ الا ان تخبرنا فقال
للذی فی یدہ الیمنی ھذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء اھل الجنۃ
واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی آخرھم فلا یزاد فیھم ولا ینقص
منھم ابدا ثم قال للذی فی شمالہ ھذا کتاب من رب العالمین فیہ اسماء
اھل النار واسماء آبائھم وقبائلھم ثم اجمل علی آخرھم فلا یزاد فیھم ولا
ینقص منھم ابدا فقال اصحابہ ففیم العمل یا رسول اللہ ان کان امر قد
فرغ منہ فقال سددوا وقاربوا فان صاحب الجنۃ یختم لہ بعمل اھل الجنۃ
وان عمل ای عمل وان صاحب النار یختم لہ بعمل اھل النار وان عمل
ای عمل ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدیہ فنبذھا ثم قال
فرغ ربکم من العباد فریق فی الجنۃ وفریق فی السعیر رواہ الترمذی۔
وعن ابی خزامۃ عن ابیہ قال قلت یا رسول اللہ ارایت رقی
نسترقیھا ودواء نتداوی بہ وتقاۃ نتقیھا ھل ترد من قدر اللہ شیأ
قال ھی من قدر اللہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ۔ وعن
ابی ھریرۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نتنازع
فی القدر فغضب حتی احمر وجھہ حتی کانما فقئ فی وجنتیہ حب الرمان
فقال ابھذا امرتم ام بھذا ارسلت الیکم انما ھلک من کان قبلکم حین

تنازعوا فی ھذا الامر عزمت علیکم ان لا تنازعوا فیہ رواہ الترمذی۔ وعن ابی موسی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق اٰدم من قُبضۃ قبضہا من جمیع الارض فجاء بنو اٰدم علی قدر الارض منھم الاحمر والابیض والاسود وبین ذٰلک والسھل والحزن والخبیث والطیب رواہ احمد والترمذی وابوداؤد۔ وعن عبداللہ بن عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ خلق خلقہ فی ظلمۃ فالقی علیھم من نورہ فمن اصابہ من ذٰلک النور اھتدی ومن اخطأہ ضل فلذلک اقول جف القلم علی علم اللہ رواہ احمد والترمذی۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکثر ان یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقلت یا نبی اللہ اٰمنا بک وبما جئت بہ فھل تخاف علینا قال نعم ان القلوب بین اصبعین من اصابع اللہ یقلبھا کیف یشاء رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔ وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل القلب کریشۃ بارض فلاۃ یقلبھا الریاح ظھرًا لبطن رواہ احمد۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یؤمن عبد حتی یؤمن باربع یشھد ان لا الٰہ الا اللہ وانی رسول اللہ بعثنی بالحق ویؤمن بالموت والبعث بعد الموت ویؤمن بالقدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنفان من امتی لیس لھما فی الاسلام نصیب المرجئۃ والقدریۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب۔ وعن ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم یقول یکون فی امتی خسف و مسخ وذٰلک فی المکذبین بالقدر
رواہ ابوداؤد وروی الترمذی نحوہ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم القدریۃ مجوس ھذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوھم
وان ماتوا فلا تشھدوھم رواہ احمد وابوداود۔ وعن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجالسوا اھل القدر ولا
تفاتحوھم رواہ ابوداؤد۔ وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ستۃ لعنتھم ولعنھم اللہ وکل نبی یجاب الزائد
فی کتاب اللہ والمکذب بقدر اللہ والمتسلط بالجبروت لیعز من اذلہ
اللہ ویذل من اعزہ اللہ والمستحل لحرم اللہ والمستحل من عترتی
ما حرم اللہ والتارک لسنتی رواہ البیھقی فی المدخل ورزین فی کتابہ
وعن مطر بن عکامس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا قضی اللہ لعبد ان یموت بارض جعل لہ الیھا حاجۃ رواہ احمد
والترمذی۔ وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال کل مولود یولد علی الفطرۃ فابواہ یھوّدانہ وینصّرانہ قیل فمن
مات صغیرا یا رسول اللہ قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین رواہ امامنا
ابوحنیفہ۔ وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان اللہ عزوجل فرغ الی کل عبد من خلقہ من خمس من
اجلہ وعملہ ومضجعہ واثرہ ورزقہ رواہ احمد۔ وعن
عائشۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من تکلم فی
شئی من القدر سئل عنہ یوم القیامۃ ومن لم یتکلم فیہ لم یسئل عنہ
رواہ ابن ماجۃ۔ وعن ابن الدیلمی قال اتیت ابی بن کعب

فقلت له قد وقع فی نفسی شئ من القدر فحدثنی لعل الله ان یذهبه من قلبی فقال لو ان الله عزوجل عذب اهل سمواته واهل ارضه عذبهم وهو غیر ظالم لهم ولو رحمهم کانت رحمته خیرا لهم من اعمالهم ولو انفقت مثل احد ذهبا فی سبیل الله ما قبله الله منك حتی تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك وان ما اخطأك لم یکن لیصیبك ولو مت علی غیر هذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد الله بن مسعود فقال مثل ذلك قال ثم اتیت حذیفة بن الیمان فقال مثل ذلك ثم اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل ذلك رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة۔ وعن نافع ان رجلا اتی ابن عمر فقال ان فلانا یقرأ علیك السلام فقال انه بلغنی انه قد احدث فان کان قد احدث فلا تقرئه منی السلام فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول یکون فی امتی او فی هذه الامة خسف ومسخ او قذف فی اهل القدر رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح غریب۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ذرارِی المؤمنین فی الجنة یکفلهم ابراهیم رواه الحاکم فی المستدرك۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لما خلق الله آدم مسح ظهره فسقط عن ظهره کل نسمة هو خالقها من ذریته الی یوم القیامة وجعل بین عینی کل انسان منهم وبیصا من نور ثم عرضهم علی آدم فقال ای رب من هؤلاء قال ذریتك فرأی رجلا منهم فاعجبه وبیص ما بین عینیه قال ای رب من هذا قال داؤد فقال ای رب کم جعلت عمره قال ستین سنة قال رب زده

من عمری اربعین سنة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما انقضی
عمر آدم الا اربعین جاءہ ملك الموت فقال آدم او لم یبق من عمری اربعون
سنة قال اولم تعطها ابنك داؤد فجحد آدم فجحدت ذریتہ ونسی آدم
فاکل من الشجرة فنسیت ذریتہ وخطأ آدم وخطأت ذریتہ رواہ
الترمذی۔ وعن ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال خلق اللہ آدم حین خلقہ فضرب کتفہ الیمنی فاخرج ذریة
بیضاء کانہم الذر وضرب کتفہ الیسری فاخرج ذریة سوداء کانہم
الحمم فقال للذی فی یمینہ الی الجنة ولا ابالی وقال للذی فی کتفہ
الیسری الی النار ولا ابالی رواہ احمد۔ وعن ابی نضرة ان
رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابو عبد اللہ
دخل علیہ اصحابہ یعودونہ وهو یبکی فقالوا لہ ما یبکیك الم
یقل لك رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خذ من شاربك ثم اقرہ
حتی تلقانی قال بلی ولکن سمعت رسول اللہ علیہ وسلم یقول ان
اللہ عزوجل قبض بیمینہ قبضة واخری بالید الاخری وقال
ہذہ لہذہ وہذہ لہذہ ولا ابالی ولا ادری فی ای القبضتین
انا رواہ احمد۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال اخذ اللہ المیثاق من ظهر آدم بنعمان یعنی عرفة فاخرج
من صلبہ کل ذریة ذرأها فنثرهم بین یدیہ کالذر ثم کلمهم قبلا
قال الست بربکم قالوا بلی شهدنا ان تقولوا یوم القیامة انا کنا
عن ہذا غافلین او تقولوا انما اشرك آباؤنا من قبل وکنا ذریة من
بعدهم افتهلکنا بما فعل المبطلون رواہ احمد۔ وعن ابی بن کعب

فی قول اللہ عزوجل و اذ اخذ ربك من بنی آدم من ظهورهم ذریتهم قال جمعهم فجعلهم ازواجا ثم صورهم فاستنطقهم فتكلموا ثم اخذ علیهم العهد والمیثاق و اشهدهم علی انفسهم الست بربكم قالوا بلی قال فانی اشهد علیكم السموات السبع والارضین السبع واشهد علیكم اباكم آدم ان تقولوا یوم القیامة لم نعلم بهذا اعلموا انه لا اله غیری ولا رب غیری ولا تشركوا بی شیأ انی سأرسل الیكم رسلی یذكرونكم عهدی ومیثاقی وانزل علیكم كتبی قالوا اشهدنا بانك ربنا والهنا لا رب لنا غیرك ولا اله لنا غیرك فاقروا بذلك ورفع علیهم آدم علیه السلام ینظر الیهم فرأی الغنی والفقیر وحسن الصورة ودون ذلك فقال رب لولا سویت بین عبادك قال انی احببت ان اشكر ورأی الانبیاء فیهم مثل السرج علیهم النور خصوا بمیثاق آخر فی الرسالة والنبوة وهو قوله تبارك وتعالی واذ اخذنا من النبیین میثاقهم الی قوله عیسی بن مریم كان فی تلك الارواح فارسله الی مریم علیها السلام فحدث عن ابی انه دخل من فیها رواه احمد۔

وعن ابی الدرداء قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نتذاكر ما یكون اذ قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا سمعتم بجبل زال عن مكانه فصدقوه واذا سمعتم برجل تغیر عن خلقه فلا تصدقوا به فانه یصیر الی ما جبل علیه رواه احمد۔

وعن ام سلمة قالت یا رسول اللہ لا یزال یصیبك فی كل عام وجع من الشاة المسمومة التی اكلت قال ما اصابنی شیٔ منها الا وهو مكتوب علی وآدم فی طینته رواه ابن ماجة۔

باب اثبات عذاب القبر

وقول الله عز وجل ربنا امتنا اثنتين واحييتنا اثنتين۔ وقوله النار يعرضون عليها غدوا وعشيا ويوم تقوم الساعة ادخلوا آل فرعون اشد العذاب۔ وقوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الآخرة ويضل الله الظالمين ويفعل الله ما يشاء۔ وعن البراء بن عازب عن النبى صلى الله عليه وسلم قال المسلم اذا سئل فى القبر يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فذلك قوله يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت فى الحياة الدنيا وفى الآخرة وفى رواية عن النبى صلى الله عليه وسلم قال يثبت الله الذين آمنوا بالقول الثابت نزلت فى عذاب القبر يقال له من ربك فيقول ربى الله ونبيى محمد متفق عليه۔ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا وضع فى قبره وتولى عنه اصحابه انه يسمع قرع نعالهم اتاه ملكان فيقعدانه فيقولان ما كنت تقول فى هذا الرجل لمحمد فاما المؤمن فيقول اشهد انه عبد الله ورسوله فيقال له انظر الى مقعدك من النار قد ابدلك الله به مقعدا من الجنة فيراهما جميعا واما المنافق والكافر فيقال له ما كنت تقول فى هذا الرجل فيقول لا ادرى كنت اقول ما يقول الناس فيقال له لا دريت ولا تليت ويضرب بمطارق من حديد ضربة فيصيح صيحة يسمعها من يليه غير الثقلين رواه البخارى وروى مسلم نحوه۔ وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان احدكم اذا مات عرض عليه مقعده بالغداة والعشى ان كان

من اهل الجنة فمن اهل الجنة وان كان من اهل النار فمن اهل النار فيقال هذا مقعدك حتى يبعثك الله اليه يوم القيامة متفق عليه۔ وعن عائشة رضى الله عنها ان يهودية دخلت عليها فذكرت عذاب القبر فقالت لها اعاذك الله من عذاب القبر فسألت عائشة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عذاب القبر فقال نعم عذاب القبر حق قالت عائشة فما رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعده صلى صلاة الا تعوذ بالله من عذاب القبر متفق عليه۔ وعن زيد بن ثابت قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حائط لبنى النجار على بغلة له ونحن معه اذ حادت به فكادت تلقيه واذا اقبر ستة او خمسة فقال من يعرف اصحاب هذه الا قبر قال رجل انا قال فمتى ماتوا قال فى الشرك فقال ان هذه الامة تبتلى فى قبورها فلولا ان لا تدافنوا لدعوت الله ان يسمعكم من عذاب القبر الذى اسمع منه ثم اقبل علينا بوجهه فقال تعوذوا بالله من عذاب النار قالوا نعوذ بالله من عذاب النار قال تعوذوا بالله من عذاب القبر قالوا نعوذ بالله من عذاب القبر قال تعوذوا بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قالوا نعوذ بالله من الفتن ما ظهر منها وما بطن قال تعوذوا بالله من فتنة الدجال قالوا نعوذ بالله من فتنة الدجال رواه مسلم۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قبر الميت اتاه ملكان اسودان ازرقان يقال لاحدهما المنكر وللأخر النكير فيقولان ما كنت تقول فى هذا الرجل فيقول هو عبد الله ورسوله اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فيقولان قد كنا نعلم انك تقول هذا ثم يفسح له فى قبره سبعون

ذراعا فی سبعین ثم ینوّر له فیه ثم یقال له نم فیقول ارجع الی اهلی فاخبرهم
فیقولان نم کنومة العروس الذی لا یوقظه الا احب اهله الیه حتی یبعثه
الله من مضجعه ذلك وان کان منافقا قال سمعت الناس یقولون
قولا فقلت مثله لا ادری فیقولان قد کنا نعلم انك تقول ذلك فیقال
للارض التئمی علیه فتلتئم علیه فتختلف اضلاعه فلا یزال فیها معذبا
حتی یبعثه الله من مضجعه ذلك رواه الترمذی۔ وعن البراء
بن عازب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال یأتیه ملکان فیجلسانه
فیقولان له من ربك فیقول ربی الله فیقولان له ما دینك فیقول دینی
الاسلام فیقولان ما هذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هو رسول الله
صلی الله علیه وسلم فیقولان له وما یدریك فیقول قرأت کتاب الله
فآمنت به وصدقت فذلك قوله یثبت الله الذین آمنوا بالقول الثابت
الآیة قال فینادی مناد من السماء ان صدق عبدی فافرشوه من الجنة
والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الی الجنة فیفتح قال فیأتیه من
روحها وطیبها ویفتح له فیها مد بصره واما الکافر فذکر موته قال
ویعاد روحه فی جسده ویأتیه ملکان فیجلسانه فیقولان من ربك
فیقول هاه هاه لا ادری فیقولان له ما دینك فیقول هاه هاه لا ادری
فیقولان ما هذا الرجل الذی بعث فیکم فیقول هاه هاه لا ادری فینادی
مناد من السماء ان کذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له
بابا الی النار قال فیأتیه من حرها وسمومها قال ویضیق علیه قبره
حتی تختلف فیه اضلاعه ثم یقیض له اعمی اصم معه مرزبة من
حدید لو ضرب بها جبل لصار ترابا فیضربه بها ضربة یسمعها ما بین

المشرق والمغرب الا الثقلین فیصیر ترابا ثم یعاد فیه الروح رواه احمد۔
وابوداود۔ وعن عثمان انہ کان اذا وقف علی قبر یبکی حتی یبل
لحیتہ فقیل لہ تذکر الجنۃ والنار فلا تبکی وتبکی من ھذا فقال ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان القبر اول منزل من منازل
الآخرۃ فان نجا منہ فما بعدہ ایسر منہ وان لم ینج منہ فما بعدہ
اشد منہ قال وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما رایت منظراً
قط الا والقبر افظع منہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی
ھذا حدیث غریب۔ وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
فرغ من دفن المیت وقف علیہ فقال استغفروا لاخیکم ثم سلوا لہ
بالتثبیت فانہ الآن یسئل رواہ ابوداود۔ وعن ابی سعید
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسلط علی الکافر فی قبرہ تسعۃ
وتسعون تنینا تنھسہ وتلدغہ حتی تقوم الساعۃ ولو ان تنینا منھا نفخ
فی الارض ما انبتت خضراء رواہ الدارمی۔ وعن جابر قال
خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی سعد بن معاذ حین
توفی فلما صلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ووضع فی قبرہ
وسوی علیہ سبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسبحنا طویلا
ثم کبر فکبرنا فقیل یا رسول اللہ لم سبحت ثم کبرت قال لقد
تضایق علی ھذا العبد الصالح قبرہ حتی فرجہ اللہ عنہ رواہ احمد۔
وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا
الذی تحرک لہ العرش وفتحت لہ ابواب السماء وشھدہ سبعون
الفا من الملائکۃ لقد ضم ضمۃ ثم فرج عنہ رواہ النسائی۔

وعن اسماء بنت ابی بکر قالت قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطیبا فذکر فتنۃ القبر التی یفتن فیہا المرء فلما ذکر ذلک ضج المسلمون ضجۃ رواہ البخاری ھکذا وزاد النسائی حالت بینی وبین ان افہم کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما سکنت ضجتہم قلت لرجل قریب منی ای بارک اللہ فیک ماذا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی آخر قولہ قال قال قد اوحی الی انکم تفتنون فی القبور قریبا من فتنۃ الدجال۔ وعن جابر رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ادخل المیت القبر مثلت لہ الشمس عند غروبہا فیجلس یمسح عینیہ ویقول دعونی اصلی رواہ ابن ماجۃ۔ وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المیت یصیر الی القبر فیجلس الرجل فی قبرہ غیر فزع ولا مشغوب ثم یقال فیم کنت فیقول کنت فی الاسلام فیقال ما ھذا الرجل فیقول محمد رسول اللہ جاءنا بالبینات من عند اللہ فصدقناہ فیقال لہ ھل رایت اللہ فیقول ماینبغی لاحد ان یری اللہ فیفرج لہ فرجۃ قبل النار فینظر الیہا یحطم بعضہا بعضا فیقال لہ انظر الی ما وقاک اللہ ثم یفرج لہ فرجۃ قبل الجنۃ فینظر الی زھرتہا وما فیہا فیقال لہ ھذا مقعدک علی الیقین کنت وعلیہ مت وعلیہ تبعث ان شاء اللہ تعالیٰ ویجلس الرجل السوء فی قبرہ فزعا مشغوبا فیقال لہ فیم کنت فیقول لا ادری فیقال لہ ما ھذا الرجل فیقول سمعت الناس یقولون قولا فقلتہ فیفرج لہ فرجۃ قبل الجنۃ فینظر الی زھرتہا وما فیہا فیقال لہ انظر الی ما صرف اللہ عنک ثم یفرج لہ فرجۃ الی النار

فينظر اليها بحطم بعضها بعضا فيقال له هذا مقعدك على الشك كنت وعليه مت وعليه تبعث ان شاء الله تعالى رواه ابن ماجة۔

باب الاعتصام بالكتاب والسنة

وقول الله عزوجل واعتصموا بحبل الله جميعا وقوله لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة وقوله قل ان كنتم تحبون الله فاتبعونى يحببكم الله ويغفر لكم ذنوبكم والله غفور رحيم وقوله وما آتٰكم الرسول فخذوه وما نهٰكم عنه فانتهوا وقوله ومن يطع الله والرسول فاولٰئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين والصديقين والشهداء والصٰلحين وقوله من يطع الرسول فقد اطاع الله۔ عن عائشة رضى الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احدث فى امرنا هذا ما ليس منه فهو رد متفق عليه۔ وعن جابر رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما بعد فان خير الحديث كتاب الله وخير الهدى هدى محمد وشر الامور محدثاتها وكل بدعة ضلالة رواه مسلم وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ابغض الناس الى الله ثلاثة ملحد فى الحرم ومبتغ فى الاسلام سنة الجاهلية ومطلب دم امرئ مسلم بغير حق ليهريق دمه رواه البخارى۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل امتى يدخلون الجنة الا من ابٰى قيل ومن ابى قال من اطاعنى دخل الجنة ومن عصانى فقد ابٰى رواه البخارى۔ وعن جابر قال جاءت ملائكة الى النبى صلى الله عليه وسلم وهو نائم فقالوا ان لصاحبكم هذا مثلا فاضربوا له

مثلا قال بعضہم انہ نائم وقال بعضہم ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا مثلہ کمثل رجل بنی دارا وجعل فیہا مأدبۃ وبعث داعیا فمن اجاب الداعی دخل الدار واکل من المأدبۃ ومن لم یجب الداعی لم یدخل الدار ولم یأکل من المأدبۃ فقالوا اوّلوہا لہ یفقہہا قال بعضہم انہ نائم وقال بعضہم ان العین نائمۃ والقلب یقظان فقالوا الدار الجنۃ والداعی محمد فمن اطاع محمدا فقد اطاع اللہ ومن عصی محمدا فقد عصی اللہ ومحمد فرق بین الناس رواہ البخاری ۔ وعن انس قال جاء ثلاثۃ رھط الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم یسألون عن عبادۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما اخبروا بہا کانہم تقالوھا فقالوا این نحن من النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقد غفر اللہ لہ ما تقدم من ذنبہ وما تأخر فقال احدھم اما انا فاصلی اللیل ابدا وقال الآخر انا اصوم النہار ابدا ولا افطر وقال الآخر انا اعتزل النساء فلا اتزوّج ابدا فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم الیہم فقال انتم الذین قلتم کذا وکذا اما واللہ انی لاخشاکم للہ واتقاکم لہ لکنی اصوم وافطر واصلی وارقد واتزوّج النساء فمن رغب عن سنتی فلیس منی متفق علیہ ۔ وعن عائشۃ قالت صنع رسول اللہ علیہ وسلم شیأ فرخص فیہ فتنزہ عنہ قوم فبلغ ذلک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخطب فحمد اللہ ثم قال ما بال اقوام یتنزھون عن الشیٔ اصنعہ فواللہ انی لاعلمہم باللہ واشدھم لہ خشیۃ متفق علیہ ۔ وعن رافع بن خدیج قال قدم نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ وھم یؤبرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعہ قال لعلکم لو لم تفعلوا

كان خير افتركوه فنقصت قال فذكروا ذلك له فقال انما انا بشر اذا امرتكم بشئ من امر دينكم فخذوا به واذا امرتكم بشئ من رأيي فانما انا بشر رواه مسلم وعن ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما مثلى ومثل ما بعثني الله به كمثل رجل اتى قوما فقال يا قوم انى رايت الجيش بعيني وانى انا النذير العريان فالنجاء النجاء فاطاعه طائفة من قومه فادلجوا فانطلقوا على مهلهم فنجوا وكذبت طائفة منهم فاصبحوا مكانهم فصبحهم الجيش فاهلكهم واجتاحهم فذلك مثل من اطاعنى فاتبع ما جئت به ومثل من عصانى وكذب ما جئت به من الحق متفق عليه۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثلى كمثل رجل استوقد نارا فلما اضاءت ما حولها جعل الفراش وهذه الدواب التى تقع فى النار يقعن فيها وجعل يحجزهن ويغلبنه فيقتحمن فيها فانا آخذ بحجزكم عن النار وانتم تقحمون فيها هذه رواية البخارى ولمسلم نحوها وقال فى آخرها قال فذلك مثلى ومثلكم انا آخذ بحجزكم عن النار هلم عن النار هلم عن النار فتغلبونى تقحمون فيها۔ وعن ابى موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل ما بعثنى الله به من الهدى والعلم كمثل الغيث الكثير اصاب ارضا فكانت منها طائفة طيبة قبلت الماء فانبتت الكلأ والعشب الكثير وكانت منها اجادب امسكت الماء فنفع الله بها الناس فشربوا وسقوا وزرعوا واصاب منها طائفة اخرى انما هى قيعان لا تمسك ماء ولا تنبت كلأ فذلك مثل من فقه فى دين الله ونفعه ما بعثنى الله به فعلم وعلم ومثل من لم يرفع بذلك رأسا ولم يقبل هدى الله الذى ارسلت به متفق عليه۔ وعن عائشة قالت تلا رسول الله صلى الله عليه

وسلم هو الذی انزل علیك الکتاب منه آیات محکمات وقرأ الی وما یذکر الا اولوا الالباب قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا رایت وعند مسلم رأیتم الذین یتبعون ما تشابه منه فاولئك الذین سماهم الله فاحذروهم متفق علیه ـ وعن عبد الله بن عمرو قال هجرت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما قال فسمع اصوات رجلین اختلفا فی آیة فخرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم یعرف فی وجهه الغضب فقال انما هلك من کان قبلکم باختلافهم فی الکتاب رواه مسلم وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اعظم المسلمین فی المسلمین جرما من سأل عن شئ لم یحرم علی الناس فحرم من اجل مسئلته رواه مسلم وروی البخاری نحوه ـ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یأتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم ولا آباؤکم فایاکم وایاهم لا یضلونکم ولا یفتنونکم رواه مسلم وعنه قال کان اهل الکتاب یقرؤن التوراة بالعبرانیة ویفسرونها بالعربیة لاهل الاسلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تصدقوا اهل الکتاب ولا تکذبوهم وقولوا آمنا بالله وما انزل الینا الآیة رواه البخاری ـ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع رواه مسلم ـ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من نبی بعثه الله فی امة قبلی الا کان له فی امته حواریون واصحاب یأخذون بسنته ویقتدون بأمره ثم انها تخلف من بعدهم خلوف

يقولون ما لا يفعلون ويفعلون ما لا يؤمرون فمن جاهدهم بيده فهو مؤمن ومن جاهدهم بلسانه فهو مؤمن ومن جاهدهم بقلبه فهو مؤمن وليس وراء ذلك من الايمان حبة خردل رواه مسلم. وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دعا الى هدى كان له من الاجر مثل اجور من تبعه لا ينقص ذلك من اجورهم شيأ ومن دعا الى ضلالة كان عليه من الاثم مثل آثام من تبعه لا ينقص ذلك من آثامهم شيأ رواه مسلم. وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بدأ الاسلام غريبا وسيعود كما بدأ فطوبى للغرباء رواه مسلم. وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الايمان ليأرز الى المدينة كما تأرز الحية الى جحرها متفق عليه. وعن ربيعة الجرشي قال اتى نبي الله صلى الله عليه وسلم فقيل له لتنم عينك وتسمع اذنك وليعقل قلبك قال فنامت عيني وسمعت اذناى وعقل قلبي قال فقيل لي سيد بنى دارا فصنع فيها مأدبة وارسل داعيا فمن اجاب الداعي دخل الدار واكل من المأدبة ورضى عنه السيد ومن لم يجب الداعي لم يدخل الدار ولم يأكل من المأدبة وسخط عليه السيد قال فالله السيد ومحمد الداعي والدار الاسلام والمأدبة الجنة رواه الدارمي. وعن ابي رافع قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا الفين احدكم متكئا على اريكته يأتيه الامر من امري مما امرت به او نهيت عنه فيقول لا ادري ما وجدنا في كتاب الله اتبعناه رواه احمد وابو داود والترمذي وابن ماجة والبيهقي في دلائل النبوة. وعن المقدام بن معد يكرب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا اني

اوتيت القرآن ومثله معه الا يوشك رجل شبعان على اريكته يقول عليكم بهذا القرآن فما وجدتم فيه من حلال فاحلوه وما وجدتم فيه من حرام فحرموه وان ما حرم رسول الله كما حرم الله الا لا يحل[1] لكم الحمار الاهلي ولا كل ذي ناب من السباع ولا لقطة معاهد الا ان يستغني عنها صاحبها ومن نزل بقوم فعليهم ان يقروه فان لم يقروه فله ان يعقبهم بمثل قراه رواه ابوداود وروى الدارمي نحوه وكذا ابن ماجة الى قوله كما حرم الله وقال علي القاري رحمه الله الباري قوله فعليهم[2] ان يقروه فان لم يقروه فله ان يعقبهم بمثل قراه كان في بدء الاسلام والامر باخذ مقدار القرى من مال المنزول به كرها كان من جملة العقوبات التي نسخت بوجوب الزكوة۔ وعن العرباض بن سارية قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ايحسب احدكم متكئا على اريكته يظن ان الله لم يحرم شيئا الا ما في هذا القرآن الا واني والله

---

[1] قوله الا لا يحل لكم الحمار الاهلي شروع في بيان ما ثبت بالسنة وليس له ذكر في الكتاب على سبيل التمثيل لا التحديد كذا قاله الطيبي وقوله ولا لقطة معاهد وجه التخصيص الاهتمام بشان المعاهد لعهده لان النفس ربما تتساهل في لقطته لكونه كافرا كذا في المرقات

[2] قوله فعليهم ان يقروه الخ هذا كان في بدء الاسلام فانه عليه الصلوة والسلام كان يبعث الجيوش الى الغزو وكانوا يمرون في طريقهم باحياء العرب ليس هنالك سوق يشترون منه الطعام ولا معهم زاد فاوجب عليهم ضيافتهم لئلا ينقطعوا عن الغزو فلما قوي الاسلام وغلبت الشفقة والرحمة على الناس نسخ الوجوب وبقي الجواز والاستحباب قاله في المرقات۔

قد امرت ووعظت ونهيت عن اشياء انها لمثل القرآن او اكثر وان الله
لم يحل لكم ان تدخلوا بيوت اهل الكتاب الا باذن ولا ضرب نسائهم
ولا اكل ثمارهم اذا اعطوكم الذى عليهم رواه ابوداود ـ وعنه قال
صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ثم اقبل علينا بوجهه
فوعظنا موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال
رجل يا رسول الله كان هذه موعظة مودع فاوصنا فقال اوصيكم
بتقوى الله والسمع والطاعة وان كان عبدا حبشيا فانه من يعش
منكم بعدى فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء
الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم
ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة رواه
احمد وابوداود والترمذى وابن ماجة الا انهما لم يذكرا الصلاة ـ
وعن عبد الله بن مسعود قال خط لنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم خطا ثم قال هذا سبيل الله ثم خط خطوطا عن يمينه
وعن شماله وقال هذه سبل على كل سبيل منها شيطان يدعو
اليه وقرأ وان هذا صراطى مستقيما فاتبعوه الآية رواه احمد
والنسائى والدارمى ـ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لا يؤمن احدكم حتى يكون هواه تبعا لما جئت
به رواه البغوى فى شرح السنة وقال النووى فى اربعينه هذا حديث
صحيح رويناه فى كتاب الحجة باسناد صحيح ـ وعن بلال
ابن الحرث المزنى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احيا
سنة من سنتى قد اميتت بعدى فان له من الاجر مثل اجور من

عمل بها من غیر ان ینقص من اجورهم شیئاً ومن ابتدع بدعة ضلالة لا یرضاها الله ورسوله کان علیه من الاثم مثل آثام من عمل بها لا ینقص ذلك من اوزارهم شیئاً رواه الترمذی۔ وعن عمرو بن عوف قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الدین لیأرز الی الحجاز کما تأرز الحیة الی جحرها ولیعقلن الدین من الحجاز معقل الاروية من رأس الجبل ان الدین بدأ غریباً وسیعود کما بدأ فطوبی للغرباء وهم الذین یصلحون ما افسد الناس من بعدی من سنتی رواه الترمذی۔ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیأتین علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منهم من اتی امه علانیة لکان فی امتی من یصنع ذلك وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملة وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملة کلهم فی النار الا ملة واحدة قالوا من هی یا رسول الله قال ما انا علیه واصحابی رواه الترمذی وفی روایة احمد وابی داود عن معاویة ثنتان وسبعون فی النار وواحدة فی الجنة وهی الجماعة وانه سیخرج فی امتی اقوام تتجاری بهم تلك الاهواء کما یتجاری الکلب بصاحبه لا یبقی منه عرق ولا مفصل الا دخله وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله لا یجمع امتی او قال امة محمد علی ضلالة وید الله علی الجماعة ومن شذ شذ فی النار رواه الترمذی۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتبعوا السواد الاعظم فانه

من شذ شذ فی النار رواہ ابن ماجۃ۔ وعنہ قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ان قدرت ان تصبح وتمسی ولیس فی قلبک غش لاحد فافعل ثم قال یا بنی وذلک من سنتی ومن احب سنتی فقد احبنی ومن احبنی کان معی فی الجنۃ رواہ الترمذی۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تمسک بسنتی عند فساد امتی فلہ اجر مائۃ شہید رواہ البیہقی فی کتاب الزھد لہ۔ وعن جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین اتاہ عمر فقال انا نسمع احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضہا فقال امتہوکون انتم کما تہوکت الیہود والنصاری لقد جئتکم بہا بیضاء نقیۃ ولو کان موسی حیا ماوسعہ الا اتباعی رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ من اکل طیبا وعمل فی سنۃ وامن الناس بوائقہ دخل الجنۃ فقال رجل یا رسول اللہ ان ھذا الیوم لکثیر فی الناس قال وسیکون فی قرون بعدی رواہ الترمذی۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم فی زمان من ترک منکم عشر ما امر بہ ھلک ثم یأتی زمان من عمل منہم بعشر ما امر بہ نجا رواہ الترمذی۔ وعن ابی امامۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ضل قوم بعد ھدی کانوا علیہ الا اوتوا الجدل ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذہ الآیۃ ما ضربوہ لک الا جدلا بل ھم قوم خصمون رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ۔ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد اللہ علیکم

فان قوما شددوا على انفسهم فشدد الله عليهم فتلك بقاياهم فى الصوامع والديار رهبانية ابتدعوها ما كتبناها عليهم رواه ابوداؤد ـ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نزل القرآن على خمسة اوجه حلال وحرام ومحكم ومتشابه وامثال فاحلوا الحلال وحرموا الحرام واعملوا بالمحكم وآمنوا بالمتشابه واعتبروا بالامثال هذا لفظ المصابيح وروى البيهقى فى شعب الايمان ولفظه فاعملوا بالحلال واجتنبوا الحرام واتبعوا المحكم ـ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الامر ثلاثة امر بين رشده فاتبعه وامر بين غيه فاجتنبه وامر اختلف فيه فكله الى الله عز وجل رواه احمد ـ وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الشيطان ذئب الانسان كذئب الغنم يأخذ الشاذة والقاصية والناحية واياكم والشعاب وعليكم بالجماعة والعامة رواه احمد ـ وعن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فارق الجماعة شبرا فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه رواه احمد وابوداود ـ وعن مالك بن انس مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تركت فيكم امرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما كتاب الله وسنة رسوله كذا فى المؤطا ـ وعن غضيف بن الحرث الثمالى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما احدث قوم بدعة الا رفع مثلها من السنة فتمسك بسنة خير من احداث بدعة رواه احمد ـ وعن حسان قال ما ابتدع قوم بدعة فى دينهم الا نزع الله من سنتهم مثلها ثم لا يعيدها اليهم الى يوم القيامة رواه الدارمى ـ وعن ابراهيم بن ميسرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وقر صاحب بدعة

فقد اعان على هدم الاسلام رواه البيهقي في شعب الايمان مرسلا
وعن ابن عباس قال من تعلم كتاب الله ثم اتبع ما فيه هداه الله
من الضلالة في الدنيا ووقاه يوم القيامة سوء الحساب وفي رواية قال
من اقتدى بكتاب الله لا يضل في الدنيا ولا يشقى في الآخرة ثم تلا هذه
الآية فمن اتبع هداى فلا يضل ولا يشقى رواه رزين. وعن ابن مسعود
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ضرب الله مثلا صراطا مستقيما
وعن جنبتي الصراط سوران فيهما ابواب مفتحة وعلى الابواب ستور
مرخاة وعند رأس الصراط داع يقول استقيموا على الصراط ولا تعوجوا
وفوق ذلك داع يدعو كلما هم عبد ان يفتح شيأ من تلك الابواب
قال ويحك لا تفتحه فانك ان تفتحه تلجه ثم فسره فاخبر ان الصراط
هو الاسلام وان الابواب المفتحة محارم الله وان الستور المرخاة
حدود الله وان الداعي على رأس الصراط هو القرآن وان الداعي
من فوقه هو واعظ الله في قلب كل مؤمن رواه رزين ورواه احمد
والبيهقي في شعب الايمان عن النواس بن سمعان وكذا الترمذي عنه
الا انه ذكر اخصر منه. وعن ابن مسعود قال من كان مستنا
فليستن بمن قد مات فان الحي لا تؤمن عليه الفتنة اولئك اصحاب
محمد صلى الله عليه وسلم كانوا افضل هذه الامة ابرها قلوبا واعمقها
علما واقلها تكلفا اختارهم الله لصحبة نبيه ولاقامة دينه فاعرفوا
لهم فضلهم واتبعوهم على اثرهم وتمسكوا بما استطعتم من اخلاقهم
وسيرهم فانهم كانوا على الهدى المستقيم رواه رزين. وعن
جابر ان عمر بن الخطاب رضي الله عنه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم

بنسخة من التوراة فقال يا رسول الله هذه نسخة من التوراة فسكت
فجعل يقرأ ووجه رسول الله صلى الله عليه وسلم يتغير فقال ابو بكر
ثكلتك الثواكل ما ترى ما بوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فنظر
عمر الى وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اعوذ بالله من غضب
الله وغضب رسوله رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفس محمد بيده لو بدا لكم
موسى فاتبعتموه وتركتمونى لضللتم عن سواء السبيل ولو كان حيا
وادرك نبوتى لاتبعنى رواه الدارمى ۔ وعن جابر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم كلامى[له] لاينسخ كلام الله وكلام الله

له قوله كلامى لاينسخ كلام الله الخ انما يجوز النسخ بالكتاب والسنة متفقا ومختلفا
فيجوز نسخ الكتاب بالكتاب والسنة وكذا يجوز نسخ السنة بالسنة والكتاب
فهى اربع صور عندنا اى نسخ الكتاب بالكتاب ونسخ السنة بالسنة ونسخ
الكتاب بالسنة ونسخ السنة بالكتاب خلافا للشافعى فى المختلف فلا يجوز عنده
الا نسخ الكتاب بالكتاب والسنة بالسنة قلنا لما كان النسخ بيان مدة الحكم
المطلق جاز ان يبين الله مدة كلام رسوله ورسوله مدة كلام ربه وقوله
صلى الله عليه وسلم كلامى لاينسخ كلام الله يؤيد ظاهر مذهب الشافعى
ولكن المراد به ما اقوله اجتهادا او رأيا هذا كلامه صلى الله عليه وسلم
لا ينسخ كلام الله وغيره من الاحاديث الثابتة بالوحى يكون ناسخا للكتاب
ويؤيده قوله صلى الله عليه وسلم كنسخ القرآن فى الحديث الآتى على معنى
نسخ الاحاديث القرآن باضافة المصدر الى المفعول فمثاله نسخ الوصية

ینسخ کلامی وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا رواہ الدارقطنی۔ وقال الشیخ فی اللمعات وقد ثبت عند الحنفیۃ ان الحدیث یکون ناسخا للکتاب فالمراد بکلامی فی ھذا الحدیث ای ما قولہ اجتہادا ورأیا ولو حمل قولہ صلی اللہ علیہ وسلم کنسخ القرآن فی الحدیث الآتی علی معنی نسخ الاحادیث القرآن باضافۃ المصدر الی المفعول لثبت الحدیث ناسخا للکتاب۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

للوالدین والاقربین بقولہ علیہ السلام لا وصیۃ لوارث واجیب بان الناسخ انما ھو آیۃ المیراث وفیہ بحث اذ الکلام فی الوصیۃ لا فی مقدار الموصی بہ ومن ھذا القبیل قولہ علیہ السلام نحن معاشر الانبیاء لا نورث ھذا ھو النوع الاول والنوع الثانی وکلام اللہ ینسخ کلامی وھذا یؤید مذھب ابی حنیفۃ فی الجواز خلافا للشافعی ومثالہ نسخ التوجہ الی بیت المقدس فانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان متوجھا الی الکعبۃ ثم تحول الی بیت المقدس بالسنۃ ثم نسخ بقولہ تعالی فول وجھک شطر المسجد الحرام والنوع الثالث وکلام اللہ ینسخ بعضہ بعضا وھذا لا خلاف فیہ کآیات المسالمۃ بآیات القتال بقی فی الحدیث قسم رابع وھو نسخ السنۃ بالسنۃ وجوازہ متفق علیہ ومثالہ کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور الا فزوروھا فاجتمع فی ھذا الحدیث الناسخ والمنسوخ وھو مستفاد من الحدیث الآتی وھو قولہ احادیثنا ینسخ بعضھا بعضا التقطتہ من نور الانوار وقمر الاقمار واللمعات والمرقات وقال فی رد المحتار اختلفوا فی سجود الملائکۃ قیل کان للہ تعالی والتوجہ الی آدم للتشریف کاستقبال الکعبۃ وقیل بل لآدم علی وجہ التحیۃ والاکرام ثم نسخ بقولہ علیہ السلام لو امرت احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأۃ ان تسجد لزوجھا تاتارخانیہ قال فی تبیین المحارم

ان احادیثنا ینسخ بعضها بعضا کنسخ القرآن رواہ الدارقطنی۔ وعن ابی ثعلبة الخشنی
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ فرض فرائض فلاتضیعوھا
وحرم حرمات فلاتنتھکوھا وحد حدودا فلاتعتدوھا وسکت عن اشیاء
من غیر نسیان فلاتبحثوا عنھا رواہ الدارقطنی۔

کتاب العلم

وقول اللہ عزوجل فلولا نفر من کل فرقة منھم طائفة لیتفقھوا فی الدین
ولینذروا قومھم اذا رجعوا الیھم لعلھم یحذرون وقولہ ومن یؤت الحکمة
فقد اوتی خیرا کثیرا وقولہ قل ھل یستوی الذین یعلمون والذین
لایعلمون وقولہ یرفع اللہ الذین آمنوا منکم والذین اوتوا العلم
درجات وقولہ رب زدنی علما۔ عن عبداللہ بن عمرو قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیة وحدثوا عن
بنی اسرائیل ولاحرج ومن کذب علیّ متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار
رواہ البخاری۔ وعن سمرة بن جندب والمغیرة بن شعبة
قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حدث عنی بحدیث
یری انہ کذب فھو احد الکاذبین رواہ مسلم۔ وعن معاویة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یرد اللہ بہ خیرا یفقھہ فی الدین
وانما انا قاسم واللہ یعطی متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرة

والصحیح الثانی ولم یکن عبادة لہ بل تحیة واکراما ولذا امتنع عنہ ابلیس وکان جائزا فیما مضی
کما فی قصة یوسف قال ابومنصور الماتریدی وفیہ دلیل علی نسخ الکتاب بالسنة۔۱۲

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس معادن كمعادن الذهب والفضة خيارهم فى الجاهلية خيارهم فى الاسلام اذا فقهوا رواه مسلم۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاحسد الا فى اثنتين رجل اتاه الله مالا فسلطه على هلكته فى الحق ورجل اتاه الله الحكمة فهو يقضى بها ويعلمها متفق عليه۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلاثة الا من صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة ومن يسّر على معسر يسر الله عليه فى الدنيا والآخرة ومن ستر مسلما ستره الله فى الدنيا والآخرة والله فى عون العبد ما كان العبد فى عون اخيه ومن سلك طريقا يلتمس فيه علما سهل الله له به طريقا الى الجنة وما اجتمع قوم فى بيت من بيوت الله يتلون كتاب الله ويتدارسونه بينهم الا نزلت عليهم السكينة وغشيتهم الرحمة وحفتهم الملائكة وذكرهم الله فيمن عنده ومن بطأ به عمله لم يسرع به نسبه رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اوّل الناس يقضى عليه يوم القيامة رجل استشهد فاتى به فعرفه نعمه فعرفها فقال فما عملت فيها قال قاتلت فيك حتى استشهدت قال كذبت ولكنك قاتلت لان يقال جرئ فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه حتى القى فى النار ورجل تعلم العلم وعلمه وقرء القرآن فاتى به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال تعلمت العلم وعلمته وقرأت فيك القرآن قال كذبت ولكنك تعلمت العلم ليقال انك عالم وقرأت القرآن ليقال هو قارئ فقد قيل ثم

امر به فسحب على وجهه حتى القى فى النار ورجل وسع الله عليه واعطاه من اصناف المال كله فاتى به فعرفه نعمه فعرفها قال فما عملت فيها قال ماتركت من سبيل تحب ان ينفق فيها الا انفقت فيها لك قال كذبت ولكنك فعلت ليقال هو جواد فقد قيل ثم امر به فسحب على وجهه ثم القى فى النار رواه مسلم ـ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله لا يقبض العلم انتزاعا ينتزعه من العباد ولكن يقبض العلم بقبض العلماء حتى اذا لم يبق عالما اتخذ الناس رؤسا جهالا فسئلوا فافتوا بغير علم فضلوا واضلوا متفق عليه ـ وعن شقيق قال كان عبد الله بن مسعود يذكر الناس فى كل خميس فقال له رجل يا ابا عبد الرحمن لوددت انك ذكرتنا فى كل يوم قال اما انه يمنعنى من ذلك انى اكره ان املكم وانى اتخولكم بالموعظة كما كان النبى صلى الله عليه وسلم يتخولنا بها مخافة السآمة علينا متفق عليه ـ وعن انس قال كان النبى صلى الله عليه وسلم اذا تكلم بكلمة اعادها ثلاثا حتى تفهم عنه واذا اتى على قوم فسلم عليهم سلم عليهم ثلاثا رواه البخارى ـ وعن ابى مسعود الانصارى قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال انه ابدع بى فاحملنى فقال ما عندى فقال رجل يا رسول الله انا ادله على من يحمله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من دل على خير فله مثل اجر فاعله رواه مسلم ـ وعن جرير قال كنا فى صدر النهار عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاءه قوم عراة مجتابى النمار او العباء متقلدى السيوف عامتهم من مضر بل كلهم من مضر فتمعر وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم لما رأى بهم من الفاقة

فدخل ثم خرج فامر بلالا فاذن واقام فصلى ثم خطب فقال یا ایها الناس
اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة الی آخر الآیة ان الله کان علیکم
رقیبا والآیة التی فی الحشر اتقوا الله ولتنظر نفس ما قدمت لغد تصدق
رجل من دیناره من درهمه من ثوبه من صاع برہ من صاع تمرہ حتی قال
ولو بشق تمرة قال فجاء رجل من الانصار بصرة کادت کفه تعجز عنها بل
قد عجزت ثم تتابع الناس حتی رأیت کومین من طعام وثیاب حتی رأیت
وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم یتهلل کانه مذهبة فقال رسول الله
علیه وسلم من سن فی الاسلام سنة حسنة فله اجرها واجر من عمل بها
من بعده من غیر ان ینقص من اجورهم شیء ومن سن فی الاسلام سنة
سیئة کان علیه وزرها ووزر من عمل بها من بعده من غیر ان ینقص
من اوزارهم شیء رواه مسلم۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لا تقتل نفس ظلما الا کان علی ابن آدم الاول
کفل من دمها لانه اول من سن القتل متفق علیه۔ وعن کثیر
بن قیس قال کنت جالسا مع ابی الدرداء فی مسجد دمشق فجاءه
رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتك من مدینة الرسول صلی الله
علیه وسلم لحدیث بلغنی انك تحدثه عن رسول الله علیه وسلم
ما جئت لحاجة قال فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
من سلك طریقا یطلب فیه علما سلك الله به طریقا من طرق الجنة
وان الملائکة لتضع اجنحتها رضا لطالب العلم وان العالم یستغفر له من
فی السموات ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم
علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب وان العلماء

ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درهما وانما ورثوا العلم
فمن اخذه اخذ بحظ وافر رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة والدارمی
وعن ابی امامة الباهلی قال ذکر لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
رجلان احدهما عابد والآخر عالم فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم ثم قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
ان اللّٰہ وملائکته واهل السموات والارض حتی النملة فی جحرها
وحتی الحوت لیصلون علی معلم الناس الخیر رواه الترمذی ورواه
الدارمی عن مکحول مرسلا ولم یذکر رجلان وقال فضل العالم علی العابد
کفضلی علی ادناکم ثم تلا هذه الآیة انما یخشی اللّٰہ من عباده العلماء
وسرد الحدیث الی آخره۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان الناس لکم تبع وان رجالا یأتونکم من
اقطار الارض یتفقهون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوابهم خیرا رواه
الترمذی۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
الکلمة الحکمة ضالة الحکیم فحیث وجدها فهو احق بها رواه الترمذی
وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث غریب وابراهیم بن الفضل
الراوی یضعف فی الحدیث۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللّٰہ
صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقیه واحد اشد علی الشیطان من الف عابد
رواه الترمذی وابن ماجة۔ وعن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ
علیہ وسلم طلب العلم فریضة علی کل مسلم وواضع العلم عند غیر اهله
کمقلد الخنازیر الجواهر واللؤلؤ والذهب رواه ابن ماجة وروی البیهقی
فی شعب الایمان الی قوله مسلم وقال هذا حدیث متنه مشهور واسناده

ضعیف وقد روی من اوجه کلها ضعیف۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خصلتان لا تجتمعان فی منافق حسن سمت ولا فقہ فی الدین رواہ الترمذی۔ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خرج فی طلب العلم فھو فی سبیل اللہ حتی یرجع رواہ الترمذی والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجمع اللہ العلماء یوم القیامۃ فیقول انی لم اجعل حکمتی فی قلوبکم الا وانا ارید بکم الخیر اذھبوا الی الجنۃ فقد غفرت لکم علی ما کان منکم رواہ امامنا ابو حنیفۃ۔ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یشبع المؤمن من خیر یسمعہ حتی یکون منتہاہ الجنۃ رواہ الترمذی۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیامۃ بلجام من نار رواہ احمد وابوداود والترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن انس۔ وعن کعب بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم لیجاری بہ العلماء او لیماری بہ السفہاء او یصرف بہ وجوہ الناس الیہ ادخلہ اللہ النار رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابن عمر۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیامۃ یعنی ریحہا رواہ احمد وابوداود وابن ماجۃ۔ وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نضر اللہ عبدا سمع مقالتی فحفظہا ووعاھا واداھا

فرب حامل فقه غير فقيه ورب حامل فقه الى من هو افقه منه ثلاث لايغل عليهن قلب مسلم اخلاص العمل لله والنصيحة للمسلمين ولزوم جماعتهم فان دعوتهم تحيط من ورائهم رواه الشافعي والبيهقي في المدخل ورواه احمد والترمذي وابوداود وابن ماجة والدارمي عن زيد بن ثابت الا ان الترمذي وابا داود لم يذكرا ثلاث لايغل عليهن الى آخره - وعن ابن مسعود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول نضر الله امرأ سمع منا شيأ فبلغه كما سمعه فرب مبلغ اوعى له من سامع رواه الترمذي وابن ماجة ورواه الدارمي عن ابي الدرداء وعن ابن عباس رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا الحديث عني الا ما علمتم فمن كذب علي متعمدا فليتبوأ مقعده من النار رواه الترمذي ورواه ابن ماجة عن ابن مسعود وجابر ولم يذكرا اتقوا الحديث عني الا ما علمتم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن برأيه فليتبوأ مقعده من النار وفي رواية من قال في القرآن بغير علم فليتبوأ مقعده من النار رواه الترمذي وعن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قال في القرآن برأيه فاصاب فقد اخطأ رواه الترمذي وابوداود - وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المراء في القرآن كفر رواه احمد وابوداود - وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال سمع النبي صلى الله عليه وسلم قوما يتدارؤن في القرآن فقال انما هلك من كان قبلكم بهذا ضربوا كتاب الله بعضه ببعض وانما نزل كتاب الله يصدق بعضه بعضا فلا تكذبوا بعضه ببعض فما علمتم منه فقولوا وما جهلتم

فكلوه الى عالمه رواه احمد وابن ماجة ـ وعن ابن مسعود قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انزل القرآن على سبعة احرف لكل
آية منها ظهر وبطن ولكل حد مطلع رواه البغوی فی شرح السنة ـ وعن
عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العلم ثلاثة آية
محكمة اوسنة قائمة او فريضة عادلة وما كان سوى ذلك فهو فضل
رواه ابوداود وابن ماجة ـ وعن عوف بن مالك الاشجعی قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايقص الا اميراو مأموراو مختال
رواه ابوداود ورواه الدارمی عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده
وفی روايته اومراء بدل اومختال ـ وعن ابی هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من افتی بغير علم كان اثمه على من افتاه
ومن اشار على اخيه بامر يعلم ان الرشد فی غيره فقد خانه رواه
ابوداود ـ وعن معاوية قال ان النبی صلى الله عليه وسلم
نهی عن الاغلوطات رواه ابوداود ـ وعن ابی هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم تعلموا الفرائض والقرآن وعلموا الناس
فانی مقبوض رواه الترمذی ـ وعن ابی الدرداء قال كنا مع رسول الله
صلى الله عليه وسلم فشخص ببصره الى السماء ثم قال هذا اوان يختلس
فيه العلم من الناس حتى لايقدروا منه على شئ رواه الترمذی ـ
وعن ابی هريرة رواية يوشك ان يضرب الناس اكباد الابل
يطلبون العلم فلايجدون احدا اعلم من عالم المدينة رواه الترمذی
وفی جامعه قال ابن عيينة انه مالك بن انس ومثله عن عبدالرزاق
قال اسحق بن موسى وسمعت ابن عيينة انه قال هو العمری الزاهد

واسمه عبد العزيز ابن عبد الله. وعنــــه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذى نفسى بيده لو كان الدين معلقا بالثريا لتناوله رجل من فارس متفق عليه وروى الطبرانى عن قيس بن سعد بن عبادة نحوه وفى روايته لو كان العلم بدل لو كان الدين وقال الحافظ السيوطى هذا الحديث الذى رواه الشيخان اصل صحيح يعتمد عليه فى الاشارة لابى حنيفة وهو متفق على صحته وفى حاشية الشبراملسى على المواهب عن العلامة الشامى تلميذ الحافظ السيوطى قال ما جزم به شيخنا من ان ابا حنيفة هو المراد من هذا الحديث ظاهر لا شك فيه لانه لم يبلغ من ابناء فارس فى العلم مبلغه احد. وعنــــه فيما اعلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله عز وجل يبعث لهذه الامة على رأس كل مائة سنة من يجدد لها دينها رواه ابو داود. وعن ابراهيم ابن عبد الرحمن العذرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يحمل هذا العلم من كل خلف عدوله ينفون عنه تحريف الغالين وانتحال المبطلين وتأويل الجاهلين رواه البيهقى فى كتاب المدخل. وعن الحسن مرسلا قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من جاءه الموت وهو يطلب العلم ليحيى به الاسلام فبينه وبين النبيين درجة واحدة فى الجنة رواه الدارمى وعنــه مرسلا قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن رجلين كانا فى بنى اسرائيل احدهما كان عالما يصلى المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير والآخر يصوم النهار ويقوم الليل ايهما افضل قال رسول الله صلى الله عليه وسلم فضل هذا العالم الذى يصلى المكتوبة ثم يجلس فيعلم الناس الخير على العابد الذى يصوم النهار ويقوم الليل كفضلى على ادناكم

رواہ الدارمی۔ وعن علی رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل الفقیہ فی الدین ان احتیج الیہ نفع وان استغنی عنہ اغنی نفسہ رواہ رزین۔ وعن عکرمۃ ان ابن عباس قال حدث الناس کل جمعۃ مرۃ فان ابیت فمرتین فان اکثرت فثلاث مرات ولا تمل الناس ھذا القرآن ولا الفینک تأتی القوم وھم فی حدیث من حدیثھم فتقص علیھم فتقطع علیھم حدیثھم فتملھم ولکن انصت فاذا امروک فحدثھم وھم یشتھونہ وانظر السجع من الدعاء فاجتنبہ فانی عھدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ لا یفعلون ذلک رواہ البخاری۔ وعن واثلۃ بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طلب العلم فادرکہ کان لہ کفلان من الاجر فان لم یدرکہ کان لہ کفل من الاجر رواہ الدارمی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما یلحق المؤمن من عملہ وحسناتہ بعد موتہ علما علمہ ونشرہ وولدا صالحا ترکہ او مصحفا ورثہ او مسجدا بناہ او بیتا لابن السبیل بناہ او نھرا اجراہ او صدقۃ اخرجھا من مالہ فی صحتہ وحیاتہ تلحقہ من بعد موتہ رواہ ابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان۔ وعن عائشۃ انھا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل اوحی الی انہ من سلک مسلکا فی طلب العلم سھلت لہ طریق الجنۃ ومن سلبت کریمتیہ اثبتہ علیھما الجنۃ وفضل فی علم خیر من فضل فی عبادۃ وملاک الدین الورع رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ وعن ابن عباس قال تدارس العلم ساعۃ من اللیل خیر من احیائھا رواہ الدارمی۔ وعن عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بمجلسین

فی مسجدہ فقال کلاھما علی خیر واحدھما افضل من صاحبہ اما ھؤلاء فیدعون اللہ ویرغبون الیہ فان شاء اعطاھم وان شاء منعھم واما ھؤلاء فیتعلمون الفقہ او العلم ویعلمون الجاھل فھم افضل وانما بعثت معلما ثم جلس فیھم رواہ الدارمی۔ وعن ابی الدرداء قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حد العلم الذی اذا بلغہ الرجل کان فقیھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حفظ علی امتی اربعین حدیثا فی امر دینھا بعثہ اللہ فقیھا وکنت لہ یوم القیامۃ شافعا وشھیدا۔ وعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل تدرون من اجود جودا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال اللہ تعالی اجود جودا ثم انا اجود بنی آدم واجودھم من بعدی رجل علم علما فنشرہ یاتی یوم القیامۃ امیرا وحدہ او قال امۃ واحدۃ۔ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال منھومان لا یشبعان منھوم فی العلم لا یشبع منہ ومنھوم فی الدنیا لا یشبع منھا روی البیھقی الاحادیث الثلاثۃ فی شعب الایمان وقال الامام احمد فی حدیث ابی الدرداء ھذا متن مشھور فی ما بین الناس ولیس لہ اسناد صحیح۔ وعن عون قال قال عبد اللہ بن مسعود منھومان لا یشبعان صاحب العلم وصاحب الدنیا ولا یستویان اما صاحب العلم فیزداد رضا للرحمن واما صاحب الدنیا فیتمادی فی الطغیان ثم قرأ عبد اللہ کلا ان الانسان لیطغی ان راٰہ استغنی قال وقال الآخر انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء رواہ الدارمی۔ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اناسا من امتی سیتفقھون فی الدین ویقرؤن القرآن یقولون ناتی الامراء فنصیب من دنیاھم

و نعتزلهم بدينا ولا يكون ذلك كما لا يجتنى من القتاد الا الشوك كذلك لا يجتنى من قربهم الا قال محمد بن الصباح كانه يعنى الخطايا رواه ابن ماجة۔ وعن عبد الله بن مسعود قال لو ان اهل العلم صانوا العلم ووضعوه عند اهله لسادوا به اهل زمانهم ولكنهم بذلوه لاهل الدنيا لينالوا به من دنياهم فهانوا عليهم سمعت نبيكم صلى الله عليه وسلم يقول من جعل الهموم هما واحدا هم آخرته كفاه الله هم دنياه ومن تشعبت به الهموم احوال الدنيا لم يبال الله فى اى اوديتها هلك رواه ابن ماجة ورواه البيهقى فى شعب الايمان عن ابن عمر من قوله من جعل الهموم الى آخره۔ وعن الاعمش قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم آفة العلم النسيان واضاعته ان تحدث به غير اهله رواه الدارمى مرسلا۔ وعن سفيان بن عمر بن الخطاب رضى الله عنه قال لكعب من ارباب العلم قال الذين يعملون بما يعلمون قال فما اخرج العلم من قلوب العلماء قال الطمع رواه الدارمى۔ وعن الاحوص بن حكيم عن ابيه قال سأل رجل النبى صلى الله عليه وسلم عن الشر فقال لا تسألونى عن الشر وسلونى عن الخير يقولها ثلاثا ثم قال الا ان شر الشر شرار العلماء وان خير الخير خيار العلماء رواه الدارمى۔ وعن ابى الدرداء قال ان من اشر الناس عند الله منزلة يوم القيامة عالم لا ينتفع بعلمه رواه الدارمى۔ وعن زياد بن حدير قال قال لى عمر هل تعرف ما يهدم الاسلام قال قلت لا قال يهدمه زلة العالم وجدال المنافق بالكتاب وحكم الائمة المضلين رواه الدارمى وعن

الحسن قال العلم علمان فعلم فی القلب فذاك العلم النافع وعلم علی اللسان فذاك حجة الله عز وجل علی ابن آدم رواہ الدارمی۔ وعن ابی هريرة قال حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم وعاءین فاما احدهما فبثثته فیکم واما الآخر فلو بثثته قطع هذا البلعوم یعنی مجری الطعام رواہ البخاری۔ وعن عبد الله قال ایها الناس من علم شیأ فلیقل به ومن لم یعلم فلیقل الله اعلم فان من العلم ان تقول لما لا تعلم الله اعلم قال الله تعالی لنبیه قل ما اسئلکم علیه من اجر وما انا من المتکلفین متفق علیه۔ وعن ابن سیرین قال ان هذا العلم دین فانظروا عمن تأخذون دینکم رواہ مسلم وعن حذیفة قال یا معشر القراء استقیموا فقد سبقتم سبقا بعیدا وان اخذتم یمینا وشمالا لقد ضللتم ضلالا بعیدا رواہ البخاری۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تعوذوا بالله من جب الحزن قالوا یا رسول الله وما جب الحزن قال واد فی جهنم یتعوذ منه جهنم کل یوم اربعمائة مرة قیل یا رسول الله ومن یدخلها قال القراء المراؤن باعمالهم رواہ الترمذی وکذا ابن ماجة وزاد فیه وان من ابغض القراء الی الله تعالی الذین یزورون الامراء قال المحاربی یعنی الجورة۔ وعن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشك ان یأتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمه ولا یبقی من القرآن الا رسمه مساجدهم عامرة وهی خراب من الهدی علماؤهم شر من تحت ادیم السماء من عندهم تخرج الفتنة وفیهم تعود رواہ البیهقی فی شعب الایمان۔ وعن

زیاد بن لبید قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیأً فقال ذالک عند اوان ذھاب العلم قلت یا رسول اللہ وکیف یذھب العلم ونحن نقرأ القرآن ونقرئہ ابناءنا ویقرئہ ابناءنا ابناءھم الی یوم القیامۃ فقال ثکلتک امک زیاد ان کنت لاراک من افقہ رجل بالمدینۃ اولیس ھذہ الیھود والنصاری یقرؤن التوراۃ والانجیل لا یعملون بشئی مما فیھما رواہ احمد وابن ماجۃ وروی الترمذی عنہ نحوہ وکذا الدارمی عن ابی امامۃ۔ وعن ابن مسعود قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعلموا العلم وعلموہ الناس تعلموا الفرائض وعلموھا الناس تعلموا القرآن وعلموہ الناس فانی امرؤ مقبوض والعلم سیقبض وتظھر الفتن حتی یختلف اثنان فی فریضۃ لا یجدان احدا یفصل بینھما رواہ الدارمی والدارقطنی۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مثل علم لا ینفع بہ کمثل کنز لا ینفق منہ فی سبیل اللہ رواہ احمد والدارمی۔

کتاب الطہارۃ

وقول اللہ عزوجل فیہ رجال یحبون ان یتطھروا ء واللہ یحب المطھرین۔ عن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح الصلاۃ الطھور وتحریمھا التکبیر وتحلیلھا التسلیم رواہ ابوداؤد والترمذی والدارمی۔ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفتاح[سہ] الجنۃ الصلاۃ ومفتاح الصلوٰۃ الطھور رواہ احمد۔ وعن

سہ قولہ مفتاح الجنۃ ای مفتاح درجاتھا او لافقد تقدم ان مفتاحھا کلمۃ التوحید ۱۲ مرقات

شبیب بن ابی روح عن رجل من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلاۃ الصبح فقرأ الروم فالتبس علیہ فلما صلی قال مابال اقوام یصلون معنا لایحسنون الطھور وانما یلبس علینا القرآن اولئک رواہ النسائی۔

باب فضائل الوضوء

وقول اللہ عزوجل مایرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطھرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون۔ **عن** ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطھور[۱] شطر الایمان والحمد للہ تملأ المیزان وسبحان اللہ والحمد للہ تملأن او تملأ ما بین السموات والارض والصلوۃ نور والصدقۃ برھان والصبر ضیاء والقرآن حجۃ لک او علیک کل الناس یغدو فبائع نفسہ فمعتقھا او موبقھا رواہ مسلم وفی روایۃ لا الہ الا اللہ واللہ اکبر تملأن ما بین السماء والارض **وعن** رجل من بنی سلیم قال عدھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی یدی او فی یدہ قال التسبیح نصف المیزان والحمد للہ یملأہ والتکبیر یملأ ما بین السماء والارض والصوم نصف الصبر والطھور نصف الایمان رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن۔ **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا ادلکم علی ما یمحو اللہ

---

[۱] قولہ الطھور شطر الایمان الاظھر ان یقال انما کان شطرا لہ لان الایمان یحط الکبائر والصغائر والوضوء یختص بالصغائر ولابد من تقیید ھذا الوضوء عندنا ایضا بالنیۃ

به الخطايا ويرفع به الدرجات قالوا بلى يا رسول الله قال اسباغ الوضوء على المكاره وكثرة الخطا الى المساجد وانتظار الصلاة بعد الصلاة فذلكم الرباط وفي حديث مالك بن انس فذلكم الرباط فذلكم الرباط ردده مرتين رواه مسلم وفي رواية الترمذي ثلاثا۔ وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء خرجت خطاياه من جسده حتى تخرج من تحت اظفاره رواه مسلم۔ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ العبد المسلم او المؤمن فغسل وجهه خرج من وجهه كل خطيئة نظر اليها بعينيه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل يديه خرج من يديه كل خطيئة كان بطشتها يداه مع الماء او مع آخر قطر الماء فاذا غسل رجليه خرج كل خطيئة مشتها رجلاه مع الماء او مع آخر قطر الماء حتى يخرج نقيا من الذنوب رواه مسلم۔ وعن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من امرئ مسلم تحضره صلاة مكتوبة فيحسن وضوءها وخشوعها وركوعها الا كانت كفارة لما قبلها من الذنوب ما لم يؤت كبيرة وذلك الدهر كله رواه مسلم۔ وعنه انه توضأ فافرغ على يديه ثلاثا ثم تمضمض واستنثر ثم غسل وجهه ثلاثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم غسل يده اليسرى الى المرفق ثلاثا ثم مسح برأسه ثم غسل رجله اليمنى ثلاثا ثم اليسرى ثلاثا ثم قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ نحو وضوئي هذا ثم قال من توضأ وضوئي هذا ثم يصلي ركعتين لا يحدث

ليصير عبادة مكفر السيئة كذا في المرقات ١٢

نفسه فيهما بشيء غفرله ما تقدم من ذنبه متفق عليه ولفظه للبخاري۔
وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما من مسلم يتوضأ فيحسن وضوءه ثم يقوم فيصلي ركعتين مقبلا عليهما
بقلبه ووجهه الا وجبت له الجنة رواه مسلم۔ وعن عمر بن الخطاب
رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما منكم من احد
يتوضأ فيبلغ او فيسبغ الوضوء ثم يقول اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا
عبده ورسوله وفي رواية اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له
واشهد ان محمدا عبده ورسوله الا فتحت له ابواب الجنة الثمانية
يدخل من ايها شاء رواه مسلم وزاد الترمذي اللهم اجعلني
من التوابين واجعلني من المتطهرين۔ وعن ابي سعيد قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فقال بعد فراغه[له ١] من
وضوئه سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت استغفرك واتوب
اليك كتب في رق ثم جعل في طابع فلم يكسر الى يوم القيامة رواه النسائي
والحاكم۔ وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من توضأ فاحسن الوضوء ثم رفع بصره الى السماء ثم قال اشهد ان

له قوله فقال بعد فراغه الخ وقال في شرح المنية الكبير من اداب الوضوء ان يقول بعد
فراغه سبحانك اللهم وبحمدك اشهد ان لا اله الا انت وحدك لا شريك لك استغفرك
واتوب اليك واشهد ان محمدا عبدك ورسولك ناظرا الى السماء وان يقول عند تمامه وفي
خلاله اللهم اجعلني من التوابين واجعلني من المتطهرين واجعلني من عبادك الصالحين الذين
لا خوف عليهم ولا هم يحزنون لكن قال في الحلبية ان الوارد في السنة بعده متصلا بما تقدم من ذكر
الشهادتين۔۱۲

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ فتحت لہ ابواب الجنۃ یدخل من ایہا شاء رواہ النسائی۔ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امتی یدعون یوم القیامۃ غرا محجلین من اثار الوضوء فمن استطاع منکم ان یطیل[1] غرتہ فلیفعل متفق علیہ۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تبلغ الحلیۃ من المؤمن حیث یبلغ الوضوء رواہ مسلم۔ وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استقیموا ولن تحصوا واعلموا ان خیر اعمالکم الصلاۃ ولا یحافظ علی الوضوء الا مؤمن رواہ مالک واحمد وابن ماجۃ والدارمی۔ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من[2] توضأ علی طہر کتب لہ عشر حسنات رواہ الترمذی۔

---

[1] قولہ ان یطیل غرتہ وقال فی رد المحتار من آداب الوضوء اطالۃ غرتہ وتحجیلہ وفی البحر اطالۃ الغرۃ تکون بالزیادۃ علی الحد المحدود وفی الحلیۃ والتحجیل یکون فی الیدین والرجلین وھل لہ حد لم اقف فیہ علی شئ لاصحابنا ونقل النووی اختلاف الشافعیۃ فیہ علی ثلاثۃ اقوال الاول انہ یستحب الزیادۃ فوق المرفقین والکعبین بلا توقیت الثانی الی نصف العضد والساق الثالث الی المنکب والرکبتین قال والاحادیث تقتضی ذلک کلہ اھ ونقل ط الثانی عن شرح الشرعۃ مقتصرا علیہ ۱۲

[2] قولہ من توضأ علی طہر الخ ومن الآداب ان یتوضأ علی الوضوء قالہ فی المنیۃ وقال فی رد المحتار وانما یستحب الوضوء اذا صلی بالوضوء الاول صلوۃ او عمل عملا ما ھو المقصود من شرعیتہ کسجدۃ التلاوۃ ومس المصحف کذا فی الشرعۃ والقنیۃ ۱۲

وعن عبد الله الصنابحي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ العبد المؤمن فمضمض خرجت الخطايا من فيه واذا استنثر خرجت الخطايا من انفه واذا غسل وجهه خرجت الخطايا من وجهه حتى تخرج من تحت اشفار عينيه فاذا غسل يديه خرجت الخطايا من يديه حتى تخرج من تحت اظفار يديه فاذا مسح برأسه خرجت الخطايا من رأسه حتى تخرج من اذنيه فاذا غسل رجليه خرجت الخطايا من رجليه حتى تخرج من اظفار رجليه ثم كان مشيه الى المسجد وصلاته نافلة له رواه مالك مرسلا۔ وعن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى المقبرة فقال السلام عليكم دار قوم مؤمنين وانا ان شاء الله بكم لاحقون وددت انا قد رأينا اخواننا قالوا اولسنا اخوانك يا رسول الله قال انتم اصحابي واخواننا الذين لم يأتوا بعد فقالوا كيف تعرف من لم يأت بعد من امتك يا رسول الله فقال ارايت لو ان رجلا له خيل غر محجلة بين ظهري خيل دهم بهم الا يعرف خيله قالوا بلى يا رسول الله قال فانهم يأتون غرا محجلين من الوضوء وانا فرطهم على الحوض رواه مسلم۔ وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا اول من يؤذن له بالسجود يوم القيامة وانا اول من يؤذن له ان يرفع راسه فانظر الى ما بين يدى فاعرف امتى من بين الامم ومن خلفي مثل ذلك وعن يميني مثل ذلك وعن شمالي مثل ذلك فقال رجل يا رسول الله كيف تعرف امتك من بين الامم فيما بين نوح الى امتك قال هم غر محجلون من اثر الوضوء ليس احد كذلك غيرهم واعرفهم انهم يؤتون كتبهم بايمانهم

واعٍ فهم تسعى بين ايديهم ذريتهم رواه احمد۔

باب ما يوجب الوضوء

وقول الله عز وجل او جاء احد منكم من الغائط عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلاة من احدث حتى يتوضأ متفق عليه۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلاة بغير طهور ولا صدقة من غلول رواه مسلم وعن منذر ابی یعلی الثوری عن محمد بن الحنفية قال سمعته يحدث عن ابيه قال كنت اجد مذيا فامرت المقداد ان يسأل النبي صلى الله عليه وسلم عن ذلك واستحييت ان اسأله لان ابنته عندی فسأله فقال ان كل فحل يمذی فاذا كان المنی ففيه الغسل واذا كان[له] المذی ففيه الوضوء رواه الطحاوی ورواه البخاری

له قوله واذا كان المذی ففيه الوضوء قال الطحاوی ذهب قوم الى ان غسل المذاكير واجب على الرجل اذا امذى واذا بال وخالفهم فی ذلك آخرون فقالوا لم يكن ذلك من رسول الله صلى الله عليه وسلم على ايجاب غسل المذاكير ولكنه ليتقلص المذی فلا يخرج افلا ترى ان عليا لما ذكر عن النبی صلى الله عليه وسلم ما اوجبه عليه فی ذلك ذكر وضوء الصلوة فثبت بذلك ان ما كان سوى وضوء الصلوة مما امر به فانما كان ذلك لغير المعنى الذی وجب له وضوء الصلوة وهذا قول ابی حنيفة وابی يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى ۱۲۔

ومسلم نحوه۔ وعن عائش بن انس قال سمعت علیاً علی المنبر یقول کنت رجلا مذاءً فاردت ان اسأل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فاستحییت منہ لان ابنتہ کانت تحتی فامرت عمارا فسألہ فقال یکفی منہ الوضوء رواہ الطحاوی۔ وعن علی قال سألت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم من المذی فقال من المذی الوضوء ومن المنی الغسل رواہ الترمذی وعن سعید بن جبیر قال اذا امذی الرجل غسل الحشفۃ وتوضأ وضوءہ للصلوۃ رواہ الطحاوی۔ وعن ابن عباس قال ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اکل کتف شاۃ ثم صلی ولم یتوضأ متفق علیہ وروی الطحاوی مثلہ۔ وعنہ قال اکل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کتفا ثم مسح یدہ بمسح کان تحتہٗ ثم قام فصلی رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وعن ام سلمۃ رضی اللّٰہ عنہا انہا قالت قربت الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم جنبا مشویا فاکل منہ ثم قام الی الصلاۃ ولم یتوضأ رواہ احمد۔ وعن محمد بن المنکدر قال دخلت علی بعض ازواج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقلت حدثینی فی شئی مما غیرت النار فقالت قلّ ما کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یاتینا الا قلینا لہ حبّۃً تکون بالمدینۃ فیاکل منہا ویصلی ولا یتوضأ رواہ الطحاوی۔ وعن ابی رافع قال اشہد لقد کنت اشوی لرسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بطن الشاۃ ثم صلی ولم یتوضأ رواہ مسلم وروی الطحاوی نحوہ۔ وعنہ قال ھدیت لہ شاۃ فجعلہا فی القدر فدخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال ما ھذا یا ابا رافع فقال شاۃ اھدیت لنا یارسول اللّٰہ فطبختہا فی القدر فقال ناولنی الذراع یا ابا رافع فناولتہٗ الذراع ثم قال ناولنی الذراع الآخر فناولتہ الذراع الآخر ثم قال

ناولني الذراع الآخر فقال له يا رسول الله انما للشاة ذراعان فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انك لو سكت لناولتني ذراعا فذراعا ما سكت ثم دعا بماء فتمضمض فاه وغسل اطراف اصابعه ثم قام فصلى ثم عاد اليهم فوجد عندهم لحما باردا فاكل ثم دخل المسجد فصلى ولم يمس ماء رواه احمد وروه الدارمي عن ابي عبيد الا انه لم يذكر ثم دعا بماء الى آخره - وعن انس بن مالك قال كنت انا وابي وابو طلحة جلوسا فاكلنا لحما وخبزا ثم دعوت بوضوء فقالا لم تتوضأ فقلت لهذا الطعام الذي اكلنا فقالا اتتوضأ من الطيبات لم يتوضأ منه من هو خير منك رواه احمد - وعن سويد بن النعمان انه خرج مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام خيبر حتى اذا كانوا بالصهباء وهي من ادنى خيبر صلى العصر ثم دعا بالازواد فلم يؤت الا السويق فامر به فثرى فاكل رسول الله صلى الله عليه وسلم واكلنا ثم قام الى المغرب فمضمض ومضمضنا ثم صلى ولم يتوضأ رواه البخاري وروى الطحاوي ومحمد مثله - وعن جابر قال اكل النبي صلى الله عليه وسلم مرقا بلحم ثم صلى رواه امامنا ابو حنيفة - وعن وهب بن كيسان قال سمعت جابر بن عبد الله يقول رأيت ابا بكر الصديق اكل لحما ثم صلى ولم يتوضأ رواه محمد في الموطأ - وعن عبد الله انه تعشى مع عمر بن الخطاب ثم صلى ولم يتوضأ رواه محمد في الموطا - وعن ابان بن عثمان ان عثمان بن عفان اكل لحما وخبزا فتمضمض وغسل يديه ثم مسحهما بوجهه ثم صلى ولم يتوضأ رواه محمد في الموطا - وعن سعيد بن ابي بردة عن ابيه قال قال ابن عمر لابي هريرة

ما تقول فى الوضوء مما غيرت النار قال توضأ منه قال فما تقول فى الدهن والماء المسخن يتوضأ منه فقال انت رجل من قريش وانا رجل من دوس قال يا ابا هريرة لعلك تلتجئ الى هذه الآية بل هم قوم خصمون رواه الطحاوى ـ وعن جابر بن عبد الله قال كان آخر الامرين من رسول الله صلى الله عليه وسلم ترك الوضوء مما مست النار رواه الطحاوى والنسائى وقال الامام النووى فى شرح مسلم وهو حديث صحيح ـ وعن جابر بن سمرة ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم انتوضأ من لحوم الغنم قال ان شئت فتوضأ وان شئت فلا تتوضأ قال انتوضأ من لحوم الابل قال نعم[1] فتوضأ من لحوم الابل قال اصلى فى مرابض الغنم قال نعم قال اصلى فى مبارك الابل قال لا رواه مسلم ـ وعن عبد الله ابن عباس قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم شرب لبناً فمضمض وقال ان له دسما متفق عليه ـ وعن بريدة ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى الصلوات يوم الفتح بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال له عمر لقد صنعت اليوم شيأ لم تكن تصنعه فقال عمدا صنعته يا عمر رواه مسلم ـ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وجد احدكم فى بطنه شيأ فاشكل عليه اخرج منه شئ ام لا فلا يخرجن من المسجد حتى[2] يسمع صوتا

[1] قوله نعم فتوضأ الامر على الاستحباب قاله الشامى ۱۲

[2] قوله حتى يسمع وفى الدر المختار مع رد المحتار ولو تيقن بالطهارة وشك بالحدث او بالعكس اخذ باليقين ۱۲

او یجد ریحا رواہ مسلم۔ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا وضوء الا من صوت او ریح رواہ احمد والترمذی۔ وعن علی بن طلق قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تاتوا النساء فی اعجازھن رواہ الترمذی وابوداؤد۔ وعن معاویۃ بن ابی سفیان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انما العینان وکاء السنہ فاذا نامت العین استطلق الوکاء رواہ الدارمی۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وکاء السنہ العینان فمن نام فلیتوضأ رواہ ابوداؤد وقال الشیخ الامام محی السنۃ رحمہ اللہ ھذا فی غیر القاعد لما صح عن انس قال کان اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم ثم یصلون ولا یتوضؤن رواہ ابوداؤد والترمذی الا انہ ذکر فیہ ینامون بدل ینتظرون العشاء حتی تخفق رؤسہم وقال الشیخ الامام ابن الہمام رحمہ اللہ تعالی ھذا فی غیر القائم والساجد والراکع ایضا لما صح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجب الوضوء علی من نام جالسا او قائما او ساجدا حتی یضع جنبہ فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ البیہقی وفی روایۃ لہ عن ابی ھریرۃ نحوہ موقوفا واسنادہ جید۔ وعن ابن عباس انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم نام وھو ساجد حتی غط او نفخ ثم قام یصلی فقلت یا رسول اللہ انک قد نمت قال ان الوضوء لا یجب الا علی من نام مضطجعا فانہ اذا اضطجع استرخت مفاصلہ رواہ ابوداؤد والترمذی۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی من نام قائما او قاعدا وضوء حتی یضطجع جنبہ الی الارض

رواه ابن عدی۔ وعن حذیفة بن الیمان قال کنت جالسا فی مسجد المدینة اخفق فاحتضننی رجل من خلفی فالتفت فاذا انا بالنبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله وجب علیّ وضوء قال لا حتی تضع جنبك علی الارض رواه ابن عدی۔ وعن ابن عباس رضی الله عنهما قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الوضوء علی من نام مضطجعا فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله رواه الترمذی وابوداؤد۔ وعن طلق بن علی قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن مس الرجل ذکره بعد ما یتوضأ قال وهل هو الا بضعة منه رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن حبان فی صحیحه ومحمد فی الموطا وقال الترمذی هذا الحدیث احسن شیء یروی فی هذا الباب وروی الطحاوی مثله وقال هذا حدیث مستقیم الاسناد غیر مضطرب فی اسناده ومتنه واسند الی ابن المدینی انه قال حدیث ملازم بن عمرو احسن من حدیث بسرة وعن عمرو بن علی الفلاس انه قال حدیث طلق عندنا اثبت من حدیث بسرة بنت صفوان وقول بعض الشافعیة ان حدیث بسرة ناسخ لان طلقا قدم فی اول سنی الهجرة وان حدیث بسرة رواه ابوهریرة وهو متاخر الاسلام۔ قال الشیخ رحمه ابن الهمام انما یتم ان لو اثبتوا ان طلقا توفی قبل اسلام ابی هریرة او رجع الی ارضه ولم یبق له صحبة بعد ذلك ولیسوا بقادرین علی ذلك کیف وهم قد رووا عنه حدیثا ضعیفا من مس ذکره فلیتوضأ وقالوا سمعه بعد ما سمع منه علیه السلام الناسخ والمنسوخ علی ان حدیث ابی هریرة ضعیف ایضا لان فی سنده یزید بن عبد الملك ثم حدیث طلق مرجح بما تقدم من ثبوته حتی عن غیره

وبان حديث الرجال اقوى لانهم احفظ واضبط ولذا اجعلت شهادة امرأتين بشهادة رجل وبان امر النواقض مما يحتاج اليه الخاص والعام وقد ثبت عن علي وعمار بن ياسر وعبد الله بن مسعود وابن عباس وحذيفة بن اليمان وعمران بن حصين وابي الدرداء وسعد بن ابي وقاص انهم لا يرون النقض منه فخفاءه عن هؤلاء مع احتياجهم اليه وظهوره لامرأة غير محتاجة اليه في غاية البعد مع ما فيه من مخالفة القياس ففيه الانقطاع الباطن من وجوه انتهى ملخصا هكذا في الحلبي۔ وعن ابن عباس قال في مس الذكر وانت في الصلوة قال ما ابالي مَسِسْتُه او مَسِسْت انفي رواه محمد والطحاوي۔ وعن البراء بن قيس قال سألت حذيفة بن اليمان عن الرجل مس ذكره فقال انما هو كمسه رأسه رواه محمد والطحاوي وابن ابي شيبة وعن قيس قال جاء رجل الى عبد الله بن مسعود قال اني مَسِست ذكري وانا في الصلواة فقال عبد الله افلا قَطَعْتَه ثم قال وهل ذكرك الا كسائر جسدك رواه محمد۔ وعن قيس بن ابي حازم قال جاء رجل الى سعد بن ابي وقاص قال ايحل لي ان امس ذكري وانا في الصلوة فقال ان علمت ان منك بضعة نجسة فاقطعها رواه محمد والطحاوي وروى الطبراني في الكبير نحوه ورجاله موثقون قاله في مجمع الزوائد۔ وعن عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يقبل بعض ازواجه ثم يصلي ولا يتوضأ رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة وقال صاحب المشكاة قال الترمذي لا يصح عند اصحابنا بحال اسناد عروة عن عائشة قال الطيبي هذا الكلام لا يصح بحال لان في الصحيحين سماع عروة عن عائشة اكثر من ان

یحصی فانہ کان تلیذھا انتہی و ایضا قال صاحب المشکاۃ لا یصح اسناد
ابراھیم التیمی عنہا وقال ابوداؤد ھذا مرسل وابراھیم التیمی لم
یسمع عن عائشۃ لکن لاباس بہ لان المرسل حجۃ عندنا وعند الجمہور
وروی البزار فی مسندہ باسناد حسن مثلہ۔ وعنہا قالت کنت انام
بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد
غمزنی نقبضت رجلی واذا قام بسطتہما قالت والبیوت یومئذ لیس
فیہا مصابیح رواہ محیی السنۃ وروی البخاری ومسلم والنسائی نحوہ۔
وقال الزیلعی واسناد النسائی علی شرط الصحیح۔ وعنہا قالت کنت
نائمۃ الی جنب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ففقدتہ من اللیل
فلمستہ بیدی فوقعت یدی علی قدمیہ وھو ساجد وھو یقول اعوذ
برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی
ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ محیی السنۃ وروی مسلم نحوہ
وعن یحیی بن سعید ان عمر بن الخطاب خرج الی الصلوٰۃ فقبلتہ
امرأتہ فصلی ولم یتوضأ رواہ عبد الرزاق۔ وعن ابن عباس قال
ما ابالی قبلتہا او شممت ریحانا رواہ عبد الرزاق۔ وعن علی بن
ابی طالب قال اللمس ھو الجماع ولکن اللہ کنی عنہ رواہ ابن ابی شیبہ
وابن جریر وروی محیی السنۃ عن مجاھد وقتادۃ مثلہ۔ وعن ابن عباس
فی قولہ او لامستم النساء قال ھو الجماع رواہ ابن ابی شیبۃ وابن جریر۔
وعن الحسن قال الملامسۃ الجماع رواہ ابن ابی شیبۃ۔ وعن
عمر بن عبد العزیز عن تمیم الداری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الوضوء من کل دم سائل رواہ الدارقطنی وقال صاحب المشکوۃ

قال الدارقطني عمر بن عبد العزيز لم يسمع من تميم الداري ولا رآه قال الشيخ الامام ابن الهمام لا بأس به لان المرسل عندنا وعند جمهور العلماء حجة انتهى ثم قال الدارقطني فيه يزيد بن خالد ويزيد ابن محمد مجهولان والجواب عنه انه روى من طرق يقوي بعضها بعضا فارتقى الى مرتبة الحسن وروى ابن عدي في كامله عن زيد مثله مرفوعا وقال الشيخ الدهلوي في فتح المنان يزيد بن خالد ويزيد بن محمد قد اختلف فيهما وقد وثقوه كما في الكاشف للذهبي والمجهول مجهول العين وهو من لم يروعنه غير واحد ولم يوثق ومن روى عنه اثنان او اكثر فهو ليس بمجهول وعن حسين المعلم بسنده الى معدان بن ابي طلحة عن ابي الدرداء ان النبي صلى الله عليه وسلم قاء فتوضأ قال فلقيت ثوبان في مسجد دمشق فذكرت ذلك له فقال صدق انا صببت له وضوءه رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وقال الترمذي هو اصح شئ في هذا الباب وقد قال الحاكم هو على شرطهما - وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ضحك في الصلوة قهقهة فليعد الوضوء والصلاة رواه ابن عدي في الكامل - وفي رواية للدارقطني عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا قهقه في الصلوٰة اعاد الوضوء واعاد الصلوة وعن معبد بن ابي معبد الخزاعي عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بينما هو في الصلواة اذ اقبل اعمى يريد الصلوة فوقع في زبية فاستضحك القوم فقهقهوا فلما انصرف النبي صلى الله عليه وسلم قال من كان منكم قهقه فليعد الوضوء والصلوة رواه[1] امامنا ابوحنيفة وروى الدارقطني والطبراني

[1] قوله رواه فهذا الحديث في مسند الامام مسند ومرسل ورجال كتاب الآثار ثقات

وعبد الرزاق وابن ابی شیبة وابن عدی وابو داؤد فی مراسیله نحوه۔ ورجال
رواية عبد الرزاق رجال الصحيحين كذا فى نصب الرايه۔ وعن معاذ بن جبل
قال اتى النبى صلى الله عليه وسلم رجل فقال يا رسول الله ارايت رجلا
لقى امرأة وليس بينهما معرفة فليس ياتى الرجل الى امرأته شيئا الا قد اتى
هو اليها الا انه لم يجامعها قال فانزل الله اقم الصلوة طرفى النهار وزلفا من الليل
ان الحسنات يذهبن السيأت ذلك ذكرى للذاكرين فامره ان يتوضأ
ويصلى قال معاذ فقلت يا رسول الله اهى له خاصة ام للمؤمنين عامة قال
بل للمؤمنين عامة رواه الترمذى قال صاحب البدائع هذا حديث
فيه دليل على ان المباشرة الفاحشة تنقض الوضوء۔

باب آداب الخلاء

وقول الله عز وجل فيه رجال يحبون ان يتطهروا والله يحب المطهرين
عن ابى ايوب الانصارى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
اتيتم الغائط فلا تستقبلوا[1] القبلة ولا تستدبروها ولكن شرقوا او غربوا
متفق عليه قال الشيخ الامام صدر الشريعة رحمه الله هذا الحديث

مشهور دون ومعه هذا صحابى قاله فى احياء السنن ۱۲۔

[1] قوله فلا تستقبلوا القبله ولا تستدبروها اختلفوا فيما بينهم فى كون هذا النهى مطلقا
او مقيدا فقال الامام الهمام ابو حنيفة المقدام رضى الله تعالى عنه ان النهى عام
فلا يجوز الاستقبال ولا الاستدبار مطلقا لا فى البنيان ولا فى الفيافى وهذا مبنى على
اصل له وهو ان احكام الشرع معللة الا ما دل حيث لم يعلم له علة وان كان فى نفس الامر

عند نا على عمومه يستوى الصحراء والبنيان فى حرمة الاستقبال والاستدبار لما روى عن عطاء بن يزيد الليثى قال ابو ايوب فقدمنا الشام فوجدنا

معللا ايضا فالنهى عن استقبال القبلة واستدبارها مبنى على علة تعم الكنف والفيافى واجابوا عن الاحاديث التى وردت على خلاف ذلك باجوبة والشافعى رحمه الله تعالى فقد علل النهى كما عللنا غير انه قال الاستقبال والاستدبار كلاهما سواء ولكن النبى صلى الله عليه وسلم لما رخص فى الاستقبال بفعله لزم الترخص فى الاستدبار ايضا لاستواءهما فوجب الجمع بين الروايات بحمل النهى على الفيافى والاجازة على الكنف فيجوز استقبال القبلة واستدبارها عند قضاء الحاجة فى البنيان فهذا ناش على اصله من حمل المطلق على المقيد ولكنا لما لم نقل به اجرينا المطلق على اطلاقه واما احمد بن حنبل فلم يتصرف فى الحكم بتعديته الى غيره بل اخرج الاستدبار عن عموم النهى بفعله صلى الله عليه وسلم وابقى سائر الصور تحت النهى والحاصل ان الاصل فى الاحكام لما كان ان يعلل وجب تعليل النهى الوارد فى ذلك فسوينا بين الاستقبال والاستدبار والصحراء والبنيان وفعل الشافعى كذلك غير انه حمل المطلق على المقيد فاخرج الكنف وكل منا ومنهم يفتقر الى الجواب عما يخالف مذهبه ولم يستثن ابن حنبل غير الصورة الواحدة فقط جريا على اصله المذكور من عدم التعليل وانت تعلم ان ما اسند الى ابى ايوب الراوى يوافق راى الحنفية حيث استغفر فى استقبال مراحيض الشام ولولا انه علم النهى عنده لما فعل ذلك وكان استغفاره لما يقع فى اول وهلة من جلوسه من استقبال القبلة وكان استغفاره هذا بقلبه اذ ليس ذلك بمقام تكلم او يكون ثمه بقلبه ثم بعد الخروج منه بلسانه كذا فى الكوكب الدرى ۱۲-

مراحيض بُنيت قِبَل القبلة فننحرف و نستغفر الله عز وجل رواه البخاري
والطحاوي۔ وعن رافع بن اسحٰق انه سمع ابا ايوب الانصاري
وهو بمصر يقول والله ما ادري كيف اصنع بهذه الكرابيس وقد قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ذهب احدكم الى الغائط او البول
فلا يستقبل القبلة ولا يستدبرها رواه النسائي والطحاوي۔ وعن
سلمان رضي الله عنه قال نهينا ان نستقبل القبلة لقضاء الحاجة رواه
الطحاوي وروى مسلم نحوه۔ وعن اسامة قال ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم نهى ان يستقبل القبلة بغائط او بول رواه البزار
وسعيد ابن منصور۔ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم انما انا لكم بمنزلة الوالد اعلمكم فاذا اتى احدكم الغائط فلا
يستقبل القبلة ولا يستدبرها ولا يستطيب بيمينه رواه احمد وابوداؤد
والنسائي وابن ماجة وابن حبان والطحاوي۔ وعن عبد الرحمٰن بن يزيد
عن رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له رجل اني اظن
ان صاحبكم يعلمكم حتى انه يعلمكم كيف تأتون الغائط فقال له اجل وان
شجرت انه ليفعل انه لينهانا اذا اتى احدنا الغائط ان يستقبل القبلة
رواه الطحاوي وروى مسلم واحمد نحوه۔ وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يستقبل القبلة ولم يستدبرها
في الغائط كتب له حسنة ومحي عنه سيئة رواه الطبراني في الاوسط
وسنده حسن۔ وعن ابي مجلز قال نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم ان يبال في قبلة المسجد رواه ابوداؤد في مراسيله مرسلا وعن
مكحول قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يبال بابواب المساجد

رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ مرسلا۔ وعن انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء یقول اللھم انی اعوذبک من الخبث والخبائث متفق علیہ۔ وعن زید بن ارقم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذہ الحشوش محتضرۃ فاذا اتی احدکم الخلاء فلیقل اعوذ باللہ من الخبث والخبائث رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستر ما بین اعین الجن وعورات بنی آدم اذا دخل احدھم الخلاء ان یقول بسم اللہ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب واسنادہ لیس بقوی قال علی القاری ومع ھذا یعمل بہ فی فضائل الاعمال سیما وقد رواہ احمد والنسآئی عنہ وروی الطبرانی عن انس نحوہ۔ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال غفرانک رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من الخلاء قال الحمد للہ الذی اذھب عنی الاذی وعافانی رواہ ابن ماجۃ وعن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبرین فقال انھما لیعذبان وما یعذبان فی کبیر اما احدھما فکان لا یستتر من البول وفی روایۃ لمسلم لا یستنزہ من البول واما الآخر فکان یمشی بالنمیمۃ ثم اخذ جریدۃ رطبۃ فشقھا بنصفین ثم غرز فی کل قبر واحدۃ قالوا یا رسول اللہ لم صنعت ھذا فقال لعلہ ان یخفف عنھما ما لم ییبسا متفق علیہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم اتقوا اللاعنین قالوا وما اللاعنان یا رسول اللہ قال الذی یتخلی فی طریق الناس اوفی ظلھم رواہ مسلم۔ وعن معاذ قال قال

رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اتقوا الملاعن الثلاثة البراز فی الموارد وقارعة الطریق والظل رواه ابوداؤد وابن ماجة۔ وعن ابی قتادة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا شرب احدکم فلا یتنفس فی الاناء واذا اتی الخلاء فلا یمس ذکره بیمینه ولا یتمسح بیمینه متفق علیه۔ وعنه قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم لا یمسکن احدکم ذکره بیمینه وهو یبول ولا یتمسح من الخلاء بیمینه ولا یتنفس فی الاناء رواه مسلم۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا استطاب احدکم فلا یستطب بیمینه لیستنج بشماله رواه ابن ماجة۔ وعن عائشة قالت کانت ید رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم الیمنی لطهوره وطعامه وکانت یده الیسری لخلائه وما کان من اذی رواه ابوداؤد۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم من اکتحل فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن استجمر فلیوتر من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اکل فما تخلل فلیلفظ وما لاك بلسانه فلیبتلع من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج ومن اتی الغائط فلیستتر فان لم یجد الا ان یجمع کثیبا من رمل فلیستدبره فان الشیطان یلعب بمقاعد بنی ادم من فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج رواه ابوداؤد وابن ماجة والدارمی وعن سلمة بن قیس عن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال اذا استجمرت فاوتر رواه النسائی وقال فیه الرخصة فی الاستطابة بحجر واحد۔ وعن عبد الرحمن بن الاسود عن ابیه انه سمع عبد اللّٰه یقول اتی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم الغائط وامرنی ان اتیه بثلثة احجار

فوجدت حجرين والتمست الثالث فلم اجده فاخذت روثة فاتيت بهن النبي صلى الله عليه وسلم فاخذ الحجرين والقى الروثة وقال هذه ركس رواه النسائي وقال فيه الرخصة في الاستطابة بحجرين وروى الطحاوي عن عبد الله بن مسعود مثله وقال ففي هذا الحديث ما يدل على ان النبي صلى الله عليه وسلم قعد للغائط في مكان ليس فيه احجار لقوله لعبد الله ناولني ثلثة احجار ولو كان بحضرته من ذلك شئ لما احتاج الى ان يناوله من غير ذلك المكان فلما اتاه عبد الله بحجرين وروثة فالقى الروثة واخذ الحجرين دل ذلك على استعماله الحجرين وعلى انه قد رأى ان الاستجمار بهما يجزئ ما يجزئ منه الاستجمار بالثلث لانه لو كان لا يجزئ الاستجمار بما دون الثلث لما اكتفى بالحجرين ولامر عبد الله ان يبغيه ثالثا ففي تركه ذلك دليل على اكتفائه بالحجرين. وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانها زاد اخوانكم من الجن رواه الترمذي والنسائي الا انه لم يذكر زاد اخوانكم من الجن. وعن رويفع بن ثابت قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا رويفع لعل الحياة ستطول بك بعدي فاخبر الناس ان من عقد لحيته او تقلد وترا او استنجى برجيع دابة او عظم فان محمدا منه برئ رواه ابو داؤد والنسائي وسنده حسن وعن ابن مسعود قال لما قدم وفد الجن على النبي صلى الله عليه وسلم قالوا يا رسول الله انه امتك ان يستنجوا بعظم او روثة او حممة فان الله جعل لنا فيها رزقا فنهانا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك رواه ابوداؤد وعن جابر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان يستنجي ببعرة او عظم

رواہ احمد ومسلم وابوداؤد والنسائی۔ وعن عبدالرحمن بن ابی لیلی قال رأیت عمر بن الخطاب بال ثم مسح ذکرہ بالتراب ثم التفت الینا فقال هکذا علمنا رواہ الطبرانی فی الاوسط وابو نعیم فی الحلیة۔ وعنه قال کان عمر بن الخطاب یبول ثم یمسح ذکرہ بحجر اوبغیرہ ثم اذا توضأ لم یمس ذکرہ الماء رواہ عبدالرزاق۔ وعن مولی عمر یسار بن نمیر قال کان عمر اذا بال قال ناولنی شیئاً استنجی به فاناوله العود او الحجر اویاتی حائطا یمسح به او یمسه الارض ولم یکن یغسله رواہ البیهقی وقال انه اصح ما فی الباب نقله فی رسائل الارکان وکذا نقل الشیخ عبد الحق۔ وعن انس

له قوله ثم مسح ذکرہ بالتراب الخ وفی نیل الاوطار عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا ذهب احدکم الی الغائط فلیستطب بثلاثة احجار فانها تجزئ عنه رواہ احمد والنسائی وابوداؤد والدارقطنی وقال اسنادہ صحیح حسن وفیه ایضاً وقوله فانها تجزئ عنه ای تکفیه وهو دلیل لمن قال بکفایة الاحجار وعدم وجوب الاستنجاء بالماء والیه ذهبت الشافعیة والحنفیة وبه قال ابن الزبیر وسعد بن ابی وقاص وابن المسیب وعطاء اھ ولما ثبت کفایة الاستنجاء بالحجر فقط فی موضع الغائط فی بعض الاوقات وکان موضع البول ایضا نجسا تجب طهارته بالدلائل الشرعیة کقوله علیه السلام استنزهوا من البول ولم یغسله بالماء ثبت ایضا جواز طهارة موضع البول بالاحجار قاله فی تعلیق احیاء السنن ۱۲

له قوله رواہ الطبرانی وفیه رشدین بن جناح وهو مختلف فیه ووثقه بعضهم کما فی تهذیب التهذیب و میزان الاعتدال فسلم الاثر من الجرح ۱۲

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل الخلاء فاحمل انا وغلام اداوة من ماء وعنزة یستنجی بالماء متفق علیہ وعن ابی ھریرة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی الخلاء اتیتہ بماء فی تور او رکوة فاستنجی ثم مسح یدہ علی الارض ثم اتیتہ باناء آخر فتوضأ رواہ ابوداؤد وروی الدارمی والنسائی معناہ وعن علی قال ان من کان قبلکم کانوا یبعرون بعرا وانتم تثلطون ثلطا فاتبعوا الحجارة الماء رواہ ابن ابی شیبة والبیھقی باسناد حسن۔ وعن ابی ایوب وجابر وانس ان ھذہ الآیة لما نزلت فیہ رجال یحبون ان یتطھروا واللہ یحب المطھرین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار ان اللہ قد اثنی علیکم فی الطھور فما طھورکم قالوا نتوضأ للصلوة ونغتسل من الجنابة ونستنجی بالماء فقال فھو ذاک فعلیکموہ رواہ ابن ماجة۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح غریب وقال ابوداؤد ھذا حدیث منکر قال ابن حجر دل تصحیح الترمذی لہ علی انہ ثبت عندہ فانجبر ما ذکرہ ابوداؤد فیکون حجة وفی روایة ابی داؤد وضع بدل نزع وعن جابر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد البراز انطلق حتی لایراہ احد رواہ ابوداؤد۔ وعن ابی موسی قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فاراد ان یبول فاتی دمثا فی اصل جدار فبال ثم قال اذا اراد احدکم ان یبول فلیرتد لبولہ رواہ ابوداؤد۔ وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد الحاجة لم یرفع ثوبہ حتی یدنو من الارض رواہ الترمذی

وابوداؤد والدارمی۔ وعن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی مستحمہ ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ فان عامۃ الوسواس منہ رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی الا انہما لم یذکرا ثم یغتسل فیہ او یتوضأ فیہ وعن عبد اللہ بن سرجس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی جحر رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایخرج الرجلان یضربان الغائط کاشفین عن عورتہما یتحدثان فان اللہ یمقت علی ذلک رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وعن الحکم بن سفیان قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا بال توضأ ونضح[1] فرجہ رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن زید بن حارثۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان جبریل اتاہ فی اول ما اوحی الیہ فعلمہ الوضوء والصلوۃ فلما فرغ من الوضوء اخذ غرفۃ من الماء فنضح بہا فرجہ رواہ احمد والدارقطنی۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جاءنی جبریل فقال یا محمد اذا توضأت فانتضح رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وسمعت محمدا یعنی البخاری یقول الحسن بن علی الہاشمی الراوی منکر الحدیث

---

[1] قولہ ونضح فرجہ فی بعض کتب ارباب التصوف تسمیۃ ھذہ المسئلۃ ببل السراویل وقالوا باستحبابہ وسرہ دفع الشبہات ولم اجد ھذہ التسمیۃ فی کتب الفقہ واما من ظن خروج القطرۃ فصلوتہ باطلۃ کذا فی العرف الشذی ۱۲۔

قال. الطیبی مع ذلك فهو لم یشتد ضعفه لتعدد طرقه السابقة فیکون حجة فی فضائل الاعمال وعن امیمة بنت رقیقة قالت کان للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم قدح من عیدان تحت سریره یبول فیه باللیل رواه ابوداؤد والنسائی. وعن عائشة رضی اللّٰه عنها قالت من حدثکم ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم کان یبول قائما فلا تصدقوه ما کان یبول الا قاعدا رواه احمد والترمذی والنسائی واسناده حسن جید وقال الترمذی حدیث عائشة احسن شئ فی هذا الباب واصح وعن عبدالرحمن بن حسنة قال خرج علینا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وفی یده الدرقة فوضعها ثم جلس فبال الیها فقال بعضهم انظروا الیه یبول کما تبول المرأة فسمعه النبی صلی اللّٰه علیه وسلم فقال ویحک اما علمت ما اصاب صاحب بنی اسرائیل کانوا اذا اصابهم البول قرضوه بالمقاریض فنهاهم فعذب فی قبره رواه ابوداؤد وابن ماجة ورواه النسائی عنه عن ابی موسی وعن عمر قال رانی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وانا ابول قائما فقال یا عمر لا تبل قائما فما بلت قائما بعد رواه الترمذی وابن ماجة قال الشیخ الامام محیی السنة رحمه اللّٰه قد صح عن حذیفة قال اتی النبی صلی اللّٰه علیه وسلم سباطة قوم فبال[1] قائما متفق علیه وروی امام المذهب ابوحنیفة عنه نحوه قیل کان ذلك لعذر وعن عائشة قالت بال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فقام عمر خلفه بکوز من ماء فقال

[1] قوله فبال قائما قال العلماء یکره ان یبول قائما الا لعذر وهی کراهة تنزیه لا تحریم واما بوله صلی اللّٰه وسلم فی السباطة التی بقرب الدور فقد ذکر

ما هذا يا عمر فقال ماء تتوضأ به قال ما امرت كلما بلت ان اتوضأ ولو فعلت لكانت سنة رواه ابو داؤد وابن ماجة۔

باب السواك

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق على امتی لامرتهم بالسواك مع كل وضوء رواه مالك والنسائی والطحاوی والبيهقی فی السنن وروی الطبرانی فی الاوسط عن علی مثله وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق على امتی لامرتهم عند كل صلوة بوضوء ومع كل وضوء بسواك رواه احمد والنسائی والحاكم فی المستدرك وعنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لولا ان اشق على امتی لامرتهم بالسواك عند كل وضوء رواه النسائی وابن خزيمة فی صحيحه والحاكم وقال صحيح الاسناد والبخاری تعليقا وعن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لولا ان اشق على امتی لامرتهم بالسواك مع الوضوء عند كل صلوة رواه ابن حبان فی صحيحه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

عياض انه لعله طال عليه مجلس حتی حفزه البول فلم يمكنه التباعد اه اولما روی انه صلی الله علیه وسلم بال قائما لجرح بمابضه بهمزة ساكنة بعد الميم وباء موحدة وهو باطن الركبة او لوجع كان بصلبه والعرب كانت تستشفی به او لكونه لم يجد مكانا للقعود او فعله بيانا للجواز وتمامه فی الضياء قاله فی رد المختار ۱۲۔

لولا ان اشق علی امتی لامرتہم بتاخیر العشاء وبالسواك عند[1] کل صلاۃ متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لفرضت علیہم السواك مع الوضوء ولأخرت صلوۃ العشاء الآخرۃ الی اخر نصف اللیل رواہ الحاکم فی المستدرك والبیہقی فی السنن۔

وعن جعفر بن تمام بن العباس بن عبد المطلب عن ابیہ قال ان ناساً من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخلوا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اراکم قُلّحاً استاکوا فلولا ان اشق علی امتی لامرتہم بالسواك عند کل صلوۃ وفی روایۃٍ مالی اراکم تدخلون علیّ قُلّحاً استاکوا فلولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یستاکوا عند کل صلوۃ

---

[1] عند کل صلوۃ قال فی رد المحتار السواك للوضوء عندنا ای سنۃ للوضوء وعند الشافعی للصلوۃ قال فی البحر وقالوا فائدۃ الخلاف تظہر فیمن صلی بوضوء واحد صلوات یکفیہ عندنا لاعندہ اھ اقول یظہر لی التوفیق بان معنی قولہم السواك للوضوء عندنا بیان ما تحصل بہ الفضیلۃ الواردۃ فیما رواہ احمد من قولہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوۃ بسواك افضل من سبعین صلوۃ بغیر سواك ای انہا تحصل بالاتیان بہ عند الوضوء وعند الشافعی لاتحصل الا بالاتیان بہ عند الصلوۃ فعندنا کل صلوۃ صلاھا بذلك الوضوء لہا ھذہ الفضیلۃ خلافا لہ ولا یلزم من ھذا نفی استحبابہ عندنا لکل صلوۃ ایضا حتی یحصل التنافی وکیف لایستحب للصلوۃ التی ھی مناجاۃ الرب تعالی مع انہ یستحب للاجتماع بالناس وممن صرح باستحباب السواك عند الصلوۃ ایضا الحلبی فی شرح المنیۃ الصغیر وفی التاترخانیۃ عن التتمۃ ولیستحب السواك عندنا عند کل صلوۃ ووضوء فاغتنم ھذا التحریر الفرید ۱۲

اوعند کل وضوء رواه امامنا ابوحنیفة مرسلا قال ابن حبان تمام الراوی ثقة تابعی ولیس هو تماما الضعیف۔ وعن شریح بن هانی قال سألت عائشة بای شیٔ کان یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل بیتہ قالت بالسواک رواہ مسلم۔ وعن حذیفة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام للتہجد من اللیل یشوص فاہ بالسواک متفق علیہ۔ وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشر من الفطرة قص الشارب واعفاء اللحیة والسواک واستنشاق الماء وقص الاظفار وغسل البراجم ونتف الابط وحلق العانة وانتقاص الماء یعنی الاستنجاء قال الراوی ونسیت العاشرة الا ان یکون المضمضة رواہ مسلم وفی روایة الختان بدل اعفاء اللحیة وروی ابوداؤد عن عمار بن یاسر مثلہ۔ وعنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السواک مطہرة للفم مرضاة للرب رواہ الشافعی واحمد والدارمی والنسأی وروی البخاری فی صحیحہ بلا اسناد۔ وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلین الحیاء ویروی الختان والتعطر والسواک والنکاح رواہ الترمذی۔ وعن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایرقد من لیل ولا نہار فیستیقظ الا یتسوک قبل ان یتوضأ رواہ احمد وابوداؤد۔ وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاک فیعطینی السواک لاغسلہ فابدأ بہ فاستاک ثم اغسلہ وادفعہ الیہ رواہ ابوداؤد۔ وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ارانی فی المنام اتسوک بسواک فجاءنی

رجلان احدهما اکبر من الآخر فناولت السواک الاصغر منهما فقیل لی کبر فدفعته الی الاکبر منهما متفق علیہ۔ وعن ابی امامۃ ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ما جاء نی جبریل علیہ السلام قط الا امرنی بالسواک لقد خشیت ان احفی مقدم فی رواہ احمد۔ وعن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لقد اکثرت علیکم فی السواک رواہ البخاری۔ وعن عائشۃ رضی اللّٰہ عنہا قالت کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یستن وعندہ رجلان احدهما اکبر من الآخر فاوحی الیہ فی فضل السواک ان کبر اعط السواک اکبرهما رواہ ابوداؤد وعنہا قالت قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم تفضل الصلوۃ التی یستاک لها علی الصلاۃ التی لا یستاک لها سبعین ضعفا رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ وعن ابی سلمۃ عن زید بن خالد الجہنی قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول لولا ان اشق علی امتی لامرتهم بالسواک عند کل صلاۃ ولأخرت صلاۃ العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشهد الصلوۃ فی المسجد وسواکہ علی اذنہ موضع القلم من اذن الکاتب لا یقوم الی الصلوۃ الا استن ثم ردہ الی موضعہ رواہ الترمذی وابوداؤد الا انہ لم یذکر ولأخرت صلاۃ العشاء الی ثلث اللیل وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح۔

باب فرائض الوضوء وسننه وآدابه

قال اللّٰہ عز وجل یا ایها الذین آمنوا اذا قمتم الی الصلوۃ فاغسلوا

وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برؤسكم وارجلكم بالنصب الى الكعبين. عن انس قال خرج عمر رضى الله عنه متقلدا سيفه فلقيه رجل من بنى زهرة فقال اين تعمد يا عمر فقال اريد ان اقتل محمدا قال وكيف تأمن من بنى هاشم وبنى زهرة وقد قتلت محمدا فقال ما اراك الا قد صبوت قال افلا ادلك على العجب ان ختنك واختك صبوا وتركا دينك فمشى عمر فاتاهما وعندهما خباب فلما سمع بحس عمر توارى فى البيت فدخل فقال ما هذه الهيمنة[۱] وكانوا يقرؤن طه قالا ما عدا حديثا تحدثناه بيننا قال فلعلكما قد صبوتما فقال له ختنه يا عمر ان كان الحق فى غير دينك فوثب عليه عمر فوطئه وطأ شديدا فجاءت اخته لتدفعه عن زوجها فنفحها[۲] نفحة بيده فدمى وجهها فقالت وهى غضباء وان كان الحق فى غير دينك انى اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله فقال عمر اعطونى الكتاب الذى هو عندكم فاقرأه وكان عمر يقرء الكتاب فقالت اخته انك رجس وانه لا يمسه الا المطهرون فقم فاغتسل[۳] او توضأ فقام فتوضأ ثم اخذ الكتاب

---

[۱] الهيمنة آواز نرم ۱۲ [۲] قوله فنفحها نفحة اى ضربها ضربة بيده كذا فى حاشية تاريخ الخلفاء ۱۲ [۳] قوله فاغتسل او توضأ الخ وقال فى التوضيح الحسن على احياء السنن اما وجه الاستدلال على الرواية الاولى فنقول ان نية الكافر لا تعتبر فلا يقال بصحة الوضوء لمس القرآن فى القصة المذكورة الا بعدم اشتراط النية وهو مذهبنا فصح وضوء عمر فى تلك الحالة على

فقرأ طه الحديث رواه ابن سعد وابو يعلى والحاكم والبيهقي في الدلائل وفي الحديث الآخر الذي اخرجه ابونعيم في الدلائل وابن عساكر عن ابن عباس روى قول عمر بانه قال فقمت فاغتسلت فاخرجوا الى صحيفة الحديث هذه الروايات كلها في تاريخ الخلفاء للامام العلامة السيوطي وروى الدارقطني نحوه وقد جوده في نصب الراية فقال اثران جيد ان فسانه وآخر وعن ابي هريرة وابن مسعود وابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من توضأ وذكر اسم الله فانه يطهر جسده كله ومن توضأ ولم يذكر اسم الله لم يطهر الاموضع الوضوء رواه الدارقطني وروى البيهقي في السنن عن ابن عباس مثله وعن ابي بكر الصديق

مذهبنا ويلزم على مذهب من اشترط النية لصحة الوضوء عدم صحته وهو باطل كما ترى فلم يثبت اشتراط النية شرعا والحديث الموقوف في مثل هذا المقام في حكم الحديث المرفوع لانه مما لا يدرك بالرأي واما على الرواية الاخرى فنقول ان ذلك الغسل ما خلي عن الوضوء فان نفس الغسل بغير الوضوء لا يكفي لمس القرآن فصح الوضوء بغير النية بهذا الوجه ايضا وقال صاحب الهداية فالنية في الوضوء سنة عندنا وعند الشافعي فرض لانه عبادة فلا يصح بدون النية كالتيمم ولنا انه لا يقع قربة الا بالنية ولكنه يقع مفتاحا للصلوة لوقوعه طهارة باستعمال المطهر بخلاف التيمم لان التراب غير مطهر الا في حال ارادة الصلوة او هو ينبئ عن القصد انتهى ۱۲ -

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ العبد فذكر اسم الله
طهر جسده كله وان لم يذكر لم يطهر الا ما اصاب به الماء رواه ابن
ابی شیبة۔ وعن مكحول قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا تطهر الرجل وذكر اسم الله طهر جسده كله واذا لم يذكر اسم الله
حين يتوضأ لم يطهر منه الا مكان الوضوء رواه سعيد بن منصور
وعن الحسن الكوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من ذكر الله عند الوضوء طهر جسده كله فان لم يذكر اسم الله
لم يطهر منه الا ما اصاب الماء رواه عبد الرزاق مرسلا وعن عائشة
قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مسّ طهوره سمى الله
رواه الدارقطنى فى سننه وفى رواية للبزار كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا بدء الوضوء سمى۔ وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ احدكم من
نومه فلا يغمس يده فى الاناء حتى يغسلها ثلاثا فانه لا يدرى
اين باتت يده رواه مسلم وروى البخارى نحوه۔ وعن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تمضمضوا واستنشقوا
والاذنان من الراس رواه ابو نعيم فى الحلية وعن ابى هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا استيقظ احدكم
من منامه فتوضأ فليستنثر ثلاثا فان الشيطان يبيت على خيشومه
رواه البخارى وروى مسلم نحوه۔ وعن عمرو بن شعيب عن ابيه
عن جده قال جاء اعرابى الى النبى صلى الله عليه وسلم يسأله
عن الوضوء فاراه ثلاثا ثلاثا ثم قال هكذا الوضوء فمن زاد على هذا

فقد اساء وتعدی وظلم رواه النسائی وابن ماجه وروی ابوداؤد معناه۔
وعن عثمان رضی الله عنه انه توضأ بالمقاعد فقال الا اریکم وضوء رسول الله صلی الله علیه وسلم فتوضأ ثلاثا ثلاثا رواه مسلم وروی الطحاوی نحوه قال البیهقی اعتمد الشافعی فی تکرار المسح علی هذا الحدیث وروایة ابی انس عن عثمان مطلقة والروایات الثابتة عنه المفسرة تدل علی ان التکرار وقع فیما عدا الراس من الاعضاء وانه مسح برأسه مرة واحدة[1]۔ وعن الربیع بنت معوذ بن عفراء انها رأت النبی صلی الله علیه وسلم یتوضأ قالت مسح راسه ومسح ما اقبل منه وما ادبر وصدغیه واذنیه مرة واحدة رواه الترمذی وقال قد روی من غیر وجه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه مسح براسه مرة والعمل علی هذا عند اکثر اهل العلم من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم ومن بعدهم۔ وفی روایة للبخاری فمسح رأسه فاقبل بهما وادبر مرة واحدة ثم غسل رجلیه الی الکعبین۔ وعن عثمان قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم توضأ فمسح رأسه مرة رواه ابن ماجة وابن ابی شیبة۔ وعن علی قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یتوضأ ثلاثا ثلاثا الا المسح مرة مرة رواه ابن ابی شیبة۔ وعن عبد الله بن زید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم مسح راسه بیدیه فاقبل

---

[1] قوله مرة واحدة قال صاحب الهدایة قال الشافعی السنة هو التثلیث بمیاه مختلفة اعتبارا بالمغسول ثم قال والذی یروی من التثلیث محمول علیه بماء واحد وهو مشروع علی ما روی عن ابی حنیفة ۱۲

بهما وادبر بدأ بمقدم راسه ثم ذهب بهما الى قفاه ثم ردهما حتى رجع
الى المكان الذى بدأ منه ثم غسل رجليه رواه الترمذى وقال هذا
حديث اصح شئ فى هذا الباب واحسن وروى البخارى مثله وعن
ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم مسح براسه واذنيه ظاهرهما
وباطنهما رواه الترمذى۔ وعنه ان النبى صلى الله عليه وسلم
مسح براسه واذنيه باطنهما بالسباحتين وظاهرهما بابهاميه
رواه النسائى۔ وعن ابى امامة قال توضأ النبى صلى الله عليه
وسلم فغسل وجهه ثلاثا ويديه ثلثا ومسح برأسه وقال الاذنان
من الراس رواه الترمذى۔ وعنه ذكر وضوء رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال وكان يمسح الماقين وقال الاذنان من الرأس رواه ابن
ماجة وابوداؤد والترمذى وذكرا قال حماد لا ادرى الاذنان من الرأس
من قول ابى امامة ام من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال
على القارى واشتهر بان مثل هذا الايقال من قبل الرأى فموقوفه
فى حكم المرفوع ايضا۔ وعن ابن عباس انه رأى النبى صلى الله
عليه وسلم يتوضأ ثلثا ثلثا ومسح برأسه واذنيه مسحة واحدة
رواه ابوداؤد۔ وعن عبد الله بن زيد قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم الاذنان من الرأس رواه ابن ماجة وروى الدارقطنى
عن ابن عباس مثله۔ قال ابن القطان اسناده صحيح لاتصاله
وثقة رواته وقال الزيلعى هذا امثل اسنادا فى هذا الباب
وعن ابى امامة الباهلى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ
فمسح اذنيه مع الرأس وقال الاذنان من الرأس رواه الطحاوى۔

وعن ربيع بنت معوذ بن عفراء ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ عندها فمسح رأسه على مجاري الشعر ومسح صدغيه واذنيه ظاهرهما وباطنهما رواه الطحاوی۔ وعن حميد قال رأيت انس بن مالك توضأ فمسح اذنيه ظاهرهما وباطنهما مع رأسه وقال ان ابن مسعود كان يأمر بالاذنين رواه الطحاوی وعن نافع عن ابن عمر انه كان يقول الاذنان من الرأس فامسحوهما رواه الطحاوی وعن الربيع بنت معوذ ان النبی صلى الله عليه وسلم توضأ فادخل اصبعه فی جحری اذنيه رواه ابو داؤد واحمد وابن ماجة وعن عبد الله بن زيد انه رأى النبی صلى الله عليه وسلم توضأ وانه مسح رأسه بماء غير فضل يديه رواه الترمذی ورواه مسلم مع زوائد قال علی القاری وفيه انه عمل باحد الجائزين عنده وعنه ان النبی صلى الله عليه وسلم توضأ وانه مسح رأسه بماء غبر[1] من فضل يديه رواه الترمذی۔ وعن طلحة بن مصرف عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وعلى اٰله وسلم يمسح رأسه مرة واحدة حتى بلغ القذال رواه ابوداؤد۔ وعنه عن ابيه عن جده قال رأيت النبی صلى الله عليه وسلم مسح مقدم رأسه حتى بلغ القذال من مقدم عنقه رواه الطحاوی وعن عمرو بن كعب عن ابيه عن جده قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ فمسح لحيته وقفاه رواه ابن السكن وعن ابن عمر

---

[1] قوله غبر ای بقی ۱۲ مرقات

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح الرقبة امان من الغل يوم القيامة رواه الديلمي في الفردوس۔ وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ ومسح يديه على عنقه امن من الغل يوم القيامة رواه ابو نعيم۔ وعن موسى بن طلحة انه قال من مسح قفاه مع رأسه وقي الغل يوم القيامة رواه ابو عبيد موقوفا قال العيني هذا موقوف في حكم المرفوع لكونه مما لا مجال للرأي فيه۔ وعن طلحة بن مصرف عن ابيه عن جده قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يفصل بين المضمضة والاستنشاق رواه ابوداؤد۔ وعن ابي وائل شهدت عليا وعثمان توضأ ثلثا ثلثا وافردا المضمضة والاستنشاق ثم قالا هكذا رأينا رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ رواه ابن السكن في صحيحه وعن سفيان بن سلمة قال شهدت عثمان توضأ ثلاثا ثلاثا وافرد المضمضة من الاستنشاق ثلاثا ثم قال هكذا توضأ النبي صلى الله عليه وسلم رواه البغوي۔ وعن كعب بن عمرو اليامي ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ تمضمض ثلثا واستنشق ثلثا يأخذ لكل واحدة ماء جديدا رواه الطبراني۔ وعن ابن بريدة عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم توضأ مرة مرة رواه امامنا ابوحنيفة۔ وعن عبد الله بن زيد قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ مرتين مرتين وقال هو نور على نور رواه رزين وعن عثمان رضى الله عنه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ ثلاثا ثلاثا وقال هذا وضوئي ووضوء الانبياء قبلي

ووضوء ابراهیم رواه رزین والنووی ضعفه فی شرح مسلم وقال ابن حجر وقضیة کلام غیره ان سنده حسن وعن ثابت بن ابی صفیة قال قلت لابی جعفر هو محمد الباقر حدثک جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ مرة مرة ومرتین مرتین وثلاثا ثلاثا قال نعم رواه الترمذی وابن ماجة۔ وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من توضأ واحدة فتلك وظیفة الوضوء التی لابد منها ومن توضأ اثنین فله کفلان ومن توضأ ثلثا فذلك وضوئی ووضوء الانبیاء من قبلی رواه احمد وفی روایة للدارقطنی والبیهقی وابن حبان وابن ماجة واحمد والطبرانی ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ مرة مرة وقال هذا وضوء لا یقبل الله الصلوة الا به وتوضأ مرتین مرتین وقال هذا وضوء من یضاعف الاجر مرتین وتوضأ ثلثا ثلثا وقال هذا وضوئی ووضوء الانبیاء من قبلی۔ قال الترمذی والعمل علی هذا عند عامة اهل العلم ان الوضوء یجزئ مرة مرة ومرتین افضل وافضله ثلث ولیس بعده شئ۔ وعن عبد الله بن المغفل انه سمع ابنه یقول اللهم انی اسئلك القصر الابیض عن یمین الجنة قال ای بنی سل الله الجنة وتعوذ به من النار فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انه سیکون فی هذه الامة قوم یعتدون فی الطهور والدعاء رواه احمد وابو داؤد وابن ماجة۔ وعن ابی بن کعب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان للوضوء شیطانا یقال له الولهان فاتقوا وسواس الماء رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث غریب ولیس اسناده بالقوی عند اهل الحدیث

لانا لا نعلم احد اسنده غير خارجة وهو ليس بالقوي عند اصحابنا وعن
عبد الله بن عمرو بن العاص ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بسعد وهو
يتوضأ فقال ما هذا السرف يا سعد قال افي الوضوء سرف قال نعم وان
كنت على نهر جار رواه احمد وابن ماجة۔ وعن عبد الله بن عمرو قال
رجعنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم من مكة الى المدينة حتى
اذا كنا بماء بالطريق تعجل قوم عند العصر فتوضأوا وهم عجال فانتهينا
اليهم واعقابهم تلوح لم يمسها الماء فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ويل للاعقاب من النار اسبغوا الوضوء رواه مسلم۔ وعن لقيط بن صبرة
قال قلت يا رسول الله اخبرني عن الوضوء قال اسبغ الوضوء وخلل
بين الاصابع وبالغ في الاستنشاق الا ان تكون صائما رواه ابو داؤد
والترمذي والنسائي وروى ابن ماجة والدارمي الى قوله بين الاصابع
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
توضأت فخلل اصابع يديك ورجليك رواه الترمذي وروى ابن
ماجة نحوه۔ وعن المستورد بن شداد قال رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم اذا توضأ يدلك اصابع رجليه بخنصره رواه الترمذي
وابو داؤد وابن ماجة۔ وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا توضأ اخذ كفا من ماء فادخله تحت حنكه فخلل به لحيته
وقال هكذا امرني ربي رواه ابو داؤد۔ وعن عثمان رضي الله عنه
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخلل لحيته رواه الترمذي والدارمي
وعن ابن عمر كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ عرك
عارضيه بعض العرك ثم شبك لحيته باصابعه من تحتها رواه ابن ماجة

وعن ابى رافع قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ وضوء الصلوة حرّك خاتمه فى اصبعه رواه الدارقطنى وابن ماجة- وعن عائشة رضى الله عنها قالت كان النبى صلى الله عليه وسلم يحب التيمن ما استطاع فى شانه كله فى طهوره وترجله وتنعله متفق عليه وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا لبستم واذا توضأتم فابدؤا بايامنكم رواه احمد وابوداؤد- وعن عطاء ان النبى صلى الله عليه وسلم توضأ فحسر العمامة ومسح مقدم رأسه اوقال ناصيته رواه البيهقى- وعن انس رضى الله عنه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ وعليه عمامة قطرية فادخل يديه من تحت العمامة فمسح مقدم رأسه رواه ابوداؤد وروى الحاكم عن ابى معقل نحوه وقال الشمنى ومعلوم ان الناصية ومقدم الرأس احد جوانبها الاربعة فلوكان مسح الربع ليس بمجزئ لم يقتصر عليه السلام فى ذلك الوقت عليه ولوكان مسح ما دونه مجزيا لفعله عليه الصلوة والسلام ولو مرة فى عمره تعليما للجواز- وعن الزهرى عن سالم عن ابيه انه كان يمسح بمقدم رأسه اذا توضأ رواه الطحاوى- وعن مالك قال بلغنى عن جابر بن عبد الله انه سئل عن العمامة فقال لا حتى يمسّ الشعر الماء رواه محمد وقال بهذا نأخذ وهو قول ابى حنيفة رحمه الله- وعن نافع قال رأيت صفية بنت ابى عبيد تتوضأ وتنزع خمارها ثم تمسح برأسها قال نافع وانا يومئذ صغير رواه محمد وقال بهذا نأخذ لا يمسح على الخمار ولا العمامة بلغنا ان المسح على العمامة كان فترك وهو قول ابى حنيفة والعامة من فقهائنا- وعن ابى حبة قال

رأيت عليا توضأ فغسل كفيه حتى انقاهما ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا وغسل وجهه ثلاثا وذراعيه ثلاثا ومسح برأسه مرة ثم غسل قدميه الى الكعبين ثم قام فاخذ فضل طهوره فشربه وهو قائم ثم قال احببت ان اريكم كيف كان طهور رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذى والنسائى۔ وعن الحسين بن على قال دعا على بوضوء فقربته له فغسل كفيه ثلاث مرات قبل ان يدخلهما فى وضوئه ثم مضمض ثلاثا واستنشق ثلاثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل يده اليمنى الى المرفق ثلاثا ثم اليسرى كذلك ثم مسح برأسه مسحة واحدة ثم غسل رجله اليمنى الى الكعبين ثلاثا ثم اليسرى كذلك ثم قام قائما فقال لى ناولنى فناولته الذى فيه فضل وضوئه فشربه قائما فعجبت فلما رأى عجبى قال لا تعجب فانى رأيت اباك النبى صلى الله عليه وسلم يصنع مثل ما رأيتنى يقول بوضوئه هذا ويشرب فضل وضوئه قائما رواه النسائى والطحاوى وابن جرير وصححه وابن ابى شيبة۔ وفى مسند اماما ابى حنيفة عن على بن ابى طالب انه توضأ فغسل كفيه ثلثا ومضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعيه ثلثا ومسح رأسه وغسل قدميه وقال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى رواية عن على انه دعا بماء فغسل كفيه ثلثا وتمضمض ثلثا واستنشق ثلثا وغسل وجهه ثلثا وذراعيه ثلثا ومسح رأسه ثلثا وغسل قدميه ثلثا ثم قال هذا وضوء رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عبد الله بن محمد بن يعقوب [illegible]

روی عن ابی حنیفة فی هذا الحدیث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مسح رأسه ثلثا علی انه وضع یده علی یافوخه ثم مد یدیه الی مؤخر راسه ثم الی مقدم راسه فجعل ذلک ثلث مرات وانما ذلک مرة واحدة لانه لم یباین یده ولا اخذ الماء ثلث مرات فهو کمن جعل الماء فی کفه ثم مده الی کوعه الا تری انه بیّن فی الاحادیث التی روی عنه وهم الجارود بن زید وخارجة بن مصعب واسد بن عمر ان المسح کان مرة واحدة وبیّن ان معناه ماذکرنا وعن حمران قال رأیت عثمان توضأ فافرغ علی یدیه ثلثا فغسلهما ثم مضمض ثلثا واستنثر ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل یده الیمنی الی المرفق ثلثا ثم غسل الیسری مثل ذلک ثم مسح رأسه ثم غسل قدمیه الیمنی ثلثا ثم الیسری ثلثا ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یتوضأ من نحو وضوئی هذا ثم قال من توضأ نحو وضوئی هذا وفی روایة مثل وضوئی هذا ثم صلی رکعتین لا یحدث فیهما نفسه غفرله ما تقدم من ذنبه رواه البخاری ومسلم وابوداؤد والنسائی واحمد والدارقطنی وابن حبان وابن خزیمة۔ وعن ابی علقمة عن عثمان بن عفان انه دعا یوما بوضوء ثم دعا ناسا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فافرغ بیده الیمنی علی یده الیسری وغسلهما ثلثا ثم مضمض ثلثا واستنشق ثلثا ثم غسل وجهه ثلثا ثم غسل یدیه ثلثا الی المرفقین ثم مسح برأسه ثم غسل رجلیه فانقاهما ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یتوضأ مثل هذا الوضوء الذی رأیتمونی توضأته ثم قال من توضأ

فاحسن الوضوء ثم صلی رکعتین کان من ذنوبه کیوم ولدته امه ثم
قال اکذلك یا فلان قال نعم ثم قال اکذلك یا فلان قال نعم حتی
استشهد ناسا من اصحاب رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ثم قال
الحمد للّٰہ الذی وافقتمونی علی هذا رواه الدارقطنی۔ وعن
عقبة بن عامر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنه قال کانت علینا رعایة الابل
فجاءت نوبتی فروحتها بعشی فادرکت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه
وسلم قائما یحدث الناس فادرکت من قوله ما من مسلم یتوضأ
فیحسن وضوءه ثم یقوم فیصلی رکعتین مقبلا علیهما بقلبه
ووجهه الا وجبت له الجنة رواه مسلم۔ وعن ابی هریرة
رضی اللّٰہ عنه ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال لبلال یا بلال
حدثنی بارجی عمل عملته فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیك بین
یدی فی الجنة قال ما عملت عملا ارجی عندی من انی لم اتطهر
طهورا فی ساعة من لیل اونهار الا وصلیت بذلك الطهور ما کتب
لی ان اصلی رواه البخاری۔ وعن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی
اللّٰہ علیه وسلم من قرأ فی اثر وضوئه انا انزلناه فی لیلة القدر
واحدة کان من الصدیقین ومن قرأها مرتین کان فی دیوان
الشهداء ومن قرأها ثلثا یحشره اللّٰہ محشر الانبیاء رواه الدیلمی
قال الحلبی وایضا روی فی ذلك آثار لا بأس بها فی الفضائل منها
ان من قرأها فی اثر الوضوء غفر اللّٰہ له ذنوب خمسین سنة۔ وعن
معاذ بن جبل قال رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا توضأ
مسح وجهه بطرف ثوبه رواه الترمذی۔ وعن عائشة رضی اللّٰہ عنها

قالت كانت لرسول الله صلى الله عليه وسلم خرقة[1] ينشف بها اعضاءه بعد الوضوء رواه الترمذی وقال هذا الحديث ليس بالقائم وابومعاذ الراوی ضعيف عند اهل الحديث وقد رخص قوم من اهل العلم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم فی المنديل بعد الوضوء قال علی القاری لايتصور ان يفعل مثل عثمان وانس والحسن بن علی من قبل انفسهم شيئاً بل فعلهم يدل علی ان للحديث اصلا والعمل بالحديث ولوضعيفا اولی من العمل بالرأی ولوقويا۔ وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتوضأ لكل صلاة وكان احدنا يكفيه الوضوء مالم يحدث رواه الدارمی۔ وعن محمد بن يحيی بن حبان قال قلت لعبيد الله بن عبد الله بن عمر ارأيت وضوء

---

[1] قوله خرقة ينشف بها الخ قال ابن حجر هذا ان صح فمحمول علی انه لعذر اولبيان الجواز لان ميمونة اتته بعد وضوئه بمنديل فرده وجعل ينفض الماء بيده ولذا قال اصحابنا الشافعية يسن للمتوضئ والمغتسل ترك التنشيف للاتباع اھ وفی الخانية لابأس عند الحنفية للمتوضئ والمغتسل ان يتمسح بالمنديل لما روی عن رسول الله صلى الله عليه وعلی آله وسلم انه فعل ذلك وهو الصحيح الا انه ينبغی ان لايبالغ ولايستقصی وفی شرح الكنز للزيلعی لابأس بالتمسح بالمنديل بعد الوضوء روی ذلك عن عثمان وانس والحسن بن علی ومسروق وقال فی معراج الدراية الا انه لايبالغ فيبقی اثر الوضوء علی اعضائه وصرح باستحباب التمسح صاحب المنية هذا ويمكن ان يكون رده صلى الله تعالی عليه وسلم لعذر اولبيان الجواز كذا فی المرقات وغيره ۱۲۔

عبد الله بن عمر لكل صلاة طاهرا كان او غير طاهر عمن اخذه فقال حدثته اسماء بنت زيد بن الخطاب ان عبد الله بن حنظلة بن ابي عامر الغسيل حدثها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان امر بالوضوء لكل صلاة طاهرا كان او غير طاهر فلما شق ذلك على رسول الله صلى الله عليه وسلم امر بالسواك عند كل صلاة ووضع عنه الوضوء الا من حدث قال فكان عبد الله يرى ان به قوة على ذلك ففعله حتى مات رواه احمد. وعن ابي غطيف الهذلي قال صليت مع عبد الله بن عمر بن الخطاب الظهر فانصرف في مجلس في داره فانصرفت معه حتى اذا نودي بالعصر دعا بوضوء فتوضأ ثم خرج و خرجت معه فصلى العصر ثم رجع الى مجلسه ورجعت معه حتى اذا نودي بالمغرب دعا بوضوء فتوضأ فقلت له اي شيء هذا يا ابا عبد الرحمن الوضوء عند كل صلوة فقال وقد فطنت لهذا مني ليست بسنة ان كان لكافي وضوئي لصلوة الصبح صلواتي كلها ما لم احدث ولكني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من توضأ على طهر كتب الله له بذلك عشر حسنات ففي ذلك رغبت يا ابن اخي رواه الطحاوي. وعن عائشة قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يوضع له وضوءه و سواكه فاذا قام من الليل تخلى ثم استاك رواه ابو داؤد.

باب الغسل

وقول الله عز وجل وان كنتم جنبا فاطهروا و قوله ولا تقربوهن حتى يطهرن بالتشديد وقوله او لامستم النساء عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جلس احدكم بين شعبها الاربع

ثم جهدها فقد وجب الغسل وان لم ينزل رواه مسلم وروى البخاری
نحوه۔ وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما
الماء من الماء رواه مسلم قال الشيخ الامام محي السنة رحمه الله هذا منسوخ
وقال ابن عباس انما الماء من الماء في الاحتلام رواه الترمذی وعن
ابي بن كعب قال انما كان الماء من الماء رخصة في اول الاسلام ثم نهي عنها
رواه الترمذی وابوداؤد والدارمی واحمد وصححه الترمذی وعن
ام سلمة رضي الله عنها قالت قالت ام سليم يارسول الله ان الله لايستحيي
من الحق فهل على المرأة من غسل اذا احتلمت قال نعم اذا رأت الماء
فغطت ام سلمة وجهها وقالت يا رسول الله وتحتلم المرأة قال نعم
تربت يمينك فبم يشبهها ولدها متفق عليه وزاد مسلم برواية
ام سليم ان ماء الرجل غليظ ابيض وماء المرأة رقيق اصفر فمن ايهما
علا او سبق يكون منه الشبه۔ وعن عائشة قالت سئل رسول الله
صلى الله عليه وسلم عن الرجل يجد البلل ولا يذكر احتلاما قال يغتسل
وعن الرجل الذي يرى انه قد احتلم ولا يجد بللا قال لا غسل عليه
قالت ام سليم هل على المرأة ترى ذلك غسل قال نعم ان النساء شقائق
الرجال رواه الترمذی وابوداؤد وروى الدارمی وابن ماجة الى قوله
لا غسل عليه۔ قال الخطابي فيه من الفقه اثبات القياس والحاق النظير
بالنظير وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا
جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلته انا ورسول الله صلى الله
عليه وسلم فاغتسلنا رواه الترمذی وابن ماجة وعن علي قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا فضخت الماء فاغتسل رواه ابوداؤد

وفی روایة لاحمد اذا حذفت الماء فاغتسل واذا لم یکن حاذفا فلا تغتسل۔ وعنه قال کنت رجلا مذاء فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیت المذی فاغسل ذکرک وتوضأ وضوءک للصلوۃ واذا فضحت الماء فاغتسل رواہ النسائی واحمد فی مسندہ ورجاله کلهم ثقات وعن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکسل ولا یغتسل الی فتح مکة ثم اغتسل بعد ذلک وامر الناس بالغسل رواہ ابن حبان فی صحیحه۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جدہ ان سائلا سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایوجب الماء الا الماء فقال اذا التقی الختانان وغابت الحشفة فقد اوجب الغسل انزل او لم ینزل رواہ الطبرانی فی معجمه الوسط وروی الامام ابو محمد عبد اللہ بن وهب فی مسندہ نحوہ۔ وعن ابی هریرة رضی اللہ عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المضمضة والاستنشاق للجنب فریضة رواہ الدارقطنی والبیهقی والحاکم وقال الدارقطنی والحاکم هذا حدیث لیس بالقائم وبرکة الراوی ضعیف نقل العلامة العینی عن الامام تقی الدین انه قال قد روی هذا الحدیث موصولا من غیر طریق برکة ایضا اخرجه الامام ابو برکة الخطیب من جهة الدارقطنی حدثنا علی بن محمد بن مهران حدثنا سلیمان المهدی حدثنا حماد بن سلمة حدثنا سفیان الثوری عن خالد عن ابن سیرین عن ابی هریرة رضی اللہ عنه بهذا الحدیث۔ وعن ابن عباس رضی اللہ عنهما انه سئل عمن نسی المضمضة والاستنشاق قال لا یعید الا ان یکون جنبا رواہ البیهقی وروی الامام ابو حنیفة مثله۔ وعنه قال اذا

نسیت المضمضة والاستنشاق وانت جنب فاعد صلوتک رواہ عبد الرزاق وسعید بن منصور۔ وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت کل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر وانقوا البشرة رواہ ابوداؤد والترمذی وابن ماجة قال العلامة العینی فی الانف ایضا شعور فیفترض غسلہ بھذا الحدیث ایضا وقال اھل اللغة ان البشرة ما ظھر من البدن ففرضیة المضمضة بھذا الحدیث ایضا لان الفم من ظاھر البدن وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک موضع شعرة من جنابة لم یغسلھا فعل بھا کذا وکذا من النار قال علی فمن ثم عادیت[1] رأسی فمن ثم عادیت رأسی ثلاثا رواہ ابوداؤد وسکت عنہ وفی التلخیص الجیر اسنادہ صحیح وقال علی القاری والحدیث حسن فیقوی بہ حدیث الترمذی السابق مع ان الضعف فیہ انما ھو فی اسناد الترمذی دون اسنادی ابی ھریرة روی احمد والدارمی مثلہ الا انھما لم یکررا فمن ثم عادیت رأسی وعن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اغتسل من الجنابة یبدأ فیغسل یدیہ ثم یفرغ بیمینہ علی شمالہ فیغسل فرجہ ثم یتوضأ وضوءہ للصلوة ثم یأخذ الماء فیدخل اصابعہ فی اصول الشعر حتی اذا رآی ان قد استبرأ حفن ثلث حفنات علی رأسہ ثم افاض علی

---

[1] قولہ فمن ثم عادیت الخ قال الشیخ ابن حجر ولا یخفی ان فعلہ کرم اللہ وجہہ اذا کان مخالفا لسنتہ علیہ الصلوة والسلام وبقیة الخلفاء من عدم الحلق الا بعد فراغ النسک یکون رخصة لا سنة۱۲

سائر جسده ثم غسل رجليه رواه مسلم وروى ابوداؤد الطيالسي نحوه وزاد في آخره فاذا فرغ غسل رجليه - وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يغتسل من الجنابة بدأ بكفيه فغسلهما ثم غسل مرافغه وافاض عليه الماء فاذا انقاهما اهوى بهما الى حائط ثم يستقبل الوضوء ويفيض الماء على رأسه رواه ابوداؤد وعنها قالت لئن شئتم لأرينكم اثر يد رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحائط حيث كان يغتسل من الجنابة رواه ابوداؤد وعنها قالت ان امرأة من الانصار سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن غسلها من الحيض فامرها كيف تغتسل ثم قال خذي[1] فرصة من مسك فتطهري بها قالت كيف اتطهر بها فقال تطهري بها قالت كيف اتطهر بها قال سبحان الله تطهري بها فاجتذبتها الي فقلت تتبعي بها اثر الدم متفق عليه وعن ام سلمة قالت قلت يارسول الله اني امرأة اشد ضفر رأسي افانقضه لغسل الجنابة فقال لا انما يكفيك ان تحثي على رأسك ثلاث حثيات ثم تفيضين عليك الماء فتطهرين رواه مسلم وعن جابر قال اذا اغتسلت المرأة من جنابة فلا تنقض شعرها ولكن تصب الماء على اصوله وتبله رواه الدارمي وعن عطاء انه سئل عن المرأة يصيبها الجنابة ورأسها معقوص تحله قال لا ولكن تصب رأسها الماء صبا حتى تروى اصول الشعر رواه الدارمي وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يتوضأ بالمد ويغتسل بالصاع الى خمسة امداد متفق عليه وعن موسى الجهني قال اتى مجاهد بقدح حزرته ثمانية ارطال فقال حدثتني عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغتسل

---

[1] قوله [illegible] قال العيني في عمدة القاري في بيان استنباط الاحكام فيه استحباب التطيب [illegible] في جميع المواضع التي اصابها الدم من بدنها قال المحاملي [illegible] وقت استعمالها الثلاث فقال [illegible] وقال آخرون قبله وفيه استحباب تطيب فرج المرأة بأخذ قطعة من صوف ونحوها وتجعل عليها مسكا او نحوه وتدخلها في فرجها بعد الغسل والنفساء مثلها ۱۲-

بمثل هذا رواه النسائی۔ وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
یجزئ فی الوضوء رطلان من ماء رواه الترمذی وعن معاذة قالت
قالت عائشة رضی الله عنها کنت اغتسل انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم
من اناء واحد بینی وبینه فیبادرنی حتی اقول دع لی دع لی قالت وهما
جنبان متفق علیه۔ وعن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی
صلی الله علیه وسلم لا یتوضأ بعد الغسل رواه الترمذی وابوداؤد
والنسائی وابن ماجة اسناده صحیح وعنها قالت کان النبی صلی الله
علیه وسلم یغسل رأسه بالخطمی وهو جنب یجتزئ بذلك ولا
یصب علیه الماء رواه ابوداؤد وعن یعلی قال ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم رأی رجلا یغتسل بالبراز فصعد المنبر فحمد الله
واثنی علیه ثم قال ان الله حیی ستیر یحب الحیاء والتستر فاذا
اغتسل احدکم فلیستتر رواه ابوداؤد والنسائی وفی روایته قال
ان الله ستیر فاذا اراد احدکم ان یغتسل فلیتوار بشئ وعن علی
قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی اغتسلت من الجنابة
وصلیت الفجر فرأیت قدر موضع الظفر لم یصبه الماء فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم لو کنت مسحت علیه بیدك اجزأك رواه ابن ماجة
وعن عبادة بن الصامت قال سألنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
عن البول فقال اذا مسکم شئ فاغسلوه[1] فانی اظن ان منه عذاب القبر

---

[1] قوله فاغسلوه الخ ظاهر حدیث غسل الثوب من البول مرة یوافق ما قاله
الشافعی من انه یطهر بالغسل مرة لان الماء طهور فاذا استعمل مرة یطهر کما یطهر البدن

رواه البزار وقال فی التلخیص اسناده حسن وفی حدیث غسل الثوب من البول
مرة ایوب بن جابر وقد اختلفوا فی تضعیفه ۔

باب مخالطة الجنب وما یباح له

وقول الله عزوجل لایَمَسُّهٗ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْن. عن ابی هریرة
قال لقینی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا جنب فاخذ بیدی
فمشیت معه حتی قعد فانسللت فاتیت الرحل فاغتسلت ثم جئت
وهو قاعد فقال این کنت یا ابا هریرة فقلت له فقال سبحان الله ان
المؤمن لاینجس هذا لفظ البخاری ولمسلم معناه وزاد بعد قوله
فقلت له لقد لقیتنی وانا جنب فکرهت ان اجالسك حتی اغتسل
وکذا البخاری فی روایة اخری وعن عائشة قالت کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم یغتسل من الجنابة ثم یستدفیٔ بی قبل ان
اغتسل رواه ابن ماجة وروی الترمذی نحوه وفی شرح السنة بلفظ
المصابیح. وعن ابن عمر قال ذکر عمر ابن الخطاب رضی الله عنه

من النجاسة الحکمیة وعلماءنا الحنفیة اعتبروا غلبة الظن ثم قدروها بالغسل
ثلاث مرات لان التکرار لابد منه للاستخراج کما ورد فی حدیث المستیقظ فانه
علیه السلام امر الغسل ثلاث مرات فی النجاسة الموهومة ففی المتحققه اولی
ثم لابد من العصر فی کل مرة فی ظاهر الروایة فان العصر هو المستخرج
وعن محمد اذا غسلت ثلاثا وعصرت فی المرة الثالثة تطهر المرقات
والمستخلص ملتقط منهما ۱۲۔

لرسول الله صلى الله عليه وسلم انه تصيبه الجنابة من الليل فقال له
رسول الله صلى الله عليه وسلم توضأ واغسل ذكرك ثم نم متفق عليه
وعن عائشة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله
عليه وسلم يصيب من اهله ثم ينام ولا يمسّ ماءً فان استيقظ من
آخر الليل عاد واغتسل رواه محمد في الموطا عن امامنا ابي حنيفة قال
البيهقي والنووي هذا الحديث صحيح وروى ابوداؤد والترمذي نحوه
وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رجع من المسجد
صلى ما شاء الله ثم مال الى فراشه والى اهله فان كانت له حاجة
قضاها ثم ينام كهيأته ولا يمس الماء رواه الطحاوي وروى ابن
ابي شيبة وابن جرير وعبد الرزاق وسعيد بن منصور مثله وعن
ام سلمة رضي الله عنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يجنب ثم ينام ثم ينتبه ثم ينام رواه احمد - وعن عائشة رضي الله
عنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان جنبا فاراد ان يأكل
او ينام توضأ وضوءه للصلاة متفق عليه - وعنها ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان اذا اراد ان ينام وهو جنب توضأ وضوءه للصلوة قبل
ان ينام وكان اذا اراد ان يطعم وهو جنب غسل كفيه ومضمض
فاه ثم طعم رواه الدارقطني وقال صحيح - وعن ابي سَلَمَةَ ان
عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان ينام
وهو جنب توضأ واذا اراد ان يأكل او يشرب قالت غسل يديه ثم
يأكل او يشرب رواه النسائي وروى ابن ابي شيبة وسعيد بن منصور
نحوه - وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا اراد ان يأكل وهو جنب غسل كفيه رواه الطحاوی۔ وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد ان يأكل او يشرب وهو جنب غسل يديه وتمضمض ثم شرب او اكل رواه عبد الرزاق وسعيد بن منصور قال اصحابنا فظهر من هذه الاحاديث انه لا بأس ان يأكل الجنب او يشرب او ينام على غير وضوء واحب اليهم ان يتوضأ فمن فعل فقد احسن ومن لا فلا حرج۔ وعن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى احدكم اهله ثم اراد ان يعود فليتوضأ بينهما وضوءًا رواه مسلم۔ وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يجامع ثم يعود ولا يتوضأ رواه الطحاوی۔ وعن انس قال كان النبی صلى الله عليه وسلم يطوف على نسائه بغسل واحد رواه مسلم وروی الترمذی نحوه وقال حديث انس حديث صحيح وهو قول غير واحد من اهل العلم منهم الحسن البصری ان لا بأس ان يعود قبل ان يتوضأ۔ وعن ابی رافع قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم طاف ذات يوم على نسائه يغتسل عند هذه وعند هذه قال فقلت له يا رسول الله الا تجعله غسلا واحدا آخرا قال هذا ازكى واطيب واطهر رواه احمد وابوداؤد واسناده حسن قال العلامة الشامی فيستفاد من هذه الاحاديث ان المعاودة من غير وضوء ولا غسل بين الجماعين امر جائز وان الافضل ان يتخللها الغسل او الوضوء۔ وعن عائشة قالت كان النبی صلى الله عليه وسلم يذكر الله عز وجل على كل احيانه رواه مسلم۔ وعن علی قال كان النبی صلى الله عليه وسلم يخرج من الخلاء فيقرئنا القرآن ويأكل معنا اللحم

ولم يكن يحجبه او يحجزه عن القرآن شئ ليس الجنابة رواه ابوداؤد والنسائی وروی ابن ماجة نحوه. وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيأ من القرآن رواه الترمذی. وعن المهاجر بن قنفذ انه اتی النبی صلی الله علیه وسلم وهو يبول فسلم عليه فلم يرد عليه حتی توضأ ثم اعتذر اليه وقال انی كرهت ان اذكر الله الا علی طهر رواه ابوداؤد وروی النسائی الی قوله حتی توضأ وقال فلما توضأ رد عليه قال علماءنا فثبت بهذه الاحاديث ان الوضوء لمطلق الذكر مندوب وتركه خلاف الاولی وهو مرجع كراهة التنزيه. وعن نافع قال انطلقت مع ابن عمر فی حاجة فقضی ابن عمر حاجته وكان من حديثه يومئذ ان قال مر رجل فی سكة من السكك فلقی رسول الله صلی الله علیه وسلم وقد خرج من غائط او بول فسلم عليه فلم يرد عليه حتی اذا كاد الرجل ان يتواری فی السكة ضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم بيديه علی الحائط ومسح بهما وجهه ثم ضرب ضربة اخری فمسح ذراعيه ثم رد علی الرجل السلام وقال انه لم يمنعنی ان ارد عليك السلام الا انی لم اكن علی طهر رواه ابوداؤد قال مشائخنا فی الحديث دليل علی ان التيمم يجوز لكل ما لا تشترط الطهارة له ولو مع وجود الماء واما ما تشترط له فيشترط فقد الماء كتيمم للقراءة فان محدثا فكالاول او جنبا فكالثانی. وعن الحكم بن عمرو قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة رواه ابوداؤد وابن ماجة والترمذی وزاد او قال بسؤرها وقال هذا حديث حسن صحيح. وعن حميد الحميری قال لقيت رجلا

صحب النبي صلى الله عليه وسلم اربع سنين كما صحبه ابو هريرة قال نهى
رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تغتسل المرأة بفضل الرجل او يغتسل
الرجل بفضل المرأة زاد مسدد وليغترفا جميعا رواه ابوداؤد والنسائي
وزاد احمد في اوله نهى ان يمتشط احدنا كل يوم او يبول في مغتسل
رواه ابن ماجة عن عبد الله ابن سرجس - قال علماءنا ان هذا
النهي للتنزيه - وعن ابن عباس قال اغتسل بعض ازواج النبي
صلى الله عليه وسلم في جفنة فاراد رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان يتوضأ منه فقالت يا رسول الله اني كنت جنبا فقال ان الماء
لا يجنب رواه الترمذي وابوداؤد وابن ماجة وروى الدارمي
نحوه وفي شرح السنة عنه عن ميمونة بلفظ المصابيح
وعن ابن عمر كان الرجال والنساء يتوضؤن جميعا في زمن
رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه محمد والنسائي وقال محمد لا بأس
بأن تتوضأ المرأة وتغتسل مع الرجل من اناء واحد ان بدأت قبله او
بدأ قبلها وهو قول ابي حنيفة رحمه الله وعن عبد الله بن ابي بكر
بن محمد بن عمرو بن حزم ان في الكتاب الذي كتبه رسول الله صلى الله
عليه وسلم لعمرو بن حزم ان لا يمس القرآن الا طاهر رواه مالك
والدارقطني وروى الحاكم في المستدرك نحوه وقال صحيح الاسناد
ولم يخرجاه ورواه الطبراني والبيهقي في سننه وعن عائشة قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وجهوا هذه البيوت عن المسجد
فاني لا احل المسجد لحائض ولا جنب رواه ابوداؤد وعن مجاهد
قال لا يمس الجنب ولا الحائض في المسجد نازلت ولا جنبا الا عابري سبيل

للمسافر یتیمم ویصلی رواہ عبد بن حمید۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتدخل الملائکۃ بیتا فیہ صورۃ ولاکلب ولاجنب رواہ ابوداؤد والنسائی۔ وعن عمار بن یاسر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ لاتقربھم الملائکۃ جیفۃ الکافر والمتضمخ بالخلوق والجنب الا ان یتوضأ رواہ ابوداؤد۔

باب احکام المیاہ

وقول اللہ عزوجل یحرم علیھم الخبائث وقولہ وانزلنا من السماء ماء طھورا وقولہ وینزل علیکم من السماء ماء لیطھرکم بہ وقولہ انزل من السماء ماء فسالت اودیۃ بقدرھا۔ عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبال فی الماء الراکد رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایبولن احدکم فی الماء الدائم الذی لایجری ثم یغتسل فیہ متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم قال لایغتسل[1] احدکم فی الماء الدائم وھو جنب قالوا کیف یفعل یا اباھریرۃ قال یتناولہ تناولا۔ وعن جابر قال

---

[1] قولہ لایغتسل احدکم فی الماء الدائم وھو جنب قال القاضی تقیید النھی بالحال یدل علی ان المستعمل فی غسل الجنابۃ اذا کان راکدا لایبقی علی ما کان والا لم یکن للنھی المقید فائدۃ وذلک اما بزوال الطھارۃ کما قال ابوحنیفۃ اوبزوال الطھوریۃ کما قال الشافعی اھ ولکنہ ھو قول محمد وعلیہ الفتوی کذا فی المرقات ۱۲۔

مرضت فاتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی وابوبکر فوجدانی قد اغمی علی فتوضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم صب وضوءہ علی فافقت متفق علیہ۔ وعن ابی جحیفۃ خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی بوضوء فتوضأ فجعل الناس یأخذون من فضل وضوئہ فیتمسحون بہ رواہ البخاری۔ وعن المسور بن مخرمۃ قال اذا توضأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کادوا یقتتلون علی وضوئہ رواہ البخاری وفی السعایۃ ہذہ الاخبار وامثالہا تدل علی طہارۃ الماء المستعمل والا لم یکن للتبرک والتمسح ونحو ذلک معنی اھ والفتوی علی ان الماء المستعمل طاہر فی مذہب ابی حنیفۃ۔ وعن ابن سیرین ان زنجیا وقع فی زمزم یعنی مات فامر بہ ابن عباس فاخرج وامر بہا ان تنزح قال فغلبتہم عین جاءت من الرکن قال فامر بہا فدست بالقباطی والمطارف حتی نزحوہا فلما نزحوہا انفجرت علیہم رواہ الدارقطنی مرسلا وقال العلامۃ النیموی اسنادہ صحیح وروی البیہقی وابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق نحوہ وسند ابن ابی شیبۃ صحیح وعن عطاء ان حبشیا وقع فی زمزم فمات فامر ابن الزبیر فنزح ماؤہا فجعل الماء لا ینقطع فنظر فاذا عین تجری من قبل الحجر الاسود فقال ابن الزبیر حسبکم رواہ الطحاوی وروی ابن ابی شیبۃ نحوہ وقال الامام ابن الہمام سندہ صحیح۔ وعن الشعبی فی الطیر والسنور ونحوہما یقع فی البیر قال ینزح منہا اربعون دلوا رواہ الطحاوی وقال الامام ابن الہمام سندہ صحیح وعن ابراہیم النخعی فی البیر یقع فیہا الجرذ او السنور فیموت قال یدلو منہا اربعین دلوا رواہ الطحاوی

وعن حماد بن ابی سلیمان انه قال فی دجاجة وقعت فی بیر فماتت قال ینزح منها قدر اربعین دلوا او خمسین ثم یتوضأ منها رواہ الطحاوی۔ وعن انس رضی الله عنه انه قال فی الفارة اذا ماتت فی البیر واخرجت من ساعتها نزح منها عشرون دلوا او ثلثون رواه الطحاوی من طرق فی غیر شرح الآثار قاله الامام ابن الهمام والزیلعی وروی ابو علی الحافظ السمرقندی مثله باسناده مرفوعا۔ وعن معمر قال اخبرنی من سمع الحسن یقول اذا ماتت الدابة فی البیر اخذ نا منها وان تفسخت نزحت رواه عبد الرزاق۔ وعن جابر قال انتهیت الی غدیر[1] فاذا فیه حمار میت فکففنا عنه حتی انتهی الینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان الماء لا ینجسه شیئ فاستقینا وارو ینا وحملنا رواه ابن ماجة وروی الطحاوی نحوه وفی روایة لعبد الرزاق عن ابی سعید الخدری ان النبی صلی الله علیه وسلم توضأ وشرب من غدیر کان یلقی فیه لحوم الکلاب والجیف فذکر له ذلك فقال ان الماء لا ینجسه شیئ

اختلف العلماء فی نجاسة الماء فقالت **الظاهریة والامام مالك** لا یتنجس الماء لملاقاة النجاسة ما لم یتغیر احد اوصافه الثلاثة وذهب **الحنفیة والشافعیة والحنابلة واسحاق** الی انه یتنجس القلیل بملاقاة النجاسة وان لم یتغیر احد اوصافه لکن اختلفوا فی تعیین القلیل فذهب **الامامان الشافعی واحمد** الی التحدید بالقلتین

---

[1] قوله انتهیت الی غدیر الخ قال علی القاری فی شرح النقایة واعلم ان علماءنا اتفقوا علی ان الغدیر العظیم فی حکم الجاری واختلفوا بماذا یعتبر فقال المتقدمون بعدم تحرك

وقال الامام ابوحنيفة على ما فى الهداية ان الغدير العظيم الذى لا يتحرك احد طرفيه بتحريك الطرف الآخر اذا وقعت نجاسة فى احد جانبيه جاز الوضوء من الجانب الآخر وبعضهم قدروا المساحة عشرا فى عشر بذراع الكرباس توسعة للامر على الناس وعليه الفتوى۔

طرفه عند تحريك الطرف الآخر بان لا ينخفض ولا يرتفع عن ساعته ثم عن ابى حنيفة رحمه الله تحريك الاغتسال لان الحاجة الى الحياض فيه اشد وهو رواية عن ابى يوسف وعنه تحريك اليد توسعة على الناس وعن محمد تحريك التوضى لانه الوسط وهو رواية عن ابى حنيفة وفى الغاية ظاهر الرواية عن ابى حنيفة اعتباره بغلبة الظن بان غلب على ظن المتوضى وصول النجاسة الى الجانب الآخر لا يتوضأ به والا توضأ قال وهو الاصح وقال ابوعصمة كان محمد يقدره بعشر فى عشر ثم رجع الى قول ابى حنيفة وقال لا اقدر فيه شيأ لكن التقدير مختار ابن المبارك ومشائخ بلخ وجماعة من المتاخرين قال ابو الليث وعليه الفتوى وبه قال صاحب الهداية ثم اعلم ان الشافعى قدره بقلتين بحديث القلتين قلنا ضعفه جماعة منهم الحافظ ابن عبد البر والقاضى اسماعيل بن اسحاق وابوبكر بن العربى المالكيون وقال البيهقى انه ليس بالقوى وقد تركه الغزالى والرويانى مع شدة اتباعهما للشافعى وعن استاذ البخارى على بن المدنى انه قال لم يثبت حديث القلتين ولان ابن العباس وابن الزبير امرا بنزح ماء زمزم حين مات فيها الزنجى ولو كان هذا صحيحا لاحتج به بقية الصحابة والتابعين عليهما به فيرد لكبير الوضوء مما مسته النار ثم حديث القلتين ضعفه ابوداؤد ايضا للاضطراب فى سنده كذا فى متنه اهـ وقال فى احياء السنن وما روى

وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حریم البیر اربعون ذراعا من جوانبھا کلھا رواہ احمد وعن الحسن ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من احتفر بیرا کان لہ ما حولھا اربعون ذراعا رواہ ابویوسف وروی ابن ماجۃ والطبرانی عن عبد اللہ بن مغفل نحوہ مرفوعا وعن الشعبی انہ قال حریم البیر اربعون ذراعا من ھھنا وھھنا وھھنا وھھنا لایدخل احد فی حریمہ ولافی مائہ رواہ ابویوسف وقال صدر الشریعۃ فیکون لھا حریمھا من کل جانب عشرۃ ففھم من ھذا انہ اذا اراد آخران یحفر فی حریمھا بیرا یمنع منہ لانہ یجذب الماء الیھا وینقص الماء فی البیر الاولی وان اراد ان یحفر بیر بالوعۃ یمنع ایضا لسرایۃ النجاسۃ الی البیر الاولی وتنجیس مائھا ولایمنع فی ماوراء الحریم وھو عشر فی عشر فنعلم ان الشرع اعتبر العشر

من احادیث القلتین یحمل علی ما اذا کان الماء مبسوطا علی الارض کما یکون فی الحیاض وقد وقعت الاحادیث فی جواب السؤال عنھا والمبسوط من القلتین اذا کان عمقہ بحیث لا ینحسر الارض بالاغتراف منہ کان فی العھدۃ حیث لایتحرک طرف منہ بحرکۃ طرف آخر وھذا ھو حد الکثیر فی المذھب وقد روہ للضبط علی العوام بعشر فی عشر ھذا من افادات سید العلماء فی عصرہ مولانا رشید احمد المحدث الگنگوھی وجربناہ نحن فوجدناہ کذلک والسر فی قید البسط ان النجاسۃ یضمحل ولا یوثر فی کل وجہ الماء الذی ھو محل للاغتراف للوضوء واذا قل السعۃ قوی اثرا لنجاسۃ فی اجزاء وجہ الماء فتدبر ۱۲

فی العشر فی عدم سرایۃ النجاسۃ حتی لوکانت النجاسۃ تسری یحکم بالمنع
وعن الواقدی قال ان بیر بضاعۃ کانت فیہ طریقاً للماء الی البساتین
فکان الماء لایستقر فیہا فکان حکم مائہا کحکم ماء الانہار رواہ الطحاوی
وفی السعایۃ ان جماعۃ من النقاد قد وثقوا الواقدی وقال العینی
فی البنایۃ ان الواقدی وھو من اھل المدینۃ اعلم بہا لہا ومن انکرہ
فلعل مرادہ انہ لم یکن ماء جار علی وجہ الارض وماء بضاعۃ کان جاریاً
تحت الارض۔ وعن راشد بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الماء لاینجسہ شئی الا ما غلب علی لونہ او طعمہ او ریحہ
رواہ الطحاوی والدارقطنی مرسلا وصحح ابوحاتم ارسالہ وروی ابن
ماجۃ والطبرانی فی الاوسط والکبیر نحوہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال
سأل رجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب
البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضأنا بہ عطشنا افنتوضأ بماء البحر
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور ماؤہ والحل میتتہ رواہ
مالک والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی ومحمد وعن
سلمان رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا سلمان کل
طعام وشراب وقعت فیہ دابۃ لیس لہا دم فماتت فیہ فھو حلال اکلہ
وشربہ ووضوءہ رواہ الدارقطنی۔ وعن ام ھانئ قالت اغتسل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو ومیمونۃ فی قصعۃ فیہا اثر العجین
رواہ النسائی وابن ماجۃ۔ وعن ابی زید عن عبد اللہ بن مسعود
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ لیلۃ الجن ما فی اداوتک قال قلت
نبیذ قال تمرۃ طیبۃ وماء طھور رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ والبزار

والطبرانی والدارقطنی وابن عدی وزاد احمد والترمذی وابن ابی شیبة والطحاوی فتوضأ منه وقال الترمذی ابوزید مجهول والجواب عنه ان ابابکر بن العربی ذکر فی شرح جامع الترمذی ان ابازید مولی عمرو بن حریث روی عنه راشد بن کیسان العبسی الکوفی وابوروق وبهذا یخرج عن حد الجهالة ولا یعرف الا بکنیة فیجوز ان یکون الترمذی اراد به انه مجهول الاسم ولا یضر ذلك فان جماعة من الرواة لا تعرف اسماؤها وانما عرفوا بالکنی کذا ذکره الامام ابن الهمام والعینی۔ وقال صاحب المشکاة صح عن علقمة عن عبد الله بن مسعود قال لم اکن لیلة الجن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم رواه مسلم والجواب عنه من وجوه احدها انه ذکر الامام ابن الهمام ان ما روی عن ابن مسعود انه سئل عن لیلة الجن فقال لم اکن لیلة الجن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فهو معارض بما فی حدیث ابن ابی شیبة من انه کان معه وروی ایضا ابوحفص بن شاهین عنه انه قال کنت مع النبی صلی الله علیه وسلم لیلة الجن وعنه انه رأی قوما من الزط فقال هؤلاء اشبه من رأیت بالجن لیلة الجن والاثبات مقدم علی النفی وثانیها ما ذکره الحافظ ابن حجر وغیره فی التطبیق بین روایات الاثبات وبین روایات النفی ان ابن مسعود لم یکن مع النبی صلی الله علیه وسلم فی موضع ملاقاته مع الجن وقراءته القرآن علیهم وانما جلس حیث خط له رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ان اتاه کما فی مسند احمد فحیث نفی ابن مسعود او غیره معیته اراد بها المعیة الخاصة فلا تنافی بینه وبین روایة المعیة فی تلك اللیلة

وثالثها انه ذکر العینی ان اربعة عشر رجلا وواشرکة ابن مسعود مع النبی صلی الله علیه وسلم لیلة الجن وذلک کاف للاستدلال انتهی وروی عن علی رضی الله تعالی عنه انه کان لایری باسا بالوضوء بنبیذ التمر وبه قال الحسن والاوزاعی وقال عکرمة النبیذ وضوء من لم یجد الماء قاله فی عمدة القاری. وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم السنور سبع رواه الحاکم وصححه وروی الدارقطنی واحمد نحوه.

وعن کبشة بنت کعب بن مالک وکانت تحت ابن ابی قتادة ان ابا قتادة دخل علیها فسکبت له وضوءا فجاءت هرة تشرب منه فاصغی لها الاناء حتی شربت قالت کبشة فرآنی انظر الیه فقال اتعجبین یا ابنة اخی قالت فقلت نعم فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انها لیست بنجس انها من[1] الطوافین علیکم والطوافات رواه مالک واحمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی ومحمد وقال الترمذی حسن صحیح. وعن داؤد بن صالح بن دینار عن امه ان مولاتها ارسلتها بهریسة الی عائشة قالت فوجدتها تصلی فاشارت الی ان ضعیها فجاءت هرة فاکلت منها فلما انصرفت عائشة من صلاتها اکلت من حیث اکلت الهرة فقالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انها لیست بنجس انها من الطوافین علیکم وانی رأیت رسول الله

---

[1] قوله من الطوافین افاد الشیخ ان علة الطواف تدل علی ان الاصل فیها النجاسة وانما عفی عنها للحاجة فیکون سؤر جمیع السباع نجسا الا فیما تتحقق فیه الضرورة وهی الهرة قاله فی تعلیق احیاء السنن ۱۲-

صلی اللہ علیہ وسلم یتوضأ بفضلہا رواہ ابوداؤد وقال النیموی اسنادہ حسنٌ وروی الترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ولغت فیہ الھرۃ غسل مرۃ وصححہ وروی الطحاوی وآخرون عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال طھور الاناء اذا ولغ فیہ الھران یغسل مرۃ او مرتین وقال الدارقطنی ھذا صحیح وعن ابی ھریرۃ قال اذا ولغ الھر فی الاناء فاھرقہ واغسلہ مرۃ رواہ الدارقطنی موقوفا واسنادہ صحیح وقال الحلبی ان المتعلق بالسباع حکمان حکم السؤر وحکم اللحم فثبت فی الھرۃ حکم اللحم وھو الحرمۃ لعدم المعارض وحکم الضرورۃ وحکم السؤر شیئان النجاسۃ کسباع البھائم والکراھۃ کسباع الطیر فاذا انتفی ارادۃ النجاسۃ لعلۃ الطواف قلنا نعین ارادۃ الکراھۃ وبہ قال ابوحنیفۃ وعن الشافعی انہ طاھر وعن جابر بن عبد اللہ قال نھی[1] النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر ورخص فی لحوم الخیل رواہ البخاری وفی روایۃ لہ عن ابن عمر نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن لحوم الحمر الاھلیۃ یوم خیبر وعن عمر بن الخطاب

---

[1] قولہ نھی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخ تعارضت الادلۃ فی اباحۃ لحمہ وحرمتہ وایضا اختلف الصحابۃ فی نجاستہ وطھارتہ فروی عن ابن عباس طھارتہ وروی عن ابن عمر کراھتہ فاوجب الشک فی سؤرہ والاصح فی التمسک علی ما فی البحر والبنایۃ وغیرھما ھو التردد فی الضرورۃ فان الحمار تربط فی الدور والافنیۃ ویشرب من الاوانی وللضرورۃ اثر فی اسقاط النجاسۃ کما فی سؤر الھرۃ والفارۃ الا ان الضرورۃ فی الحمار دون الضرورۃ فیھما لدخولھما مضائق البیت دونہ ولولم یکن

رضی اللہ عنہ قال لا تغتسلوا بالماء المشمس فانہ یورث البرص رواہ الدارقطنی۔ وعن اسلم مولی عمران عمر بن الخطاب کان یسخن لہ ماء فی قمقمۃ ویغتسل بہ رواہ الدارقطنی وقال اسنادہ صحیح وعن اسلم ان عمر کان یتوضأ بالحمیم ویغتسل بہ رواہ سعید بن منصور

الضرورۃ ثابتۃ اصلا کما فی الکلب والسبع لوجب الحکم بالنجاسۃ بلا اشکال ولو کانت الضرورۃ فیہ کضرورۃ الفارۃ والھرۃ لوجب الحکم باسقاط النجاسۃ بلا اشکال فلما ثبتت الضرورۃ من وجہ دون وجہ واستوی موجب النجاسۃ والطہارۃ تساقطا المتعارض ووجب المصیر الی الاصل والاصل ھھنا شیأن الطہارۃ فی جانب الماء والنجاسۃ فی جانب اللعاب فبقی الامر مشکلا ھذا حاصل ما فی السعایۃ۱۲ لہ قولہ لا تغتسلوا بالماء المشمس الخ قال فی رد المحتار اقول وقدمنا فی مندوبات الوضوء عن الامداد ان منہا ان لا یکون بماء مشمس وبہ صرح فی الحلیۃ مستدلا بما صح عن عمر من النہی عنہ ولذا صرح فی الفتح بکراہتہ ومثلہ فی البحر وقال فی معراج الدرایۃ وفی القنیۃ وتکرہ الطہارۃ بالمشمس لقولہ صلی اللہ علیہ وسلم لعائشۃ رضی اللہ عنہا حین سخنت الماء بالشمس لا تفعلی یا حمیراء فانہ یورث البرص وعن عمر مثلہ وفی روایۃ لا یکرہ وبہ قال مالک واحمد وعند الشافعی یکرہ ان قصد تشمیسہ وفی الغایۃ وکرہ بالمشمس فی قطر حار فی اوان منطبعۃ واعتبار القصد ضعیف وعدمہ غیر مؤثر اھ ما فی المعراج فقد علمت ان المعتمد الکراھۃ عندنا لصحۃ الاثر وان عدمہا روایۃ والظاہر انہا تنزیہیۃ عندنا ایضا بدلیل عدہ فی المندوبات فلا فرق حینئذ بین مذہبنا ومذہب الشافعی فاغتنم ھذا التحریر ۱۲

وعن ابن عباس قال لا بأس ان یغتسل بالحمیم ویتوضأ منه رواه عبد الرزاق بسند صحیح

باب تطهیر النجاسات

وقول الله عز وجل وثیابك فطهر وقوله من ماء مهین وقوله ومن اصوافها واوبارها واشعارها اثاثا ومتاعا الی حین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا ولغ الکلب فی اناء احدکم فلیهرقه ولیغسله ثلاث مرات رواه ابن عدی وروی الدارقطنی نحوه مرفوعا۔ وعنه قال اذا ولغ الکلب فی الاناء فاهرقه ثم اغسله ثلاث مرات رواه الدارقطنی موقوفا فی نصب الرایة قال الشیخ تقی الدین فی الامام وهذا اسند صحیح وروی الطحاوی نحوه۔ وعنه انه کان اذا ولغ الکلب فی الاناء اهراقه ثم غسله ثلاث مرات رواه الدارقطنی بسند صحیح۔ وعن معمر قال سألت الزهری عن الکلب یلغ فی الاناء قال یغسل ثلث مرات رواه عبد الرزاق۔ وعن ابن عمر قال کنت ابیت فی المسجد فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وکنت فتی شابا عزبا وکانت الکلاب تبول وتقبل وتدبر فی المسجد ولم یکونوا یرشون شیأ من ذلك رواه ابوداؤد وسکت عنه وروی البخاری نحوه۔ وقال ابوداؤد فیه دلیل علی طهور الارض اذا یبست وعن محمد بن الحنفیة قال ذکاة الارض یبسها رواه ابن ابی شیبة وفی روایة له عن ابی جعفر الباقر رحمه الله مثله وعن ابی قلابة قال جفوف الارض طهورها رواه عبد الرزاق وروی ابن ابی شیبة

نحوه ورجاله رجال الصحيح۔ وعن اسماء بنت ابی بکر قالت سألت امرأة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ارأیت احدانا اذا اصاب ثوبها الدم من الحیضة کیف تصنع فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اصاب ثوب احداکن الدم من الحیضة فلتقرصه ثم لتنضحه[1] بماء ثم لتصل فیه متفق علیه وروی ابن ابی شیبة فی مصنفه عن سعید بن جبیر قال ان کان بعض امهات المؤمنین لتقرص الدم عن ثوبها بریقها وعن الحسن بن علی رضی الله عنهما انه رأی فی قمیصه دما فبزق فیه ثم دلکه وروی عن عمر رضی الله عنه ومیمون بن مهران مثله وروی البخاری فی باب هل تصلی المرأة فی ثوب حاضت فیه عن عائشة رضی الله عنها انها قالت ما کان لاحدانا الا ثوب واحد تحیض فیه فاذا اصابه شیء من

---

[1] قوله ثم لتنضحه بماء الخ قال الخطابی ان فیه دلیلاً علی تعیین الماء لازالة النجاسة وکذا استدل به البیهقی فی سننه وهو مذهب مالکؒ والشافعیؒ واحمدؒ ومحمدؒ وزفرؒ اذ قالوا ان الطهارة من النجاسة لا تحصل الا بما یحصل به طهارة الحدث وقال الامام الاعظم وابو یوسف رضی الله عنهما یجوز التطهیر بکل مائع طاهر وانت خبیر بانه لاحجة لهم علی الحنفیة فی هذا الحدیث لان فیه طهارة الثوب بالماء ولا ینکره احد والخلاف فی الطهارة بغیر الماء والحدیث لا یتناوله نفیا ولا اثباتا بل ساکت عنه فلیت شعری کیف استدل به الخطابی والبیهقی وایضا فحکم النجاسة اخف من الحدث بدلیل ما ورد عن عائشة وسعید بن جبیر وغیرهما وبدلیل صحة صلوة المجمر بالحجر ولو بقی هنالک اثر النجاسة بخلاف الطهارة عن الحدث

۱ دم قالت (ای فعلت) بريقها فمصعته[1] بظفرها ويروى فقصعته وعن ام سلمة قالت لها امرأة انی اطيل ذيلی وامشی فی المكان القذر[2] قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهره ما بعده رواه مالك والشافعی واحمد والترمذی وابوداؤد والدارمی وقال المرأة ام ولد لابراهيم بن عبد الرحمن بن عوف۔ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وطئ احدكم بنعله الاذى فان التراب له طهور رواه ابوداؤد باسناد صحيح ولابن ماجة معناه ورواه الحاكم فی المستدرك وقال الحديث صحيح على شرط مسلم۔ وعن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء احدكم الى المسجد فلينظر فان رأى فی نعله اذى وقذرا فليمسحه وليصل فيهما رواه ابوداؤد وروى ابن حبان والحاكم نحوه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وطئ احدكم الاذى بنعله او خفيه فطهورهما التراب رواه الطحاوی وابن خزيمة وعن يحيى بن وثاب قال سئل ابن عباس خرج الى الصلوة فوطئ على عذرة

ويبقى على البدن لمعة كالذرة لم يصبها الماء لم تصح طهارته الا بغسلها فافهم هذا نبذة ما ذكره فی اوجز المسالك ومن شاء التفصيل فلينظر ثمه ۱۲۔

[1] قوله فمصعته الخ والمصع بمهملتين الاذهاب والقصع بمهملتين الدلك كذا فی شرح النقاية ۱۲۔

[2] قوله فی المكان القذر هذا يقيد باليابس وهذا التاويل على تقدير صحة الحديث متعين عند الكل لانعقاد الاجماع على ان الثوب اذا اصابته نجاسة لا يطهر الا بالغسل بخلاف الخف فان فيه خلافا فاطلاق التطهير مجازی كذا فی المرقات ۱۲۔

قال ان كانت رطبة غسل ما اصابه وان كانت يابسة لم تغسله رواه ابن ابي شيبة ورجاله رجال الصحيح. وعن الاسود وهمام عن عائشة قالت كنت افرك المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم واما منا ابوحنيفة وبرواية علقمة والاسود واما منا ابي حنيفة عن عائشة نحوه وفيه ثم يصلي فيه قال الطحاوي وليس في هذا عندنا دليل على طهارة المني فقد يجوز ان يكون كانت تفعل به هذا فيطهر بذلك الثوب والمني في نفسه نجس كما قد روي فيما اصاب النعل والخف من الاذى فكان التراب يجزئ من غسلهما وليس في ذلك دليل على طهارة الاذى في نفسه فكذلك ما روي في المني يحتمل ان يكون كان حكمه كذلك يطهر الثوب بازالتهم اياه عنه بالفرك وهو في نفسه نجس كما كان الاذى يطهر النعل بازالتهم اياه عنها وهو في نفسه نجس وعن عائشة قالت كنت افرك المني من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يابسا واغسله اذا كان رطبا رواه الدارقطني والبيهقي والطحاوي وابوعوانة في صحيحه وقال النيموي اسناده صحيح. وعن عمار بن ياسر قال اتى علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا على بئر ادلو ماء في ركوة قال يا عمار ما تصنع قلت يا رسول الله بابي انت وامي اغسل ثوبي من نخامة اصابته فقال يا عمار انما يغسل الثوب من خمس من الغائط والبول والقئ والدم والمني يا عمار ما نخامتك ودموع عينيك والماء الذي في ركوتك الا سواء رواه الدارقطني. وعن سليمان ابن يسار

---

[1] قوله رواه الدارقطني من حديث ثابت بن حماد عن علي بن زيد عن سعيد بن المسيب

قال سألت عائشة عن المنی یصیب الثوب فقالت کنت اغسله من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم فیخرج الی الصلوة واثر الغسل فی ثوبه متفق علیه۔ وعن معاویة بن ابی سفیان انه سأل ام حبیبة زوج النبی صلی الله علیه وسلم هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی الثوب الذی کان یجامع فیه قالت نعم اذا لم یر فیه اذیً رواه النسائی وابوداؤد واسناده صحیح وقال ابن الملك والشیخ عبد الحق ان هذه الاحادیث ادلة علی نجاسة المنی کما هو قول امام المذهب ابی حنیفة رحمه الله تعالی انتهی وکذا رطوبة فرج المرأة نجسة فانها مخلوطة بالمنی النجس قاله فی تعلیق احیاء السنن۔ وعن عائشة قالت اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بصبی فبال علی ثوبه فدعا بماء فاتبعه ایاه رواه البخاری والنسائی ومحمد وروی الطحاوی نحوه وقال اتباع الماء حکمه حکم الغسل الا تری ان رجلا لو اصاب ثوبه عذرة فاتبعها الماء حتی ذهب بها ان ثوبه قد طهر وعنها قالت اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بصبی یرضع فبال فی حجره فدعا بماء فصبه علیه رواه مسلم۔ وعنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم

عن عار الحدیث علی بن زید روی له مسلم مقرونا به وقال العجلی لا بأس به وفی موضع اخر فکتب حدیثه وروی له الحاکم فی المستدرك وقال الترمذی صدوق واما ثابت فلم یتهمه احد بالوضع غیر البیهقی مع انه ذکره فی کتابه المعرفة ولم ینسبه الی الوضع وانما حکی فیه قول الدارقطنی وابن عدی وقال البزار وثابت بن حماد کان ثقة ولا یعرف انه روی غیر هذا الحدیث وله متابع رواه الطبرانی

يوتى بالصبيان فيدعو لهم فاتى بصبى مرة فبال عليه فقال صبوا عليه الماء صبا رواه الطحاوى واسناده صحيح وعن ابى ليلى انه كان عند رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلى بطنه الحسن او الحسين قال فبال حتى رأيت بوله على بطن رسول الله صلى الله عليه وسلم اساريع قال فوثبنا اليه قال فقال دعوا ابنى ولا تفزعوا ابنى قال ثم دعا بماء فصبه عليه رواه احمد وروى الطحاوى نحوه۔ وعن سماك بن حرب قال ان ام الفضل قالت يا رسول الله رأيت ان عضوا من اعضائك فى بيتى قال تلد فاطمة غلاما وترضعيه بلبن قثم فولدت حسينا فاخذته فبينا هو يقبله اذ بال عليه فقرصته فبكى فقال آذيتنى فى ابنى ثم دعا بماء فحدره حدرا رواه احمد وروى الطحاوى نحوه۔ وعن الحسن عن امه انها ابصرت ام سلمة تصب على بول الغلام ما لم يطعم فاذا طعم غسلته وكان تغسل بول الجارية رواه ابوداؤد۔ وعن عبد الله بن عكيم قال اتانا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب[1] رواه الترمذى وابوداؤد والنسائى وابن ماجة والطحاوى

فى معجمه الكبير وفيه ابراهيم قاله العلامة العينى فى شرح الهداية ١٢۔

[1] قوله ولا عصب وقال فى رد المحتار وعصبها اى الميتة طاهر على المشهور اى من طهارة العصب كما جزم به فى الوقاية والدرر وغيرهما بل ذكر فى البدائع ثم تبعه فى الفتح انه لاخلاف فيه لكن تعقبه فى البحر بانه فى غاية البيان ذكر فيه روايتين احدها انه طاهر لانه عظم والاخرى انه نجس لان فيه حياة والحس يقع به وصحح فى السراج الثانية ١٢۔

وقال البیہقی فیہ دلیل علی نہی الانتفاع بجلود المیتۃ قبل الدباغ کذا
قال ابن حبان فی صحیحہ وفی سنن ابی داؤد قال النضر بن شمیل یسمی اہابا
ما لم یدبغ فاذا دبغ لا یسمی اہابا وانما یقال لہ شن وقربۃ وعن سودۃ
زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت ماتت لنا شاۃ فدبغنا مسکہا ثم
مازلنا ننبذ فیہ حتی صار شنا رواہ البخاری وروی امامنا ابوحنیفۃ
والطحاوی نحوہ۔ وعن عبد اللہ بن عباس قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دبغ الاہاب فقد طہر رواہ مسلم ومحمد
وروی الطحاوی نحوہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت رواہ مالک وابوداؤد
ومحمد وعن سلمۃ بن المحبق قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جاء فی غزوۃ تبوک علی اہل بیت فاذا قربۃ معلقۃ فسأل الماء فقالوا
لہ یا رسول اللہ انہا میتۃ فقال دباغہا طہورہا رواہ احمد وابوداؤد
والطحاوی وفی التلخیص اسنادہ صحیح۔ وعن ابن عباس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما اہاب دبغ فقد طہر رواہ امامنا
ابوحنیفۃ والترمذی والطحاوی وابن ماجۃ۔ وعن جابر بن عبد اللہ
قال کنا نصیب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مغانمنا من المشرکین
الاسقیۃ فنقتسمہا وکلہا میتۃ فننتفع بذلک رواہ الطحاوی۔ وعن
عبد اللہ بن عباس قال تصدق علی مولاۃ لمیمونۃ بشاۃ فماتت فمر بہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ہلا اخذتم اہابہا فدبغتموہ
فانتفعتم بہ فقالوا انہا میتۃ فقال انما حرم اکلہا متفق علیہ وروی الطحاوی
ومحمد نحوہ۔ وعنہ قال ماتت شاۃ لسودۃ بنت زمعۃ فقالت یا رسول اللہ

ماتت فلانة تعنى الشاة قال فلولا اخذتم مسكها فقالت ناخذ مسك شاة قد ماتت فقال النبى صلى الله عليه وسلم انما قال الله قل لا اجد فيما اوحى الىّ محرما على طاعم يطعمه الآية فانه لا بأس بان تدبغوه فتنتفعوا به قالت فارسلت اليها فسلخت مسكها فدبغته فاتخذت منه قربة حتى تخرقت رواه الطحاوى واحمد باسناد صحيح ـ وعن ميمونة قالت مر على النبى صلى الله عليه وسلم رجال من قريش يجرون شاة لهم مثل الحمار فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم لو اخذتم اهابها قالوا انها ميتة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يطهرها الماء والقرظ رواه احمد وابوداؤد والطحاوى ـ وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم استمتعوا بجلود الميتة اذا هى دبغت ترابا كان او رمادا او ملحا او ما كان[1] بعد ان يظهر صلاحه رواه الدارقطنى وعن ابراهيم قال كل شئ يمنع الجلد من الفساد فهو دباغ رواه محمد فى الآثار ـ وعن عبيد الله بن عبد الله بن عباس انما حرم

---

[1] قوله او ما كان بعد ان يظهر صلاحه وقال فى رد المحتار والتشميس اى ونحوه من الدباغ الحكمى واشار به الى خلاف الامام الشافعى والى انه لا فرق بين نوعى الدباغة فى سائر الاحكام قال فى البحر الا فى حكم واحد وهو انه لو اصابه الماء بعد الدباغ الحقيقى لا يعود نجسا باتفاق الروايات وبعد الحكمى فيه روايتان اهـ والاصح عدم العود قهستانى عن المضمرات وقيد الخلاف فى مختارات النوازل بما اذا دبغ بالحكمى قبل الغسل بالماء قال فلو بعده لا تعود نجاسته اتفاقا ١٢ ـ

رسول الله صلى الله عليه وسلم من الميتة لحمها فاما الجلد والشعر والصوف فلا بأس به رواه الدارقطني۔ وعنه قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم قال قل لا اجد فيما اوحى الى محرما على طاعم يطعمه الا كل شئ من الميتة حلال الا ما اكل منها فاما الجلد والقرون والشعر والصوف والسن والعظم فكله حلال لانه لا يذكى رواه الدارقطني۔

وعن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يمتشط بمشط من عاج رواه البيهقي۔ وعنه قال لما رمى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجمرة نحر نسكه ثم ناول الحالق شقه الايمن فحلقه فاعطاه اباطلحة ثم ناوله شقه الايسر فحلقه فقال اقسمه بين الناس رواه الترمذي وقال صاحب العناية وعلي القاري فيه دليل على طهارة شعر الآدمي

وعن المقدام بن معد يكرب قال نهى[1] رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس جلود السباع والركوب عليها رواه ابوداؤد والنسائي۔

---

[1] قوله نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس جلود السباع الخ هذا النهي نهي تحريم عند الشافعي لان استعمالها اما قبل الدباغ فلا يجوز لانها نجسة واما بعده فان كان عليه الشعر فهي ايضا نجسة لان الشعر لا يطهر بالدباغ عنده لان الدباغ لا يغير الشعر عن حاله والنهي نهي تنزيه هذا عند ابي حنيفة لان الشعر طاهر عنده فان لبس جلود السباع والركوب عليها من دأب الجبابرة والاعاجم وعمل المترفين فلا يليق باهل الصلاح ويكره اخذته من المرقات ولعدم نجاستها قال في العالمگيرية عن ابي حنيفة رحمه الله تعالى لا بأس بلبس قلنسوة الثعالب كذا في المبسوط وعن ابي حنيفة رحمه الله تعالى انه

وعن ابي المليح بن اسامة عن ابيه عن النبي صلى الله عليه وسلم
نهى عن جلود السباع رواه احمد وابوداؤد والنسائي وزاد الترمذي
والدارمي ان تفترش ـ وعن ابي المليح انه كره[1] ثمن جلود السباع
رواه الترمذي وعن جابر انه كان لا يرى بجلود السباع بأسا اذا دبغت
وعن عروة بن الزبير كان له سرج نمر وعن يحيى بن عتيق قال رأيت
الحسن البصري على سرج نمر ورأيت محمد بن سيرين على سرج نمر
روى الاحاديث الثلاثة الطحاوي في مشكل الآثار وعن عبد الله
بن مسعود قال كنا نصلي مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا نتوضأ
من الموطئ رواه الترمذي وقال علي القاري فيه دليل على ان
طين الشارع معفو لعموم البلوى ـ وعن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه
رواه الحاكم وقال صحيح على شرطهما وروى البزار نحوه ورواه الدارقطني
وقال صحيح ـ وفي رواية للحاكم ان النبي صلى الله عليه وسلم لما فرغ
من دفن صحابي صالح ابتلى بعذاب القبر جاء الى امرأته فسألها عن عمله

قال لا بأس بالفرو من السباع كلها وغير ذلك من الميتة المدبوغة والمذكاة وقال
ذكاتها دباغها كذا في المحيط ولا بأس بجلود النمر والسباع كلها اذا دبغت ان يجعل
منها مصلى او ميسرة السرج كذا في الملتقط ١٢ ـ

[1] قوله كره ثمن جلود السباع قال المظهر ذلك قبل الدباغ لنجاستها اما بعده
فلا كراهة وفي فتاوى قاضي خان ان بيع جلود الميتات باطل اذا لم تكن
مذبوحة او مدبوغة كذا في المرقات ١٢ ـ

فقالت كانؑ یرعی الغنم ولا یتنزه من بوله فحینئذ قال علیه السلام استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه قال الحاکم هذا حدیث صحیح واتفق المحدثون علی صحته. وعن الحسن انه کره ابوال الابل والبقر والغنم رواه الطحاوی وفی روایة له عن ابی الاحوص قال قال عبد الله ما کان الله یجعل فی رجس او فیما حرم شفاء۔

باب المسح علی الخفین

قال الله عز وجل یایها الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰة فاغسلوا وجوهکم وایدیکم الی المرافق وامسحوا برؤسکم وارجلکم بالجرّ الی الکعبین. عن المغیرة قال مسح رسول الله صلی الله علیه وسلم علی الخفین فقلت یا رسول الله نسیت قال بل انت نسیت بهذا امرنی ربی عز وجل رواه احمد وابو داؤد. وعن عائشة قالت ما زال رسول الله صلی الله علیه وسلم یمسح منذ انزلت علیه سورة المائدة حتی لحق بالله رواه الدارقطنی وعن ابی هریرة قال ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له وضئی قال فاتیته بوضوء فتوضأ ومسح علی خفیه قلت یا رسول الله لم تغسل رجلیك قال انی ادخلتهما وهما طاهران رواه

لہ قوله کان یرعی الغنم الخ فیه دلالة علی نسخ حکم حدیث العرینیین والذی یدل علی کون حدیث العرینیین منسوخا بهذا الحدیث ان المثلة التی تضمنها حدیث العرینیین منسوخة بالاتفاق لانها کانت فی ابتداء الاسلام قاله فی نور الانوار ۱۲۔

احمد والبيهقي ـ وعن ابن عباس قال اشهد ان النبي صلى الله عليه وسلم
مسح على الخفين رواه البزار قال اما منا ابوحنيفة ماقلت بالمسح حتى
جاء لي فيه مثل ضوء النهار واخاف الكفر على من لم ير المسح على الخفين ـ
وعن اسامة بن زيد قال دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم
وبلال الاسواف فذهب لحاجته ثم خرج قال اسامة فسألت بلالا
ما صنع فقال بلال ذهب النبي صلى الله عليه وسلم لحاجته ثم توضأ
فغسل وجهه ويديه ومسح برأسه ومسح على الخفين ثم صلى رواه
النسائي ـ وعن عباد بن زياد من ولد المغيرة بن شعبة ان النبي
صلى الله عليه وسلم ذهب لحاجته في غزوة تبوك قال فذهبت معه
بماء قال فجاء النبي صلى الله عليه وسلم فسكبت عليه قال فغسل
وجهه ثم ذهب يخرج يديه فلم يستطع من ضيق كمي جبته فاخرجها
من تحت جبته فغسل يديه ومسح برأسه ومسح على الخفين ثم جاء
رسول الله صلى الله عليه وسلم وعبد الرحمن بن عوف يؤمهم قد صلى
بهم سجدة فصلى معهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صلوا الركعة التي
بقيت ففزع الناس له ثم قال لهم قد احسنتم رواه محمد في الموطا وروى
البخاري نحوه ـ وعن ابي بكرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه
رخص للمسافر ثلاثة ايام ولياليهن وللمقيم يوما وليلة اذا تطهر فلبس
خفيه ان يمسح عليهما رواه الاثرم في سننه وابن خزيمة والدارقطني
وقال الخطابي هو صحيح الاسناد هكذا في المنتقى وصححه ابن خزيمة
وعن شريح بن هانئ قال سألت علي بن ابي طالب عن المسح على الخفين
فقال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة ايام ولياليهن للمسافر ويوما وليلة

للمقيم رواه مسلم وروى الطحاوى نحوه - وعن صفوان بن عسال قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلثة ايام ولياليهن للمسافر ويوم
وليلة للمقيم لا تنزعه من نوم ولا بول ولا غائط الا من جنابة رواه
الطبرانى فى الكبير وروى الترمذى والنسائى نحوه - وعن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا توضأ احدكم ولبس خفيه
فليصل فيهما وليمسح عليهما ثم لا يخلعهما ان شاء الا من جنابة رواه
الدارقطنى والحاكم وصححه - وعن ابى عثمان النهدى قال اختلف
سعد وابن عمر فى المسح على الخفين فقال سعد امسح على الخفين فقال
ابن عمر لا امسح فقال سعد بينى وبينك ابوك فقد منا على عمر فذكرنا
ذلك له فقال عمر عمك اعلم منك اذا لبست خفيك على طهارة ثم
احدثت توضأت ومسحت على خفيك اجزأ مسح ذلك الى ساعتك
تلك من ليل كان او نهار رواه سعيد بن منصور - وعن المغيرة بن
شعبة قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بال ثم توضأ ومسح
على خفيه ووضع يده اليمنى على خفه اليمنى ويده اليسرى على
خفه اليسرى ثم مسح اعلاهما مسحة واحدة حتى كانى انظر الى اصابع
رسول الله صلى الله عليه وسلم على الخفين رواه ابن ابى شيبة وروى
البيهقى نحوه - وعن على انه قال لو كان الدين بالرأى لكان اسفل
الخف اولى بالمسح من اعلاه وقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يمسح على ظاهر خفيه رواه ابو داؤد باسناد حسن وللدارمى معناه
وفى التلخيص اسناده صحيح - وعن جابر قال مر رسول الله صلى الله
عليه وسلم برجل يتوضأ فغسل خفيه فنخسه برجله وقال ليس هكذا

السنة امرنا بالمسح هكذا وامر بيديه على خفيه رواه الطبرانی فی الاوسط وفی روایة له ثم اراه بيده من مقدم الخفين الى اصل الساق مرة وفرج بين اصابعه وفی رواية لابن المنذر عن عمر بن الخطاب انه مسح على خفيه حتى رؤی اثار اصابعه على خفيه خطوطا. وعن الحسن قال المسح على الخفين خطوطا بالاصابع رواه سعيد بن منصور. وعن ابی موسی قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على جوربيه ونعليه رواه الطحاوی وروی احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجة نحوه وقال الطحاوی لانری المسح على النعلين وكان من الحجة فی ذلك انه قد يجوز ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم مسح على نعلين تحتهما جوربان وكان قاصدا بمسحه ذلك الى جوربيه لاالى نعليه وجورباه مما لوكانا عليه بلا نعلين جازله ان يمسح عليهما فكان مسحه ذلك مما اراد به الجوربين فاتی ذلك على الجوربين والنعلين فكان مسحه على الجوربين هو الذی تطهر به ومسحه على النعلين فضل فلما احتمل حديثه ما ذكرنا ولم يكن فيه حجة فی جواز المسح على النعلين التمسنا ذلك من طريق النظر لنعلم كيف حكمه فرأينا الخفين اللذين قد جوز المسح عليهما اذا تخرقا حتى بدت القدمان منهما او اكثر القدمين فكل قد اجمع انه لا يمسح عليهما فلما كان المسح على الخفين انما يجوز اذا غيبا القدمين ويبطل ذلك اذا لم يغيبا القدمين وكانت النعلان غير مغيبين للقدمين ثبت انهما كالخفين اللذين لا يغيبان القدمين وعن عبد خير قال رأيت عليا وهو يعرض اهل السجون بال ثم توضأ ومسح على جوربيه رواه سعيد بن منصور. وعن ابراهيم قال ان ابن مسعود كان

یمسح علی خفیہ ویمسح علی جوربیہ رواہ عبد الرزاق۔ وعن بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسحوا علی الخفین والموق رواہ الطبرانی والبغوی۔ وعن عطاء بن یسار عن عبد اللہ بن رواحۃ واسامۃ بن زید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل دار حمل هو وبلال فخرج الیهما بلال فاخبرهما ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توضأ ومسح علی الموقین رواہ ابن عساکر وروی احمد وابوداؤد عن بلال نحوہ مرفوعا۔ وعن حماد عن ابراهیم انہ کان یمسح علی الجرموقین رواہ محمد فی الآثار۔ وعن هشام بن عروۃ عن ابیہ انہ رای اباہ یمسح علی الخفین علی ظهورهما لا یمسح بطونهما قال ثم یرفع العمامۃ فیمسح برأسہ رواہ محمد فی الموطا وروی عن ابن عمر انہ کان فی غزوۃ فنزع خفیہ وغسل قدمیہ ولم یعد الوضوء۔ وعن ابراهیم قال اذا کنت علی مسح وانت علی وضوء فنزعت خفیک فاغسل قدمیک رواہ محمد فی الآثار۔

باب التیمم

وقول اللہ عزوجل وان کنتم مرضی او علی سفر او جاء احد منکم من الغائط او لامستم النساء فلم تجدوا ماء فتیمموا صعیدا طیبا فامسحوا بوجوهکم وایدیکم وقولہ ولا جنبا الا عابری سبیل حتی تغتسلوا وقولہ ما یرید اللہ لیجعل علیکم من حرج ولکن یرید لیطهرکم ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون۔ عن عائشۃ قالت خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ حتی اذا کنا بالبیداء او بذات الجیش

المقطع عقد لى فاقام رسول الله صلى الله عليه وسلم على التماسه واقام الناس معه وليسوا على ماء وليس معهم ماء فاتى الناس ابابكر رضى الله عنه فقالوا الاترى ما صنعت عائشة اقامت برسول الله صلى الله عليه وسلم وبالناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء فجاء ابو بكر رضى الله عنه ورسول الله صلى الله عليه وسلم واضع رأسه على فخذى وقد نام فقال حبست رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس وليسوا على ماء وليس معهم ماء قالت عائشة فعاتبنى ابوبكر وقال ما شاء الله ان يقول وجعل يطعن بيده فى خاصرتى فلا منعنى من التحرك الا مكان رسول الله صلى الله عليه وسلم على فخذى فنام رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اصبح على غير ماء فانزل الله عز وجل آية التيمم فقال أسيد بن حضير ما هى باول بركتكم يا آل ابى بكر قالت فبعثنا البعير الذى كنت عليه فوجدنا العقد تحته رواه النسائى وروى البخارى ومسلم نحوه. وعن ابى ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصعيد الطيب وضوء المسلم وان لم يجد الماء عشر سنين فاذا وجد الماء فليمسه بشره فان ذلك خير رواه احمد والترمذى وابوداؤد وروى النسائى نحوه الى قوله عشر سنين قال الزجاج الصعيد وجه الارض كان عليه تراب اولم يكن ترابا كان او صخرا لاغبار عليه قال ولا اعلم خلافا بين اهل اللغة فى ان الصعيد وجه الارض وقال علماءنا ففى هذا الحديث دليل على ان التيمم رافع للحدث لا مبيح له وان خروج الوقت غير ناقض للتيمم بل حكمه حكم الوضوء فيصح فى الوقت وقبله ويصلى به ما شاء من فرض ونفل ولا يجمع بينهما لما فيه من الجمع بين البدل والمبدل وفى اطلاقه دلالة على نفى تخصيص النا قضية بالوجد ان خارج الصلاة.

وعن علی وعبد اللہ بن عمرو وابی ھریرۃ وجابر وابن عباس وحذیفۃ وانس وابی امامۃ وابی ذر قالوا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جعلت لی الارض کلھا مسجدا وطھورا رواہ الترمذی وروی البخاری نحوہ۔ وعن عمران قال کنا فی سفر مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلی بالناس فلما انفتل من صلاتہ اذا ھو برجل معتزل لم یصل مع القوم فقال ما منعک یا فلان ان تصلی مع القوم قال اصابتنی جنابۃ ولا ماء قال علیک بالصعید فانہ یکفیک متفق علیہ۔ وعن علی قال فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل نزلت ھذہ الآیۃ فی المسافر تصیبہ الجنابۃ فیتیمم ویصلی وفی روایۃ لا یقرب الصلوۃ الا ان یکون مسافرا تصیبہ الجنابۃ فلا یجد الماء فیتیمم ویصلی حتی یجد الماء رواہ البیھقی وابن ابی شیبۃ والفریابی وابن المنذر وابن ابی حاتم وعن ابن عباس قال فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل یقول لا تقربوا الصلوۃ وانتم جنب اذا وجدتم الماء فان لم تجدوا الماء فقد احلت لکم ان تمسحوا بالارض رواہ ابن جریر وعبد بن حمید من طرق۔ وعنہ فی قولہ ولا جنبا الا عابری سبیل قال ھو المسافر لا یجد الماء فیتیمم ویصلی رواہ الطبرانی وابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق وعن ابی ھریرۃ قال ان ناسا من اھل البادیۃ اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا انا نکون بالرمال الاشھر الثلاثۃ والاربعۃ ویکون فینا الجنب والنفساء والحائض ولسنا نجد الماء فقال علیکم بالارض ثم ضرب بیدہ الارض لوجھہ ضربۃ واحدۃ ثم ضرب ضربۃ اخری فمسح بھا علی یدیہ الی المرفقین رواہ احمد والطبرانی وابو یعلی وعن جابر قال جاء رجل فقال اصابتنی جنابۃ

دانى تمعكت فى التراب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اضرب هكذا وضرب بيديه الارض فمسح وجهه ثم ضرب بيديه الى المرفقين رواه الحاكم فى المستدرك وقال اسناده صحيح وفى رواية للطحاوى ثم نفضهما وعنه عن النبى صلى الله عليه وسلم قال التيمم ضربة للوجه وضربة للذراعين الى المرفقين رواه الدارقطنى وقال رجاله كلهم ثقات وروى الحاكم مثله وقال صحيح الاسناد وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم التيمم ضربتان ضربة للوجه وضربة لليدين الى المرفقين رواه الحاكم والدارقطنى وابن عدى وروى البزار عن عائشة مثله مرفوعا۔ وعن الاسلع قال ارانى رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف امسح فضرب بكفيه الارض رفعهما لوجهه ثم ضرب ضربة اخرى فمسح ذراعيه باطنهما وظاهرهما حتى مس بيديه المرفقين رواه البيهقى والدارقطنى والطبرانى۔ وعن عمرو بن العاص قال لما بعثنى النبى صلى الله عليه وسلم عام ذات السلاسل احتلمت فى ليلة باردة شديدة البرد فاشفقت ان اغتسلت ان اهلك فتيممت ثم صليت باصحابى الصبح فلما قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرت ذلك له فقال يا عمرو صليت باصحابك وانت جنب قلت نعم يا رسول الله انى احتلمت فى ليلة باردة شديدة البرد فاشفقت ان اغتسلت ان اهلك وذكرت قول الله ولا تقتلوا انفسكم ان الله كان بكم رحيما فتيممت ثم صليت فضحك رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يقل شيأ رواه احمد وابوداؤد والحاكم وابن المنذر وابن ابى حاتم وروى الطبرانى نحوه۔ وعن على فى الرجل يكون فى السفر فتصيبه الجنابة

ومعہ الماء القلیل یخاف ان یعطش قال یتیمم ولا یغتسل رواہ الدارقطنی
وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
جاءت الجنازۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم رواہ ابن عدی وعنہ
قال اذا خفت ان تفوتک الجنازۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل
رواہ ابن ابی شیبۃ ورجالہ رجال مسلم الا المغیرۃ وھو محتج بہ قالہ
الزیلعی وعن ابن عمر انہ اتی بجنازۃ وھو علی غیر وضوء فتیمم وصلی
علیھا رواہ الدارقطنی والبیھقی فی المعرفۃ۔ وعن الحسن البصری
انہ سئل عن الرجل فی الجنازۃ علی غیر وضوء فان ذھب یتوضأ تفوتہ قال
یتیمم ویصلی رواہ سعید بن منصور وعن ابراھیم فی الرجل تفجأہ
الجنازۃ وھو علی غیر وضوء قال یتیمم ویصلی علیھا رواہ الطحاوی وعن
عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اجنب فاراد ان ینام توضأ
او تیمم رواہ البیھقی باسناد حسن وعن ابی الجھیم بن الحرث ابن الصمۃ
قال اقبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من نحو بئر جمل فلقیہ رجل فسلم علیہ فلم
یرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اقبل علی الجدار فمسح بوجھہ
ویدیہ ثم رد علیہ السلام متفق علیہ قال علماءنا فیستفاد من ھذہ
الاحادیث ان کل موضع یفوت فیہ الاداء لا الی خلف فانہ یجوز لہ التیمم
کنوم وسلام ورد ہ وصلاۃ الجنازۃ والعید والکسوف وسنن رواتب وما
یفوت الی خلف لا یجوز لہ التیمم کالجمعۃ وعن علی قال اذا لم یجد الماء
فلیؤخر التیمم الی الوقت الآخر رواہ عبد الرزاق وعن ابی سعید الخدری
قال خرج رجلان فی سفر فحضرت الصلاۃ ولیس معھما ماء فتیمما صعیدا
طیبا فصلیا ثم وجدا الماء فی الوقت فاعاد احدھما الصلاۃ بوضوء

ولم يعد الآخر ثم اتيا رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرا ذلك فقال للذي[1] لم يعد اصبت السنة واجزأتك صلاتك وقال للذي توضأ واعاد لك الاجر مرتين رواه ابوداؤد والدارمي وروى النسائي نحوه وقد روى هو وابوداؤد ايضا عن عطاء بن يسار مرسلا وعن ابن عمر قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يمسح على الجبائر رواه الدارقطني وعن زيد بن علي عن ابيه عن جده الحسين بن علي بن ابي طالب عن علي بن ابي طالب قال انكسرت احدى زندي فسألت النبي صلى الله عليه وسلم فامرني[2] ان امسح على الجبائر رواه ابن ماجة والبيهقي والدارقطني وعن ابن عمر انه توضأ وكفه معصوبة فمسح عليها وعلى العصابة وغسل سوى ذلك رواه المنذري

باب الغسل المسنون

عن ابي بكر الصديق وعمران بن حصين قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اغتسل يوم الجمعة كفرت عنه ذنوبه وخطاياه فاذا اخذ

---

[1] قوله للذي لم يعد الخ اجمعوا على انه اذا رأى الماء بعد فراغه من الصلوة لا اعادة عليه وان كان الوقت باقيا واختلفوا فيما اذا وجد الماء بعد دخوله في الصلوة فذهب جمع على انه لا يقطعها وهي صحيحة وقال ابوحنيفة واحمد في رواية يبطل تيممه اما اذا تيمم ثم وجد الماء قبل دخول الصلوة فالاجماع على بطلان تيممه كذا في المرقات ۱۲

[2] قوله فامرني ان امسح على الجبائر هذا يدل على الاكتفاء بالمسح والغسل كما هو مذهب ابي حنيفة دون الجمع بين التيمم وغسل سائر البدن بالماء كما ذهب اليه الشافعي اخذته من المرقات ۱۲

فی المشی کتب له بکل خطوۃ عشرون حسنة رواہ الطبرانی فی الکبیر والاوسط وفی روایة ابن حبان من اغتسل یوم الجمعة لم یزل طاھرا الی الجمعة الاخری۔

وعن عکرمة قال ان ناسا من اھل العراق جاؤا فقالوا یا ابن عباس اترئ الغسل یوم الجمعة واجبا قال لا ولکنه اطھر وخیر لمن اغتسل ومن لم یغتسل فلیس علیه بواجب وسأخبرکم کیف بدء الغسل کان الناس مجھودین یلبسون الصوف ویعملون علی ظھورھم وکان مسجدھم ضیقا مقارب السقف انما ھو عریش فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی یوم حار وعرق الناس فی ذٰلک الصوف حتی ثارت منھم ریاح آذی بذلک بعضھم بعضا فلما وجد رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تلک الریاح قال ایھا الناس اذا کان ھذا الیوم فاغتسلوا ولیمس احدکم افضل ما یجدہ من دھنه وطیبه قال ابن عباس ثم جاء اللہ بالخیر ولبسوا غیر الصوف وکفوا العمل ووسع مسجدھم وذھب بعض الذی کان یؤذی بعضھم بعضا من العرق رواہ ابوداؤد والطحاوی وعن حماد عن ابراھیم النخعی قال سألته عن الغسل یوم الجمعة والغسل من الحجامة والغسل فی العیدین قال ان اغتسلت فحسن وان ترکت فلیس علیک فقلت له الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من راح الی الجمعة فلیغتسل قال بلی ولکن لیس من الامور الواجبة وانما ھو کقوله تعالٰی واشھدوا اذا تبایعتم فمن اشھد فقد احسن ومن ترک فلیس علیه وکقوله تعالی فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض فمن انتشر فلا بأس ومن جلس فلا بأس رواہ محمد فی المؤطا وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من توضأ یوم الجمعة فبھا ونعمت ومن اغتسل فالغسل افضل رواہ احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی

والدارمی وعن عبد اللہ بن مسعود قال من السنۃ الغسل یوم الجمعۃ
رواہ البزار ورجالہ ثقات قالہ فی مجمع الزوائد وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جاء منکم الجمعۃ فلیغتسل فلما کان
الشتاء قلنا یا رسول اللہ امرتنا بالغسل للجمعۃ وقد جاء الشتاء ونحن
نجد البرد فقال من اغتسل فبھا ونعمت ومن لم یغتسل فلا حرج رواہ
ابن عدی فی الکامل وعن حفصۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم علی کل محتلم الرواح الی الجمعۃ وعلی من راح الی الجمعۃ الغسل
رواہ الطحاوی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حق علی کل مسلم ان یغتسل فی کل سبعۃ ایام یوما یغسل فیہ رأسہ وجسدہ
متفق علیہ وعن الفاکہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل
یوم الجمعۃ ویوم الفطر ویوم النحر ویوم عرفۃ رواہ احمد والطبرانی
وعن مصعب بن ثابت ان ثابت بن ابی قتادۃ قال ان ابا قتادۃ قال لہ
اغتسل للجمعۃ فقال لہ قد اغتسلت للجنابۃ رواہ الطحاوی وعن
ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغتسل یوم الفطر
ویوم الاضحی رواہ ابن ماجۃ وعن عروۃ بن الزبیر انہ اغتسل للعید
وقال انہ السنۃ رواہ البیہقی وعن ابن عمر انہ کان یغتسل یوم الفطر
قبل ان یغدو رواہ مالک وعن الفاکہ بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کان یغتسل یوم الفطر ویوم النحر ویوم عرفۃ رواہ ابن ماجۃ
وعن خارجۃ بن زید بن ثابت عن ابیہ انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم تجرد لاھلالہ واغتسل رواہ الترمذی والدارمی وعن عائشۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا خرج مکۃ اغتسل حین یرید ان یحرم

رواه الطبرانی وعن ابن عمر قال من السنة ان یغتسل اذا اراد ان یحرم رواه ابن ابی شیبة وعن عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة ویوم الجمعة ومن الحجامة ومن غسل المیت رواه ابوداؤد وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غسل میتا فلیغتسل رواه ابن ماجة وزاد احمد والترمذی وابوداؤد ومن حملہ فلیتوضأ وعن قیس بن عاصم انہ اسلم فامره النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یغتسل بماء وسدر رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وعن واثلة بن الاسقع قال لما اسلمت اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغتسل بماء وسدر واحلق عنک شعر الکفر رواه ابونعیم وروی الطبرانی فی الکبیر عن قتادة ابی ھشام نحوه ورجالہ ثقات (قالہ فی مجمع الزوائد) وعن نافع قال کان ابن عمر اذا دخل ادنی الحرم امسک ثم یبیت بذی طوی ثم یصلی بہ الصبح ویغتسل ویحدث ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک رواه البخاری۔

باب الحیض

وقول اللہ عزوجل ویسئلونک عن المحیض قل ھو اذی فاعتزلوا النساء فی المحیض عن ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقل الحیض للجاریة البکر والثیب الثلاث واکثر مایکون عشرة ایام فاذا زاد فھی مستحاضة رواه الدارقطنی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیض ثلاثة ایام واربعة وخمسة وستة وسبعة وثمانیة وتسعة وعشرة فاذا جاوزت العشرة فھی

مستحاضة رواه ابن عدی وروی الدارقطنی عن عبد اللہ بن مسعود مثله
موقوفا وعن واثلة بن الاسقع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
اقل الحیض ثلاثة ایام واکثره عشرة ایام رواه الدارقطنی وعن
معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لاحیض دون ثلاثة
ایام ولاحیض فوق عشرة ایام رواه ابن عدی وعن الخدری قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اقل الحیض ثلاث واکثره عشر واقل
مابین الحیضتین خمسة عشر یوما رواه ابن الجوزی وقال فی ردالمحتار
وقد روی تقدیر الاقل والاکثر عن ستة من الصحابة بطرق متعددة
هی ترتفع الی الحسن کما بسطه شراح الکمال والعینی فی شرح الهدایة
ولخصه فی البحر وعن عثمان[1] بن ابی العاص رضی اللہ تعالی عنه
انه قال الحائض اذا جاوزت عشرة ایام فهی بمنزلة المستحاضة تغتسل
وتصلی رواه الدارقطنی قال البیهقی هذا الاثر لا باس باسناده وعن
انس انه قال ادنی الحیض ثلثة ایام رواه الدارمی فی سننه رجاله رجال
مسلم۔ وعن ام سلمة قالت کانت النفساء تقعد علی عهد رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم اربعین یوما رواه ابوداؤد والترمذی وعن
انس ان النبی صلی اللہ علیه وسلم وقت للنفساء اربعین یوما الا ان تری
الطهر قبل ذلک رواه الدارقطنی وابن ماجة وعن ابی الدرداء
وابی هریرة قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تنتظر النفساء اربعین
یوما الا ان تری الطهر قبل ذلک فان بلغت اربعین یوما ولم تر الطهر

---

[1] صحابی ۱۲

فلتغتسل وهي بمنزلة المستحاضة رواه ابن عدى وابن عساكر وعن عائشة في الحامل ترى الدم لا يمنعها ذلك من الصلوة رواه ابن ابي شيبة في مصنفه رجاله رجال الجماعة وعن علي قال ان الله رفع الحيض عن الحبلى وجعل الدم مما تغيض الارحام وعن ابن عباس قال ان الله رفع الدم عن الحبلى وجعله رزقا للولد رواهما ابن شاهين نقلهما صاحب الجوهر النقي وعن ابراهيم قال اذا رأت الحبلى الدم فليست بحائض فلتصل ولتصم وليأتها زوجها وتصنع ما تصنع الطاهر رواه محمد في الآثار وعن علقمة بن ابي علقمة عن امه مولاة عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت كان النساء يبعثن الى عائشة بالدرجة فيها الكرسف فيه الصفرة من الحيض فتقول لا تعجلين حتى ترين القصة البيضاء تريد بذلك الطهر من الحيض رواه مالك وعبد الرزاق باسناد صحيح وروى البخاري مثله تعليقا وعن معاذة قالت سألت عائشة فقلت ما بال الحائض تقضى الصوم ولا تقضى الصلاة فقالت احرورية انت قلت لست بحرورية ولكنني اسأل قالت كان يصيبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلاة متفق عليه وعن عبد الله بن سعد قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم

له قوله في الحامل ترى الدم الخ هذه الآثار قال في الهداية والدم الذي تراه الحامل ابتداء او حال ولادتها قبل خروج الولد استحاضة وان كان ممتدا وقال الشافعي رحمة الله عليه حيض اعتبارا بالنفاس اذ هما جميعا من الرحم ولنا ان بالحبل ينسد فم الرحم كذا العادة والنفاس بعد انفتاحه بخروج الولد ۱۲ـ

ما يحل لي من امرأتي وهي حائض قال لك ما فوق الازار[1] رواه ابو داؤد وابن ماجة واحمد وفي النيل في رواية ابي داؤد سعد دقان وبقيته ثقات ورواه ابو يعلى عن عمرو رجاله رجال الصحيح وعن عائشة قالت كنت اغتسل انا والنبي صلى الله عليه وسلم من اناء واحد وكلانا جنب وكان يأمرني فاتزر[2] فيباشرني وانا حائض وكان يخرج رأسه الي وهو معتكف فاغسله وانا حائض متفق عليه وعن زيد بن اسلم قال ان رجلا سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما يحل لي من امرأتي وهي حائض فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم تشد عليها ازارها ثم شأنك باعلاها رواه مالك والدارمي مرسلا وعن عائشة قالت كنت اشرب وانا حائض ثم اناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع في فيشرب واتعرق العرق وانا حائض ثم اناوله النبي صلى الله عليه وسلم فيضع فاه على موضع في رواه مسلم. وعنها قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يتكئ في حجري وانا حائض ثم يقرأ القرآن متفق عليه وعنها قالت قال لي النبي صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد فقلت اني حائض فقال ان حيضتك ليست في يدك رواه مسلم

---

[1] قوله ما فوق الازار وحده الفقهاء بما بين السرة والركبة عملا بالعرف الغالب كذا في فتح الباري ١٢۔ [2] قوله فاتزر فيباشرني الخ والمعنى فاعقد الازار في وسطي وهذا يدل على جواز الاستمتاع بما فوق الازار دون ما تحته وبه قال ابو حنيفة ومالك والشافعي في قوله الجديد ولعل قوله عليه الصلاة والسلام اصنعوا كل شئ الا النكاح كان رخصة وفعله عزيمة تعليما للامة فانه احوط فان من يرتع حول الحمى يوشك ان يقع فيه كذا في اللمعات

وعن میمونة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی مرط بعضه علیّ وبعضه علیه وانا حائض متفق علیه وعن عائشة انها کانت تنام مع النبی صلی الله علیه وسلم فی لحاف وهی حائض رواه سعید بن منصور۔ وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اتی حائضا او امرأة فی دبرها او کاهنا فقد کفر بما انزل علی محمد رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی وفی روایتهما فصدقه بما یقول فقد کفر۔ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا وقع الرجل باهله وهی حائض فلیتصدق بنصف دینار رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجة وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا کان دما احمر فدینار واذا کان دما اصفر فنصف دینار رواه الترمذی۔ وقال اکثر العلماء لا شئ علیه سوی الاستغفار وهو قول اصحابنا ایضا ثم ان الذین ذهبوا الی عدم وجوب الصدقة اجابوا ان قوله صلی الله علیه وسلم یتصدق محمول علی الاستحباب ان شاء تصدق والا لا قاله العلامة العینی فی عمدة القاری وکذا فی العالمگیریه وقال فی بذل المجهود اختلفوا فی وجوب الکفارة فی اتیان الحائض فقال مالك وابوحنیفة والشافعی لا یجب علیه شئ بل یستحب ان یتصدق ان وطئ فی اول الحیض بدینار وفی آخره بنصف دینار ویستغفر الله تعالیٰ۔

باب المستحاضة

عن ام سلمة قالت ان امرأة کانت تهراق الدم علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم

فاستفتت لها ام سلمة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لتنظر عدد اللیالی والایام التی کانت تحیضهن من الشهر قبل ان یصیبها الذی اصابها فلتترك الصلاۃ قدر ذلك من الشهر فاذا خلفت ذلك فلتغتسل ثم لتستثفر بثوب ثم لتصل رواہ مالك والشافعی واحمد وابوداؤد وابن ماجة والدارقطنی والبیهقی والدارمی وروی النسائی معناہ وقال النووی اسناد ابی داؤد علی شرطهما وعن هشام بن عروۃ عن ابیه قال لیس علی المستحاضة ان تغتسل الاغسلا واحدا ثم تتوضأ بعد ذلك للصلوۃ رواہ محمد عن مالك فی الموطا وروی الطبرانی عن سودۃ بنت زمعة نحوہ مرفوعا وکذا عبدالرزاق والطحاوی وسعید بن منصور عن عائشة موقوفا وعن عائشة قالت سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن المستحاضة قال تدع الصلوۃ ایامها ثم تغتسل غسلا واحدا ثم تتوضأ عند کل صلوۃ رواہ ابن حبان فی صحیحه باسناد صحیح وعنها ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لفاطمة بنت ابی جبیش توضئی لوقت کل صلاۃ رواہ امامنا ابوحنیفة وروی محمد مثله فی الاصل وفی روایة للبخاری والترمذی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للمستحاضة ثم توضئی لکل صلوۃ حتی یجیئی ذلك الوقت وعن ابی سلمة ان ام حبیبة بنت جحش کانت تهراق الدم وانها سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرها ان تغتسل عند کل صلوۃ وتصلی رواہ سعید بن منصور وروی الطحاوی نحوہ وفی روایة لابن ماجة ثم اغتسلی وتوضئی لکل صلوۃ وفی روایة لمسلم عن عائشة نحوہ وعن عائشة ان ام حبیبة کانت تستحاض فتمکث السنین وانها کانت تدخل المرکن حتی یعلو الدم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیست بالحیضة انما هو عرق وکانت

تغتسل لکل صلوۃ رواہ سعید بن منصور والدارمی والطحاوی وعبد الرزاق نحوہ وقال فقہاءنا نستفاد من ھذہ الاحادیث ان المعتادۃ ترد لعادتہا وتغتسل غسلا واحدا اذا مضت ایام اقرائہا ثم تتوضأ لوقت کل صلوۃ وتصلی الی الوقت الآخر وان سال دمہا واما المعتادۃ التی استمر دمہا واشتبہ علیہا کل من عدد ایام الحیض والمکان فتتحری ومضت علی ما استقر رأیہا علیہ وان لم یکن لہا رأی لا یحکم بشیئ من الحیض والطہر علی التعیین بل تاخذ بالاحوط فتغتسل لکل صلوۃ وان اشتبہ علیہا البعض فان ترددت بین الطہر وبین دخول الحیض صلت بالوضوء لوقت کل صلوۃ وان ترددت بین الطہر وبین الخروج من الحیض اغتسلت لوقت کل صلوۃ وعن ابن عباس قال المستحاضۃ لاباس ان یجامعہا زوجہا رواہ عبد الرزاق وفی روایۃ ابوداؤد والبیہقی عن عکرمۃ عن حمنۃ بنت جحش انہا کانت مستحاضۃ وکان زوجہا یجامعہا وسکت ابوداؤد عنہ وقال النووی اسنادہ حسن ۔

کتاب الصلوٰۃ

وقول اللہ عزوجل اقیموا الصلوۃ وقولہ واقم الصلوۃ ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر وقولہ وأمر اھلک بالصلوۃ واصطبر علیہا وقولہ انما ولیکم اللہ ورسولہ والذین آمنوا الذین یقیمون الصلوۃ وقولہ والذین ھم علی صلاتہم یحافظون اولئک فی جنات مکرمون وقولہ وانہا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انہم ملاقوا ربہم وانہم الیہ راجعون وقولہ رب اجعلنی مقیم الصلوٰۃ ومن ذریتی وقولہ فخلف

من بعد هم خلف اضاعوا الصلوة واتبعوا الشهوات فسوف يلقون غيا
وقوله ان المنافقين يخادعون الله وهو خادعهم واذا قاموا الى الصلوة
قاموا كسالى يراؤن الناس۔ عن عثمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من علم ان الصلوة حق واجب دخل الجنة رواه احمد والحاكم في المستدرك
وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لايزال الشيطان
ذعرا من المؤمن ما حافظ على الصلوات الخمس فاذا ضيعهن تجرأ عليه واوقعه
في العظائم وطمع فيه رواه ابو نعيم وابوبكر محمد بن الحسين البخاري
في اماليه والرافعي۔ وعن عمار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا قام العبد في صلاته ذر البر على رأسه حتى يركع فاذا ركع علته رحمة الله
حتى يسجد والساجد يسجد على قدمي الله فليسأل وليرغب رواه سعيد بن منصور
مرسلا وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المصلي
ليقرع باب الملك وانه من يدوم قرع الباب يوشك ان يفتح له رواه الديلمي
وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوا خمسكم
وصوموا شهركم وادوا زكاة اموالكم واطيعوا اذا امركم تدخلوا جنة
ربكم رواه احمد والترمذي وعن عبد الله بن عمرو بن العاص عن
النبي صلى الله عليه وسلم انه ذكر الصلوة يوما فقال من حافظ عليها كانت
له نورا وبرهانا ونجاة يوم القيامة ومن لم يحافظ عليها لم تكن له نورا ولا
برهانا ولا نجاة وكان يوم القيامة مع قارون وفرعون وهامان وابي بن خلف
رواه احمد والدارمي والبيهقي في شعب الايمان وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة الرجل نور في قلبه فمن شاء منكم
فلينور قلبه رواه الديلمي وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

ان لله تعالى ملكا ينادى عند كل صلوة يا بنى آدم قوموا الى نيرانكم التى اوقدتموها على انفسكم فاطفئوها بالصلوة رواه الضياء والطبرانى فى الكبير وعن الحسن قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم للمصلى ثلاث خصال يتناثر البر من عنان السماء الى مفرق رأسه وتحف به الملائكة من لدن قدميه الى عنان السماء ويناديه مناد لو يعلم المصلى من يناجى ما انفتل رواه محمد بن نصر فى الصلوة مرسلا وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول ما يحاسب به العبد صلاته فان صلحت صلح سائر عمله وان فسدت فسد سائر عمله ثم يقول انظروا هل لعبدى من نافلة فان كانت له نافلة اتم بها الفريضة ثم الفرائض كذلك لعائذة الله ورحمته رواه ابن عساكر وهو حسن وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوات الخمس والجمعة الى الجمعة ورمضان الى رمضان مكفرات لما بينهن اذا اجتنبت الكبائر رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارأيتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل فيه كل يوم خمسا هل يبقى من درنه شئ قالوا لا يبقى من درنه شئ قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحو الله بهن الخطايا متفق عليه وعن ابن مسعود قال ان رجلا اصاب من امرأة قبلة فاتى النبى صلى الله عليه وسلم فاخبره فانزل الله تعالى واقم الصلوة طرفى النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيآت فقال الرجل يا رسول الله ألى هذا قال لجميع امتى كلهم وفى رواية لمن عمل بها من امتى متفق عليه وعنه قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انى عالجت امرأة فى

اقصى المدينة وانى اصبت منها ما دون ان امسها فانا هذا فاقض فى
ما شئت فقال له عمر لقد سترك الله لو سترت على نفسك قال ولم
يرد النبى صلى الله عليه وسلم عليه شيأ وقام الرجل فانطلق فاتبعه
النبى صلى الله عليه وسلم رجلا فدعاه وتلا عليه هذه الآية واقم
الصلوة طرفى النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيأت
ذلك ذكرى للذاكرين فقال رجل من القوم يا نبى الله هذا له خاصة
فقال بل للناس كافة رواه مسلم وعن انس قال جاء رجل
فقال يا رسول الله انى اصبت حدا فاقمه على قال ولم يسأله عنه
وحضرت الصلاة فصلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضى
النبى صلى الله عليه وسلم الصلوة قام الرجل فقال يا رسول الله انى
اصبت حدا فاقم فى كتاب الله قال اليس قد صليت معنا قال نعم
قال فان الله قد غفرلك ذنبك او حدك متفق عليه وعن ابى ذر
ان النبى صلى الله عليه وسلم خرج زمن الشتاء والورق يتهافت فاخذ
بغصنين من شجرة قال فجعل ذلك الورق يتهافت قال فقال يا اباذر
قلت لبيك يا رسول الله قال ان العبد المسلم ليصلى الصلوة يريد بها
وجه الله فتهافت عنه ذنوبه كما تهافت هذا الورق عن هذه الشجرة
رواه احمد وعن سلمان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ان المسلم ليصلى وخطاياه مرفوعة على رأسه فكلما سجد تحاتت فيفرغ
عنه حين يفرغ من صلاته وقد تحاتت خطاياه رواه الطبرانى
فى الكبير والبيهقى فى شعب الايمان وعن عثمان قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان العبد المسلم اذا توضأ فاتم وضوئه ثم دخل

فی صلاته فاتم صلاته خرج من صلاته کما یخرج من بطن امه من الذنوب رواه ابن عساکر وعن زید بن خالد الجهنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی سجدتین لا یسهو فیهما غفر الله له ما تقدم من ذنبه رواه احمد وعن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس صلوات افترضهن الله تعالیٰ من احسن وضوءهن وصلاهن لوقتهن واتم رکوعهن وخشوعهن کان له علی الله عهد ان یغفر له ومن لم یفعل فلیس له علی الله عهد ان شاء غفر له وان شاء عذبه رواه احمد وابو داؤد وروی مالك والنسائی نحوه وعن ابن مسعود قال سألت النبی صلی الله علیه وسلم ای الاعمال احب الی الله قال الصلوٰة لوقتها قلت ثم ای قال بر الوالدین قلت ثم ای قال الجهاد فی سبیل الله قال حدثنی بهن ولو استزدته لزادنی متفق علیه وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ترك الصلوٰة لقی الله تعالیٰ وهو علیه غضبان رواه الطبرانی فی الکبیر۔ وعن ابی الدرداء قال اوصانی خلیلی ان لا تشرك بالله شیأ وان قطعت وحرقت ولا تترك صلاة مکتوبة متعمدا فمن ترکها متعمدا فقد برئت منه الذمة ولا تشرب الخمر فانها مفتاح کل شر رواه ابن ماجة وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بین العبد وبین الکفر ترك الصلاة رواه مسلم۔ وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم بین الایمان والکفر ترك الصلاة رواه الترمذی وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس بین العبد والشرك الا ترك الصلوٰة فان ترکها فقد اشرك رواه ابن ماجة وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

من ترك الصلوٰة متعمدا فقد كفر جهارا رواه الطبرانی فی الاوسط وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العهد الذی بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة ۔ وعن عبد الله بن شقيق قال كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يرون شيأ من الاعمال تركه كفر غير الصلاة رواه الترمذی وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين وفرقوا بينهم فی المضاجع رواه ابوداؤد ۔

باب المواقیت

وقول الله عز وجل ان الصلوٰة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا وقوله واقم الصلوٰة طرفی النهار وزلفا من الليل وقوله اقم الصلوٰة لدلوك الشمس الى غسق الليل وقرآن الفجر ان قرآن الفجر كان مشهودا وقوله وسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها ومن آناءِ الليل فسبح واطراف النهار لعلك ترضٰى وقوله فسبحان الله حين تمسون وحين تصبحون وله الحمد فی السموات والارض وعشيا وحين تظهرون عن همام قال سمعت عطاء بن ابی رباح قال حدثنی رجل منهم ان رجلا اتى النبی صلى الله عليه وسلم فسأله عن مواقيت الصلوٰة فامره ان يشهد الصلوٰة معه فصلى الصبح فعجل ثم صلى الظهر فعجل ثم صلى العصر فعجل ثم صلى المغرب فعجل ثم صلى العشاء فعجل ثم صلى الصلوات كلها من الغد فاخر ثم قال للرجل ما بين صلاتی فی هٰذين الوقتين

وقت کلہ رواہ الطحاوی۔ وعن ابی جریج عن سلیمان بن موسیٰ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوٰۃ الظہر حین تمیل الشمس
رواہ عبد الرزاق مرسلا وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان للصلوٰۃ اولا وآخرا وان اول وقت الظہر حین تزول الشمس
وآخر وقتھا حین ید خل وقت العصر رواہ الترمذی واحمد وعن
عبد اللہ بن رافع مولی ام سلمۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم
عن ابی ہریرۃ انہ سألہ عن وقت الصلوٰۃ فقال ابوہریرۃ انا اخبرک
صل[1] الظہر اذا کان ظلک مثلک والعصر اذا کان ظلک مثلیک رواہ مالک
باسناد صحیح وروی عبد الرزاق نحوہ موقوفا وروی عنہ مرفوعا فی
التمہید فثبت بظاہر ھذا الحدیث ان اداء الظہر حین صار الظل
مثلاً یجوز ویبقی وقت الظہر بعد المثل ایضا وفی روایۃ للبخاری
مرفوعا فقال لہ ابرد حتی ساوی الظل التلول احتجوا لابی حنیفۃ
بھذا الحدیث امر فیہ بابراد الظہر حتی ساوی الظل التلول ولا
یحصل ذلک الابراد الا اذا بلغ ظل کل شئ مثلیہ وعن جابر صلی
بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین صار ظل کل شئ مثلیہ
رواہ ابن ابی شیبۃ بسند لا بأس بہ وعن ابن عمر عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین

---

[1] قولہ صل الظہر اذا کان ظلک مثلک والاحسن ما فی السراج عن شیخ الاسلام ان الاحتیاط ان لایوخر الظہر الی المثل وان لایصلی العصر حتی یبلغ المثلین لیکون مؤدیا للصلاتین فی وقتھما بالاجماع کذا فی رد المحتار ۱۲۔

صلاة العصر الى مغرب الشمس وانما مثلكم ومثل اليهود والنصارى
كرجل استعمل عمالا فقال من يعمل لى الى نصف النهار على قيراط قيراط
فعملت اليهود الى نصف النهار على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لى من
نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط فعملت النصارى من
نصف النهار الى صلاة العصر على قيراط قيراط ثم قال من يعمل لى من صلاة
العصر الى مغرب الشمس على قيراطين قيراطين الا فانتم الذين يعملون
من صلاة العصر الى مغرب الشمس الا لكم الاجر مرتين فغضبت اليهود
والنصارى فقالوا نحن اكثر عملا واقل عطاء قال الله تعالى فهل ظلمتكم
من حقكم شيئا قالوا لا قال الله تعالى فانه فضلى اعطيه من شئت
رواه البخارى واستدل به علماءنا تقوية لقول امامنا ابى حنيفة
رحمه الله تعالى ان اول العصر بصير ورة ظل كل شئ مثليه اذ لا
يتصور ان يكون النصارى اكثر عملا من هذه الامة الا باعتبار
هذه المدة وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم وقت صلوة العصر ما لم تصفر الشمس
ويسقط قرنها الاول رواه مسلم وفى رواية وقت العصر ما لم تغرب الشمس
وقال العلامة العينى فى حديث من ادرك ركعة الخ انه قد تواترت الآثار
عن النبى صلى الله عليه وسلم بالنهى عن الصلوٰة عند طلوع الشمس
وعند غروبها ما لم تتواتر باباحة الصلوٰة عند ذلك فدل ذلك على ان ما كان
فيه الاباحة كان كلاهما منسوخا[1] بما كان فيه التواتر بالنهى ويؤيده

---

[1] قوله منسوخا فان قلت ما حقيقة النسخ فى هذا والذى تذكره احتمال وهل

ما وقع فی روایة مسلم صل الصلوٰة لوقتها واختاره صاحب رد المحتار
وقال الامام الحافظ الطحاوی فی تاویل حدیثی من ادرك رکعة الخ انه
یحتمل ان یکون معنی الادراك فی الصبیان الذین یدرکون یعنی یبلغون
قبل طلوع الشمس والحیض اللاتی یطهرن والنصاری الذین یسلمون لانه
لما ذکر فی هذا الادراك ولم یذکر الصلوٰة فیکون هؤلاء الذین سمیناهم
ومن اشبههم مدرکین لهذه الصلوٰة فیجب علیهم قضاءها وان کان
الذی بقی علیهم من وقتها اقل من المقدار الذی یصلونها فیه وعن

یثبت النسخ بالاحتمال قلت حقیقة النسخ هٰهنا انه اجتمع فی هذا الموضع محرم ومبیح
وقد تواترت الاخبار والآثار فی باب المحرم ما لم تتواتر فی باب المبیح وقد عرف
من القاعدة ان المحرم والمبیح اذا اجتمعا یکون العمل للمحرم ویکون المبیح منسوخا
وذلك لان الناسخ هو المتأخر ولا شك ان الحرمة متأخرة عن الاباحة لان الاصل
فی الاشیاء الاباحة والتحریم عارض ولا یجوز العکس لانه یلزم النسخ مرتین
قال العینی فافهم فانه کلام دقیق قد لاح لی من الانوار الالٰهیة فان قلت انما
ورد النهی المذکور عن الصلوٰة فی التطوع خاصة ولیس بنهی عن قضاء الفرائض
قلت دل حدیث عمران بن حصین الذی اخرجه البخاری ومسلم وغیرهما
علی ان الصلوٰة الفائتة قد دخلت فی النهی عن الصلوٰة عند طلوع الشمس
وعند غروبها وعن عمران انه قال سرینا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی
غزوة او قال فی سریة فلما کان آخر السحر عرسنا فما استیقظنا حتی ایقظنا حر الشمس
الحدیث وفیه انه صلی الله علیه وسلم اخر صلوٰة الصبح حتی فاتت عنهم الی ان ارتفعت
الشمس ولم یصلها قبل الارتفاع فدل ذلك ان النهی عام یشتمل الفرائض والنوافل

ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول وقت المغرب
حین تغرب الشمس وان آخر وقتہا حین یغیب الافق رواہ الترمذی
واحمد وفی روایۃ للطبرانی ثم اذن المغرب حین غربت الشمس فاخرہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کاد یغیب بیاض النھار وھو الشفق
فیما نری وقال الہیثمی اسنادہ حسن وعن جابر بن عبد اللہ قال
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی المغرب اذا وجبت الشمس
رواہ الطحاوی وعن سلمۃ بن الاکوع قال کنا نصلی المغرب مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توارت بالحجاب رواہ الطحاوی
وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقت
المغرب ما لم یسقط ثور الشفق رواہ مسلم وفی روایۃ عن انس انہ قال
للنبی صلی اللہ علیہ وسلم متی اصلی العشاء فقال صلی اللہ علیہ وسلم
حین اسود الافق وفی روایۃ لابی داؤد مرفوعا ویصلی العشاء حین
یسود الافق وصححہ ابن خزیمۃ وغیرہ وعن ابی ھریرۃ قال قال

والتخصیص بالتطوع ترجیح بلا مرجح کذا فی عمدۃ القاری ۱۲۔

لہ قولہ حین یسود الافق قال فی الاختیار الشفق البیاض وھو مذھب الصدیق
ومعاذ بن جبل وعائشۃ رضی اللہ عنہم قلت ورواہ عبد الرزاق عن ابی ھریرۃ
وعن عمر بن عبد العزیز ولم یرو البیہقی الشفق الاحمر الا عن ابن عمر وتمامہ
فیہ واذا تعارضت الاخبار والآثار فلا یخرج وقت المغرب بالشک کما فی الہدایۃ
وغیرھا قال العلامۃ قاسم فثبت ان قول الامام ھو الاصح ومشی علیہ فی البحر
ولکن تعامل الناس الیوم فی عامۃ البلاد علی قولہما وقد ایدہ فی النھر تبعا

رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اول وقت العشاء حين يغيب الافق رواه الترمذي واحمد وعن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال وقت العشاء اذا املأ الليل بطن كل واد رواه الطبراني في الاوسط وعنها انها قالت اعتم النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة حتى ذهب عامة[له] الليل وحتى نام اهل المسجد ثم خرج فصلى وقال انه لوقتها لولا ان اشق على امتي رواه الطحاوي والنسائي ومسلم وعن نافع بن جبير قال كتب عمر الى ابي موسى وصل العشاء اي الليل شئت ولا تغفلها رواه الطحاوي ورجاله ثقات وعن عبيد بن جريج انه قال لابي هريرة ما افراط صلوة العشاء قال طلوع الفجر رواه الطحاوي واسناده صحيح وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الفجر فجران

للنقاية والوقاية والدرر والاصلاح ودرر البحار والامداد والمواهب وشرحه البرهان وغيرهم مصرحين بان عليه الفتوى وفي السراج قولهما اوسع وقوله احوط كذا في رد المحتار ۱۲

له وقوله عامة الليل وتكلم الطحاوي في شرح الآثار ههنا كلاما حسنا ملخصه انه قال يظهر من مجموع الاحاديث ان آخر وقت العشاء حين يطلع الفجر وذلك ان ابن عباس وابا موسى الاشعري وابا سعيد الخدري رضي الله عنهم رووا ان النبي صلى الله عليه وسلم اخرها الى ثلث الليل وروى ابوهريرة وانس رضي الله عنهما انه اخرها حين انتصف الليل وروى ابن عمر رضي الله عنه انه اخرها حين ذهب ثلثا الليل وروت عائشة رضي الله عنها انه اعتم بها حتى ذهب عامة الليل وكل هذه الروايات في الصحيح قال فثبت بذلك

فاما الذی یکون کذنب السرحان فلا یحل الصلوٰۃ ولا یحرم الطعام واما الذی یذھب مستطیلا فی الافق فانہ یحل الصلوٰۃ ویحرم الطعام رواہ الحاکم فی المستدرک وفی روایۃ لمسلم نحوہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول وقت الفجر حین یطلع الفجر وان اٰخر وقتہا حین تطلع الشمس رواہ احمد والترمذی وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوتر بلیل رواہ احمد وابویعلی وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زادنی ربی صلوٰۃ وھی الوتر وقتہا ما بین العشاء الی طلوع الفجر رواہ احمد وعن عائشۃ قالت من کل اللیل اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اول اللیل واوسطہ واٰخرہ وانتہی وترہ الی السحر متفق علیہ وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا طلع الفجر فقد ذھب کل صلوٰۃ اللیل والوتر فاوتروا قبل طلوع الفجر رواہ الترمذی وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواہ مسلم۔

باب تأخیر الصلوات وتعجیلہا

عن خالد بن دینار صلی بنا امیرنا الجمعۃ ثم قال لانس کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الظہر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اشتد البرد بکر بالصلوٰۃ واذا اشتد الحر ابرد بالصلوٰۃ رواہ البخاری وعن انس بن مالک وابی مسعود ان رسول اللہ

ان اللیل کلہ وقت لہ قالہ العلامۃ العینی فی شرح الھدایۃ ١٢۔

صلى الله عليه وسلم كان يعجلها في الشتاء ويؤخرها في الصيف رواه الطحاوی۔ وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الحر ابرد بالصلوٰة واذا كان البرد عجل رواه النسائی ورجاله ثقات من رجال الصحیح وقال علی القاری بهذا يجمع بين الاخبار المتعارضة الظاهر في الظهر انه كان يعجلها وانه كان يؤخرها واما ما وقع فيهما من التعجيل حتى عند شدة الحر فقال البيهقي انه منسوخ وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتد الحر فابردوا بالصلوٰة وفي رواية للبخاری عن ابی سعيد بالظهر فان شدة الحر من فيح جهنم واشتكت النار الى ربها فقالت رب اكل بعضي بعضا فاذن لها بنفسين نفس في الشتاء ونفس في الصيف اشد ما تجدون من الحر واشد ما تجدون من الزمهرير متفق عليه وفي رواية للبخاری فاشد ما تجدون من الحر فمن سمومها واشد ما تجدون من البرد فمن زمهريرها۔ وعن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان اليوم الحار فابردوا بالصلوٰة فان شدة الحر من فيح جهنم رواه الطحاوی وعن المغيرة بن شعبة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوٰة الظهر بالهجير ثم قال ان شدة الحر من فيح جهنم فابردوا بالصلوٰة رواه الطحاوی وقال فاخبر المغيرة في حديثه هذا ان امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالابراد بالظهر بعد ان كان يصليها في الحر فثبت بذلك نسخ تعجيل الظهر في شدة الحر ووجب استعمال الابراد في شدة الحر وعن ابی ذر قال كنا مع النبی صلى الله عليه وسلم في سفر فاراد المؤذن ان يؤذن فقال له ابرد ثم اراد ان يؤذن فقال له ابرد

ثم اراد ان یؤذن فقال لہ ابرد حتی ساوی الظل التلول فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ان شدۃ الحر من فیح جہنم رواہ البخاری وعنہ قال
کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی منزل فاذن بلال فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مَہْ یا بلال ثم اراد ان یؤذن فقال مَہْ یا بلال ثم
اراد ان یؤذن فقال مَہْ یا بلال حتی رأینا فیء التلول ثم قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ان شدۃ الحر من فیح جہنم فابردوا بالصلوٰۃ اذا
اشتد الحر رواہ الطحاوی وروی الترمذی نحوہ وقال معنی من ذہب
الی تاخیر الظہر فی شدۃ الحر ہو اولی واشبہ بالاتباع واما ما ذہب
الیہ الشافعی ان الرخصۃ لمن ینتاب من البعد وللمشقۃ علی الناس
فان فی حدیث ابی ذر ما یدل علی خلاف ما قال الشافعی فلو کان الامر
علی ما ذہب الیہ الشافعی لم یکن للابراد فی ذلک الوقت معنی لاجتماعہم
فی السفر وکانوا لا یحتاجون ان ینتابوا من البعد وعن عبد الواحد
بن نافع قال دخلت مسجد الکوفۃ فاذن مؤذن بالعصر وشیخ جالس
فلامہ وقال ان ابی اخبرنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر
بتاخیر ہذہ الصلاۃ فسألت عنہ فقالوا ہذا عبد اللہ بن رافع بن خدیج
رواہ الدارقطنی والبیہقی وعن عبد الرحمن بن علی بن شیبان عن
ابیہ عن جدہ قال قدمنا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ
فکان یؤخر العصر ما دامت الشمس بیضاء نقیۃ رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ
وعن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشد تعجیلا
للظہر منکم وانتم اشد تعجیلا للعصر منہ رواہ احمد والترمذی واسنادہ
صحیح رجالہ علی شرط الصحیح وعن زیاد بن عبد اللہ النخعی قال

کنا جلوسا مع علی رضی اللہ عنہ فی المسجد الاعظم فجاء المؤذن فقال الصلوٰۃ فقال اجلس فجلس ثم عاد فقال لہ ذلک فقال علی ھذا الکلب یعلمنا الصلوٰۃ فقام علی فصلی بنا العصر ثم انصرفنا فرجعنا الی المکان الذی کنا فیہ جلوسا فجثونا للرکب لنزول الشمس للغروب نتراآھا رواہ الحاکم وقال صحیح الاسناد ولم یخرجاہ وروی الدارقطنی مثلہ وعن عکرمۃ قال کنا مع ابی ھریرۃ فی جنازۃ فلم یصل العصر وسکت حتی راجعناہ مرارا فلم یصل العصر حتی رأینا الشمس علی رأس اطول جبل بالمدینۃ رواہ الطحاوی۔ وعن حماد عن ابراھیم النخعی قال ادرکت اصحاب ابن مسعود یصلون العصر فی اخر وقتہا رواہ محمد فی کتاب الحجج۔ وعن ابی قلابۃ قال انما سمیت العصر لتعصر رواہ الطحاوی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک صلاۃ المنافق یجلس یرقب الشمس حتی اذا اصفرت وکانت بین قرنی الشیطان قام فنقر اربعا لا یذکر اللہ فیہا الا قلیلا رواہ مسلم وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکروا بالصلوٰۃ یوم الغیم فانہ من ترک صلوٰۃ العصر حبط عملہ رواہ احمد وابن ماجۃ وابن حبان وعن مرثد بن عبد اللہ قال قدم علینا ابو ایوب غازیا وعقبۃ بن عامر یومئذ علی مصر فاخر المغرب فقام الیہ ابو ایوب فقال ما ھذہ الصلوٰۃ یا عقبۃ قال شغلنا قال اما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تزال امتی بخیر او قال علی الفطرۃ ما لم یؤخروا المغرب الی ان تشتبک النجوم رواہ ابوداؤد وعن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا صلوٰۃ المغرب مع سقوط الشمس بادروا بہا

طلوع النجم رواه الطبرانی فی الکبیر وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بادروا بصلوۃ المغرب قبل طلوع النجم رواہ احمد والدارقطنی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوا المغرب حین فطر الصائم مبادرۃ طلوع النجم رواہ ابن ابی شیبۃ وعن رافع بن خدیج قال کنا نصلی المغرب مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فینصرف احدنا وانہ لیبصر مواقع نبلہ متفق علیہ وعن عبد العزیز بن رفیع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلوا صلوۃ النہار فی یوم غیم واخروا المغرب رواہ ابوداؤد فی مراسیلہ قال العزیزی اسنادہ قوی مع ارسالہ وحسنہ فی الجامع الصغیر بالرمز وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتہم ان یؤخروا العشاء الی ثلث اللیل او نصفہ رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی حسن صحیح وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کانوا یصلون العتمۃ فیما بین ان یغیب الشفق الی ثلث اللیل الاول متفق علیہ وعن النعمان بن بشیر قال انا اعلم بوقت ہذہ الصلاۃ صلاۃ العشاء الآخرۃ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہا لسقوط القمر لثالثۃ رواہ ابوداؤد والدارمی وعن عبد اللہ بن عمر قال مکثنا ذات لیلۃ ننتظر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ العشاء الآخرۃ فخرج الینا حین ذہب ثلث اللیل او بعدہ فلا ندری اشئ شغلہ فی اہلہ او غیر ذلک فقال حین خرج انکم لتنتظرون صلاۃ ما ینتظرہا اہل دین غیرکم ولولا ان یثقل علی امتی لصلیت بہم ہذہ الساعۃ ثم امر المؤذن فاقام الصلوۃ وصلی رواہ مسلم وعن جابر بن سمرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یصلی الصلوات نحوا من صلاتکم وکان یؤخر العتمۃ بعد صلاتکم شیئاً وکان یخفف الصلوٰۃ رواہ مسلم۔ وعن ابی سعید قال صلینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ العتمۃ فلم یخرج حتی مضی نحو من شطر اللیل فقال خذوا مقاعدکم فاخذنا مقاعدنا فقال ان الناس قد صلوا واخذوا مضاجعہم وانکم لن تزالوا فی صلاۃ ما انتظرتم الصلاۃ ولولا ضعف الضعیف وسقم السقیم لاخرت ھذہ الصلوٰۃ الی شطر اللیل رواہ ابوداؤد والنسائی وعن عمرو بن دینار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن صلوٰۃ العشاء حتی یفوتہ وقتہا فلا نامت عینہ رواہ ابن عساکر مرسلا وعن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفجر فانہ اعظم للاجر رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی ولیس عند النسائی فانہ اعظم للاجر وقال الترمذی حدیث رافع بن خدیج حدیث حسن صحیح وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوروا بالفجر فانہ اعظم للاجر رواہ الطبرانی فی الکبیر وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسفروا بالفجر یغفر لکم رواہ الدیلمی وعن ابی بکر الصدیق عن بلال قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بلال اصبحوا بالصبح فانہ خیر لکم رواہ الطبرانی فی الکبیر وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نور بالفجر نور اللہ فی قبرہ وقلبہ وقبل صلاتہ رواہ الدیلمی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتزال امتی علی الفطرۃ ما اسفروا بصلوٰۃ الفجر رواہ البزار والطبرانی فی الاوسط وعن رافع بن خدیج قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اسفروا بصلوٰة الصبح حتى يرى القوم مواقع نبلهم رواه الطيالسی وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نوروا بالصبح بقدر ما يبصر القوم مواقع نبلهم رواه الطبرانی فی الکبیر وعن عبد اللہ بن محمد بن عقیل قال سمعت جابر بن عبد اللہ يقول کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یؤخر الفجر کاسمها رواه الطحاوی بسند صحیح۔ وعن ابراهيم قال ما اجتمع اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم علی شئ ما اجتمعوا علی التنویر رواه الطحاوی وعن ابن مسعود رضی اللہ عنه قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی صلوٰة الا لمیقاتها الا صلاتين صلاة المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتها بغلس رواه مسلم وعن ابی اسحاق قال سمعت عبد الرحمن بن یزید يقول حج عبد اللہ فامرنی علقمة ان الزمه فلما کانت ليلة مزدلفة وطلع الفجر قال اقم فقلت یا ابا عبد الرحمن ان هذه لساعة ما رأیتك تصلی فيها قط فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان لا يصلی هذه یعنی هذه الصلوٰة الا هذه الساعة فی هذا المکان من هذا اليوم قال عبد اللہ هما صلاتان تحولان عن وقتهما صلوٰة المغرب بعد ما یاتی الناس من مزدلفة وصلوٰة الغداة حين ينزغ الفجر رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يفعل ذلك رواه الطحاوی وعن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اجعلوا آخر صلاتکم بالليل وترا رواه مسلم وعن ابی هريرة قال اوصانی خلیلی بثلاث صیام ثلاثة ایام من کل شهر ورکعتی الضحیٰ وان اوتر قبل ان انام متفق علیه وعن غضیف بن الحرث قال قلت لعائشة ارأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یغتسل من الجنابة

فی اول اللیل ام فی اٰخرہ قالت ربما اغتسل فی اول اللیل و ربما اغتسل فی آخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة قلت کان یوتر اول اللیل ام فی اٰخرہ قالت ربما اوتر فی اول اللیل وربما اوتر فی آخرہ قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة قلت کان یجہر بالقراءة ام یخفت قالت ربما جہر بہ وربما خفت قلت اللہ اکبر الحمد للہ الذی جعل فی الامر سعة رواہ ابو داؤد وروی ابن ماجة الفصل الاخیر وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خاف ان لایقوم من اٰخر اللیل فلیوتر اولہ ومن طمع ان یقوم اٰخرہ فلیوتر اٰخر اللیل فان صلاة اٰخر اللیل مشہودة وذٰلک افضل رواہ مسلم واحمد وعن الولید بن العیزار قال سمعت ابا عمرو الشیبانی یقول حدثنا صاحب ہذہ الدار واشار الی دار عبد اللہ قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ تعالیٰ قال الصلوٰة علی وقتہا وبر الوالدین والجہاد فی سبیل اللہ عز وجل رواہ النسائی وعن علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا علی ثلاث لاتؤخرہا الصلوٰة اذا اتت والجنازة اذا حضرت والایم اذا وجدت لہا کفوا رواہ الترمذی وعن عائشة رضی اللہ عنہا قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة لوقتہا الآخر مرتین حتی قبضہ اللہ تعالیٰ رواہ الترمذی وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انت اذا کانت علیک امراء یمیتون الصلاة اویؤخرونہا عن وقتہا قلت فما تأمرنی قال صل الصلوٰة لوقتہا فان ادرکتہا معہم فصل فانہا لک نافلة رواہ مسلم وقال العلامة العینی

حديث من ادرك ركعة منسوخ[1] وعن عبادة بن الصامت قال قال
لي رسول الله صلى الله عليه وسلم انها ستكون عليكم بعدي امراء يشغلهم
اشياء عن الصلوٰة لوقتها حتى يذهب وقتها فصلوا الصلوٰة لوقتها فقال
رجل يا رسول الله اصلي معهم قال نعم رواه ابو داؤد وعن نافع ان ابن عمر
كان يقول من صلى صلوٰة المغرب او الصبح ثم ادركها فلا يعيد لهما غير ما قد
صلاهما رواه مالك وروى الدارقطني عن ابن عمر نحوه مرفوعا وعن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسي[2] صلاة او نام عنها فكفارتها
ان يصليها اذا ذكرها وفي رواية لا كفارة لها الا ذلك متفق عليه وعن
ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس في النوم تفريط انما التفريط
في اليقظة فاذا نسي احدكم صلاة او نام عنها فليصلها اذا ذكرها
فان الله تعالى قال واقم الصلاة لذكري رواه مسلم وعن ابي سعيد
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن الوتر او نسيه فليصل

---

[1] قوله منسوخ معنى تحقيقه في باب المواقيت ١٢

[2] قوله من نسي صلاة او نام عنها فكفارتها ان يصليها اذا ذكرها احتج بالشافعي
على جواز قضاء الفوائت في الوقت المنهي عن الصلوٰة فيه وعندنا كره تحريما
صلوٰة مطلقا ولو قضاء او واجبة او نفلا في هذه الاوقات المنهية لانه
ليس بلازم ان يصلي في اول حال الذكر غاية ما في الباب ان ذكره سبب
لوجوب القضاء فاذا ذكرها في الوقت المنهي واخرها الى ان يخرج ذلك
وصلي يكون عاملا بالحديثين احدهما هذا والآخر حديث النهي في الوقت
المنهي عنه اخذته من عمدة القاري ويؤيده حديث التعريس الذي يأتي بعده ١٢

اذا ذکر و اذا استیقظ رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ **وعن** سعید بن المسیب ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم حین قفل من خیبر اسری حتی اذا کان من اٰخر اللیل عرّس وقال لبلال اِکلأ لنا الصبح فنام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم واصحابہ وکلأ بلال ما قدر لہ ثم استند الی راحلتہ وھو مقابل الفجر فغلبتہ عیناہ فلم یستیقظ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولا بلال ولا احد من الرکب حتی ضربتہم الشمس ففزع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال یا بلال فقال بلال یا رسول اللّٰہ اخذ بنفسی الذی اخذ بنفسک قال اقتادوا فبعثوا رواحلہم فاقتادوا شیأً ثم امر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بلالا فاقام الصلاۃ فصلی بہم الصبح ثم قال حین قضی الصلوٰۃ من نسی صلوٰۃ فلیصلہا اذا ذکرھا فان اللّٰہ عزوجل یقول اقم الصلوٰۃ لذکری رواہ مالک ومسلم **وقال** علماءنا ان اقتیادھم وخروجھم من ذٰلک الوادی کان لانہ انتبہ حین طلوع الشمس ومن السنۃ ان لا یصلی عند طلوعہا ولا عند غروبہا فلا یجوز اداء الفائتۃ فی الساعات التی نہی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عن الصلوٰۃ فیہا وخص الذکر بالذکر فی غیر ھذہ الاوقات **وعن** شعبۃ قال سألت الحکم وحمادا عن الرجل ینام عن الصلوٰۃ فیستیقظ وقد طلع من الشمس شیٔ قالا لا یصلی حتی تنبسط الشمس رواہ الطحاوی **وعن** ابن عمر[ا] قال قال

[ا] قولہ وعن ابن عمر الخ ھذہ الاحادیث بیان الاحکام المتعلقۃ بقضاء الصلوات الفائتۃ لصاحب الترتیب ولابن الھمام فی فتح القدیر وصاحب البحر الرائق

رسول الله صلی الله علیه وسلم من نسی صلوٰة فلم یذکرها الا و هو
مع الامام فسلم من صلاته فاذا فرغ من صلاته فلیصل التی نسی ثم
لیعد التی صلی مع الامام رواه الدارقطنی والبیهقی وروی الطبرانی
والخطیب نحوه وعن حبیب وکان من اصحاب رسول الله صلی الله
علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی المغرب ونسی العصر فقال
لاصحابه هل رأیتمونی صلیت العصر قالوا لا یا رسول الله ما صلیتها فامر
المؤذن فاذن ثم اقام فصلی العصر ونقض الاولی ثم صلی المغرب
رواه احمد والطبرانی وابو نعیم وعن جابر ان عمر بن الخطاب
یوم الخندق جعل یسب کفار قریش وقال یا رسول الله ما کدت اصلی
العصر حتی کادت الشمس تغرب فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم
فوالله ما صلیتها فنزلنا الی بطحان فتوضأ رسول الله صلی الله علیه وسلم
وتوضأنا فصلی العصر بعد ما غربت الشمس وصلی بعدها المغرب
رواه البخاری ومسلم وعن ابراهیم فی رجل نسی الظهر فذکرها
وهو فی العصر قال ینصرف فیصلی الظهر ثم یصلی العصر رواه الطحاوی
وعن زید بن اسلم قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من نام عن وتره فلیصل اذا اصبح رواه الترمذی مرسلا وقال
علی القاری یعنی قبل فرض الصبح اذا کان صاحب ترتیب ان امکن
والا فبعده ولو آخر الصبح وعن ابی عبیدة عن ابیه عبد الله بن مسعود

فی شرح المنار کلام طویل علی ما ذهب الیه اصحابنا من اشتراط اداء القضاء قبل الاداء
لصحة الاداء من شاء فلیراجع الیهما ۱۲ –

قال ان المشركين شغلوا رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اربع صلوات يوم الخندق حتى ذهب من الليل ما شاء الله فامر بلالا فاذن ثم اقام فصلى الظهر ثم اقام فصلى العصر ثم اقام فصلى المغرب ثم اقام فصلى العشاء رواه الترمذي والنسائي وروى ابن حبان والبزار نحوه وقال علماءنا بهذه الاحاديث احتج اصحابنا في فرضية الترتيب بين الوقتيات والفوائت وبين الفوائت بعضها ببعض۔

باب فضائل الصلوٰة

وقول الله عز وجل حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى عن عمارة بن رويبة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لن يلج النار احد صلى قبل طلوع الشمس وقبل غروبها يعني الفجر والعصر رواه مسلم۔ وعن ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى البردين دخل الجنة متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعاقبون فيكم ملائكة بالليل وملائكة بالنهار ويجتمعون في صلاة الفجر وصلاة العصر ثم يعرج الذين باتوا فيكم فيسألهم ربهم وهو اعلم بهم كيف تركتم عبادي فيقولون تركناهم وهم يصلون واتيناهم وهم يصلون متفق عليه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم الناس ما في النداء والصف الاول ثم لم يجدوا الا ان يستهموا عليه لاستهموا ولو يعلمون ما في التهجير[1]

---

[1] قوله ولو يعلمون ما في التهجير الخ لا يقال الامر بالابراد ينافي الامر بالتهجير لان الابراد

لاستبقوا الیہ ولو یعلمون ما فی العتمۃ والصبح لاتوھما ولو حبوا متفق علیہ
وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس صلوٰۃ اثقل
علی المنافقین من الفجر والعشاء ولو یعلمون ما فیہما لاتوھما ولو حبوا
متفق علیہ وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من صلی العشاء فی جماعۃ فکانما قام نصف اللیل ومن صلی الصبح
فی جماعۃ فکانما صلی اللیل کلہ رواہ مسلم وعن ابن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایغلبنکم الاعراب علی اسم صلاتکم المغرب
قال وتقول الاعراب ھی العشاء وقال لایغلبنکم الاعراب علی اسم
صلاتکم العشاء فانہا فی کتاب اللہ العشاء فانہا تعتم بحلاب الابل رواہ
مسلم۔ وعن جندب القسری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من صلی صلاۃ الصبح فھو فی ذمۃ اللہ فلا یطلبنکم اللہ من ذمتہ
بشئی فانہ من یطلبہ من ذمتہ بشئی یدرکہ ثم یکبہ علی وجہہ فی
نار جہنم رواہ مسلم وفی بعض نسخ المصابیح القشیری بدل القسری
وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی ان
قرآن الفجر کان مشھودا قال تشہدہ ملائکۃ اللیل وملائکۃ النہار
رواہ الترمذی۔ وعن سلمان قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول من غدا الی صلوۃ الصبح غدا برایۃ الایمان ومن غدا الی
السوق غدا برایۃ ابلیس رواہ ابن ماجۃ وعن ابی بکر بن سلیمان
بن ابی حثمۃ ان عمر بن الخطاب فقد سلیمان بن ابی حثمۃ

تاخیر قلیل لا یلزم بذلک عن التعبیر فان الھاجرۃ تطلق علی الوقت الی ان یقرب العصر کذا فی المرقات ۱۲

فی صلوٰۃ الصبح وان عمر غدا الی السوق وکان منزل سلیمان بین السوق والمسجد فمر عمر علی ام سلیمان الشفاء فقال لم ار سلیمان فی الصبح فقالت بات یصلی فغلبته عیناه فقال عمر لان اشهد صلوٰۃ الصبح احب الی من ان اقوم لیلۃ رواه مالک وعن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم قال افضل الصلوٰۃ عند اللّٰہ تعالی صلوٰۃ الصبح یوم الجمعۃ فی جماعۃ رواه ابو نعیم فی الحلیۃ والبیهقی فی شعب الایمان وعن عبد الرحمٰن بن عوف قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم صلوٰۃ الهجیر من صلوٰۃ اللیل رواه ابن نصر والطبرانی فی الکبیر وعن علی ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال یوم الخندق حبسونا عن صلوٰۃ الوسطی صلاۃ العصر ملأ اللّٰہ بیوتهم وقبورهم نارا متفق علیه وعنه رضی اللّٰہ عنه قال قاتلنا الاحزاب فشغلونا عن صلوٰۃ العصر حتی کربت الشمس ان تغیب فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اللّٰهم املأ قلوب الذین شغلونا عن الصلوٰۃ الوسطی نارا واملأ بیوتهم نارا واملأ قبورهم نارا قال علی کنا نری انها صلوٰۃ الفجر رواه الطحاوی. وعن ابن مسعود وسمرۃ بن جندب قالا قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم صلاۃ الوسطی صلاۃ العصر رواه الترمذی وعن ابی هریرۃ انه اقبل حتی نزل دمشق علی آل ابی کلثم الدوسی فاتی المسجد فجلس فی غربیه فتذاکروا الصلوٰۃ الوسطی فاختلفوا فیها فقال اختلفنا فیها کما اختلفتم ونحن بفناء بیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وفینا الرجل الصالح ابو هاشم بن عتبۃ بن ربیعۃ بن عبد شمس فقال انا اعلم لکم ذلک فاتی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم وکان

جريا عليه فاستاذن فدخل ثم خرج الينا فاخبرنا انها صلوة العصر رواه
الطحاوى وعن عبد الرحمن بن لبيبة الطائفى انه سأل ابا هريرة عن
الصلوة الوسطى فقال سأقرأ عليك القرآن حتى تعرفها اليس يقول الله
عز وجل فى كتابه اقم الصلوة لدلوك الشمس الظهر الى غسق الليل المغرب
ومن بعد صلوة العشاء ثلث عورات لكم العتمة ويقول ان قرآن الفجر
كان مشهودا الصبح ثم قال حافظوا على الصلوات والصلوة الوسطى
وقوموا لله قانتين هى العصر هى العصر رواه الطحاوى وعن ابن عمر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الذى يفوته صلوة العصر
فكانما وتر اهله وماله متفق عليه وعن بريدة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من ترك صلوة العصر فقد حبط عمله رواه البخارى
وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اعتموا
بهذه الصلوة فانكم قد فضلتم بها على سائر الامم ولم تصلها امة
قبلكم رواه ابوداؤد وعن امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم من صلى العشاء فى جماعة فقد اخذ حظه من ليلة القدر
رواه الطبرانى فى الكبير۔

باب الاذان

وقول الله عز وجل واذا ناديتم الى الصلوة اتخذوها هزوا
ولعبا ذلك بانهم قوم لا يعقلون وقوله يا ايها الذين آمنوا اذا نودى
للصلوة من يوم الجمعة۔ عن ابن عمر قال كان المسلمون حين قدموا
المدينة يجتمعون فيتحينون للصلوة وليس ينادى بها احد فتكلموا

یوما فی ذٰلک فقال بعضہم اتخذوا مثل ناقوس النصارٰی وقال بعضہم
قرنا مثل قرن الیہود فقال عمر اولا تبعثون رجلا ینادی بالصلوٰۃ فقال
رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یا بلال قم فناد بالصلوٰۃ متفق علیہ
وقال علی القاری ای ناد بالصلوٰۃ جامعۃ لما فی مرسل عند ابی سعید
ان بلالا کان ینادی بقولہ الصلوٰۃ جامعۃ ثم شرع الاذان وفی شرح مسلم
عن القاضی عیاض الظاہر انہ اعلام واخبار بحضور وقتہا ولیس علی
صفۃ الاذان الشرعی قال النووی ھذا ھو الحق انتہی وعن عبد اللّٰہ
بن زید الانصاری قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم
قد ھمہ الاذن حتی ھمران یامر جالا فیقومون علی الآطام فیرفعون
ویشیرون الی الناس بالصلوٰۃ حتی رأیت فیما یری النائم کان رجلا
علیہ ثوبان اخضران علی سور المسجد یقول اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر اربعا
اشہد ان لا الہ الا اللّٰہ مرتین اشہد ان محمدا رسول اللّٰہ مرتین
حی علی الصلوٰۃ مرتین حی علی الفلاح مرتین اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر
لا الہ الا اللّٰہ ثم قام فقال مثلہا وقال فی آخرہا قد قامت الصلوٰۃ
قد قامت الصلوٰۃ فاخبرت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال
اذھب فقصہا علی بلال ففعلت فاقبل الناس سراعا ولا یدرون
الا انہ فرغ فاقبل عمر بن الخطاب وقال لولا ماسبقنی بہ لاخبرتک
انہ قد طاف بی الذی طاف بہ رواہ ابو الشیخ وروی ابن ماجۃ
وابوداؤد واحمد نحوہ وصححہ الترمذی وابن خزیمۃ والبخاری
فیما حکاہ عنہ الترمذی فی العلل وعن ابن ابی لیلی قال
حدثنا اصحابنا ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال لقد اعجبنی

ان تكون صلوة المسلمين المؤمنين واحدة حتى لقد هممت ان ابث رجالا في الدور ينادون بالصلوة وحتى هممت ان آمر رجالا يقومون على الآطام ينادون المسلمين لحين الصلوة قال فجاء رجل من الانصار فقال يا رسول الله اني لما راجعت لما رأيت من اهتمامك رأيت رجلا كان عليه ثوبان اخضران فقام على المسجد فاذن ثم قعد قعدة ثم قام فقال مثلها الا انه يقول قد قامت الصلوة وساق الحديث رواه ابوداؤد وعن يحيى بن سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد اراد ان يتخذ خشبتين يضرب بهما ليجتمع الناس في الصلوة فاري عبد الله بن زيد الانصاري خشبتين في النوم فقال ان هاتين لنحو ما يريده رسول الله صلى الله عليه وسلم فقيل الا تؤذنون للصلوة فاتى رسول الله صلى الله عليه وسلم حين استيقظ فذكر له ذلك فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم بالاذان رواه مالك في الموطا وعن ابي عمير بن انس عن عمومة له من الانصار قال اهتم رسول الله صلى الله عليه وسلم للصلوة كيف يجمع الناس لها فقيل له انصب راية عند حضور الصلوة فاذا رآوها آذن بعضهم بعضا فلم يعجبه ذلك قال وذكر له القنع يعني الشبور فلم يعجبه ذلك وقال انه من امر اليهود قال فذكر له الناقوس فقال هو من امر النصارى فانصرف عبد الله بن زيد وهو مهتم لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فأرى الاذان في منامه قال فغدا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله اني لبين نائم ويقظان اذ اتاني آت فاراني الاذان قال وكان عمر بن الخطاب رآه قبل ذلك فكتمه عشرين

يوما قال ثم اخبر النبي صلى الله عليه وسلم فقال ما منعك ان تخبرني فقال سبقني بها عبد الله بن زيد فاستحييت فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا بلال قم فانظر ما يأمرك به عبد الله بن زيد فافعله فاذن بلال قال ابو البشر الراوي واخبرني ابو عمير ان الانصار تزعم ان عبد الله بن زيد لولا انه كان مريضا يومئذ لجعله رسول الله صلى الله عليه وسلم مؤذنا رواه ابوداؤد وعن علقمة عن ابن بريدة ان رجلا من الانصار مر برسول الله صلى الله عليه وسلم فرآه حزينا وكان الرجل اذا طعم يجتمع اليه فانطلق حزينا بما رأى من حزن رسول الله صلى الله عليه وسلم فترك طعامه وما كان يجتمع اليه ودخل مسجده يصلي فبينما هو كذلك اذ نعس فاتاه آت في النوم فقال هل علمت مما حزن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا قال فهو لهذا التأذين فأته فمره ان يأمر بلالا ان يؤذن فعلمه الاذان الله اكبر الله اكبر مرتين اشهد ان لا اله الا الله مرتين اشهد ان محمدا رسول الله مرتين حي على الصلوٰة مرتين حي على الفلاح مرتين الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله ثم علمه الاقامة مثل ذلك وقال في آخره قد قامت الصلوٰة قد قامت الصلوٰة الله اكبر الله اكبر لا اله الا الله كاذان الناس واقامتهم فاقبل الانصاري فقعد على باب النبي صلى الله عليه وسلم فمر ابو بكر فقال استاذن لي وقد رأى مثل ذلك فاخبر به النبي صلى الله عليه وسلم ثم استاذن الانصاري فدخل فاخبر بالذي رأى فقال النبي صلى الله عليه وسلم قد اخبرنا ابو بكر مثل ذلك فامر بلالا يؤذن بذلك رواه امامنا ابو حنيفة وروى

الطبرانی فی الاوسط بسنده عنه نحوه وفی روایة ابن ابی شیبة وسعید
بن منصور عن ابی محذورة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الاقامة اللہ اکبر
اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ
اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ حی علی الصلوٰة
حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح حی علی الفلاح قد قامت الصلوٰة
قد قامت الصلوٰة اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی
قال حدثنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عبد اللہ بن زید
الانصاری جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ رأیت
فی المنام کان رجلا قائم وعلیہ بردان اخضران علی جذمة حائط فاذن
مثنی واقام مثنی وقعد قعدة فسمع بذلک بلال فقام فاذن مثنی واقام
مثنی وقعد قعدة رواہ ابن ابی شیبة وابو الشیخ وروی البیہقی فی سننہ
عن وکیع نحوہ قال فی الامام وھذا رجالہ رجال الصحیح وھو متصل علی
مذھب الجماعة فی عدالة الصحابة وان جہالة اسماءھم لا تضر وعن
عبد اللہ بن زید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ھم بالبوق
وامر بالناقوس فنحت فأری عبد اللہ بن زید فی المنام قال رأیت رجلا
علیہ ثوبان اخضران یحمل ناقوسا فقلت لہ یا عبد اللہ اتبیع الناقوس
قال وما تصنع بہ قلت انادی بہ فی الصلوٰة قال افلا ادلک علی خیر من
ھذا قال وما ھو قال تقول اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان
لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان محمدا رسول اللہ اشہد ان
محمدا رسول اللہ حی علی الصلاة حی علی الصلوٰة حی علی الفلاح حی علی
الفلاح اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ قال فخرج عبد اللہ بن زید حتی

اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ بما رأی قال یارسول اللہ رأیت رجلا علیہ ثوبان اخضران فقص القصۃ فقال رسول اللہ ان صاحبکم قد رأی رؤیا فاخرج مع بلال الی المسجد فالقہا علیہ فلینا د بلال فانہ اندی صوتا منک قال فخرجت مع بلال الی المسجد فجعلت اُلقیہا علیہ وھو ینادی بہا قال فسمع عمر بن الخطاب بالصوت فخرج فقال یارسول اللہ لقد رأیت مثل الذی رأی رواہ ابن ماجۃ وروی ابوداؤد مثلہ وعن ابن عمر قال لما اسری برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السماء اوحی الیہ بالاذان فنزل بہ فعلمہ جبریل رواہ الطبرانی فی الاوسط وقال علماءنا ان الاسراء المذکور فی روایۃ الطبرانی غیر المعروف وانہ بروحہ او برؤیاہ للاسراء تعدد فیکون رأی فی منامہ ذلک ورؤیا الانبیاء وحی وعقب ذلک برؤیا الصحابۃ فاظہر موافقتہم لیسروا بموافقۃ رأیہم وکون ذلک ماثورا عنہم والا فہو حکم شرعی لایثبت برؤیا غیرہ انتہی وعن عبید بن عمیر اللیثی ان عمر لما رأی الاذان جاء لیخبر بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوجد الوحی قد ورد بذلک فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد سبقک الوحی رواہ ابوداؤد فی المراسیل وعبد الرزاق فی مصنفہ وعن الاسود بن یزید قال سألت ابا محذورۃ کیف کنت تؤذن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وای شئ کنت تجعل آخر اذانک قال کنت اثنی الاقامۃ کمثل الاذان واجعل آخر الاذان لا الہ الا اللہ رواہ ابو الشیخ وقال الامام ابن الہمام وروی الطبرانی فی الاوسط عن ابی محذورۃ یقول القی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاذان حرفا حرفا اللہ اکبر اللہ اکبر الخ ولم یذکر ترجیعا

وعن عبد الله بن زيد قال كان اذان رسول الله صلى الله عليه وسلم شفعا شفعا في الاذان والاقامة رواه الترمذي وعن عبد الرحمن بن ابي ليلى قال كان عبد الله بن زيد الانصاري مؤذن النبي صلى الله عليه وسلم يشفع الاذان والاقامة رواه ابن ابي شيبة وعن عبد الله بن زيد الانصاري قال كان اذان النبي صلى الله عليه وسلم واقامته مثنى مثنى رواه ابو الشيخ وعن الاسود عن بلال انه كان يثني الاذان ويثني الاقامة رواه الطحاوي وعبد الرزاق والدارقطني وعن ابراهيم قال كان ثوبان يؤذن مثنى ويقيم مثنى رواه الطحاوي وعن عبد العزيز بن رفيع قال سمعت ابا محذورة يؤذن مثنى مثنى ويقيم مثنى رواه الطحاوي وعن مكحول ان ابن محيريز حدثه انه سمع ابا محذورة يقول علمني رسول الله صلى الله عليه وسلم الاقامة سبع عشرة كلمة رواه الطحاوي وعن مجاهد في الاقامة مرة مرة انما هو شيء استخفه الامراء رواه الطحاوي وقال الزيلعي في تبيين الحقائق قال ابو الفرج كانت الاقامة مثنى مثنى فلما قام بنوا امية افردوا الاقامة وعن ابراهيم قال كانت الاقامة مثل الاذان حتى كان هؤلاء الملوك فجعلوها واحدة للسرعة اذا خرجوا انتهى وعن بلال انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم يؤذنه بالصبح فوجده راقدا فقال الصلاة خير من النوم مرتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما احسن هذا يا بلال اجعله في اذانك رواه الطبراني في الكبير وروى ابن ماجة نحوه وعن ابي محذورة قال كنت اؤذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم وكنت اقول في اذان الفجر الاول حي على الفلاح الصلاة خير من النوم الصلاة خير من النوم الله اكبر لا اله الا الله

رواه النسائی۔ وعن ابن سیرین قال من السنة ان یقول المؤذن فی اذان الفجر حی علی الفلاح الصلاة خیر من النوم رواه البیهقی وابن خزیمة وعن ابی بکرة قال خرجت مع النبی صلی الله علیه وسلم لصلاة الصبح فکان لا یمر برجل الا ناداه بالصلاة او حرکه برجله رواه ابو داؤد وقال علی القاری یؤخذ[1] منه مشروعیة التثویب فی الجملة وعن جابر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لبلال اذا اذنت فترسل واذا اقمت فاحدر واجعل بین اذانك واقامتك قدر مایفرغ الآکل من اکله والشارب من شربه والمعتصر اذا دخل لقضاء حاجته ولا تقوموا[2] حتی ترونی رواه الترمذی وروی ابن ابی شیبة عن حماد ان انسا رضی الله تعالی عنه کان یقوم اذا قال المؤذن قد قامت الصلوٰة وکبر الامام وعن زیاد بن الحرث الصدائی قال امرنی رسول الله

---

[1] قوله یؤخذ منه مشروعیة التثویب فی الجملة وقال فی شرح النقایة والتثویب وهو الاعلام بالصلوٰة بین الاذان والاقامة بحسب ماتعارفه اهل کل بلد من لفظه حسن عندنا فی کل صلوٰة لتوانی الناس فی الامور الدینیة وکرهه مالك والشافعی مطلقا ۱۲۔

[2] قوله ولا تقوموا حتی ترونی لعله علیه السلام کان یخرج من الحجرة بعد شروع المؤذن فی الاقامة ویدخل فی محراب المسجد عند قوله حی علی الصلوٰة ولذا قال ائمتنا ویقوم الامام والقوم عند حی علی الصلوٰة ویشرع عند قد قامت الصلاة فی قول ابی حنیفة ومحمد وعند الفراغ من الاقامة فی قول ابی یوسف والمعنی اذا فرغ المؤذن من قوله قد قامت الصلوٰة شرع الامام فی الخلاصة هذا هو الاصح

صلى الله عليه وسلم ان اؤذن فی صلاۃ الفجر فاذنت فاراد بلال ان یقیم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان اخا صداء قد اذن ومن اذن فهو یقیم رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة وعن محمد بن عبد الله عن عمه عبد الله بن زید قال اراد النبی صلی الله علیه وسلم فی الاذان اشیاء لم یصنع منها شیئاً قال فأری عبد الله بن زید الاذان فی المنام فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال ألقه علی بلال فألقاه علیه فاذن بلال فقال عبد الله انا رأیته وانا کنت اریده قال فاقام انت رواه ابوداؤد وسکت عنه وقال ابن عبد البر اسناده حسن وکذا قال الحازمی وعن عبد الله بن محمد بن عبد الله بن زید عن ابیه عن جده انه حین أری الاذان امر النبی صلی الله علیه وسلم بلالا فاذن ثم امر عبد الله فاقام رواه الطحاوی وعن عبد الرحمن بن سعد ابن عمار بن سعد مؤذن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال حدثنی

وقیل معناه انه شرع فیها قبل تمام هذا القول وفی المحیط قال الامام الحلوانی هذا هو الصحیح وذکر فی خزانة انه لو لم یشرع حتی فرغ من الاقامة فلا بأس به والکلام فی الاستحباب لا فی الجواز انتهی والجمهور علی قول ابی یوسف لبید رله المؤذن اول صلاۃ الامام وعلیه عمل اهل الحرمین والله تعالی اعلم وعند مالک والشافعی تؤخر الشروع الی الفراغ من الاقامة واستواء الصفوف المرقات وشرح النقایة ملتقطا منهما ۱۲ ‌ له قوله من اذن فهو یقیم ولا یکره عندنا اقامة غیر المؤذن برضاه وبه قال مالک وکرهها الشافعی اما لو لم یحضر فلا یکره اتفاقا نعم الافضل ان یکون المؤذن هو المقیم له هذا الحدیث ولنا الاحادیث الآتیة بعد شرح النقایة ملخصا ۱۲۔

ابی عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بلالا ان یجعل اصبعیہ فی اذنیہ قال انہ ارفع لصوتک رواہ ابن ماجۃ وروی الترمذی نحوہ وعن عروۃ بن الزبیر عن امرأۃ من بنی النجار قالت کان بیتی من اطول بیت حول المسجد فکان بلال یؤذن علیہ الفجر فیأتی بسحر فیجلس علی البیت ینظر الی الفجر فاذا راٰہ تمطی ثم قال اللھم انی احمدک واستعینک علی قریش ان یقیموا دینک قالت ثم یؤذن قالت واللہ ما علمتہ کان ترکھا لیلۃ واحدۃ ھذہ الکلمات رواہ ابوداؤد وقال یؤخذ منہ الاذان فوق المنارۃ اسنادہ حسن وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیؤذن لکم خیارکم ولیؤمکم قراؤکم رواہ ابوداؤد وعن وائل بن حجر قال حق وسنۃ مسنونۃ ان لا یؤذن الا وھو طاھر ولا یؤذن الا وھو قائم رواہ ابوالشیخ وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یؤذن الا متوضئ رواہ الترمذی وضعفہ قال علماءنا فلا یدل الا علی الاستحباب لانہ قد انعقد الاجماع علی کون قراءۃ القراٰن بغیر وضوء غیر مکروہ والقراٰن اعظم حرمۃ من الاذان فلما لم یکرہ قراءتہ وھو اعظم حرمۃ بدون الوضوء فکیف یکرہ التأذین بدونہ فتحمل روایات الوضوء علی الاستحباب قالہ فی تعلیق اعلاء السنن وعن ابراھیم قال لا بأس بان یؤذن المؤذن وھو علی غیر وضوء رواہ محمد فی الاٰثار وقال بہ نأخذ لا نری بذلک بأسا ونکرہ ان یؤذن جنبا۔ وعنہ قال الاذان جزم والتکبیر جزم والتسلیم جزم والقراٰن جزم رواہ سعید بن منصور وعن ابی الشعثاء قال کنا قعودا فی المسجد

مع ابی ھریرۃ فاذن المؤذن فقام رجل من المسجد یمشی فاتبعه ابو ھریرۃ
بصرہ حتی خرج من المسجد فقال ابو ھریرۃ اما ھذا فقد عصی ابا القاسم
صلی اللہ علیه وسلم رواہ ابن ماجة وروی مسلم والنسائی والترمذی
نحوہ وعن عثمان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم من ادرکه
الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجة وھو لا یرید الرجعة فھو
منافق رواہ ابن ماجة۔

باب فضل الاذان وافضلیة الامامة واجابة المؤذن

وقول اللہ عزوجل ومن احسن قولا ممن دعا الی اللہ وعمل صالحا
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خصلتان معلقتان
فی اعناق المؤذنین المسلمین صیامھم وصلاتھم رواہ ابن ماجة وعن
معاویة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول المؤذنون
اطول الناس اعناقا یوم القیامة رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا نودی للصلاۃ ادبر الشیطان
له ضراط حتی لا یسمع التأذین فاذا قضی النداء اقبل حتی اذا ثوب
بالصلاۃ ادبر حتی اذا قضی التثویب اقبل حتی یخطر بین المرء ونفسه
یقول اذکر کذا اذکر کذا لما لم یکن یذکر حتی یظل الرجل لا یدری
کم صلی متفق علیه وعن جابر قال سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم
یقول ان الشیطان اذا سمع النداء بالصلاۃ ذھب حتی یکون مکان

الروحاء قال الراوی والروحاء من المدینۃ علی ستۃ وثلاثین میلا رواہ مسلم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسمع مدی صوت المؤذن جن ولا انس ولا شیٔ الا شھد لہ یوم القیامۃ رواہ البخاری وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤذن یغفر لہ مدی صوتہ ویشھد لہ کل رطب ویابس وشاھد الصلاۃ یکتب لہ خمس وعشرون صلاۃ ویکفر عنہ ما بینھما رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجۃ وروی النسائی الی قولہ کل رطب ویابس وقال ولہ مثل اجر من صلی وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اذن سبع سنین محتسبا کتب لہ براءۃ من النار رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اذن ثنتی عشرۃ سنۃ وجبت لہ الجنۃ وکتب لہ بتأذینہ فی کل یوم ستون حسنۃ ولکل اقامۃ ثلاثون حسنۃ رواہ ابن ماجۃ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ علی کثبان المسک یوم القیامۃ عبد ادی حق اللہ وحق مولاہ ورجل ام قوما وھم بہ راضون ورجل ینادی بالصلوات الخمس کل یوم ولیلۃ رواہ الترمذی وعن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو یعلم الناس ما فی التأذین لتضاربوا علیہ بالسیف رواہ احمد وعن انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغیر اذا طلع الفجر وکان یستمع الاذان فان سمع اذانا امسک والا اغار فسمع رجلا یقول اللہ اکبر اللہ اکبر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الفطرۃ ثم قال اشھد ان لا الہ الا اللہ فقال رسول اللہ

صلى الله عليه وسلم خرجت من النار فنظروا اليه فاذا هو رجل معزى
رواه مسلم وعن عبد الله قال لما قبض رسول الله صلى الله عليه
وسلم قالت الانصار منا امير ومنكم امير فاتاهم عمر فقال الستم تعلمون
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امر ابا بكر ان يصلى بالناس
فايكم تطيب نفسه ان يتقدم ابا بكر قالوا نعوذ بالله ان نتقدم ابا بكر
رواه النسائی قال الامام ابن الهمام الامامة[1] افضل من الاذان عندنا
لمواظبته عليه الصلاة والسلام عليها وكذا الخلفاء الراشدون بعده
وعن علی قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الناس
فی المسجد الامام ثم المؤذن ثم من علی يمين الامام رواه الديلمی فی مسنده
وعن مالك بن الحويرث قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم
صلوا كما رأيتمونی اصلی واذا حضرت الصلاة فليؤذن لكما احدكما

---

[1] قوله الامامة افضل من الاذان عندنا الخ واستدلال الشافعی بحديث ابی هريرة الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنين على فضل الاذان على الامامة لان حال الامين افضل من حال الضمين ودفعه ان هذا الامين يتكفل الوقت فحسب وهذا الضامن يتكفل اركان الصلاة ويتعهد للسفارة بينهم وبين ربهم فی الدعاء بين احدهما من الاخر وكيف لا والامام خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم والمؤذن خليفة بلال رضی الله عنه وان الدعاء بالارشاد اعلى من الدعاء بالمغفرة لان المغفرة ان يستدعی سبق ذنب والارشاد يستدعی وصول البغية ويؤيده الاحاديث الاتية بعد كذا فی المرقات ١٢

ثم لیؤمکم اکبرکم متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الرحمۃ تنزل علی الامام ثم علی من علی یمینہ الاول فالاول رواہ
ابو الشیخ وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجعلوا
ائمتکم خیارکم فانہم وفدکم فیما بینکم وبین ربکم رواہ الدارقطنی
والبیہقی فی السنن وروی الطبرانی نحوہ فی الکبیر وعن ابی ھریرۃ
قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام بلال ینادی فلما سکت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال مثل ھذا یقینا دخل الجنۃ
رواہ النسائی وعن عبد اللہ بن عمرو قال رجل یا رسول اللہ ان
المؤذنین یفضلوننا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل کما
یقولون فاذا انتہیت فسل تعطہ رواہ ابوداؤد وعن جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان المؤذنین والملبین یخرجون من
قبورھم یؤذن المؤذن ویلبی الملبی رواہ الطبرانی فی الاوسط
وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اذا سمعتم المؤذن فقولوا[1] مثل ما یقول ثم صلوا علی فانہ من صلی
علی صلاۃ صلی اللہ علیہ بہا عشرا ثم سلوا اللہ لی الوسیلۃ فانہا
منزلۃ فی الجنۃ لا تنبغی الا لعبد من عباد اللہ وارجوا ان اکون
انا ھو فمن سأل لی الوسیلۃ حلت علیہ الشفاعۃ رواہ مسلم

---

[1] قولہ فقولوا مثل ما یقول یعنی ویجیب وجوبا وقال الحلوانی ندبا والواجب
الاجابۃ بالقدم ای لئلا تفوتہ الجماعۃ فیأثم قالہ فی الدر المختار وفی
المقام تفصیل آخر موضع بسطہ ھو رد المختار ۱۲

وعن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال المؤذن اللہ اکبر اللہ اکبر فقال احدکم اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال اشہد ان لا الہ الا اللہ قال اشہد ان لا الہ الا اللہ ثم قال اشہد ان محمدا رسول اللہ قال اشہد ان محمدا رسول اللہ ثم قال حی علی الصلاۃ قال[1] لاحول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال حی علی الفلاح قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال اللہ اکبر اللہ اکبر قال اللہ اکبر اللہ اکبر ثم قال لا الہ الا اللہ قال لا الہ الا اللہ من قلبہ دخل الجنۃ رواہ مسلم وعن علقمۃ بن ابی وقاص قال انی لعند معاویۃ اذ اذن مؤذنہ فقال معاویۃ کما قال مؤذنہ حتی اذا قال حی علی الصلاۃ قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ فلما قال حی علی الفلاح قال لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وقال بعد ذلک ما قال المؤذن ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذلک رواہ احمد وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع المؤذن یتشہد قال وانا وانا رواہ ابوداؤد وعن ابی امامۃ او بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان بلالا اخذ فی الاقامۃ فلما ان قال قد قامت الصلاۃ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقامہا اللہ وادامہا وقال فی سائر الاقامۃ کنحو حدیث

---

[1] قولہ قال لاحول ولاقوۃ الا باللہ ای یقول لاحول ولاقوۃ الا باللہ وزاد فی عمدۃ المفتی ماشاء اللہ کان وخیر بینہما فی الکافی وفصل فی المحیط بان یاتی بالحوقلۃ مکان الصلوۃ وبالمشیئۃ مکان الفلاح واسمٰعیل والمختار الاول نوح افندی کذا فی رد المحتار ۱۲ —

عمر فی الاذان رواہ ابوداؤد وعن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع المؤذن اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبمحمد رسولا وبالاسلام دینا غفر لہ ذنبہ رواہ مسلم وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یرد الدعاء بین الاذان والاقامة رواہ ابوداؤد والترمذی وعن سهل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثنتان لا تردان اوقلما تردان الدعاء عند النداء وعند البأس حین یلحم بعضهم بعضا وفی روایة وتحت المطر رواہ ابوداؤد والدارمی الا انہ لم یذکر وتحت المطر وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللهم رب هذه الدعوة التامة والصلاة القائمة آت محمدا الوسیلة والفضیلة وابعثه مقاما محمودا الذی وعدته حلت له شفاعتی یوم القیامة رواہ البخاری وعن ابن عمر قال کنا نؤمر بالدعاء عند اذان المغرب رواہ البیهقی فی الدعوات الکبیر وعن ام سلمة رضی اللہ عنها قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقول عند اذان المغرب اللهم هذا اقبال لیلك وادبار نهارك واصوات دعاتك فاغفر لی رواہ ابوداؤد والبیهقی فی الدعوات الکبیر وعن ابن بریدة عن عبد اللہ بن مغفل المزنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عند کل اذانین رکعتین ما خلا[1] المغرب رواہ الدارقطنی وقال

---

[1] قوله ما خلا المغرب والحاصل انه یسن ان یصلی بین الاذان والاقامة

وهو المحفوظ وروى البزار عن بريدة نحوه وفى رواية صلاة الا بدل ركعتين ما خلا وعن عثمان بن ابى العاص قال قلت يا رسول الله اجعلنى امام قومى قال انت امامهم واقتد باضعفهم واتخذ مؤذنا لا يأخذ على اذانه اجرا رواه احمد وابوداؤد والنسائى وعن ابى محذورة انه قال فالقى علىّ رسول الله صلى الله عليه وسلم الاذان فاذنت ثم اعطانى[1] حين قضيت التاذين صرة فيها شئ من فضة رواه ابن حبان وعقد ترجمة على الرخصة فى ذلك ورواه النسائى ايضا وعن ابن عمر وقال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤذن المحتسب كالشهيد المتشحط فى دمه واذا مات لم يدود فى قبره رواه الطبرانى فى الكبير وعن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعجب ربك من راعى غنم فى رأس شظية للجبل يؤذن بالصلوة ويصلى فيقول الله عز وجل انظروا الى عبدى هذا يؤذن ويقيم الصلاة يخاف منى قد غفرت لعبدى وادخلته الجنة رواه ابوداؤد والنسائى وعن سلمان الفارسى رضى الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان الرجل بارض فلاة فحانت الصلاة

وكره ابوحنيفة النفل قبل المغرب لهذا الحديث كذا فى المرقات ۱۲۔

[1] قوله ثم اعطانى الخ اختلف العلماء فى اخذ الاجر على الاذان والاقامة والامامة فكرهه الشافعىؒ ومنعه ابوحنيفة رحمه الله واصحابه واستدلوا بحديث عثمان بن ابى العاص واتخذ مؤذنا لا يأخذ على اذانه اجرا وهذا قول المتقدمين واما المتاخرون منهم فافتوا بجوازه واستدلوا بهذا الحديث والتفصيل مذكور فى بذل المجهود فليراجع ۱۲۔

فلیتوضأ فان لم یجد ماء فلیتیمم فان اقام صلی معه ملکان وان اذن واقام صلی خلفه من جنود الله مالا یری طرفاه رواه عبد الرزاق قال هذا سند رجاله رجال الصحاح۔

باب

عن بلال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال له لاتؤذن[1] حتی یستبین لك الفجر هکذا او مدیده عرضا رواه ابوداؤد ولم یضعفه وروی البیهقی نحوه قال فی الامام رجال اسناده ثقات وفی روایة عبد العزیز بن ابی رواد عن ابن عمر رضی الله عنه ان بلالا اذن قبل الفجر فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم وعن ابن عمر رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له ما حملك علی ذلك قال استیقظت

---

[1] قوله لاتؤذن حتی یستبین لك الفجر الخ یعنی لایؤذن لصلوٰة قبل دخول وقتها ویعاد فی الوقت لان الاذان للاعلام وقبل الوقت تجهیل وقال ابو یوسف وهو قول الشافعی یجوز للفجر فی النصف الاخیر من اللیل لتوارث اهل الحرمین والحجة علی الکل هذا الحدیث قاله فی الهدایة وقال فی النهایة فان قیل جاء فی الحدیث لایغرنکم اذان بلال ویعلم به انه کان یؤذن قبل الوقت قلنا هو حجة لنا حیث لم یعتبر النبی صلی الله علیه واله وسلم اذانه وامر الناس بان لا یعتبروا اذانه مثل اعتبارهم الاذان فی الوقت وقال ولا یغرنکم اذان بلال فانه یؤذن لیرجع قائمکم ویتسحر صائمکم ویقوم نائمکم فکلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم وکان هو اعمی لایؤذن حتی یسمع الناس یقول اصبحت ۱۲۔

وانا وسنان فظننت ان الفجر قد طلع فامره النبي صلى الله عليه وسلم ان ينادي على نفسه الا ان العبد قد نام رواه البيهقي وروى ابوداؤد نحوه وعن مالك بن الحويرث قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم انا وابن عم لي فقال اذا سافرتما فاذنا واقيما وليؤمكما اكبركما رواه البخاري وعن بريد بن ابي مريم عن ابيه قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في سفر فاسرينا ليلة فلما كان في وجه الصبح نزل رسول الله صلى الله عليه وسلم فنام ونام الناس فلم يستيقظ الا بالشمس قد طلعت علينا فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤذن فاذن[له] ثم صلى الركعتين قبل الفجر ثم امره فاقام فصلى بالناس ثم حدثنا ما هو كائن حتى تقوم الساعة رواه النسائي وروى ابوداؤد والحاكم والبزار والطبراني والبيهقي نحوه وعن ابي قتادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلاة فلا تقوموا حتى تروني قد خرجت متفق عليه وفي الذخيرة اما اذا كان الامام خارج المسجد فان دخل المسجد من وراء الصفوف

له قوله فاذن ثم صلى الركعتين قبل الفجر ثم امره فاقام الخ وقال في الهداية ويؤذن للفائتة ويقيم لانه عليه السلام قضى الفجر غداة ليلة التعريس باذان واقامة وهو حجة على الشافعي في اكتفائه بالاقامة انتهى وقال في العناية لا يقال قد روي ان النبي صلى الله عليه وسلم امر بلالا فاقام بدون ذكر الاذان لان القصة واحدة فالعمل بالزيادة اولى وفيه نظر لان ذلك انما يكون اذا كان راويهما واحدا ولم يثبت ههنا كذلك والجواب ان الراوي اذا كان متعددا انما يعمل بخبرين اذا امكن العمل بهما ولا يمكن ههنا لكون القصة واحدة ۱۲

يقومون كما رأوا الامام وعبارة الدر المختار في هذا المقام وان داخل من قدام قاموا حين يقع بصرهم عليه وعن ابي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا اقيمت الصلاة فلا تأتوها تسعون وأتوها وانتم تمشون وعليكم السكينة فما ادركتم فصلوا وما فاتكم فاقضوا[1] رواه ابوداؤد والطحاوي وابن ابي شيبة[2] بسند صحيح عن ابي ذر وابن حزم بسند مثله عن ابي هريرة والبيهقي بسند لا بأس به عن معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنه وفي رواية لمسلم فان احدكم اذا كان يعمد الى الصلوة فهو

---

[1] قوله وما فاتكم فاقضوا اختلف العلماء في القضاء والاتمام المذكورين هل هما بمعنى واحد او بمعنيين وترتب على ذلك خلاف فيما يدركه الداخل مع الامام هل هو اول صلاته او آخرها على اقوال منها انه اول صلاته وانه يكون بانيا عليه في الافعال والاقوال وهو قول الشافعي واسحاق والاوزاعي ورواية عن مالك واحمد واستدلوا بقوله وما فاتكم فاتموا لان لفظ الاتمام واقع على باق من شئ قد تقدم سائره ومنها انه آخر صلاته وانه يكون قاضيا في الافعال والاقوال وهو قول ابي حنيفة واحمد في رواية وسفيان ومجاهد وابن سيرين وقال ابن بطال روى ذلك عن ابن مسعود وابن عمر وابراهيم النخعي والشعبي وابي قلابة واستدلوا على ذلك بقوله صلى الله تعالى عليه وسلم وما فاتكم فاقضوا والجواب عما استدل به الشافعي ومن تبعه وهو قوله فاتموا ان صلاة المأموم مرتبطة بصلوة الامام فحمل قوله فاتموا على ان من قضى ما فاته فقد اتم لان الصلوة تنقص بما فات فقضاءه اتمام لما نقص كذا في عمدة القاري ١٢۔

[2] قوله وابن ابي شيبة وسيجيء في باب الخطبة والصلوٰة ١٢ منه

فی صلاۃ وقال محمد لا تعجلن برکوع ولا افتتاح حتی تصل الی الصف وتقوم فیہ وعن نافع ان ابن عمر سمع الاقامۃ وھو بالبقیع فاسرع المشی رواہ محمد عن مالک وقال ھذا لا بأس بہ مالم یجھد نفسہ۔

باب المساجد ومواضع الصلٰوة

وقول اللّٰہ عز وجل ان طھرا بیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود وقولہ وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ وقولہ ان اول بیت وضع للناس للذی ببکۃ مبارکا وھدی للعالمین وقولہ فی بیوت اذن اللّٰہ ان ترفع وتذکر فیھا اسمہ وقولہ انما یعمر مساجد اللّٰہ من اٰمن باللّٰہ والیوم الاٰخر۔ عن ابن عمر قال دخل النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم البیت ثم خرج وبلال خلفہ فقلت لبلال ھل صلی قال لا فلما کان من الغد دخل فسألت بلالا ھل صلی قال نعم صلی رکعتین رواہ الدارقطنی وعن عبد الرحمن بن الزجاج قال اتیت شیبۃ بن عثمان فقلت یا ابا عثمان ان ابن عباس یقول ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم دخل الکعبۃ فلم یصل قال بلی صلی رکعتین عند العمودین المقدمین ثم الزق بھما ظھرہ رواہ الطحاوی وروی ابو یعلی وابن عساکر نحوہ وعن ابن عمر قال دخل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الکعبۃ والفضل واسامۃ بن زید وعثمان بن طلحۃ فکان اول من لقیت بلالا فقلت این صلی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال بین ھاتین الساریتین رواہ ابن ابی شیبۃ وروی الطحاوی والبخاری ومسلم نحوہ۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

مابین[1] المشرق والمغرب قبلة رواه الترمذي وعن ابي ذر قال
قلت يارسول الله اي مسجد وضع في الارض اول قال المسجد
الحرام قال قلت ثم اي قال ثم المسجد الاقصى قلت كم بينهما قال
اربعون عاما ثم الارض لك مسجد فحيثما ادركتك الصلوٰة فصل
متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم صلاة في مسجدي هذا خير من الف صلاة فيما سواه الا المسجد
الحرام متفق عليه وعن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم صلاة الرجل في بيته بصلاة وصلاته في مسجد القبائل
بخمس وعشرين صلاة وصلاته في المسجد الذي يجمع فيه بخمسمائة
صلاة وصلاته في المسجد الاقصى بخمسين الف صلاة وصلاته في مسجدي
بخمسين الف صلاة وصلاته في المسجد الحرام بمائة الف صلاة رواه
ابن ماجة وعن ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول من جاء مسجدي هذا لم يأت الا لخير يتعلمه او يعلمه فهو
بمنزلة المجاهد في سبيل الله ومن جاء لغير ذلك فهو بمنزلة
الرجل ينظر الى متاع غيره رواه ابن ماجة والبيهقي في شعب الايمان
وعن السائب بن يزيد قال كنت نائما في المسجد فحصبني رجل
فنظرت فاذا هو عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال اذهب فأتني

---

[1] قوله مابين المشرق والمغرب قبلة والظاهر انها قبلة اهل المدينة فانها واقعة
بين المشرق والمغرب وهذا الحديث يؤيد القول بالجهة يعني للمكي اصابة
عينها ولغيره اي غير معاينها اصابة جهتها المرقات والدر المختار ملتقطا منها ۱۲

بهذين فجئته بهما فقال ممن انتما او من اين انتما قالا من اهل الطائف قال لو كنتما من اهل المدينة لاوجعتكما ترفعان اصواتكما فى مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخارى وعن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تشد الرحال الا الى ثلاثة مساجد مسجد الحرام والمسجد الاقصى ومسجدى هذا متفق عليه وعن ابن عمر قال كان النبى صلى الله عليه وسلم يأتى مسجد قباء كل سبت ماشيا وراكبا فيصلى فيه ركعتين متفق عليه وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما بين بيتى ومنبرى روضة من رياض الجنة ومنبرى على حوضى متفق عليه وعن عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فى مرضه الذى لم يقم منه لعن الله اليهود والنصارى اتخذوا قبور انبيائهم مساجد متفق عليه وعن جندب قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول الا وان من كان قبلكم كانوا يتخذون قبور انبيائهم وصالحيهم مساجد الا فلا تتخذوا القبور مساجد انى انهاكم عن ذلك رواه مسلم وعن عطاء بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم لا تجعل قبرى وثنا يعبد اشتد غضب الله على قوم اتخذوا قبور انبيائهم مساجد رواه مالك مرسلا وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب البلاد الى الله مساجدها وابغض البلاد الى الله اسواقها رواه مسلم وعن ابن عمر قال ان حبرا من اليهود سأل النبى صلى الله عليه وسلم اى البقاع خير فسكت عنه وقال اسكت حتى يجيئ جبريل فسكت وجاء جبريل عليه السلام فسأل فقال ما المسئول عنها باعلم من السائل ولكن اسأل

ربی تبارك وتعالی ثم قال جبریل یا محمد انی دنوت من الله دنوا ما دنوت
منه قط قال وکیف کان یا جبریل قال وکان بینی وبینه سبعون الف
حجاب من نور فقال شر البقاع اسواقها وخیر البقاع مساجدها رواه
ابن حبان فی صحیحه وروی احمد وابو یعلی والحاکم والطبرانی والبزار
نحوه وصححه الحاکم وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا مررتم بریاض الجنة فارتعوا قیل یارسول الله وما ریاض الجنة قال المساجد
قیل وما الرتع یارسول الله قال سبحان الله والحمد لله ولا اله الا الله
والله اکبر رواه الترمذی وعن عثمان رضی الله عنه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من بنی لله مسجدا بنی الله له بیتا فی الجنة متفق علیه
وعن عائشة قالت امر رسول الله صلی الله علیه وسلم ببناء المسجد
فی الدور وان ینظف ویطیب رواه ابوداؤد والترمذی وابن ماجة
وعن طلق بن علی قال خرجنا وفدا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فبایعناه وصلینا معه واخبرناه ان بارضنا بیعة لنا فاستوهبناه من فضل
طهوره فدعا بماء فتوضأ وتمضمض ثم صبه لنا فی اداوة وامرنا فقال
اخرجوا فاذا اتیتم ارضکم فاکسروا بیعتکم وانضحوا مکانها بهذا الماء
واتخذوها مسجدا قلنا ان البلد بعید والحر شدید والماء ینشف
فقال مدوه من الماء فانه لایزیده الا طیبا رواه النسائی وعن
ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما امرت بتشیید
المساجد قال ابن عباس لتزخرفنها کما زخرفت الیهود والنصاری رواه
ابوداؤد وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ان من اشراط الساعة ان یتباهی الناس فی المساجد رواه ابوداؤد

والنسائی والدارمی وابن ماجة وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور والمتخذین علیها المساجد والسرج رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی وفی روایة لمسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عرضت علیّ اجور امتی حتی القذاة یخرجها الرجل من المسجد وعرضت علیّ ذنوب امتی فلم ار ذنبا اعظم من سورة من القرآن او آیة اوتیها رجل ثم نسیها رواه الترمذی وابو داؤد وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الرجل یتعاهد المسجد فاشهدوا له بالایمان فان اللہ یقول انما یعمر مساجد اللہ من آمن باللہ والیوم الآخر رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی وعن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاة الرجل فی الجماعة

سه قوله لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زائرات القبور فی شرح السنة هذا کان قبل الترخص فلما رخص دخل فی الرخصة الرجال والنساء ومراده بالترخص قوله علیه السلام کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها لانها تذکر الآخرة قاله فی المرقات وقال فی الدر المختار ورد المحتار لا بأس بزیارة القبور ولو للنساء لحدیث کنت نهیتکم الخ بل تندب کما فی البحر عن المجتبی للامر بها فی الحدیث المذکور کما فی الامداد ولا تترک الزیارة لما یحصل عند قبور الاولیاء من منکرات ومفاسد کاختلاط الرجال بالنساء وغیر ذلک لان القربات لا تترک لمثل ذلک بل علی الانسان فعلها وانکار البدع بل وازالتها ان امکن ۱۲۔

تضعف على صلاته فی بیته وفی سوقه خمسا وعشرین ضعفا وذلك انه اذا توضأ
فاحسن الوضوء ثم خرج الى المسجد لا یخرجه الا الصلاة لم یخط خطوة
الا رفعت له بها درجة وحط عنه بها خطیئة فاذا صلى لم تزل الملائكة
تصلی علیه مادام فی مصلاه اللهم صل علیه اللهم ارحمه ولا یزال احدكم
فی صلاة ما انتظر الصلاة وفی روایة قال اذا دخل المسجد كانت الصلاة
تحبسه وزاد فی دعاء الملائكة اللهم اغفر له اللهم تب علیه ما لم یؤذ فیه
ما لم یحدث فیه متفق علیه وعن ابی امامة قال قال رسول الله
صلى الله علیه وسلم ثلاثة كلهم ضامن على الله رجل خرج غازیا فی
سبیل الله فهو ضامن على الله حتى یتوفاه فیدخله الجنة او یرده
بما نال من اجر او غنیمة ورجل راح الى المسجد فهو ضامن على الله
ورجل دخل بیته بسلام فهو ضامن على الله رواه ابوداؤد وعنه
قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم من خرج من بیته متطهرا
الى صلاة مكتوبة فاجره كاجر الحاج المحرم ومن خرج الى تسبیح الضحى
لا ینصبه الا ایاه فاجره كاجر المعتمر وصلاة على اثر صلاة لا لغو بینهما
كتاب فی علیین رواه احمد وابوداؤد وعن ابی هریرة قال قال
رسول الله صلى الله علیه وسلم من غدا الى المسجد او راح اعد الله له
نزله من الجنة كلما غدا او راح متفق علیه وعن ابی موسى الاشعری
قال قال رسول الله صلى الله علیه وسلم اعظم الناس اجرا فی الصلاة
ابعدهم فابعدهم ممشى والذی ینتظر الصلاة حتى یصلیها مع الامام
اعظم اجرا من الذی یصلی ثم ینام متفق علیه وعن جابر قال خلت
البقاع حول المسجد فاراد بنو سلمة ان ینتقلوا قرب المسجد فبلغ ذلك النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہم بلغنی انکم تریدون ان تنتقلوا قرب المسجد قالوا نعم یا رسول اللہ قد اردنا ذلک فقال یا بنی سلمۃ دیارکم تکتب اٰثارکم دیارکم تکتب اٰثارکم رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل وشاب نشأ فی عبادۃ اللہ ورجل قلبہ معلق بالمسجد اذا خرج منہ حتی یعود الیہ ورجلان تحابا فی اللہ اجتمعا علیہ وتفرقا علیہ ورجل ذکر اللہ خالیا ففاضت عیناہ ورجل دعتہ امرأۃ ذات حسب وجمال فقال انی اخاف اللہ ورجل تصدق بصدقۃ فاخفاھا حتی لا تعلم شمالہ ما تنفق یمینہ متفق علیہ وعن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر المشائین فی الظلم الی المساجد بالنور التام یوم القیامۃ رواہ الترمذی وابو داؤد ورواہ ابن ماجۃ عن سھل بن سعد وانس وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اتی المسجد لشیء فھو حظہ رواہ ابو داؤد وعن عثمان بن مظعون قال یا رسول اللہ ائذن لنا فی الاختصاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من خصی ولا اختصی ان خصاء امتی الصیام فقال ائذن لنا فی السیاحۃ قال ان سیاحۃ امتی الجہاد فی سبیل اللہ فقال ائذن لنا فی الترھب فقال ان ترھب امتی الجلوس فی المساجد انتظار الصلاۃ رواہ البغوی فی شرح السنۃ وعن عبد الرحمن بن عائش قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأیت ربی عز وجل فی احسن صورۃ قال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت انت اعلم قال فوضع کفہ بین کتفی فوجدت بردھا بین ثدیی فعلمت ما فی السموات والارض وتلا وکذلک نری ابراھیم

ملکوت السموات والارض ولیکون من الموقنین رواه الدارمی مرسلا وللترمذی نحوه عنه وعن ابن عباس ومعاذ بن جبل وزاد فیه قال یا محمد هل تدری فیم یختصم الملأ الاعلی قلت نعم فی الکفارات والکفارات المکث فی المساجد بعد الصلوات والمشی علی الاقدام الی الجماعات وابلاغ الوضوء فی المکاره فمن فعل ذلک عاش بخیر ومات بخیر وکان من خطیئته کیوم ولدته امه وقال یا محمد اذا صلیت فقل اللهم انی اسألک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین فاذا اردت بعبادک فتنة فاقبضنی الیک غیر مفتون قال والدرجات افشاء السلام واطعام الطعام والصلاة باللیل والناس نیام وعن معاذ بن جبل قال احتبس عنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ذات غداة عن صلاة الصبح حتی کدنا نتراأی عین الشمس فخرج سریعا فثوب بالصلوة فصلی رسول الله صلی الله علیه وسلم وتجوز فی صلاته فلما سلم دعا بصوته فقال لنا علی مصافکم کما انتم ثم انفتل الینا ثم قال اما انی ساحدثکم ما حبسنی عنکم الغداة انی قمت من اللیل فتوضأت وصلیت ما قدر لی فنعست فی صلاتی حتی استثقلت فاذا انا بربی تبارک وتعالی فی احسن صورة فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت لا ادری قالها ثلاثا قال فرأیته وضع کفه بین کتفی حتی وجدت برد انامله بین ثدیی فتجلی لی کل شیء وعرفت فقال یا محمد قلت لبیک رب قال فیم یختصم الملأ الاعلی قلت فی الکفارات قال وما هن قلت مشی الاقدام الی الجماعات والجلوس فی المساجد بعد الصلوات واسباغ الوضوء حین الکریهات قال ثم فیم قلت فی الدرجات قال وما هن قلت اطعام الطعام ولین الکلام والصلوة باللیل والناس نیام

قال سل قال قلت اللھم انی اسألک فعل الخیرات وترک المنکرات وحب المساکین وان تغفرلی وترحمنی واذا اردت فتنۃ فی قوم فتوفنی غیر مفتون واسألک حبک وحب من یحبک وحب عمل یقربنی الی حبک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انھا حق فادرسوھا ثم تعلموھا رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح وسألت محمد بن اسمعیل عن ھذا الحدیث فقال ھذا حدیث صحیح وعن ابی اسید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل احدکم المسجد فلیقل اللھم افتح لی ابواب رحمتک واذا خرج فلیقل اللھم انی اسألک من فضلک رواہ مسلم وعن فاطمۃ بنت الحسین عن جدتھا فاطمۃ الکبری رضی اللہ عنھا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک رواہ الترمذی واحمد وابن ماجۃ وفی روایتھما قالت اذا دخل المسجد وکذا اذا خرج قال بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ بدل صلی علی محمد وسلم وعن عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل المسجد اعوذ باللہ العظیم وبوجھہ الکریم وسلطانہ القدیم من الشیطان الرجیم قال فاذا قال ذلک قال الشیطان حفظ منی سائر الیوم رواہ ابوداؤد وعن کعب بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لایقدم من سفر الا نھارا فی الضحی فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلی فیہ رکعتین ثم جلس فیہ متفق علیہ وعن ابی قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل احدکم المسجد

فليركع ركعتين قبل ان يجلس متفق عليه وعن ابی ذر قال دخلت المسجد فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم جالس وحده فجلست اليه فقال يا اباذر ان للمسجد تحية وان تحيته ركعتان فقم فاركعهما قال فقمت فركعتهما رواه ابن حبان وصححه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سمع رجلا ينشد ضالة فی المسجد فليقل لاردها الله عليك فان المساجد لم تبن لهذا رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رأيتم من يبيع او يبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح الله تجارتك واذا رأيتم من ينشد فيه ضالة فقولوا لارد الله عليك رواه الترمذی والدارمی وعن حكيم بن حزام قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يستقاد فی المسجد وان ينشد فيه الاشعار وان تقام فيه الحدود رواه ابوداؤد فی سننه وصاحب جامع الاصول فيه عن حكيم وفی المصابيح عن جابر وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تناشد الاشعار فی المسجد وعن البيع والاشتراء فيه وان يتحلق الناس

لہ قوله فليركع ركعتين قبل ان يجلس وقال فی الدر المختار ورد المحتار يسن تحية رب المسجد وهی ركعتان واداء الفرض اوغيره ينوب عنها بلا نية وتكفيه لكل يوم مرة ولا تسقط بالجلوس عندنا فانهم قالوا فی الحاكم اذا دخل المسجد للحكم ان شاء صلى التحية عند دخوله او عند خروجه لحصول المقصود كما فی الغاية واما حديث الصحيحين اذا دخل احدكم المسجد فلا يجلس حتى يصلی ركعتين فهو بيان للاولى لحديث ابن حبان فی صحيحه يا اباذر ان للمسجد تحية وان تحيته ركعتان فقم فاركعهما وتمامه فی الحلية ١٢-

یوم الجمعة قبل الصلاة فی المسجد رواه ابوداؤد والترمذی وعن
الحسن مرسلا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یأتی علی الناس
زمان یکون حدیثھم فی مساجدھم فی امر دنیاھم فلا تجالسوھم
فلیس للہ فیھم حاجة رواہ البیھقی فی شعب الایمان وعن عمر انه
بنی رحبة فی ناحیة المسجد تسمی البطیحاء وقال من کان یرید ان
یلغط او ینشد شعرا او یرفع صوته فلیخرج الی ھذہ الرحبة رواہ
مالك فی الموطا وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم من اکل من ھذہ الشجرة المنتنة فلا یقربن مسجدنا فان الملائکة
تتأذی مما یتأذی منه الانس متفق علیه وعن ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم قال فی غزوة خیبر من اکل من ھذہ الشجرة
یعنی الثوم فلا یأتین المساجد رواہ مسلم وعن معاویة بن قرة
عن ابیه ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نھی عن ھاتین الشجرتین
یعنی البصل والثوم وقال من اکلھما فلا یقربن مسجدنا وقال ان کنتم
لابد اکلیھما فامیتوھما طبخا رواہ ابوداؤد وعن ابی ذر رضی اللہ
عنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم عرضت علی اعمال امتی
حسنھا وسیئھا فوجدت فی محاسن اعمالھا الاذی یماط عن الطریق ووجدت
فی مساوی اعمالھا النخامة تکون فی المسجد لا تدفن رواہ مسلم وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم البزاق فی المسجد خطیئة
وکفارتھا دفنھا متفق علیه وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم اذا قام احدکم الی الصلاة فلا یبصق امامه فانما
یناجی اللہ ما دام فی مصلاہ ولا عن یمینه فان عن یمینه ملکا ولیبصق

عن یسارہ او تحت قدمہ فید فنہا وفی روایۃ ابی سعید تحت قدمہ
الیسری متفق علیہ وعن انس قال رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نخامۃ فی القبلۃ فشق ذٰلک علیہ حتی رؤی فی وجہہ فقام فحکہ بیدہ
فقال ان احدکم اذا قام فی الصلاۃ فانما یناجی ربہ وان ربہ بینہ وبین
القبلۃ فلا یبزقن احدکم قبل قبلتہ ولکن عن یسارہ او تحت قدمہ
ثم اخذ طرف ردائہ فبصق فیہ ثم رد بعضہ علی بعض فقال اویفعل
ھٰکذا رواہ البخاری وعن السائب بن خلاد وھو رجل من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان رجلا ام قوما فبصق فی القبلۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ینظر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقومہ حین فرغ لا یصلی
لکم فاراد بعد ذٰلک ان یصلی لہم فمنعوہ فاخبروہ بقول رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذٰلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال نعم وحسبت انہ قال انک قد اذیت اللہ ورسولہ رواہ
ابوداؤد وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اجعلوا فی بیوتکم من صلاتکم ولا تتخذوھا قبورا متفق علیہ وعن
معاذ بن جبل قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستحب الصلاۃ
فی حیطان قال بعض رواتہ یعنی البساتین رواہ احمد والترمذی
قال علی القاری ای فی جنب الجدران لئلا یمر علیہ مار ولا یشغلہ
شئ وعن ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام رواہ ابوداؤد والترمذی
والدارمی وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یصلی فی سبعۃ مواطن فی المزبلۃ والمجزرۃ والمقبرۃ وقارعۃ الطریق

وفی الحمام وفی مواطن الابل وفوق ظهر بیت الله رواه الترمذی وابن ماجة وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلوا فی مرابض الغنم ولا تصلوا فی اعطان الابل رواه الترمذی۔

باب الستر

وقول الله عز وجل خذوا زینتکم عند کل مسجد وقوله ولا یبدین زینتهن الا ما ظهر منها وقوله یا ایها النبی قل لازواجک وبناتک ونساء المؤمنین یدنین علیهن من جلابیبهن ذلک ادنی ان یعرفن فلا یؤذین عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یصلین احدکم فی الثوب الواحد لیس علی عاتقیه[1] منه شئ متفق علیه وعن عمر بن ابی سلمة قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فی ثوب واحد مشتملا به فی بیت ام سلمة واضعا طرفیه علی عاتقیه متفق علیه وعن ابی سعید الخدری

---

[1] قوله لیس علی عاتقیه منه شئ والاظهر ان ضمیر منه یعود الی مطلق الثوب فیفید سنیة وضع الرداء ونحوه من طرف الازار وغیره علی الکتف وکراهیة ترکه عند القدرة علیه لذلک قال مالک وابو حنیفة والشافعی والجمهور هذا النهی للتنزیه لا للتحریم فلو صلی فی ثوب واحد ساتر عورته لیس علی عاتقه منه شئ صحت صلاته مع الکراهة واما احمد وبعض السلف فذهبوا الی انه لا تصح صلاته عملا بظاهر الحدیث کذا فی المرقات ۱۲

قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم فرأيته يصلي على حصير يسجد
عليه قال ورأيته يصلي في ثوب واحد متوشحا به رواه مسلم وعن
ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من صلى في
ثوب واحد فليخالف بين طرفيه رواه البخاري وعن سعيد
بن الحارث قال سألنا جابر بن عبد الله عن الصلوٰة في الثوب الواحد
فقال خرجت مع النبي صلى الله عليه وسلم في بعض اسفاره فجئت ليلة
لبعض امري فوجدته يصلي وعليّ ثوب واحد فاشتملت به وصليت الى
جانبه فلما انصرف قال ما السُّرى يا جابر فاخبرته بحاجتي فلما فرغت
قال ما هذا الاشتمال الذي رأيت قلت كان ثوبا قال فان كان واسعا
فالتحف به وان كان ضيّقا فاتّزر به رواه البخاري وفي رواية لمسلم فان
كان واسعا فخالف بين طرفيه وان كان ضيّقا فاشدده على حقويك
وعن محمد بن المنكدر قال صلى جابر في ازار قد عقده من قبل
قفاه وثيابه موضوعة على المشجب فقال له قائل تصلي في ازار واحد
فقال انما صنعت ذلك ليراني احمق مثلك واينا كان له ثوبان على عهد
رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وعن ابي بن كعب
قال الصلوٰة في الثوب الواحد سنة كنا نفعله مع رسول الله صلى الله
عليه وسلم ولا يعاب علينا فقال ابن مسعود انما كان ذاك اذا كان في
الثياب قلة فاما اذا وسع الله فالصلوٰة في الثوبين ازكى رواه احمد وعن
سلمة بن الاكوع قال قلت يا رسول الله اني رجل اصيد فاصلي في القميص
الواحد قال نعم وازرره[له] ولو بشوكة رواه ابوداؤد وروى النسائي نحوه

له قوله وازرره ولو بشوكة وقال في الدر المختار ورد المحتار والشرط ستر عورة

وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن السدل فی الصلوٰۃ وان یغطی الرجل فاہ رواہ ابوداؤد والترمذی وعنہ قال بینما رجل یصلی مسبلا ازارہ قال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فتوضأ فذہب وتوضأ ثم جاء فقال رجل یارسول اللہ مالک امرتہ ان یتوضأ قال انہ کان یصلی وہو مسبل ازارہ وان اللہ لایقبل صلوٰۃ رجل مسبل ازارہ رواہ ابوداؤد وقال علی القاری اطالۃ الذیل مکروہۃ عند ابی حنیفۃ والشافعی فی الصلوٰۃ وغیرہا وفی ردالمحتار ویکرہ للرجال السراویل التی تقع علی ظہر القدمین وعن عائشۃ قالت صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی خمیصۃ لہا اعلام فنظر الی اعلامہا نظرۃ فلما انصرف قال اذہبوا بخمیصتی ہذہ الی ابی جہم وأتونی بانبجانیۃ ابی جہم فانہا الہتنی آنفا عن صلاتی متفق علیہ وفی روایۃ للبخاری قال کنت انظر الی علمہا وانا فی الصلاۃ فاخاف ان یفتننی وعن عقبۃ بن عامر قال اہدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فروج حریر فلبسہ ثم صلی فیہ ثم انصرف فنزعہ نزعا شدیدا

عن غیرہ ای عن رؤیۃ غیرہ من الجوانب لا من الاسفل ولو حکما ای ولو کانت الرؤیۃ حکمیۃ کما فی المکان المظلم او المکان الخالی فان العورۃ فیہ مرئیۃ حکما فیشترط سترہا فیہ لا سترہا عن نفسہ بہ یفتی لانہ روی عن ابی حنیفۃ وابی یوسف نصا انہ لا تفسد صلاتہ کما فی المنیۃ وغیرہا فلو رآہا من زیقہ لم تفسد وان کرہ لقولہ فی السراج فعلیہ ان یزرہ فہذا الحدیث ومفادہ الوجوب المستلزم ترکہ للکراہۃ ولا ینافیہ ما مر من نصہا علی انہا لا تفسد فکان ہذا ہو المختار کما فی شرح المنیۃ ۱۲۔

کالکارہ ثم قال لاینبغی ھذا للمتقین متفق علیہ وعن انس قال کان
قرام لعائشۃ سترت بہ جانب بیتہا فقال لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم
امیطی عنا قرامك ھذا فانہ لایزال تصاویرہ تعرض لی فی صلاتی رواہ البخاری
وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال فان ما تحت السرۃ الی رکبتہ من العورۃ رواہ الدارقطنی
من حدیث طویل وفیہ سوار بن داؤد لینہ العقیلی لکن وثقہ ابن
معین وعن عبد اللہ بن جعفر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ما بین السرۃ الی الرکبۃ عورۃ رواہ الحاکم فی المستدرك
وفی روایۃ للدارقطنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم واسفل السرۃ
من العورۃ وعن عقبۃ بن علقمۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرکبۃ من العورۃ رواہ الدارقطنی
وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال اذا زوج احدکم عبدہ امتہ فلاینظرن الی عورتہا رواہ ابوداؤد وفی
روایۃ للدارقطنی عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا زوج
احدکم امتہ عبدہ او اجیرہ فلا ینظر الی مادون السرۃ وفوق الرکبۃ
فان ما تحت السرۃ الی الرکبۃ من العورۃ وروی عبد الرزاق عن انس
ان عمر رضی اللہ عنہ ضرب امۃ لآل انس رضی اللہ عنہ رآہا متقنعۃ
فقال اکشفی رأسك لا تتشبھی بالحرائر وعن عائشۃ ان اسماء بنت
ابی بکر دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہا ثیاب رقاق
فاعرض عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا اسماء ان المرأۃ اذا
بلغت المحیض لم یصلح لہا ان یری منہا الا ھذا وھذا واشار الی وجہہ

وكفيه رواه ابوداؤد وعن قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الجارية اذا حاضت لم تصلح ان يرى منها الا وجهها ويداها رواه ابوداؤد في المراسيل وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقبل صلوة حائض الا بخمار رواه ابوداؤد والترمذى وعن ام سلمة انها سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصلى المرأة في درع وخمار ليس عليها ازار قال اذا كان الدرع سابغا يغطى ظهور قدميها رواه ابوداؤد وعن شداد بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفوا اليهود فانهم لا يصلون في نعالهم ولا خفافهم رواه ابوداؤد وعن ابى سعيد الخدرى قال بينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى باصحابه اذ خلع نعليه فوضعهما عن يساره فلما رأى ذلك القوم القوا نعالهم فلما قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوته قال ما حملكم على القائكم نعالكم قالوا رأينا لك القيت نعليك فالقينا نعالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان جبريل اتانى فاخبرنى ان فيهما قذرا اذا جاء احدكم المسجد فلينظر فان رأى في نعليه قذرا فليمسحه وليصل فيهما رواه ابوداؤد والدارمى۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فلا يضع نعليه عن يمينه ولا عن يساره فتكون

له قوله يغطى ظهور قدميها عن ابى حنيفة ان القدم عورة وبه قال الشافعى لهذا الحديث قاله في شرح النقاية وقال في الخانية الصحيح ان انكشاف ربع القدم يمنع جواز الصلوة كسائر الاعضاء التى هى عورة ١٢

عن یمین غیرہ الا ان لا یکون عن یسارہ احد ولیضعہما بین رجلیہ وفی روایة او لیصل فیہما رواہ ابوداؤد وروی ابن ماجة معناہ **وعن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی حافیا ومنتعلا رواہ ابوداؤد۔

باب السترة

عن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یغدو الی المصلی والعنزة بین یدیہ تحمل وتنصب بالمصلی بین یدیہ فیصلی الیہا رواہ البخاری **وعن** ابی جحیفة قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمکة وھو بالابطح فی قبة حمراء من ادم ورأیت بلالا اخذ وضوء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورأیت الناس یبتدرون ذلک الوضوء فمن اصاب منہ شیأ تمسح بہ ومن لم یصب اخذ من بلل ید صاحبہ ثم رأیت بلالا اخذ عنزة فرکزھا وخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حلة حمراء مشمرا صلی الی العنزة بالناس رکعتین ورأیت الناس والدواب یمرون بین یدی العنزة متفق علیہ **وعن** الفضل بن عباس قال اتانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن فی بادیة لنا ومعہ عباس فصلی فی صحراء لیس بین یدیہ سترة وحمارة لنا وکلبة تعبثان بین یدیہ فما بالی بذلک رواہ ابوداؤد وللنسائی نحوہ **وعن** نافع عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعرض راحلتہ فیصلی الیہا متفق علیہ وزاد البخاری قلت افرأیت اذا ھبت الرکاب قال کان یأخذ الرحل فیعدلہ فیصلی الی اخرتہ **وعن** طلحة بن عبید اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع احدکم

بين يديه مثل مؤخرة الرحل فليصل ولا يبال من مر وراء ذلك رواه مسلم
وفی رواية لابی داؤد ويجزئ عنه اذا مر ما بين يديه على قذفة بحجر[1] -
وعن ابی جهيم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو يعلم المار
بين يدی المصلی ماذا عليه لكان ان يقف اربعين خيرا له من ان يمر
بين يديه قال ابو النضر لا ادری قال اربعين يوما او شهرا او سنة متفق
عليه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
لو يعلم احدكم ماله فی ان يمر بين يدی اخيه معترضا فی الصلوٰة كان
لان يقيم مائة عام خير له من الخطوة التی خطا رواه ابن ماجة وعن
كعب الاحبار قال لو يعلم المار بين يدی المصلی ماذا عليه لكان ان يخسف
به خيرا له من ان يمر بين يديه وفی رواية اهون عليه رواه مالك وعن
ابی سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقطع الصلوٰة شیء
وادرؤا ما استطعتم[2] فانما هو شيطان رواه ابو داؤد وروی الطبرانی
مثله وعن سعيد بن المسيب ان عليا وعثمان قالا لا يقطع صلوٰة

---

[1] قوله على قذفة بحجر وفی النهاية الاصح انه لو صلى صلوٰة الخاشعين بان يكون بصره حال قيامه الی موضع سجوده لا يقع بصره على المار لا يكره وهو مختار فخر الاسلام ورجح ابن الهمام ما ذكره فی النهاية من غير تفصيل بين المسجد والصحراء كذا فی المرقات ۱۲ -

[2] قوله وادرؤا ما استطعتم وفی شرح المنية ويدرأ المار اذا اراد ان يمر فی موضع سجوده او بينه وبين السترة بالاشارة او التسبيح لا بهما معا وقد نقل القاضی عياض الاتفاق على انه لا يحل له العمل الكثير فی مدافعته كذا فی المرقات ۱۲ -

المسلم شئ وادرؤا[1] عنها ما استطعتم رواه الطحاوی والبیھقی **وعن** علی
قال لا یقطع صلوٰۃ المسلم الکلب ولا الحمار ولا المرأۃ ولا ما سوی ذٰلک من الدواب
وادرؤا ما استطعتم رواہ الطحاوی **وقال** علماءنا حدیث القطع بمرور
المرأۃ وغیرھا منسوخ بھذہ الاحادیث وبالاحادیث الاٰتیۃ ذکرہ ابن الملک
کما حققہ فی الحلیۃ **وقال** الامام السرخسی ان الامر بالمقاتلۃ فی حدیث
فلیقاتلہ فانہ شیطان فھو منسوخ وایضا محمول علی الابتداء حین کان
العمل فی الصلاۃ مباحا **وعن** عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی من اللیل وانا معترضۃ بینہ وبین
القبلۃ کاعتراض الجنازۃ متفق علیہ **وعنھا** قالت کنت انام بین یدی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجلای فی قبلتہ فاذا سجد غمزنی
فقبضت رجلیّ واذا قام بسطتھما قالت والبیوت یومئذ لیس فیھا مصابیح
متفق علیہ **وعن** ابن عباس قال اقبلت راکبا علی اتان وانا یومئذ
قد ناھزت الاحتلام ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی بالناس
بمنیٰ الی غیر جدار فمررت بین یدی بعض الصف فنزلت وارسلت
الاتان ترتع ودخلت فی الصف فلم[2] ینکر ذلک علی احد متفق علیہ **وعن**

---

[1] قولہ وادرؤا عنھا ما استطعتم قال محمد فی المؤطا یکرہ ان یمر الرجل بین یدی المصلی فان اراد ان یمر بین یدیہ فلیدرأ ما استطاع ولا یقاتلہ فان قاتلہ کان ما یدخل علیہ فی صلاتہ من قتالہ ایاہ اشد علیہ من ممر ھذا بین یدیہ ولا نعلم احدا روی قتالہ الا ما روی عن ابی سعید والخدری ولیست العامۃ علیھا ولکنھا علی ما وصفت لک انتھی ۱۲

[2] قولہ فلم ینکر ذلک علیّ احد قال ابن الملکؒ والغرض منہ ان مرور الحمار بین یدیہ لا یقطع الصلوٰۃ کذا فی المرقات ۱۲۔

ام سلمة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي في حجرة ام سلمة فمر بين يديه عبد الله او عمر بن ابي سلمة فقال بيده فرجع فمرت زينب بنت ام سلمة فقال بيده هكذا فمضت فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال هن اغلب رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم فليجعل تلقاء وجهه شيئاً فان لم يجد فلينصب عصاه فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا ثم لا يضره ما مر امامه رواه ابوداؤد وابن ماجة وقال ابن عابدين في رد المحتار يكفي كل من الوضع والخط اى يحصل به السنة فيسن الوضع كما نقله القهستاني عن ابي يوسف ثم قيل يضعه طولا لا عرضا ليكون على مثال الغرز ويسن الخط كما هو الرواية الثانية عن محمد لحديث ابي داؤد فان لم يكن معه عصا فليخطط خطا وهو ضعيف لكنه يجوز العمل به في الفضائل ولذا قال ابن الهمام والسنة اولى بالاتباع مع انه يظهر في الجملة اذ المقصود جمع الخاطر بربط الخيال به كيلا ينتشر كذا في البحر وشرح المنية قال في الحلية وقد يعارض تضعيفه بتصحيح احمد وابن حبان وغيرهما له. وعن سهل بن ابي حثمة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم الى سترة فليدن منها لا يقطع الشيطان عليه صلاته رواه ابوداؤد وعن المقداد بن الاسود قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الى عود ولا عمود ولا شجرة الا جعله على حاجبه الايمن او الايسر ولا يصمد له صمدا رواه ابوداؤد۔

باب صفة الصلاة

وقول الله عزوجل وما[1] امروا الا ليعبدوا الله مخلصين له الدين وقوله وربك فكبر وقوله وذكر اسم ربه فصلى وقوله وقوموا لله قانتين وقوله فاقرءوا ما تيسر من القرآن وقوله وانه لفى زبر الاولين وقوله واركعوا وقوله كفوا ايديكم واقيموا الصلاة وقوله واسجدوا عن ابى هريرة ان رجلا دخل المسجد يصلى ورسول الله صلى الله عليه وسلم فى ناحية المسجد فجاء فسلم عليه فقال له ارجع فصل فانك لم تصل فرجع فصلى ثم سلم فقال وعليك ارجع فصل فانك لم تصل قال فى الثالثة فاعلمنى قال اذا قمت الى الصلاة فاسبغ الوضوء ثم استقبل القبلة فكبر واقرأ بما تيسر معك من القرآن ثم اركع حتى تطمئن راكعا ثم ارفع رأسك حتى تعتدل قائما ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تستوي وتطمئن جالسا ثم اسجد حتى تطمئن ساجدا ثم ارفع حتى تستوى قائما ثم افعل ذلك فى صلوتك كلها رواه البخارى وزاد الترمذى والنسائى وابوداؤد فاذا فعلت ذلك فقد تمت صلوتك وان انتقصت منه شيأ انتقصت من صلوتك وعن رفاعة بن رافع قال جاء رجل فصلى فى المسجد ثم جاء فسلم على النبى صلى الله عليه وسلم

---

[1] قوله وما امروا الا الخ ان الصلوة عبادة ايضاً والعبادة اخلاص العمل بكليته لله تعالى والاخلاص لا يحصل الا بالنية فوجب اشتراطها لها قاله فى تعليق علاء السنن ۱۲

فقال النبي صلى الله عليه وسلم اعد صلاتك فانك لم تصل فقال علمني يا رسول الله كيف اصلي قال اذا توجهت الى القبلة فكبر ثم اقرأ بام القرآن وما شاء الله ان تقرأ فاذا ركعت فاجعل راحتيك على ركبتيك ومكن ركوعك وامدد ظهرك فاذا رفعت فاقم صلبك وارفع رأسك حتى ترجع العظام الى مفاصلها فاذا سجدت فمكن للسجود فاذا رفعت فاجلس على فخذك اليسرى ثم اصنع ذلك في كل ركعة وسجدة حتى تطمئن هذا لفظ المصابيح ورواه ابوداؤد مع تغيير يسير وروى الترمذي والنسائي معناه وعن ابي هريرة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم الظهر وفي مؤخر الصفوف رجل فاساء الصلاة فلما سلم ناداه رسول الله صلى الله عليه وسلم يا فلان الا تتقي الله الا ترى كيف تصلي انكم ترون انه يخفى علي شئ مما تصنعون والله اني لارى من خلفي كما ارى من بين يدي رواه احمد وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يستفتح الصلاة بالتكبير والقراءة بالحمد لله رب العالمين وكان اذا ركع لم يشخص رأسه ولم يصوبه ولكن بين ذلك وكان اذا رفع رأسه من الركوع لم يسجد حتى يستوي قائما وكان اذا رفع رأسه من السجدة لم يسجد حتى يستوي جالسا وكان يقول في كل ركعتين التحية وكان يفرش رجله اليسرى وينصب رجله اليمنى وكان ينهى عن عقبة الشيطان وينهى ان يفترش الرجل ذراعيه افتراش السبع وكان يختم الصلاة بالتسليم رواه مسلم وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام الى الصلاة يكبر حين يقوم ثم يكبر حين يركع ثم يقول سمع الله لمن حمده حين يرفع صلبه من الركعة

ثم يقول وهو قائم ربنا لك الحمد ثم يكبر حين يهوى ثم يكبر حين يرفع
رأسه ثم يكبر حين يسجد ثم يكبر حين يرفع رأسه ثم يفعل ذلك
فی الصلاۃ کلها حتی یقضیها ویکبر حین یقوم من الثنتین بعد الجلوس
متفق علیه وعن عطاء بن السائب قال حدثنی سالم البراد
قال وکان عندی اوثق من نفسی قال قال ابو مسعود البدری الا اصلی
لکم صلوۃ رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی بنا اربع رکعات یکبر
فیهن کلما خفض ورفع وقال هکذا رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم
صلی رواه الطحاوی وعن سعید بن الحارث بن المعلی قال صلی لنا
ابو سعید الخدری فجهر بالتکبیر حین رفع رأسه من السجود وحین
سجد وحین رفع من الرکعتین وقال هکذا رأیت النبی صلی الله علیه
وسلم رواه البخاری وعن عکرمة قال صلیت خلف شیخ بمکة
فکبر ثنتین وعشرین تکبیرة فقلت لابن عباس انه احمق فقال
ثکلتك امك سنة ابی القاسم صلی الله علیه وسلم رواه البخاری وعن
عبد الجبار بن وائل عن ابیه انه رأی النبی صلی الله علیه وسلم اذا
افتتح الصلوۃ رفع یدیه حتی تکادا ابهاماه تحاذی شحمة اذنیه رواه
النسائی ولابی داؤد مثله عنه وروی الحاکم فی المستدرك والدارقطنی
والبیهقی فی سننه عن انس نحوه وقال الحاکم اسناده صحیح علی شرط
الشیخین ولا اعلم له علة وفی روایة لابی داؤد والنسائی والطبرانی
والدارقطنی ومسلم عن وائل بن حجر قال رأیت النبی صلی الله علیه
وسلم حین افتتح الصلاۃ رفع یدیه حیال اذنیه وعن بشیر
بن نهیك قال قال ابو هریرة لو کنت قدام النبی صلی الله علیه وسلم

لرأيت ابطيه رواه ابوداؤد والنسائی وعن وائل بن حجر انه ابصر النبی صلی الله علیه وسلم حین قام الی الصلاة رفع یدیه حتی کانتا بحیال منکبیه وحاذی ابهامیه اذنیه ثم کبر رواه ابوداؤد وفی روایة له یرفع ابهامیه الی شحمة اذنیه وعن ابی حمید الساعدی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلاة استقبل القبلة ورفع یدیه وقال الله اکبر رواه ابن ماجة وعن البراء بن عازب قال کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی رفع یدیه حتی تکون ابهاماه حذاء اذنیه رواه احمد واسحاق بن راهویه والدارقطنی فی سننه وابن ابی شیبة وزاد الدارقطنی فیه ثم لم یعد وروی الطحاوی والبخاری ومسلم نحوه وعن عبد العزیز بن حکیم قال رأیت ابن عمر یرفع یدیه حذاء اذنیه فی اول تکبیرة افتتاح الصلاة ولم یرفعهما فیما سوی ذلک رواه محمد قال الله عز وجل کفوا ایدیکم واقیموا الصلوٰة قال صاحب الکنز المدفون والفلک المشحون فیه الاستدلال علی ترک رفع الیدین فی الانتقالات وعن عبد الله قال الا اخبرکم بصلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فقام فرفع یدیه اول مرة ثم لم یعد وفی روایة ثم لم یرفع رواه النسائی وقال العلامة الهاشم المدنی فی کشف الرین عن مسألة رفع الیدین ان اسناد النسائی علی شرط الشیخین وعن علقمة قال قال لنا ابن مسعود الا اصلی بکم صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم فصلی ولم یرفع یدیه الا مرة واحدة مع تکبیر الافتتاح رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وعنه قال قال عبد الله بن مسعود الا اصلی بکم صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم

فصلى فلم يرفع يديه الا فى اول مرة رواه الترمذى وقال حديث ابن مسعود حديث حسن وبه يقول غير واحد من اهل العلم من اصحاب النبى صلى الله عليه وسلم والتابعين وهو قول سفيان واهل الكوفة وعنه عن عبد الله عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كان يرفع يديه فى اول تكبيرة ثم لا يعود رواه الطحاوى وعن جابر بن سمرة قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مالى اراكم رافعين ايديكم كانها اذناب خيل شمس اسكنوا فى الصلوٰة رواه مسلم وفى مسند امامنا ابى حنيفة عن سفيان بن عيينة قال اجتمع ابو حنيفة والاوزاعى فى دار الحناطين بمكة فقال الاوزاعى لابى حنيفة ما بالكم لا ترفعون ايديكم فى الصلوٰة عند الركوع وعند الرفع منه فقال ابو حنيفة لاجل انه لم يصح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فيه شئ قال كيف لا يصح وقد حدثنى الزهرى عن سالم عن ابيه عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه كان يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة وعند الركوع وعند الرفع منه فقال له ابو حنيفة وحدثنا حماد عن ابراهيم عن علقمة والاسود عن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يرفع يديه الا عند افتتاح الصلوٰة ولا يعود لشئ من ذلك فقال الاوزاعى احدثك عن الزهرى عن سالم عن ابيه وتقول حدثنى حماد عن ابراهيم فقال له ابو حنيفة كان حماد افقه من الزهرى وكان ابراهيم افقه من سالم وعلقمة ليس بدون ابن عمر فى الفقه وان كانت لابن عمر صحبة وله فضل صحبة فالاسود له فضل كثير وعبد الله هو عبد الله فسكت الاوزاعى وعن مجاهد قال صليت خلف ابن عمر فلم يكن يرفع

يديه الا فی التکبیرة الاولی من الصلوٰۃ رواہ الطحاوی وقال فھذا ابن عمر قد رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرفع ثم قد ترک ھو الرفع بعد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلایکون ذٰلک الا وقد ثبت عندہ نسخ ما قد رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فعلہ وقامت الحجۃ علیہ بذٰلک وقال العلامۃ العینی والذی یحتج بہ الخصم من الرفع محمول علی انہ کان فی ابتداء الاسلام ثم نسخ والدلیل علیہ ان عبد اللہ بن الزبیر رأی رجلا یرفع یدیہ فی الصلوٰۃ عند الرکوع وعند رفع رأسہ من الرکوع فقال لہ لا تفعل فان ھذا شئی فعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ترکہ وعن ابراھیم عن الاسود قال رأیت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ یرفع یدیہ فی اول تکبیرۃ ثم لا یعود رواہ الطحاوی والبیھقی وقال الطحاوی ھذا حدیث صحیح وعن عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ وکان من اصحاب علی ان علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ کان یرفع یدیہ فی التکبیرۃ الاولی التی یفتتح بھا الصلوٰۃ ثم لا یرفعھما فی شئی من الصلوٰۃ رواہ محمد والطحاوی وابن ابی شیبۃ وقال العلامۃ العینی اسنادہ صحیح علی شرط مسلم ثم قال ولایجوز لعلی ان یری ذٰلک من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم یترک ھو ذٰلک الا وقد ثبت نسخ الرفع فی غیر تکبیرۃ الاحرام وعن علقمۃ عن عبد اللہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلم یرفعوا ایدیھم الا عند استفتاح الصلوٰۃ رواہ الدارقطنی وابن عدی وعن ابراھیم قال کان عبد اللہ لا یرفع یدیہ فی شئی من الصلوٰۃ الا فی الافتتاح رواہ الطحاوی وعنہ قال لا ترفع یدیک فی شئی من الصلوٰۃ بعد التکبیرۃ الاولی رواہ محمد فی الموطا والآثار

وعن حصين بن عبد الرحمن قال دخلت انا وعمرو بن مرة على ابراهيم النخعي قال عمرو حدثني علقمة بن وائل الحضرمي عن ابيه انه صلى مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فرآه يرفع يديه اذا كبر واذا ركع واذا رفع قال ابراهيم ما ادري لعله لم ير النبي صلى الله عليه وسلم يصلي الا ذلك اليوم فحفظ هذا منه ولم يحفظه ابن مسعود واصحابه ما سمعته من احد منهم انما كانوا يرفعون ايديهم في بدء الصلوة حين يكبرون رواه محمد وعن عمرو بن مرة قال دخلت مسجد حضرموت فاذا علقمة بن وائل يحدث عن ابيه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يرفع يديه قبل الركوع وبعده فذكرت ذلك لابراهيم فغضب وقال رآه هو ولم يره ابن مسعود ولا اصحابه رواه الطحاوي وعن المغيرة قال قلت لابراهيم حديث وائل انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يرفع يديه اذا افتتح الصلوٰة واذا ركع واذا رفع رأسه من الركوع فقال ان كان وائل رآه مرة يفعل ذلك فقد رآه عبد الله خمسين مرة لا يفعل ذلك رواه الطحاوي وقال واما حديث وائل فقد ضاده ابراهيم بما ذكر عن عبد الله انه لم يكن رأى النبي صلى الله عليه وسلم فعل ما ذكر فعبد الله اقدم صحبة لرسول الله صلى الله عليه وسلم وافهم بافعاله من وائل قد كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يحب ان يليه المهاجرون ليحفظوا عنه وعن علقمة بن وائل عن ابيه قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان قائما في الصلوٰة قبض بيمينه على شماله رواه النسائي وعن قبيصة بن هلب عن ابيه

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یؤمنا فیأخذ شمالہ بیمینہ رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا معشر الانبیاء امرنا ان نعجل افطارنا ونؤخر سحورنا ونضع ایماننا علی شمائلنا فی الصلوٰۃ رواہ الطبرانی بسند صحیح والطیالسی وفی روایۃ لمسلم عن وائل بن حجر انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وضع یدہ الیمنی علی الیسری وعن عبد اللہ بن مسعود قال مربی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانا واضع یدی الیسری علی الیمنی فاخذ بیدی الیمنی فوضعہا علی الیسری رواہ ابن ماجۃ والنسائی وعن سہل بن سعد قال کان الناس یؤمرون ان یضع الرجل الید الیمنی علی ذراعہ الیسری فی الصلاۃ رواہ البخاری وفی روایۃ للنسائی عن وائل بن حجر انہ قال قلت لا نظرن الی صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف یصلی فنظرت الیہ فقام فکبر ورفع یدیہ حتی حاذتا باذنیہ ثم وضع یدہ الیمنی علی کفہ الیسری والرسغ والساعد قال مشائخنا السنۃ ان یجمع بین الوضع والقبض جمیعا بین ما ورد فی الاحادیث المذکورۃ اذ فی بعضہا ذکر الاخذ وفی بعضہا ذکر وضع الید علی الید وفی البعض وضع الید علی الذراع فکیفیۃ الجمع ان یضع الکف الیمنی علی الکف الیسری ویحلق الابہام والخنصر علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلث علی الذراع فیصدق انہ وضع الید علی الید وعلی الذراع وانہ اخذ شمالہ بیمینہ والقاعدۃ الاصولیۃ انہ متی امکن الجمع بین المتعارضین ظاہرا لا یعدل عن احدہما کذا فی الحلبی ورد المحتار وعن علقمۃ بن وائل بن حجر عن ابیہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضع یمینہ علی شمالہ فی الصلوٰۃ تحت السرۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وفی عمدۃ الرعایۃ سندہ جید ورواتہ کلہم ثقات کذا قال الحافظ

قاسم بن قطلوبغا والشیخ عابد السندی وقال العلامة ابو الطیب المدنی هذا حدیث قوی من حیث السند وعن علی قال من السنة وضع الکف علی الکف فی الصلوٰة تحت السرة رواه ابوداؤد واحمد وابن ابی شیبة والدارقطنی والبیهقی وعن ابراهیم النخعی انه کان یضع یده الیمنی علی یده الیسری تحت السرة رواه محمد فی الاٰثار وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم افضل الصلاة طول القنوت رواه مسلم وعن عباس بن سهل قال اجتمع ابوحمید وابواسید وسهل بن سعد ومحمد بن مسلمة فذکروا صلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابوحمید انا اعلمکم بصلوٰة رسول الله صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم رکع فوضع یدیه علی رکبتیه کانه قابض علیهما ووتر یدیه فنحاهما عن جنبیه رواه الترمذی وعن ابی عبد الرحمن السلمی قال قال عمر انما السنة الاخذ بالرکب رواه النسائی وفی روایة للطبرانی عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یا بنی اذا رکعت فضع کفیک علی رکبتیک وفرج بین اصابعك وارفع یدیك عن جنبیك وعن وابصة بن معبد قال رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی فکان اذا رکع سوّی ظهره حتی لو صب علیه الماء لاستقر رواه ابن ماجة وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رکع لم یشخص رأسه ولم یصوبه ولکن بین ذٰلك رواه ابن ماجة والترمذی ومسلم وابن حبان وعنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رفع رأسه من الرکوع لم یسجد حتی یستوی قائما فاذا سجد فرفع رأسه لم یسجد حتی یستوی جالسا وکان یفترش رجله الیسری رواه ابن ماجة وفی روایة لابی داؤد من حدیث ابی حمید ثم یهوی الی الارض

ساجدا فجافی یدیه عن جنبیه ویفتخ اصابع رجلیه ثم یرفع رأسه ویثنی رجله الیسریٰ فیقعد علیها ثم یعتدل حتی یرجع کل عظم فی موضعه معتدلا ثم سجد وفی اخری له وفرج بین فخذیه غیر حامل بطنه علی شیٔ من فخذیه حتی فرغ وعن ابی اسحاق قال قلت للبراء بن عازب این کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یضع وجهه اذا سجد فقال بین کفیه رواه الترمذی والطحاوی وروی مسلم وابوداؤد وابن ابی شیبة نحوه وعن وائل بن حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا سجد کانت یداه حیال اذنیه رواه الطحاوی وعبدالرزاق واسحاق بن راهویه وفی روایة للنسائی ثم کبر سجد فکانت یداه من اذنیه علی الموضع الذی استقبل بهما الصلوٰة وعن ابی هریرة قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم ینهض فی الصلوٰة علی صدور قدمیه رواه الترمذی وقال علیه العمل عند اهل العلم وعن عیاش بن سهل الساعدی وکان فی مجلس فیه ابوه وکان من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وفی المجلس ابوهریرة وابو اسید وابو حمید الساعدی والانصار رضی اللہ عنهم انهم تذاکروا الصلوٰة فقال ابو حمید انا اعلمکم بصلوٰة رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اتبعت ذٰلک من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قالوا فارنا فقام یصلی وهم ینظرون فکبر ورفع یدیه فی اول التکبیر ثم ذکر حدیثا طویلا ذکر فیه انه لما رفع رأسه من السجدة الثانیة من الرکعة الاولی قام ولم یتورک رواه الطحاوی وعن عبداللہ بن مسعود انه کان ینهض فی الصلوٰة علی صدور قدمیه ولم یجلس رواه ابن ابی شیبة والبیهقی وفی روایة لهما عن ابن عمر وابن الزبیر نحوه وعن الشعبی قال کان عمر وعلی واصحاب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہضون فی الصلوٰۃ علی صدور اقدامہم
رواہ ابن ابی شیبۃ وعن النعمان بن ابی عیاش قال ادرکت غیر
واحد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا رفع احدھم
رأسہ من السجدۃ الثانیۃ فی الرکعۃ الاولی والثالثۃ نہض کما ھو ولم یجلس
رواہ ابن ابی شیبۃ وروی عبد الرزاق عن ابن مسعود وابن عباس وابن عمر
نحوہ وعن ابن عمر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یعتمد
الرجل علی یدیہ اذا نہض فی الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد وعن وائل بن
حجر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس فی الصلوٰۃ اضجع
رجلہ الیسریٰ وقعد علیہا ونصب رجلہ الیمنی رواہ امامنا ابوحنیفۃ
وروی الترمذی نحوہ وقال ھٰذا حدیث حسن صحیح والعمل علیہ عند
اکثر اھل العلم وھو قول سفیان الثوری وابن المبارک واھل الکوفۃ وعن
عبد اللہ وھو ابن عبد اللہ بن عمر عن ابیہ قال من سُنّۃ الصلوٰۃ ان تنصب
القدم الیمنی واستقبالہ باصابعہا القبلۃ والجلوس علی الیسریٰ رواہ النسائی
وعن رفاعۃ بن رافع ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال للاعرابی
فاذا جلست فاجلس علی رجلک الیسریٰ رواہ احمد وروی ابوداؤد نحوہ۔
وعن القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان
عبد اللہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ
بید عبد اللہ فعلمہ التشہد فی الصلوٰۃ فذکر مثل دعاء حدیث الاعمش
اذا قلت ھٰذا او قضیت ھٰذا فقد قضیت صلاتک ان شئت ان تقوم
فقم وان شئت ان تقعد فاقعد رواہ ابوداؤد والطحاوی وروی احمد
والدارقطنی نحوہ وعن عبد اللہ بن عمر وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال اذا رفع المصلی رأسه من اٰخر صلاته وقضی تشهده ثم احدث فقد تمت صلاته فلا یعود لها رواه الطحاوی وروی ابوداؤد والترمذی والدارقطنی والبیهقی عن ابن عمرو وعن علی نحوه مرفوعا وموقوفا وقد سکت ابوداؤد عن هذا الحدیث وهو اذا سکت عن حدیث کان عنده حسنا او صحیحا وقد قال الترمذی کل ما ذکرته فی کتابی هذا تجة الاربعة احادیث ولیس هذا الحدیث منها کذا فی السعایة وعن عبد الله قال التشهد انقضاء الصلوٰة والتسلیم اذن بانقضاءها رواه الطحاوی وعنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یسلم عن یمینه السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده الایمن وعن یساره السلام علیکم ورحمة الله حتی یری بیاض خده الایسر رواه النسائی وروی ابوداؤد والترمذی نحوه وعن الفضل بن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الصلوٰة مثنی مثنی تشهد فی کل رکعتین وتخشع وتضرع وتمسکن ثم تقنع یدیك یقول ترفعها الی ربك مستقبلا ببطونها وجهك وتقول یارب یارب ومن لم یفعل ذٰلك فهو کذا وکذا وفی روایة فهو خداج رواه الترمذی وقال علی القاری الظاهر ان معنی الحدیث ان اقل الصلوٰة رکعتان فیفید نفی البتیراء کما هو مذهبنا۔

باب مایقرأ بعد التکبیر

وقول الله عز وجل وسبح بحمد ربك حین تقوم۔ عن ابی وائل قال کان عثمان اذا افتتح[1] الصلاة یقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك

---

[1] قوله اذا افتتح الصلوٰة الخ واتفق الثلاثة علی ان دعاء الاستفتاح فی الصلوٰة

وتعالیٰ جدك ولا الٰه غیرك یسمعنا ذٰلك رواه الدارقطنی ورواه مسلم عن عمر مثله وعن ابراهیم ان ناسا من اهل البصرة اتوا عند عمر بن الخطاب رضی الله عنه لم یأتوه الا لیسألوه عن افتتاح الصلوٰة قال فقام عمر بن الخطاب فافتتح الصلوٰة وهم خلفه ثم جهر فقال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا الٰه غیرك رواه محمد فی الاٰثار وروی الدارقطنی نحوه قال محمد وبهٰذا نأخذ فی افتتاح الصلوٰة ولکنا لا نری ان یجهر بذٰلك الامام ولا من خلفه وانما جهر بذٰلك عمر لیعلمهم ما سألوه عنه وقال الشیخ ابن الهمام ولما ثبت من فعل الصحابة کعمر رضی الله عنه وغیره الافتتاح بعده علیه الصلوٰة والسلام بسبحانك اللهم مع الجهر به لقصد تعلیم الناس لیقتدوا ویأنسوا کان دلیلا علی انه الذی کان علیه صلی الله علیه وسلم اٰخر الامر وعن انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوٰة کبر ثم رفع یدیه حتی یحاذی بابهامیه اذنیه ثم یقول سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا الٰه غیرك رواه الدارقطنی وقال رجال اسناده کلهم ثقات وعن عائشة رضی الله عنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلاة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالیٰ جدك ولا الٰه غیرك رواه الترمذی وابوداؤد واسناد ابی داؤد حسن رجاله مرضیون ورواه ابن ماجة عن ابی سعید

مسنون وقال مالك لیس بسنة بل یکبر ویفتتح القراءة وصیغته عند ابی حنیفة واحمد ان یقول سبحانك اللهم وبحمدك الخ وصیغته عند الشافعی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوات والارض حنیفا الاٰیتین الا انه یقول وانا من المسلمین وقال ابویوسف المستحب ان یجمع بینهما قاله فی رحمة الامة وکذا فی شرح النقایة ۱۲

وقال الترمذی هٰذا حدیث لا نعرفه الا من حارثة وقد تکلم فیه من قبل حفظه انتہی وقال التوربشتی هٰذا حدیث حسن مشهور واخذ به من الخلفاء عمر رضی اللّٰه عنه والحدیث مخرج فی کتاب مسلم عن عمر وقد اخذ به عبد اللّٰه بن مسعود وغیره من فقهاء الصحابة وذهب الیه کثیر من علماء التابعین واختاره ابوحنیفة وغیره من العلماء فکیف ینسب هٰذا الحدیث الی الضعف وقد ذهب الیه الاجلة من علماء الحدیث کسفیان الثوری واحمد بن حنبل واسحاق بن راهویه واما ما ذکره الترمذی فهو کلام فی اسناد الحدیث الذی ذکره ولم یقل ان اسناده مدخول من سائر الوجوه مع ان الجرح والتعدیل یقع فی حق اقوام علی وجه الخلاف فربما ضعف الراوی من قبل احد الائمة ووثق من قبل اٰخرین وهٰذا الحدیث رواه الاعلام من ائمة الحدیث واخذوا به ورواه ابوداؤد فی جامعه باسناد ذکره فیه وهو اسناد حسن رجاله مرضیون فعلم ان الترمذی انما تکلم فی الاسناد الذی ذکره کذا فی المرقات۔ وعن انس ان رجلا جاء فدخل الصف وقد حفزه النفس فقال اللّٰه اکبر الحمد للّٰه حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه فلما قضی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم صلاته قال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بالکلمات فارم القوم فقال ایکم المتکلم بها فانه لم یقل بأسا فقال رجل جئت وقد حفزنی النفس فقلتها فقال لقد رأیت اثنی عشر ملکا یبتدرونها ایهم یرفعها رواه مسلم وفی البحر الرائق ان ذٰلک کان فی اول الامر ویدل علیه ان عمر رضی اللّٰه عنه حین جهر جهر بالثناء فقط لیقتدی الناس به ویتعلموا منه فهو ظاهر فی انه الذی کان اٰخر الامر فی الفرائض وعن ابی هریرة قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یسکت بین تکبیر وبین القراءة اسکاتة فقلت بابی انت وامی یارسول اللّٰه

اسکاتك بین التکبیر وبین القراءة ما تقول قال اقول اللهم باعد بینی وبین خطایای کما باعدت بین المشرق والمغرب اللهم نقنی من الخطایا کما ینقی الثوب الابیض من الدنس اللهم اغسل خطایای بالماء والثلج والبرد متفق علیه وعن علی رضی اللہ عنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوٰة وفی روایة کان اذا افتتح الصلاة کبر ثم قال وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض حنیفا وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لاشریك له وبذلك امرت وانا من المسلمین اللهم انت الملك لا اله الا انت انت ربی وانا عبدك ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی جمیعا انه لا یغفر الذنوب الا انت واهدنی لاحسن الاخلاق لایهدی لاحسنها الا انت واصرف عنی سیئها لایصرف عنی سیئها الا انت لبیك وسعدیك والخیر کله فی یدیك والشر لیس الیك انا بك والیك تبارکت وتعالیت استغفرك واتوب الیك واذا رکع قال اللهم لك رکعت وبك اٰمنت ولك اسلمت خشع لك سمعی وبصری ومخی وعظمی وعصبی فاذا رفع رأسه قال اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات والارض ومابینهما وملء ماشئت من شئی بعد واذا سجد قال اللهم لك سجدت وبك اٰمنت ولك اسلمت سجد وجهی للذی خلقه وصوره وشق سمعه وبصره تبارك اللہ احسن الخالقین ثم یکون من اٰخر مایقول بین التشهد والتسلیم اللهم اغفرلی ما قدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما اسرفت وما انت اعلم به منی انت المقدم وانت المؤخر لا اله الا انت رواه مسلم وفی روایة للشافعی والشر لیس الیك والمهدی من هدیت انا بك والیك لا منجا منك ولا ملجأ الا الیك تبارکت وعن جبیر بن مطعم انه رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی صلاة قال اللہ اکبر کبیرا اللہ اکبر

كبيرا الله اكبر كبيرا والحمد لله كثيرا والحمد لله كثيرا والحمد لله كثيرا وسبحان الله
بكرة واصيلا ثلاثا اعوذ بالله من الشيطان الرجيم من نفخه ونفثه وهمزه رواه ابوداؤد
وابن ماجة الا انه لم يذكر والحمد لله كثيرا وذكر فی اخره من الشيطان الرجيم
وقال عمر رضی الله عنه نفخه الكبر ونفثه الشعر وهمزه الموتة وعن جابر
قال كان النبی صلی الله عليه وسلم اذا استفتح الصلاة كبر ثم قال ان صلاتی ونسكی
ومحيای ومماتی لله رب العالمين لا شريك له وبذلك امرت وانا اول المسلمين اللهم
اهدنی لاحسن الاعمال واحسن الاخلاق لا يهدی لاحسنها الا انت وقنی سیئ الاعمال
وسیئ الاخلاق لا يقی سيئها الا انت رواه النسائی وعن محمد بن مسلمة قال ان
رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا قام يصلی تطوعا قال الله اكبر وجهت وجهی
للذی فطر السموات والارض حنيفا وما انا من المشركين وذكر الحديث مثل
حديث جابر الا انه قال وانا من المسلمين ثم قال اللهم انت الملك لا اله الا
انت سبحانك وبحمدك ثم يقرأ رواه النسائی وقال الحلبی ذلك كله محمول على
التطوع والتهجد فان الامر فيه واسع ويؤيده ما ثبت فی صحيح ابی عوانة
وسنن النسائی انه عليه السلام كان اذا قام يصلی تطوعا قال الله اكبر وجهت
الخ فيكون مفسرا لما فی غيره بخلاف سبحانك اللهم فان ما ذكرنا يبين انه
الامر المستقر عليه فی الفرائض انتهی وفی رد المحتار والمرقاة وما ورد محمول
على النافلة بعد الثناء فی الاصح لحديث البيهقی كان عليه السلام اذا افتتح
الصلاة قال سبحانك اللهم وبحمدك وتبارك اسمك وتعالى جدك ولا اله غيرك
وجهت وجهی الخ وعن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كانت
له سكتة اذا افتتح الصلوة رواه النسائی وعن ابی هريرة قال كان رسول الله
صلی الله عليه وسلم اذا نهض من الركعة الثانية استفتح القراءة بالحمد لله
رب العالمين ولم يسكت رواه مسلم

باب القرآءة فی الصلوٰة

وقول اللّٰہ عزّ وجل فاذا قرأت القراٰن فاستعذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم
قال اللّٰہ عزّ وجلّ واذا قرئ القراٰن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون
عن عبد اللّٰہ بن مغفل انہ سئل اکل من سمع القراٰن وجب علیہ الاستماع والانصات قال انما انزلت ھذہ الاٰیۃ فاستمعوا لہ وانصتوا فی قراءۃ الامام رواہ ابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ والبیہقی فی کتاب القراءۃ وعن ابن عباس قال صلی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقرأ خلفہ قوم فخلطوا علیہ فنزلت ھذہ الاٰیۃ رواہ ابن مردویہ والبیہقی وعن محمد بن کعب القرظی کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قرأ فی الصلوٰۃ اجابہ من وراءہ اذا قال بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم قالوا مثل مایقول حتی تنقضی فاتحۃ الکتاب والسورۃ فنزلت رواہ سعید بن منصور وابن ابی حاتم والبیہقی وعن مجاھد قال قرأ رجل من الانصار خلف النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم فنزلت رواہ عبد بن حمید وابن ابی حاتم والبیہقی وعن ابن مسعود انہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلی باصحابہ فسمع ناسا یقرؤن خلفہ فقال اما اٰن لکم ان تفھموا اما اٰن لکم ان تعقلوا واذا قرئ القراٰن فاستمعوا لہ رواہ عبد بن حمید وابن جریر وابن ابی حاتم وابو الشیخ والبیہقی وعن ابی ھریرۃ انہ قال نزلت ھذہ الاٰیۃ فی رفع الاصوات وھم خلف رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الصلوٰۃ رواہ ابن جریر وابن ابی حاتم وابو الشیخ وابن مردویہ والبیہقی وابن عساکر وعن الزھری نزلت ھذہ الاٰیۃ فی فتی من الانصار کان رسول اللّٰہ

صلی اللہ علیہ وسلم کلما قرأ شیأ قرأه رواه ابن جریر والبیہقی وعن ابی العالیة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا صلی باصحابه فقرأ فقرأ اصحابه فنزلت رواه عبد بن حمید وابو الشیخ والبیہقی وعن ابراهیم کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ ورجل یقرأ فنزلت رواه ابن ابی شیبة وفی روایة للبیہقی عن الامام احمد اجمع الناس علی ان هذه الأیة فی الصلوٰة وقال الشیخ ابن الهمام وغیره ان المامور به اثنان الاستماع والانصات فالاول فی الجهریة والثانی فی السریة فالمعنی اذا قرئ القرآن فاستمعوا له ان جهر به وانصتوا واسکتوا ان اسر به انتہی وبه اخذ امامنا ابو حنیفة واصحابه وقال به جابر بن عبد اللہ وزید بن ثابت وعلی بن ابی طالب وعمر بن الخطاب وعبد اللہ بن مسعود علی ما هو الارجح فی الروایة عنهما وسفیان الثوری وسفیان بن عیینة وابن ابی لیلی والحسن بن صالح بن حیي وابراهیم النخعی واصحاب ابن مسعود وغیرهم من مشاهیر الصحابة والتابعین کذا ذکره ابن عبد البر فی الاستذکار والتمهید وقال العینی وقد روی منع القراءة عن ثمانین نفرا من کبار الصحابة منهم المرتضی والعبادلة الثلاثة واسامیهم عند اهل الحدیث وقیل تجاوز عدد من افتی فی ذلک الزمان عن الثمانین فکان اتفاقهم بمنزلة الاجماع وذکر الشیخ الامام عبد اللہ بن یعقوب الحارثی السبذ مونی فی کتاب کشف الاسرار عن عبد اللہ بن زید بن اسلم عن ابیه قال عشرة من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینهون عن القراءة خلف الامام اشد النهی ابو بکر الصدیق وعمر بن الخطاب وعثمان بن عفان وعلی بن ابی طالب وعبد الرحمن بن عوف وسعد بن ابی وقاص وعبد اللہ بن مسعود وزید بن ثابت وعبد اللہ بن عمر وعبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنهم انتہی وقال علماءنا فلا دلیل علی تخصیص الأیة بالجهریة لان

الاستماع والانصات حکمان علی حدة لیس مجموعہا حکما واحدا برأسه حتی یختص بالجهریة ولو سلم ورود الآیة فی الجهریة فلا تخصیص ایضا بالجهریة لان العبرة لعموم اللفظ لا لخصوص المورد وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال[1] لا صلوٰة الا بقراءة رواه مسلم وعن ابی عثمان الهندی عن ابی هریرة قال قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اخرج فناد فی المدینة انه لا صلوٰة الا بقرآن ولو بفاتحة الکتاب فما زاد رواه ابوداؤد وسکت عنه ورجاله کلهم ثقات مشهورون الا جعفر بن میمون فقد وثقه الحاکم فی المستدرک وذکره ابن حبان وابن شاهین فی الثقات والحدیث صریح فی الدلالة علی عدم رکنیة الفاتحة فان لفظة ولو المتصلة یشیر الی عدم تخصیص الفاتحة ویؤمی الی تعمیم القراءة لها ولغیرها لذلك[2] قال ابوحنیفة بوجوبها وعن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی صلوٰة لم یقرأ فیها بام القرآن فهی خداج فهی خداج فهی خداج رواه الستة ومالك واحمد والدارقطنی والبیهقی وعن عائشة رضی الله عنها قالت

---

[1] قوله صلی الله علیه وسلم لا صلوٰة الا بقراءة دلالته علی ان الصلوٰة لا تصح الا بالقراءة ظاهرة لان مطلق القراءة فرض ثابت بالکتاب فقوله لا صلوٰة الخ محمول علی نفی الصحة قاله فی تعلیق اعلاء السنن۔ ۱۲۔

[2] قوله لذلك قال ابوحنیفة بوجوبها واما مالك والشافعی واحمد فقالوا هی رکن لحدیث عبادة بن الصامت وحدیث زیاد بن ایوب اجیب عن حدیث عبادة بان المراد به نفی الفضیلة نحو لا صلوٰة لجار المسجد الا فی المسجد واما الجواب عن روایة زیاد فبانها شاذة اذ روایة غیر لا صلوٰة لمن لم یقرأ وکان زیاد زاد فی المبنی وروی بالمعنی اخذته من شرح النقایة ۱۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل صلوٰۃ لا یقرأ فیہا بام الکتاب فہی
خداج رواہ ابن ماجۃ وابن ابی شیبۃ وفی السعایۃ فہاتان الروایتان
وامثالہما دلیل علی عدم رکنیۃ الفاتحۃ فان الخداج بفتح الخاء المعجمۃ بمعنی
الناقص ولو کانت رکنا لقال فہی باطلۃ فان ترك الرکن انما یوجب البطلان
والنقصان من موجبات الوجوب فعلم[1] ان قراءۃ الفاتحۃ واجبۃ وعن
ابی سعید قال امرنا ان نقرأ بفاتحۃ الکتاب وما تیسر رواہ ابوداؤد واسنادہ
صحیح وفی روایۃ للترمذی وابن ماجۃ لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ با لحمد وسورۃ
وفی روایۃ ابن عدی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزئ المکتوبۃ
الا بفاتحۃ الکتاب وثلاث[2] آیات فصاعدا وعن عبادۃ بن الصامت یبلغ بہ

[1] قولہ فعلم ان قراءۃ الفاتحۃ واجبۃ قال فی اوجز المسالك ان عامتہم یتہمون من الحنفیۃ
انہم قالوا بجواز الصلوٰۃ بدون الفاتحۃ ولذا تعجب الحافظ فی الفتح اشد التعجب والحنفیۃ
لیس کذلك والحنفیۃ ابدا ما قالوا بجوازہا بدون الفاتحۃ وللہ در الحنفیۃ ما قالوا
الا ما ورد فی الحدیث ان ہذہ الصلوٰۃ ناقصۃ ذات خداج والنقصان یجب اعادتہا
نعم من اثبت بہذا الحدیث بطلان الصلوٰۃ فہذا الحکم منہ فاسد لان الناقص لا
یقال لہ معدوم ۱۲۔

[2] قولہ ثلاث آیات وقد عمل اصحابنا بکل الحدیث حیث اوجبوا قراءۃ الفاتحۃ وضم
سورۃ او ثلاث آیات معہا لان ہذہ الاخبار اخبار آحاد فلا تثبت بہا الفرضیۃ ولیس
الفرض عندنا الا مطلق القراءۃ لقولہ تعالی فاقرؤا ما تیسر من القرآن فامر بقراءۃ ما تیسر من
القرآن مطلقا وتقییدہ بالفاتحۃ زیادۃ علی مطلق النص وذا لا یجوز فعملنا بالکل واوجبنا قراءۃ الفاتحۃ
وضم سورۃ او ثلاث آیات معہا وقلنا ان قولہ لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب مثل معنی

النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب فصاعدا
وعن جابر بن عبد اللہ قال کان یقرأ فی الرکعتین الاولیین بفاتحۃ الکتاب
وسورۃ ویقرأ فی الاخریین بفاتحۃ الکتاب قال وکنا نتحدث انہ لا یجوز
صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب وشئ معہا رواہ البیہقی[1] ورواہ عبید اللہ بن
مقسم عن جابر بن عبد اللہ انہ قال سنۃ القراءۃ فی الصلوٰۃ ان یقرأ
فی الاولیین بام القران وسورۃ وفی الاخریین بام القران **قال** سفیان
لمن یصلی وحدہ رواہ ابوداؤد **وقال** الترمذی واما احمد بن حنبل فقال
معنی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب
اذا کان وحدہ واحتج بحدیث جابر بن عبد اللہ حیث قال من صلی رکعۃ
لم یقرأ فیہا بام القران فلم یصل الا ان یکون وراء الامام قال احمد فھذا
رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم تأول قول النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب ان ھذا اذا کان وحدہ
انتہی وعن جابر بن عبد اللہ قال من صلی رکعۃ لم یقرأ فیہا بام القران
فلم یصل الا ان یکون وراء الامام رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث

قولہ لا صلوٰۃ لجار المسجد الا فی المسجد وصح ایضا عن جماعۃ من الصحابۃ ایجاب ذلک
قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری ۱۲

[1] قولہ رواہ البیہقی رجالہ کلہم ثقات ما خلا شیخ الحاکم ابی غانم ازھر بن احمد بن حمدون
فقد ذکرہ البیہقی فی موضع الاحتجاج بہ فہو صالح لہ عندہ وھو نص صریح فی عدم
جواز الصلوٰۃ بدون ضم شئ الی الفاتحۃ وقد فسرہ جابر بسورۃ وایضا یدل علی ان الفاتحۃ
لیست برکن فی الصلوٰۃ لان جابرا جعلہا من السنۃ مثل السورۃ سواء بسواء من تعلیق علاء السنن
ملخصا ۱۲

حسن صحیح وروی محمد ومالك وابن ابی شیبة مثله وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من صلی رکعة فلم یقرأ فیها بام القرآن فلم یصل الا وراء الامام رواه الطحاوی وعنه سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من صلی صلوٰة لایقرأ فیها بام القرآن فهی خداج الا وراء الامام رواه البیهقی وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تجزئ صلوٰة لا یقرأ فیها بفاتحة الکتاب الا ان یکون وراء الامام رواه البیهقی وعن ابی سعید قال سألت رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الرجل خلف الامام لایقرأ شیأ ایجزئه ذلك قال نعم رواه البیهقی وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کل صلوٰة لایقرأ فیها بفاتحة الکتاب فلا صلوٰة الا وراء الامام رواه البیهقی وعن کثیر بن مرة الحضرمی عن ابی الدرداء سمعه یقول سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم أفی کل صلوٰة قراءة قال نعم قال رجل من الانصار وجبت هذه فالتفت الی وکنت اقرب القوم منه فقال ما اری الامام اذا ام القوم الا قد کفاهم رواه النسائی والطحاوی والبیهقی وقال النسائی فیه اکتفاء المأموم بقراءة الامام وعن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم انصرف من صلوٰة جهر فیها بالقراءة فقال هل قرأ معی احد منکم انفا قال رجل نعم یا رسول الله قال انی اقول مالی أنازَعُ القرآن فانتهی الناس عن القراءة فیما جهر فیه رسول الله صلی الله علیه وسلم بالقراءة من الصلوٰة حین سمعوا ذلك رواه النسائی والترمذی وابوداؤد واحمد ومالك ومحمد وروی

له قوله الا وراء الامام وقال الشیخ الجنیجوهی ان الروایات الواردة فی اصل القراءة خلف الامام لا یصح الاستدلال بها علی وجوب القراءة للمقتدی وان المؤتم کان القراءة له مباحا فی اول الاسلام ثم نسخ وبقی اباحة الفاتحة ثم نسخ بالمنع مطلقا کذا فی اوجز المسالك ۱۲

ابن ماجة نحوه وقال النسائي فيه ترك القراءة خلف الامام فيما جهر به وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما جعل الامام ليؤتم به فاذا كبر فكبروا واذا قرأ فانصتوا رواه ابو داؤد والنسائي وابن ماجة وهذا حديث صحيح وروى الطحاوي نحوه وفي رواية لمسلم عن ابي هريرة وقتادة واذا قرأ فانصتوا وفي اخرى له واذا قال غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين قال علي القاري فيه اشارة الى السكوت والاستماع اه قيل وفيه دلالة على ان المأموم لا يقرأ الفاتحة والا كان الانسب ان يقول اذا قال احدكم غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا آمين وعن انس قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم اقبل بوجهه فقال اتقرؤن والامام يقرء فسكتوا فسألهم ثلثا فقالوا انا لنفعل قال فلا تفعلوا رواه الطحاوي وعن ابن عمرو البياضي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المصلي يناجي ربه فلينظر ما يناجيه به ولا يجهر[1] بعضكم على بعض بالقرآن رواه احمد وعن عمران بن حصين قال صلى النبي صلى الله عليه وسلم الظهر فقرء رجل خلفه سبح اسم ربك الاعلى فلما صلى قال من قرأ سبح اسم ربك الاعلى قال رجل انا قال قد علمت ان بعضكم قد خالجنيها رواه النسائي وقال فيه ترك القراءة خلف الامام فيما لم يجهر فيه وعن عمر بن الخطاب قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما صلوة الظهر

---

[1] قوله لا يجهر بعضكم على بعض بالقرآن قال الطحاوي فلما اختلفت هذه الآثار المروية في ذلك التمسنا حكمه من طريق النظر فرأيناهم جميعا لا يختلفون في الرجل يأتي الامام وهو راكع انه يكبر ويركع معه ويعتد تلك الركعة وان لم يقرأ فيها شيأ فلما اجزأه ذلك في حال خوفه فوت الركعة احتمل ان يكون انما اجزأه ذلك لمكان الضرورة واحتمل ان يكون انما اجزأه ذلك لان القراءة خلف الامام ليست عليه فرضا فاعتبرنا ذلك فرأيناهم لا يختلفون ان من جاء الى الامام وهو راكع فركع قبل ان يدخل في الصلوة

فقرأ رجل من الناس فی نفسه قال هل قرأ معی احد منکم قال ذلک ثلاثا فقال له الرجل نعم یا رسول الله انا کنت اقرأ سبح اسم ربک الاعلی قال مالی انازع القرآن اما یکفی احدکم قراءة امامه انما جعل الامام لیؤتم به فاذا قرأ فانصتوا رواه البیهقی وعن جابر بن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من کان[1] له امام فقراءة الامام قراءة له رواه ابن ماجة ورواه ابن حبان عن انس والدارقطنی عن ابی هریرة وقال فی فتح الملهم ثم البیهقی حمل هذا الحدیث ونظائره علی ترک الجهر بالقراءة خلف الامام وعلی قراءة السورة دون الفاتحة وهذا تخصیص بلا مخصص وبعید عن مضمون الحدیث بمراحل ونائ عن المقصود بمنازل لا تعلق له بالفاظه ولا اشارة فیها الیه اصلا کیف والواقعة واقعة صلوٰة الظهر والعصر علی ما یشهد به روایة الامام فما معنی الجهر تخص فیها بالقراءة خلف رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا یقرأ الامام فیها جهرا ولا سائر المقتدین وعنه عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من صلی خلف الامام فان قراءة الامام له قراءة رواه محمد والدارقطنی والبیهقی عن امامنا ابی حنیفة وهو احسن طرقه حکم علیه

بتکبیر کان منه ان ذلک لا یجزئه وان کان انما ترکه لحال الضرورة وخوف فوات الرکعة فکان لابد له من قومة فی حال الضرورة وخوف فواة الرکعة فکان لابد له من قومة فی حال الضرورة وغیر حال الضرورة فهذه صفات الفرائض التی لابد منها فی الصلوٰة ولا تجزئ الصلوٰة الابها فلما کانت القراءة مخالفة لذلک وساقطة فی حال الضرورة کانت من غیر جنس ذلک فکانت فی النظر انها ساقطة فی غیر حالة الضرورة فهذا هو النظر فی هذا ۱۲ـ

[1] قوله من کان له امام فقراءة الامام قراءة له وفی الروض المربع من فقه الحنابلة ولا قراءة علی ماموم ای یتحمل الامام عنه قراءة الفاتحة لهذا الحدیث قاله فی اوجز المسالک ۱۲ـ

ابن الہمام بانہ صحیح علی شرط الشیخین وقال العینی ھو حدیث صحیح اما
ابوحنیفۃ فابوحنیفۃ وموسی بن عائشۃ الکوفی من الثقات الاثبات من
رجال الصحیحین وعبد اللہ بن شداد من کبار الشامیین وثقاتہم وھو حدیث
صحیح انتہی وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من کان لہ امام فقراءۃ الامام لہ قراءۃ رواہ ابن عدی فی الکامل والطبرانی
فی الاوسط ورواہ الدارقطنی عن ابن عمر والطحاوی واحمد عن جابر وروی
احمد بن منیع فی مسندہ عن جابر مثلہ وقال الشیخ ابن الہمام اسناد حدیث
احمد بن منیع صحیح علی شرط مسلم وعن عبد اللہ بن شداد بن الھاد
قال ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العصر قال فقرأ رجل خلفہ فغمزہ
الذی یلیہ فلما ان صلی قال لم غمزتنی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قدامک فکرھت ان تقرأ خلفہ فسمعہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
کان لہ امام فان قراءتہ لہ قراءۃ رواہ محمد والدارقطنی وروی الحاکم
فی مستدرکہ والبیہقی نحوہ قال العلامۃ العینی فی شرح البخاری فی بیان
ھذا الحدیث انہ رواہ جماعۃ من الصحابۃ وھم جابر بن عبد اللہ وابن عمر
وابوسعید الخدری وابوھریرۃ وابن عباس وانس بن مالک رضی اللہ عنہم
وقال الشیخ العابد السندی مولدا والمدنی مہاجرا فی شرح المسند للامامنا
ابی حنیفۃ بعد ما ذکر ھذہ الروایۃ فنقول لما ثبت نہی العشرۃ المذکورۃ
ولم یثبت رد احد ھم علیہم عند توافر الصحابۃ کان اجماعا سکوتیا انتہی
ملخصا وعن عبد اللہ بن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
کان لہ امام فقراءتہ لہ قراءۃ رواہ الدارقطنی وفی التعلیق الممجد ھذا
خلاصۃ الکلام فی طرق ھذا الحدیث وتلخص منہ ان بعض طرقہ صحیحۃ او

حسنة ليس فيه شئ يوجب القدح عند التحقيق وبعضها صحيحة مرسلة وان لم تصح مسندة والمراسيل مقبولة وبعضها ضعيفة ينجبر ضعفها بضم بعضها الى بعض فارتقت الى مرتبة الحسن وبه ظهران قول الحافظ ابن حجر فى تخريج احاديث الرافعى ان طرقه كلها معلولة ليس على ماينبغى وكذا قول البخارى فى رسالة القراءة خلف الامام انه حديث لم يثبت عند اهل العلم من اهل الحجاز والعراق لارساله وانقطاعه انتهى لايخلو عن خدشات واضحة انتهى وقال علماءنا يستفاد منه ان القراءة ثابتة من المقتدى شرعا فان قراءة الامام قراءة له فلوقرأ لكان له قراء تان فى صلوة واحدة وهو غير مشروع قاله ابن الهمام وان الحديث دل على ان قراءة الامام بدل وعوض عن قراءة المقتدى وخلف عنها فلوقرأ المقتدى ايضا لزم اجتماع الاصل والخلف والبدل والمبدل منه والعوض والمعوض عنه وهو غير جائز كما ترى كما لايجوز اجتماع الوضوء والتيمم انتهى وعن ابن عمر قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القراءة خلف الامام فقال الامام يقرأ رواه البيهقى وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن القراءة خلف الامام رواه البيهقى ورواه عبد الرزاق عن زيد بن اسلم وفى رواية لامامنا ابى حنيفة قال جابر قرأ رجل خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم فنهاه رسول الله صلى الله عليه وسلم وفى رواية عبد الرزاق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابابكر وعثمان كانوا ينهون عن القراءة خلف الامام وعن على قال سأل رجل النبى صلى الله عليه وسلم اقرأ خلف الامام او انصت قال لابل انصت فانه يكفيك رواه البيهقى وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تكفيك قراءة الامام خافت اوجهر رواه الدارقطنى وعن عطاء بن يسار انه سأل

زید اعن القراءۃ مع الامام فقال لاقراءۃ مع الامام فی شیء رواہ مسلم فی باب سجود التلاوۃ وعن عبید اللہ بن مقسم انہ سأل عبد اللہ بن عمر وزید بن ثابت وجابر بن عبد اللہ فقالوا لا تقرؤا خلف الامام فی شیء من الصلوات رواہ الطحاوی وعن جابر قال لایقرأ خلف الامام لاان جهر ولا ان خافت رواہ ابن ابی شیبۃ فی مصنفہ وعن عبد اللہ بن مقسم قال سألت جابر بن عبد اللہ ایقرأ خلف الامام فی الظهر والعصر قال لا رواہ عبد الرزاق وعن المختار بن عبد اللہ بن ابی لیلی قال قال علی رضی اللہ عنہ من قرأ خلف الامام فلیس علی الفطرۃ رواہ الطحاوی وابن ابی شیبۃ وعبد الرزاق والدارقطنی وعن علی قال من قرأ خلف الامام فقد اخطأ الفطرۃ رواہ عبد الرزاق وابن ابی شیبۃ والدارقطنی والبیهقی وعن ابی حمزۃ قال قلت لابن عباس اقرأ والامام بین یدی فقال لا رواہ الطحاوی وفی روایۃ لابن ابی شیبۃ عن رجل قال عهد الینا عمر بن الخطاب ان لا نقرأ مع الامام وعن ابن عمر انہ کان اذا سئل هل یقرأ احد مع الامام قال اذا صلی احدکم مع الامام فحسبہ قراءۃ الامام وکان ابن عمر لا یقرأ مع الامام رواہ محمد هذا طریق جید الاسناد لایتصور فیہ الکلام اصلا وروی الطحاوی نحوہ ورواہ مالک وزاد واذا صلی وحدہ فلیقرأ وقال العینی وکان ابن عمر لا یقرأ خلف الامام وکان اعظم الناس اقتداء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انتهی وعن نافع عن ابن عمر قال من صلی خلف الامام کفتہ قراءتہ رواہ محمد هذا سند جید لاکلام فیہ وعن انس بن سیرین عن ابن عمر انہ سئل عن القراءۃ خلف الامام قال تکفیک قراءۃ الامام رواہ محمد وروی الدارقطنی عن احمد بن حنبل نحوہ ولیس فی هذا الاسناد ایضا شیء وعن ابی وائل

قال سئل عبد الله بن مسعود عن القراءة خلف الامام قال انصت فان
فی الصلوٰة شغلا سیکفیک ذالک الامام رواہ محمد ھذا اسند جید لاکلام
فیہ وروی الطحاوی نحوہ وعن ابراھیم قال ان اول من قرأ خلف الامام
رجل اتھم رواہ محمد رجالہ کلھم ثقات وعن علقمة بن قیس قال
لان اعض علی جمرة احب الی من ان اقرأ خلف الامام رواہ محمد وذکر الرازی
فی احکام القرآن قیل یحب ان یکسر اسنانہ وقال البلخی احب الی ان یملأ
فمہ من التراب انتھی وعن سعد بن ابی وقاص انہ قال وددت ان الذی
یقرأ خلف الامام فی فیہ جمرة رواہ محمد لیس فی ھذا الاسناد ایضا شئ
وعن محمد بن عجلان ان عمر بن الخطاب قال لیت فی فم الذی یقرأ
خلف الامام حجرا رواہ محمد ھذا اسند جید لاکلام فیہ وروی ابن ابی
شیبة نحوہ وعن ابن مسعود قال لیت الذی یقرأ خلف الامام ملئ
فوہ ترابا رواہ الطحاوی وعن سعد بن ابی وقاص قال وددت ان الذی
یقرأ خلف الامام فی فیہ حجر رواہ عبد الرزاق وفی التعلیق الممجد لاباس
بامثال ھذا الکلام للتھدید والتشدید والتعذیب بعذاب الله ممنوع لا
التھدید بہ وعن عمر وبن محمد بن زید عن موسی بن سعد بن زید
بن ثابت یحدثہ عن جدہ انہ قال من قرأ خلف الامام فلا صلوٰة لہ
رواہ محمد ورواہ عبد الرزاق عن علی وقال البخاری فی رسالة القراءة
انہ لا یعرف لھذا الاسناد سماع بعضھم عن بعض ولا یصح مثلہ والجواب
عنہ اولا ان المعاصرة وامکان اللقی یکفی عند الجمھور فی صحة الاتصال
ورفع الانقطاع وثبوت اللقی کما ھو تشدد البخاری لا یجب عند الجمھور کما
تقرر محققا فی اصول الحدیث والمعاصرة وامکان اللقی ھھنا متحقق بین

داؤد وعمرو بین عمرو وموسی وبینہ وبین زید وھو یکفینا فی ثبوت اتصال السند وثانیا ان الانقطاع الظاھر لایضر عندنا اذا کان الراوی ثقۃ یروی عن الثقات لاسیما فی القرون المشھود لھا بالخیر انتہی وقال الطحاوی فھؤلاء جماعۃ من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد اجمعوا علی ترک القراءۃ خلف الامام قد وافقھم علی ذٰلک ما قد روی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما قد منا ذکرہ وشھد لھم النظر ما قد ذکرنا وعن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر وعمر رضی اللہ عنہما کانوا یفتتحون الصلاۃ بالحمد للہ رب العالمین رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نھض فی الثانیۃ استفتح بالحمد للہ رب العالمین ولم یسکت رواہ الطحاوی وعنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالی قسمت الصلوٰۃ بینی وبین عبدی نصفین ولعبدی ما سأل فاذا قال الحمد للہ رب العالمین قال تعالی حمدنی عبدی واذا قال الرحمن الرحیم قال اللہ تعالی اثنی علی عبدی واذا قال مالک یوم الدین قال مجدنی عبدی واذا قال ایاک نعبد وایاک نستعین قال ھٰذا بینی وبین عبدی ولعبدی ما سأل فاذا قال اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم غیر المغضوب علیھم ولا الضالین قال ھٰذا لعبدی ولعبدی ما سأل رواہ مسلم وقال الحلبی ولاشک ان المراد بالصلوٰۃ ھنا الفاتحۃ فالبدایۃ بالحمد للہ دلیل علی ان التسمیۃ[1] لیست من الفاتحۃ وانھا سبع ایات بدونھا حیث جعل الوسطی

---

[1] قولہ ان التسمیہ لیست من الفاتحۃ سیأتی تحقیقہ فی کتاب فضائل القرآن فی الباب الثانی۱۲

وهی ایاك نعبد و ایاك نستعین بینه سبحانه وبین عبده و الثلث قبلها لله تعالى خاصة والثلاث بعدها لعبده فقط واذا لم تكن اية من الفاتحة لم تكن اية من غيرها لعدم القائل به انتهى وقال ابن عبد البر هذا حديث قد رفع الاشكال فی سقوط بسم الله الرحمن الرحيم من الفاتحة وهو نص لا يحتمل التأويل ولا اعلم حديثا فی سقوط البسملة ابين منه انتهى وعن انس قال صليت خلف النبی صلی الله عليه وسلم وابی بكر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منهم يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم رواه مسلم وعنه قال صلى بنا رسول الله صلی الله عليه وسلم فلم يسمعنا قراءة بسم الله الرحمن الرحيم وصلى بنا ابوبكر وعمر فلم نسمعها منهما رواه النسائی وعن ابن عبد الله بن مغفل قال سمعنی ابی وانا فی الصلوٰة اقول بسم الله الرحمن الرحيم فقال لی ای بنی محدث اياك والحدث قال ولم ار احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ابغض اليه الحدث فی الاسلام يعنی منه وقال وقد صليت مع النبی صلى الله عليه وسلم ومع ابی بكر وعمر ومع عثمان فلم اسمع احدا منهم يقولها فلا تقلها اذا انت صليت فقل الحمد لله رب العالمين رواه الترمذی وروى النسائی وابن ماجة وروى امامنا ابوحنيفة نحوه وقال الترمذی حديث عبد الله بن مغفل حديث حسن والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم منهم ابوبكر وعمر وعثمان وعلی وغيرهم ومن بعدهم من التابعين وبه يقول سفيان الثوری وابن المبارك واحمد واسحاق لا يرون ان يجهر ببسم الله الرحمن الرحيم قالوا ويقولها فی نفسه انتهى وعن انس قال كان النبی صلى الله عليه وسلم وابوبكر وعمر لا يجهرون ببسم الله

الرحمٰن الرحیم رواہ امامنا ابوحنیفۃ وعنہ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم فلم اسمع احدامنہم یجہر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم رواہ احمد والنسائی باسناد علی شرط الصحیح وعنہ صلیت خلف النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فکلہم یخفون بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رواہ ابن ماجۃ وعنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یسر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم وابابکر وعمر وعثمان وعلیا رضی اللہ عنہم رواہ الطبرانی رجالہ کلہم ثقات لایخفی علیک ان احادیث الاسرار بالتسمیۃ کما تدل علی کون اخفاءھا سنۃ تدل ایضا علی انہا لیست بجزء من الفاتحۃ ولا لغیرھا من السور والا فلا معنی لاخفاءھا من بین الآیات مع کونہا جزأ منہا فان اجزاء السورۃ کلہا سواسیۃ فی حکم الجہر والاخفاء بہا کما لایخفی وعن جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ قبل القراءۃ رواہ احمد وعن ابی وائل قال کان عمر وعلی لایجہران ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم ولا بالتعوذ ولا بالتأمین رواہ الطحاوی۔ وعن ابن مسعود انہ کان یخفی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم والاستعاذۃ وربنا لک الحمد رواہ ابن ابی شیبۃ وعن ابراھیم قال اربع یخافت بہن الامام سبحانک اللہم وبحمدک والتعوذ من الشیطان وبسم اللہ الرحمٰن الرحیم وآمین رواہ محمد فی الآثار وروی عبدالرزاق وابومعمر عن عمر بن الخطاب نحوہ وقال الطحاوی فلما ثبت عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعمن ذکرنا بعدہ ترک الجہر ببسم اللہ الرحمٰن الرحیم ثبت انہا لیست من القرآن ولو کانت من القرآن لوجب ان یجہر بہا کما یجہر بالقرآن سواھا الاتری ان بسم اللہ الرحمٰن الرحیم التی فی النمل یجہر بہا کما یجہر بغیرھا من القرآن لانہا من القرآن

فلما ثبت ان التي قبل فاتحة الكتاب يخافت بها ويجهر بالقراٰن ثبت انها ليست من القراٰن وثبت ان يخافت بها ويسر كما يسر التعوذ والافتتاح وما اشبههما انتهى وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا امن الامام فامنوا فانه من وافق تامينه تامين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه متفق عليه وفي رواية قال اذا قال[له] الامام غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا اٰمين فانه من وافق قوله قول الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه هذا لفظ البخاري ولمسلم نحوه وفي اخرى للبخاري قال اذا امن القارئ فامنوا فان الملائكة تؤمن فمن وافق تامينه تامين الملائكة غفر له ما تقدم من ذنبه وعن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

له قوله اذا قال الامام غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقولوا امين دلالة الحديث على قول الماموم اٰمين بعد قول الامام ولا الضالين ظاهرة ويستفاد منه ان الامام يخفي بها لان تامين الامام لو كان مشروعا بالجهر لما علق النبي صلى الله عليه وسلم تامينهم بقوله ولا الضالين بل علق بقوله اٰمين فان قلت قد جاء في الحديث السابق اذا امن الامام فامنوا وفيه علق تامين المامومين بتأمينه وانهم لا يعلمون تأمينه الا ان يسمعوا قلت اجاب عنه في التعليق الحسن بان الجمهور حملوا قوله اذا امّن على المجاز للجمع بينه وبين قوله صلى الله عليه وسلم اذا قال الامام ولا الضالين فقولوا اٰمين وقالوا بان المراد اذا اراد التامين وهذا كما قال الله تعالى اذا قمتم الى الصلوٰة اي اذا اردتم اقامة الصلوٰة قال الحافظ ابن حجر في الفتح قالوا فالجمع بين الروايتين يقتضي حمل قوله اذا امّن على المجاز فاذا كان معناه اذا اراد التامين لا يستفاد منه الجهر بالتأمين للامام من تعليق اعلاء السنن ملخصا ۱۲۔

اذا صلیتم فاقیموا صفوفکم ثم لیؤمکم احدکم فاذا کبر فکبروا واذا قال غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقولوا اٰمین یجبکم اللہ فاذا کبر ورکع فکبروا وارکعوا فان الامام یرکع قبلکم ویرفع قبلکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتلک بتلک قال واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللہم ربنا لک الحمد یسمع اللہ لکم رواہ مسلم وعن شعبۃ عن سلمۃ بن کہیل عن حجر ابی العنبس عن علقمۃ بن وائل عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین فقال اٰمین وخفض بہا صوتہ رواہ[1] الترمذی وعن

---

[1] قولہ رواہ الترمذی وقال الترمذی سمعت محمدا یقول حدیث سفیان اصح من حدیث شعبۃ فی ہذا واخطأ شعبۃ فی مواضع من ہذا الحدیث فقال عن حجر ابی العنبس وانما ہو حجر بن العنبس ویکنی ابا السکن وزاد فیہ عن علقمۃ بن وائل ولیس فیہ عن علقمۃ وانما ہو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر انتہی قال علماءنا تخطیۃ مثل شعبۃ خطأ کیف وہو امیر المؤمنین فی الحدیث وفی الترجیح فیما بین سفیان وشعبۃ اقوال وکون سفیان الثوری مدلسا وقد اتی بہ معنعنا وکون شعبۃ غیر مدلس وقد صرح فیہ بالاخبار کما ہو عند الطیالسی وجہ حسن لترجیح شعبۃ علی سفیان وحجر اسم ابیہ عنبس وکنیتہ ککنیۃ ابیہ ابو العنبس ولا مانع من ان یکون لہ کنیۃ اخری وابو السکن لانہ یکون لشخص واحد کنیتان وبہذا جزم ابن حبان فی کتاب الثقات وزاد فیہ علقمۃ لا یضر لان الزیادۃ کان من الثقۃ مقبولۃ ولاسیما من قبل شعبۃ وبین فی بعض الروایات ان حجرا سمعہ من علقمۃ عن وائل وقد سمعہ من وائل نفسہ کما اخرج احمد فی مسندہ اما سماع علقمۃ عن ابیہ فقد جاء مصرحا عند النسائی فی باب رفع الیدین عند الرفع

علقمة بن وائل عن ابيه انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فلما بلغ غير المغضوب عليهم ولا الضآلين قال آمين وخفض بها صوته رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه وعنه عن ابيه انه صلى مع النبي صلى الله عليه وسلم فلما بلغ غير المغضوب عليهم ولا الضآلين قال آمين واخفى بها صوته رواه احمد وابوداؤد الطيالسي وابويعلى والطبراني والدارقطني وعن

من الركوع وعند البخاري في جزء رفع اليدين من رواية ابي نعيم وعند مسلم من حديث القصاص من طريق سماك وعند الترمذي في كتاب الحدود فتعليل البخاري هذا الحديث بكون حديث سفيان اصح من حديث شعبة وقوله انما هو حجر بن العنبس وقوله ليس فيه عن علقمة وقوله ولد علقمة بن وائل بعد موت ابيه بستة اشهر لم يثبت والذي ولد بعد موت ابيه انما هو عبد الجبار بن وائل انتهى هذا ملخص ما في التعليق الحسن والبناية وما روى من الجهر بها يحمل على التعليم كما كان صلى الله عليه وسلم يجهر بالآية احيانا في الظهر ومما يستأنس به لهذا القول ما اخرجه الحافظ ابوبشر الدولابي في كتاب الاسماء والكنى عن وائل بن حجر رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين فرغ من الصلوة حتى رأيت خده من هذا الجانب ومن هذا الجانب وقرأ غير المغضوب عليهم ولا الضالين فقال آمين يمد بها صوته ما اراه الا يعلمنا قيل فيه يحيى بن سلمة قواه الحاكم فيرجح الاخفاء بذلك وبالقياس على سائر الاذكار والادعية ولان آمين ليس من القرآن اجماعا فلا ينبغي ان يكون على صوت القرآن وباخفائها يقع التمييز بين القرآن وغيره فانه اذا جهر بها مع الجهر بالفاتحة يلبس انها من القرآن كما انه لا يجوز كتابته في المصحف ولهذا اجمعوا على اخفاء التعوذ لكونه ليس من

ابی وائل قال لم یکن عمر وعلی رضی اللہ عنہما یجہران بیسم اللہ الرحمن الرحیم ولا بآمین رواہ الطبرانی فی تہذیب الآثار وعن ابی زہیر النمیری قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ فاتینا علی رجل قد الح فی المسئلۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اوجب ان ختم فقال رجل من القوم بای شئی یختم قال بآمین رواہ ابوداؤد وعن ابی قتادۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الظہر فی الاولیین بام الکتاب وسورتین وفی الرکعتین الاخریین بام الکتاب ویسمعنا الآیۃ احیانا ویطول فی الرکعۃ الاولی مالا یطیل فی الرکعۃ الثانیۃ وھکذا فی العصر وھکذا فی الصبح متفق علیہ وعن علقمۃ بن قیس ان عبد اللہ بن مسعود کان لا یقرأ خلف الامام فیما یجہر فیہ وفیما یخافت فیہ فی الاولیین ولا فی الاخریین واذا صلی وحدہ قرأ فی الاولیین بفاتحۃ الکتاب وسورۃ ولم یقرأ فی الاخریین شیئا رواہ محمد وعن علی وابن مسعود انہما قالا اقرأ فی الاولیین وسبح فی الاخریین رواہ ابن ابی شیبۃ وفی التعلیق الممجد بہ اخذ اصحابنا فقالوا لا تجب قراءۃ فی الاخریین فی الفرائض فان سبح فیہما او قام ساکتا اجزأہ وبہ قال الثوری والاوزاعی وابراھیم النخعی وسلف اھل العراق انتہی وعن عمر انہ کتب الی ابی موسی ان اقرأ فی الصبح بطوال المفصل رواہ الترمذی وعبد الرزاق وروی البیہقی نحوہ وعن جابر بن سمرۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الفجر بق والقرآن المجید ونحوھا وکانت

القرآن والخلاف بالجہر بالبسملۃ مبنی علی انہ من القرآن ام لا انتہی ھذا ملخص مافی المرقات والبنایۃ والتعلیق الحسن ۱۲ –

صلاته بعد تخفیفا رواه مسلم وعن عمرو بن حریث انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الفجر والليل اذا عسعس رواه مسلم وعن ابی هریرة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الفجر یوم الجمعة بآلم تنزیل فی الرکعة الاولی وفی الثانیة هل اتی علی الانسان متفق علیه قال العینی وفی المحیط یشترط ان یقرأ غیر ذلك احیانا لئلا یظن الجاهل انه لایجوز غیره وعن ابی سعید الخدری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی صلوٰة الظهر فی الرکعتین الاولیین [illegible] قدر ثلثین آیة رواه مسلم وفی روایة للترمذی عن النبی [illegible] انه قرأ فی الظهر قدر تنزیل السجدة قال العینی [illegible] فی رکعتی الظهر مثل ما یقرأ فی الفجر انتهی وعن [illegible] رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقرأ فی العصر بالسماء ذات البروج [illegible] والطارق وشبههما رواه الترمذی [illegible] فصل [illegible] کان یقرأ فی [illegible] [illegible] وعن [illegible] فصل رواه [illegible] وعن ابی بکر انه قرأ فی [illegible] وعن جابر بن سمرة قال کان النبی صلی الله علیه وسلم [illegible] لیلة الجمعة قل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد رواه البغوی فی شرح السنة ورواه ابن ماجة عن ابن عمر الا انه لم یذکر لیلة الجمعة وعن عمر انه کتب الی ابی موسی الاشعری ان اقرأ فی [illegible] رواه عبد الرزاق وعن عثمان بن عفان انه کان یقرأ فی العشاء بسورة

اوساط المفصل رواه الترمذی وعن البراء قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقرأ فی العشاء والتین والزیتون وما سمعت احدا احسن صوتا منه متفق علیه وعن سلیمان بن یسار عن ابی هریرة قال ماصلیت وراء احد اشبه صلاة برسول الله صلی الله علیه وسلم من فلان قال سلیمان صلیت خلفه فکان یطیل الرکعتین الاولیین من الظهر ویخفف الاخریین ویخفف العصر ویقرأ فی المغرب بقصار المفصل ویقرأ فی العشاء بوسط المفصل ویقرأ فی الصبح بطوال المفصل رواه النسائی۔ وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال ما من المفصل سورة صغیرة ولا کبیرة الا قد سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یؤم بها الناس فی الصلاة المکتوبة رواه مالک وعن عبید الله بن ابی رافع قال استخلف مروان ابا هریرة علی المدینة وخرج الی مکة فصلی لنا ابوهریرة الجمعة فقرأ سورة الجمعة فی السجدة الاولی وفی الاخرة اذا جاءک المنافقون فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ بهما یوم الجمعة رواه مسلم وعن النعمان بن بشیر قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی العیدین وفی الجمعة بسبح اسم ربک الاعلی وهل اتاک حدیث الغاشیة قال واذا اجتمع العید والجمعة فی یوم واحد قرأ بهما فی الصلاتین رواه مسلم وعن عبید الله ان عمر بن الخطاب سأل ابا واقد اللیثی ما کان یقرأ به رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الاضحی والفطر فقال کان یقرأ فیهما بق والقرآن المجید واقتربت الساعة رواه مسلم وعن ابی هریرة قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قرأ فی رکعتی الفجر قل یا ایها الکافرون وقل هو الله احد رواه مسلم وعن ابن عباس

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی رکعتی الفجر قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا والتی فی ال عمران قل یا اہل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا وبینکم رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال ما احصی ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ فی الرکعتین بعد المغرب وفی الرکعتین قبل صلاۃ الفجر بقل یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد رواہ الترمذی ورواہ ابن ماجۃ عن ابی ہریرۃ الا انہ لم یذکر بعد المغرب وعن جابر قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اصحابہ فقرأ علیہم سورۃ الرحمن من اولہا الی آخرہا فسکتوا فقال لقد قرأتہا علی الجن لیلۃ الجن فکانوا احسن مردودا منکم کنت کلما اتیت علی قولہ فبأی آلاء ربکما تکذبان قالوا لا بشئ من نعمک ربنا نکذب فلک الحمد رواہ الترمذی وقال ہذا حدیث غریب وعن ابن عباس رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قرأ سبح اسم ربک الاعلی قال سبحان ربی الاعلی رواہ احمد وابوداؤد وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قرأ منکم بالتین والزیتون فانتہی الی الیس اللہ باحکم الحاکمین فلیقل بلی وانا علی ذٰلک من الشاہدین ومن قرأ لا اقسم بیوم القیامۃ فانتہی الی الیس ذٰلک بقادر علی ان یحیی الموتی فلیقل بلی ومن قرأ والمرسلات فبلغ فبأی حدیث بعدہ یؤمنون فلیقل آمنا باللہ رواہ ابوداؤد والترمذی الی قولہ وانا علی ذٰلک من الشاہدین قال علماءنا ان کلا من الامام والمقتدی فی مثل ہذہ الاشیاء سواء فلا یسأل المقتدی الجنۃ عند آیات الترغیب ولا یتعوذ من النار عند آیات الترہیب ولا یسبح عند آیات التسبیح ولا یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عند سماع اسمه بل یستمع وینصت لاطلاق الآیات والاحادیث الدالة علی الانصات ولان وظیفته الاستماع والانصات فلا یشتغل بما یخله وکذا الامام لا یشتغل بغیر القرآن لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یفعله فیها وکذا الائمة من بعده الی یومنا ھذا فکان من المحدثات ولانه ثقیل علی القوم فیکرہ وما ورد حمل علی النفل منفردا وعلی خارج الصلوٰۃ ایضاً ھذا الملخص ما فی رد المحتار وعمدۃ الرعایة۔

باب الرکوع

وقول اللہ عزوجل فسبح باسم ربك العظیم وقوله سبح اسم ربك الاعلی وقوله یا ایھا الذین آمنوا ارکعوا واسجدوا **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیموا الرکوع والسجود فواللہ انی لاراکم من بعدی متفق علیه **وعن** ابی مسعود الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجزئ صلاۃ الرجل حتی یقیم ظھرہ فی الرکوع والسجود رواہ ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح **وعن** البراء قال کان رکوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسجودہ وبین السجدتین واذا رفع من الرکوع ماخلا القیام والقعود قریبا من السواء متفق علیه **وعن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قام حتی نقول قد اوھم ثم یسجد ویقعد بین السجدتین حتی نقول قد اوھم رواہ مسلم **وعن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسوأ الناس سرقة الذی یسرق من صلاته قالوا یا رسول اللہ وکیف یسرق من صلاته قال لا یتم رکوعھا

ولا سجودها رواه احمد وعن النعمان بن مرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ما ترون فی الشارب والزانی والسارق وذلک قبل ان تنزل فیهم الحدود قالوا الله ورسوله اعلم قال هن فواحش وفیهن عقوبة واسوأ السرقة الذی یسرق من صلاته قالوا وکیف یسرق صلاته یا رسول الله قال لا یتم رکوعها ولا سجودها رواه مالک واحمد وروی الدارمی نحوه وعن شقیق قال ان حذیفة رأی رجلا لا یتم رکوعه ولا سجوده فلما قضی صلاته دعاه فقال له حذیفة ما صلیت قال واحسبه قال ولو مت مت علی غیر الفطرة التی فطر الله محمدا صلی الله علیه وسلم رواه البخاری وعن طلق بن علی الحنفی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا ینظر الله عز وجل الی صلاة عبد لا یقیم فیها صلبه بین خشوعها وسجودها رواه احمد وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا انی نهیت ان اقرأ القرآن راکعا او ساجدا فاما الرکوع فعظموا فیه الرب واما السجود فاجتهدوا فی الدعاء فقمن ان یستجاب لکم رواه مسلم وعن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یکثر ان یقول فی رکوعه وسجوده سبحانک اللهم ربنا وبحمدک اللهم اغفر لی یتأول القرآن متفق علیه وعنها ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول فی رکوعه وسجوده سبوح قدوس رب الملائکة والروح رواه مسلم وعن عوف بن مالک قال قمت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما رکع مکث قدر سورة البقرة یقول فی رکوعه سبحان ذی الجبروت والملکوت والکبریاء والعظمة رواه النسائی وعن عقبة بن عامر قال لما نزلت فسبح باسم ربک العظیم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اجعلوها فی رکوعکم

فلما نزلت سبح اسم ربك الاعلى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اجعلوها في سجودكم رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجة والطحاوی والدارمی قال الطحاوی یجوز ان یکون ماکان من النبی صلی الله علیه وسلم فی الأثار الاول انما کان قبل نزول الأیتین اللتین ذکرنا فی حدیث عقبة فصار ذلك ناسخا لما قد تقدم منه قبل ذلك انتهی ملتقطا وفی الدر المختار لایأتی فی رکوعه وسجوده بغیر التسبیح علی المذهب وما ورد محمول علی النفل انتهی قال الحلبی فان الامر فیه واسع انتهی وعن عبد الله بن ابی اوفی قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رفع ظهره من الرکوع قال سمع الله لمن حمده اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شیء بعد رواه مسلم وعن ابی سعید الخدری قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رفع رأسه من الرکوع قال اللهم ربنا لك الحمد ملء السموات وملء الارض وملء ماشئت من شیء بعد اهل الثناء والمجد احق ما قال العبد وکلنا لك عبد اللهم لامانع لما اعطیت ولامعطی لما منعت ولاینفع ذا الجد منك الجد رواه مسلم وفی الدر المختار لیس بعد رفعه من الرکوع دعاء وما ورد محمول علی النفل انتهی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا لك الحمد فانه من وافق قوله قول الملائکة غفرله ما تقدم من ذنبه متفق علیه وفی روایة ابن ماجة والنسائی اذا قال الامام سمع الله لمن حمده فقولوا اللهم ربنا ولك الحمد قال علماءنا هذه قسمة لانه قسم التسمیع والتحمید فجعل التسمیع للامام والتحمید للمأموم وانها تنافی الشرکة فلهذا لایأتی المؤتم بالتسمیع ولا الامام بالتحمید کذا فی الهدایة والبنایة وعن ابی هریرة ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قال سمع اللہ لمن حمدہ قال ربنا ولک
الحمد رواہ ابن ماجۃ وفی روایۃ للبخاری ومسلم عنہ ثم یقول سمع اللہ لمن
حمدہ حین یرفع صلبہ من الرکوع ثم یقول وھو قائم ربنا ولک الحمد قال
علماءنا فھو محمول علی حالۃ الانفراد والمنفرد یجمع بین الذکرین کذا فی الھدایۃ
والبنایۃ وعن عون بن عبداللہ عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا رکع احدکم فقال فی رکوعہ سبحان ربی العظیم
ثلاث مرات فقد تم رکوعہ وذلک ادناہ واذا سجد فقال فی سجودہ سبحان
ربی الاعلی ثلاث مرات فقد تم سجودہ وذلک ادناہ رواہ الترمذی
وابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابن جبیر قال سمعت انس بن مالک
یقول ما صلیت وراء احد بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشبہ صلاۃ
بصلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ھذا الفتی یعنی عمر بن
عبدالعزیز قال قال فحزرنا رکوعہ عشر تسبیحات وسجودہ عشر تسبیحات
رواہ ابوداؤد والنسائی قال علماءنا بھذا الخبر وبحدیث ان اللہ وتر یحب
الوتر یستدل لما ذکر صاحب الھدایۃ یستحب ان یزید علی الثلث فی الرکوع
والسجود بعد ان یختم بالوتر لان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یختم بالوتر آہ

باب السجود وفضلہ

وقول اللہ عزوجل ویخرون للاذقان سجدا وقولہ واسجد واقترب
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اسجد
علی سبعۃ اعظم علی الجبھۃ والیدین والرکبتین واطراف القدمین ولا
نکف الثیاب ولا الشعر متفق علیہ وعنہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واشار بيده على انفه واليدين والركبتين واطراف القدمين ولا نكف الثياب والشعر رواه البخاري في باب السجود على الانف **قال** علي القاري ظاهر الحديث ان الجبهة والانف في حكم عضو واحد لانه قال في الحديث سبعة فان جعلا عضوين صارت ثمانيا فمن ثم قال ابوحنيفة يجوز السجدة على الانف فقط لوقوع اسم السجود عليه انتهى **وفي** جامع الآثار يعلم من الاشارة ان السجود على الانف كالسجود على الجبهة انتهى **وعن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال امرت ان اسجد على سبعة لا اكف الشعر ولا الثياب الجبهة والانف واليدين والركبتين والقدمين رواه النسائي **قال** العيني في البناية في بعض طرق حديث ابن عباس امر النبي صلى الله عليه وسلم ان يسجد على سبعة اعظم الجبهة والانف هذا هو المراد من ذكر الجبهة والانف في الرواية السابقة لئلا تصير ثمانية **وعن** العباس بن عبد المطلب انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا سجد العبد سجد معه سبعة آراب وجهه وكفاه وركبتاه وقدماه رواه الترمذي وقال هذا حديث حسن صحيح **قال** العيني في شرح الهداية ذكر الطبري في تهذيب الآثار ان حكم الجبهة والانف سواء وعن طاؤس انه سئل عن الانف فقال اليس من الوجه وقال ابوهلال سئل ابن سيرين عن الرجل يسجد على انفه فقال اوما تقرء في القرآن ويخرون للاذقان سجدا الآية فالله تعالى مدحهم على خرورهم على الاذقان في السجود فاذا لم يسقط السجود بالذقن اجماعا يصرف الجواز الى الانف لانه اقرب اليه بخلاف الجبهة اذ الانف فاصل بينهما وقال تقي الدين هو قول مالك وذكر

فی المبسوط جواز الاقتصار علی الانف عن ابن عمر انتہی و لکن لایجوز الاقتصار
علی الانف الامن عذر لمارواہ ابوداؤد والنسائی وغیرھا عن ابی حمید
حدیثا طویلا فی صفۃ صلاتہ فیہ ثم سجد فامکن انفہ وجبہتہ ونحی یدیہ
وعن وائل قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع انفہ مع جبہتہ
فی السجدۃ رواہ الطبرانی وابویعلی وعن ابی سعید الخدری ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رؤی علی جبہتہ وعلی ارنبتہ اثر طین من
صلاۃ صلاھا بالناس رواہ ابوداؤد وعن انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اعتدلوا فی السجود ولا یبسط احدکم ذراعیہ انبساط
الکلب متفق علیہ وعن عبد الرحمن بن شبل قال نہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن نقرۃ الغراب وافتراش السبع وان یوطن الرجل
المکان فی المسجد کما یوطن البعیر رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی وعن
البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجدت فضع
کفیک وارفع مرفقیک رواہ مسلم وعن میمونۃ قالت کان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد جافی بین یدیہ حتی لوان بھمۃ ارادت
ان تمر تحت یدیہ مرت رواہ ابوداؤد ولمسلم بمعناہ قالت کان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اذا سجد لوشاءت بھمۃ ان تمر بین یدیہ لمرت وعن عبد اللہ
بن مالک بن بحینۃ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد فرج
بین یدیہ حتی یبدو بیاض ابطیہ متفق علیہ وعن وائل بن حجر
قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سجد[1] وضع رکبتیہ قبل

---

[1] قولہ اذا سجد وضع رکبتیہ قبل یدیہ وبہ قال ابوحنیفۃ والشافعی واحمد ۱۲ المرقات

يديه واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه رواه ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة والدارمي وقال الترمذي هذا الحديث حسن غريب وقال الحاكم صحيح على شرط مسلم وصححه ابن حبان وعن نافع ان ابن عمر كان يقول من وضع جبهته بالارض فليضع كفيه على الذي وضع عليه جبهته ثم اذا رفع فليرفعهما فان اليدين تسجدان كما يسجد الوجه رواه مالك وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي اني احب لك ما احب لنفسي واكره لك ما اكره لنفسي لا تقع بين السجدتين رواه الترمذي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قرأ ابن آدم السجدة فسجد اعتزل الشيطان يبكي يقول يا ويلتى امر ابن آدم بالسجود فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فابيت فلي النار رواه مسلم وعن ربيعة بن كعب قال كنت ابيت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته بوضوئه وحاجته فقال لي سل فقلت اسألك مرافقتك في الجنة قال اوغير ذلك قلت هو ذاك قال فاعني على نفسك بكثرة السجود رواه مسلم وعن معدان بن طلحة قال لقيت ثوبان مولى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اخبرني بعمل اعمله يدخلني الله به الجنة فسكت ثم سألته فسكت ثم سألته الثالثة فقال سألت عن ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال عليك بكثرة السجود لله فانك لا تسجد لله سجدة الا رفعك الله بها درجة وحط عنك بها خطيئة قال معدان ثم لقيت ابا الدرداء فسألته فقال لي مثل

ؔ قوله واذا نهض رفع يديه قبل ركبتيه وبهذا قال ابوحنيفة وخالفه الشافعي لان مذهبه انه يسن ان يعتمد في قيامه على بطن راحتيه واصابعه مبسوطة على الارض كذا في المرقات ۱۲

ما قال لی ثوبان رواہ مسلم وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرب ما یکون العبد من ربہ وھو ساجد فاکثروا الدعاء رواہ مسلم وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجودہ اللھم اغفر لی ذنبی کلہ دقہ وجلہ واولہ واٰخرہ وعلانیتہ وسرہ رواہ مسلم وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت فقدت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ من الفراش فالتمستہ فوقعت یدی علی بطن قدمیہ وھو فی المسجد وھما منصوبتان وھو یقول اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک وبمعافاتک من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک رواہ مسلم وعن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول بین السجدتین اللھم اغفر لی وارحمنی واھدنی وعافنی وارزقنی رواہ ابوداؤد والترمذی وعن حذیفۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول بین السجدتین رب اغفر لی رواہ النسائی والدارمی وقال لیس بین السجدتین ذکر مسنون وکذا لایأتی فی سجودہ بغیر التسبیح علی المذھب وما ورد محمول علی النفل فان الامر فیہ واسع کذا فی الدر المختار والکبیری ولکن قال ابن عابدین فی رد المحتار ینبغی ان یندب الدعاء بالمغفرۃ بین السجدتین خروجا من خلاف الامام احمد ولم ار من صرح بذلک عندنا لکن صرحوا باستحباب مراعاۃ الخلاف

باب التشہد

عن علی بن عبد الرحمن المعاوی قال رانی عبد اللہ بن عمر وانا اعبث بالحصا فی الصلوٰۃ فلما انصرف نہانی وقال اصنع کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يصنع فقلت كيف كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصنع قال اذا جلس
فى الصلوٰة وضع كفه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض اصابعه كلها واشار
باصبعه التى تلى الابهام ووضع كفه اليسرى على فخذه اليسرى رواه ابوداؤد
ومسلم وقال امام ابن الهمام ولاشك ان وضع الكف مع قبض الاصابع لا
يتحقق فالمراد والله اعلم وضع الكف ثم قبض الاصابع بعد ذلك عند الاشارة
انتهى وعن وائل بن حجر قال قلت لانظرن الى صلاة رسول الله صلى الله
عليه وسلم كيف يصلى فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم الحديث وفيه
ثم جلس فافترش رجله اليسرى ووضع يده اليسرى على فخذه اليسرى
وحد مرفقه اليمنى على فخذه اليمنى وقبض ثنتين وحلق حلقة ورأيته
يقول هكذا وحلق بشر الابهام والوسطى واشار بالسبابة رواه ابوداؤد
وعن عبد الله بن الزبير قال كان النبى صلى الله عليه وسلم
يشير باصبعه اذا دعا ولا يحركها رواه ابوداؤد والنسائى وزاد ابوداؤد
ولا يجاوز بصره اشارته وفى رواية لاحمد قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم هى اشد على الشيطان من الحديد وعن ابى هريرة قال ان
رجلا كان يدعو باصبعيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احد احد
رواه الترمذى والنسائى والبيهقى فى الدعوات الكبير وعن عاصم بن
كليب عن ابيه عن جده قال دخلت على النبى صلى الله عليه وسلم
وهو يصلى وقد وضع يده اليسرى على فخذه اليسرى ووضع يده اليمنى
على فخذه اليمنى وقبض اصابعه وبسط السبابة وهو يقول يا مقلب
القلوب ثبت قلبى على دينك رواه الترمذى فى كتاب الدعوات عن
جامعه وفى السعاية فهذا الحديث يدل على ان النبى صلى الله عليه وسلم

بعد ما عقد استمر عليه ولم يرجع الى ما كان عليه انتهى وقال على القاری فی تزئين العبارة والصحيح المختار عند جمهور اصحابنا ان يضع كفيه على فخذيه ثم عند وصوله الى كلمة التوحيد يعقد الخنصر والبنصر ويحلق الوسطى والابهام ويشير بالمسبحة رافعا لها عند النفی ويضعها عند الاثبات ثم يستمر على ذلك انتهى وعن عبد الله بن مسعود قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نعلم شيأ فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم قولوا فی كل جلسة التحيات لله والصلوٰت والطيبات السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله رواه النسائی وعن ابی معمر قال سمعت عبد الله يقول علمنا رسول الله صلى الله عليه وسلم التشهد كما يعلمنا السورة من القرآن وكفه بين يديه التحيات لله والصلوٰت والطيبات السلام عليك ايها النبی ورحمة الله وبركاته السلام علينا وعلى عباد الله الصالحين اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله رواه النسائی وروى البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی وابن ماجة نحوه وقال الترمذی حديث ابن مسعود قد روى عنه من غير وجه وهو اصح حديث عن النبی صلى الله عليه وسلم فی التشهد والعمل عليه عند اكثر اهل العلم من اصحاب النبی صلى الله عليه وسلم ومن بعدهم من التابعين وهو قول سفيان الثوری وابن المبارك واحمد واسحاق وقال البزار اصح حديث عندی فی التشهد حديث ابن مسعود روى عن نيف وعشرين وجها ولا يعلم روى عن رسول الله صلى الله عليه وسلم اثبت منه ولا اصح اسنادا ولا اشهر رجالا ولا اشد تظافرا بكثرة الاسانيد وقال مسلم

انما اجتمع الناس علی تشہد ابن مسعود لان اصحابہ لایخالف بعضہم بعضا وغیرہ قد اختلف اصحابہ وقال محمد بن یحیی الذہلی حدیث ابن مسعود اصح ما روی فی التشہد وروی الطبرانی فی الکبیر عن بریدۃ بن الخصیب قال ما سمعت احسن من تشہد ابن مسعود کذا ذکرہ الحافظ ابن حجر

وعن القاسم بن مخیمرۃ قال اخذ علقمۃ بیدی فحدثنی ان عبد اللّٰہ بن مسعود اخذ بیدہ وان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اخذ بید عبد اللّٰہ فعلمہ التشہد فی الصلوٰۃ رواہ ابو داؤد ورواہ امامنا ابو حنیفۃ وقال اخذ حماد بن سلیمان بیدی وعلمنی التشہد وقال حماد اخذ ابراہیم بیدی وعلمنی التشہد وقال ابراہیم اخذ علقمۃ بیدی وعلمنی التشہد وقال علقمۃ اخذ عبد اللّٰہ بن مسعود بیدی وعلمنی التشہد وقال عبد اللّٰہ اخذ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بیدی وعلمنی التشہد کما یعلمنی السورۃ من القراٰن ذکرہ ابن الہمام وعن عبد اللّٰہ انہ قال اخذت التشہد من فی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ولقننیہا کلمۃ کلمۃ رواہ الطحاوی وقال محمد وکان عبد اللّٰہ بن مسعود رضی اللّٰہ عنہ یکرہ ان یزاد فیہ حرف او ینقص منہ حرف وعن ابن عمر قال کان ابو بکر یعلمنا التشہد علی المنبر کما تعلمون الصبیان الکتاب ثم ذکر مثل تشہد ابن مسعود سواء رواہ الطحاوی وعن عائشۃ قالت ہذا تشہد النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم التحیات للّٰہ الخ مثل تشہد ابن مسعود رواہ البیہقی وقال النووی فی الخلاصۃ سندہ جید وفی السعایۃ وفیہ فائدۃ حسنۃ وہی ان تشہدہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بلفظ

تشهدنا انتہی وعن خسیف انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی المنام فقال یا رسول اللہ ان الناس قد اختلفوا فی التشہد فقال علیک بتشہد ابن مسعود رواہ الترمذی ذکرہ الزیلعی وابن الہمام وابن حجر والعینی وعن ابن مسعود کان یقول من السنۃ اخفاء التشہد رواہ ابوداؤد والترمذی وقال ھٰذا حدیث حسن غریب وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الرکعتین الاولیین کانہ[1] علی الرضف حتی یقوم رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وفی روایۃ لاحمد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم ان کان فی وسط الصلاۃ نہض حین یفرغ من تشہدہ۔

باب الصلاۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفضلہا

قال اللہ عزوجل ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما عن فضالۃ بن عبید قال بینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قاعد اذ دخل رجل فصلی فقال اللہم اغفر لی وارحمنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجلت ایہا المصلی اذا صلیت فقعدت

---

[1] قولہ کانہ علی الرضف حتی یقوم یعنی لا یلبث فی التشہد الاول کثیرا بل یخففہ ویقوم مسرعا کمن ہو قاعد علی حجر حار فیکون مکتفیا بالتشہد دون الصلوٰۃ والدعاء علی مذہبنا او مکتفیا بالتشہد والصلوٰۃ علی الدعاء عند الشافعیۃ کذا فی المرقات ۱۲۔

فاحمد اللہ بما ھو اھلہ وصل علی ثم ادعہ قال ثم صلی رجل اٰخر بعد ذٰلک
فحمد اللہ وصلی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ایھا المصلی ادع تجب رواہ الترمذی وروی ابوداؤد والنسائی نحوہ
وعن عبد اللہ بن مسعود قال کنت اصلی والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابوبکر وعمر معہ فلما جلست بدأت بالثناء علی اللہ تعالی ثم الصلاۃ
علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم سل تعطہ سل تعطہ رواہ الترمذی وعن عمر بن الخطاب
رضی اللہ عنہ قال ان الدعاء موقوف بین السماء والارض لا یصعد منھا
شئ حتی تصلی علی نبیک رواہ الترمذی وعن عبد الرحمن بن ابی لیلی
قال لقینی کعب بن عجرۃ فقال الا اھدی لک ھدیۃ سمعتھا من النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقلت بلی فاھدھا لی فقال سألنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فقلنا یا رسول اللہ کیف الصلاۃ علیکم اھل البیت فان اللہ
قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللھم صل علی محمد وعلی اٰل محمد
کما صلیت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک
علی محمد وعلی اٰل محمد کما بارکت علی ابراھیم وعلی اٰل ابراھیم انک حمید
مجید متفق علیہ الا ان مسلما لم یذکر علی ابراھیم فی الموضعین وعن
ابی حمید الساعدی قال قالوا یا رسول اللہ کیف نصلی علیک فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قولوا اللھم صل علی محمد وازواجہ وذریتہ کما
صلیت علی اٰل ابراھیم وبارک علی محمد وازواجہ وذریتہ کما بارکت
علی اٰل ابراھیم انک حمید مجید متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سرہ ان یکتال بالمکیال الاوفی

اذا صلى علينا اهل البيت فليقل اللهم صل على محمد النبی الامی وازواجه امهات المؤمنين وذريته واهل بيته كما صليت على ابراهيم انك حميد مجيد رواه ابوداؤد وفی السعاية ان السنة المؤكدة هو مطلق الصلوٰة بعد التشهد لاخصوص بعض الفاظها واليه يشير كلام عامة فقهائنا الا انهم اختلفوا فی ان ای لفظ مختار ففی غنية المستملی المختار فی صفة الصلوٰة على ما ذكره فی الكفاية والزاهدی فی القنية وشرح القدوری ان محمدا سئل عنه فقال يقول اللهم صل على محمد وعلى ال محمد كما صليت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى ال محمد كما باركت على ابراهيم وعلى ال ابراهيم انك حميد مجيد وهی الموافقة لما فی الصحيحين من حديث كعب ونقل صاحب الذخيرة عن كتاب الحجج على اهل المدينة لعيسى بن ابان ان محمدا سئل عن كيفية الصلوٰة فاجاب بما مر انتهى **وعن** عبد الرحمن بن عوف قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى دخل نخلا فسجد فاطال السجود حتى خشيت ان يكون الله تعالى قد توفاه قال فجئت انظر فرفع رأسه فقال مالك فذكرت له ذلك قال فقال ان جبريل عليه السلام قال لی الا ابشرك ان الله عز وجل يقول لك من صلى عليك صلاة صليت عليه ومن سلم عليك سلمت عليه رواه احمد **وعن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى علیّ واحدة صلى الله عليه عشرا رواه مسلم **وعن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى علیّ صلاة واحدة صلى الله عليه عشر صلوات وحطت عنه عشر خطيئات ورفعت له عشر درجات رواه النسائی **وعن** ابی طلحة ان رسول الله صلى الله عليه

وسلم جاء ذات يوم والبشر في وجهه فقال جاءني جبريل فقال ان ربك
يقول اما يرضيك يا محمد ان لا يصلي عليك احد من امتك الا صليت
عليه عشرا ولا يسلم عليك احد من امتك الا سلمت عليه عشرا رواه
النسائي والدارمي وعن عبد الله بن عمرو قال من صلى على النبي صلى الله عليه وسلم
واحدة صلى الله عليه وملائكته سبعين صلاة رواه احمد وعن
رويفع ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من صلى على محمد وقال
اللهم انزله المقعد المقرب عندك يوم القيامة وجبت له شفاعتي
رواه احمد وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم اولى الناس بي يوم القيامة اكثرهم علي صلاة رواه الترمذي وعن
ابي بن كعب قال قلت يا رسول الله اني اكثر الصلاة عليك فكم اجعل لك
من صلاتي فقال ما شئت قلت الربع قال ما شئت فان زدت فهو خير لك
قلت النصف قال ما شئت فان زدت فهو خير لك قلت فالثلثين قال
ما شئت فان زدت فهو خير لك قلت اجعل لك صلاتي كلها قال اذا تكفى
همك ويكفر لك ذنبك رواه الترمذي وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم رغم انف رجل ذكرت عنده فلم يصل علي
ورغم انف رجل دخل عليه رمضان ثم انسلخ قبل ان يغفر له ورغم
انف رجل ادرك عنده ابواه الكبر او احدهما فلم يدخلاه الجنة رواه
الترمذي وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم البخيل الذي من ذكرت عنده فلم يصل علي رواه الترمذي
ورواه احمد عن الحسين بن علي وقال الترمذي هذا حديث
حسن صحيح غريب وعن ابي هريرة قال سمعت رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم یقول لاتجعلوا بیوتکم قبورا ولا تجعلوا قبری عیدا وصلوا علیّ فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم رواہ النسائی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیّ عند قبری سمعتہ ومن صلی علیّ نائیا ابلغتہ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام رواہ النسائی والدارمی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد یسلم علیّ الا رد اللہ علیّ روحی حتی ارد علیہ السلام رواہ ابوداؤد والبیہقی فی الدعوات الکبیر۔

باب الدعاء فی التشہد

قال اللہ عزوجل واستغفر لذنبک وللمؤمنین والمؤمنات وقال عزوجل رب اغفرلی ولوالدیّ ولمن دخل بیتی مؤمنا وللمؤمنین والمؤمنات عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو فی الصلاۃ یقول اللہم انی اعوذ بک من عذاب القبر واعوذ بک من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بک من فتنۃ المحیا وفتنۃ الممات اللہم انی اعوذ بک من المأثم ومن المغرم فقال لہ قائل ما اکثر ما تستعیذ من المغرم فقال ان الرجل اذا غرم حدث فکذب ووعد فاخلف متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فرغ احدکم من التشہد الآخر فلیتعوذ باللہ من اربع من عذاب جہنم ومن عذاب القبر ومن فتنۃ المحیا والممات ومن شر المسیح الدجال رواہ مسلم وعن ابن عباس رضی اللہ عنہما ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

کان یعلمہم ھذا الدعاء کما یعلمھم السورۃ من القراٰن یقول قولوا اللّٰھم انی اعوذ بك من عذاب جہنم واعوذ بك من عذاب القبر واعوذ بك من فتنۃ المسیح الدجال واعوذ بك من فتنۃ المحیا والممات رواہ مسلم۔ وعن ابی بکر الصدیق رضی اللّٰہ عنہ قال قلت یارسول اللّٰہ علمنی دعاء ادعو بہ فی صلاتی قال قل اللّٰھم انی ظلمت نفسی ظلما کثیرا ولا یغفر الذنوب الا انت فاغفر لی مغفرۃ من عندك وارحمنی انك انت الغفور الرحیم متفق علیہ وعن معاذ بن جبل قال اخذ بیدی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال انی لاحبك یا معاذ فقلت وانا احبك یارسول اللّٰہ قال فلا تدع ان تقول فی دبر کل صلاۃ رب اعنی علی ذکرك وشکرك وحسن عبادتك رواہ احمد وابوداؤد والنسائی الا ان اباداؤد لم یذکر قال معاذ وانا احبك وعن شداد بن اوس قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول فی صلاتہ اللّٰھم انی اسألك الثبات فی الامر والعزیمۃ علی الرشد واسألك شکر نعمتك وحسن عبادتك واسألك قلبا سلیما ولسانا صادقا واسألك من خیر ما تعلم واعوذ بك من شر ما تعلم واستغفرك لما تعلم رواہ النسائی وروی احمد نحوہ۔ وعن جابر قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول فی صلاتہ بعد التشہد احسن الکلام کلام اللّٰہ واحسن الھدی ھدی محمد رواہ النسائی وعن عامر بن سعد عن ابیہ قال کنت اری رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یسلم عن یمینہ وعن یسارہ حتی اری بیاض خدہ رواہ مسلم وعن عبد اللّٰہ بن مسعود قال ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان یسلم عن یمینہ السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ حتی یری بیاض خدہ الایمن

وعن یسارہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ حتی یری بیاض خدہ الایسر
رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی ولم یذکر الترمذی حتی یری بیاض
خدہ ورواہ ابن ماجۃ عن عمار بن یاسر قال الترمذی واصح الروایات
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم تسلیمتان وعلیہ اکثر اھل العلم من اصحاب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدھم انتہی وعن سمرۃ
قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نرد علی الامام ونتحاب وان
یسلم بعضنا علی بعض رواہ ابوداؤد وفی روایۃ البزار وان نسلم علی
ائمتنا وان یسلم بعضنا علی بعض فی الصلاۃ وعن سمرۃ بن جندب
قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی صلاۃ اقبل علینا بوجہہ
رواہ البخاری وعن عبد اللہ بن مسعود قال لایجعل احدکم
للشیطان شیأ من صلاتہ یری ان حقا علیہ ان لاینصرف الا عن
یمینہ لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کثیرا ینصرف عن یسارہ
متفق علیہ وعنہ قال کان اکثر انصراف النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
صلاتہ الی شقہ الایسر الی حجرتہ رواہ البغوی فی شرح السنۃ وعن
انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینصرف عن یمینہ رواہ مسلم
وعن البراء قال کنا اذا صلینا خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
احببنا ان نکون عن یمینہ یقبل علینا بوجہہ قال فسمعتہ یقول رب قنی
عذابک یوم تبعث او تجمع عبادک رواہ مسلم وعن المغیرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایصلی الامام فی الموضع الذی صلی
فیہ حتی یتحول رواہ ابوداؤد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایعجز احدکم ان یتقدم او یتأخر او عن یمینہ

او عن شماله فی الصلوٰة یعنی فی السبحة رواه ابوداؤد وعن ام سلمة قالت ان النساء فی عهد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم کن اذا سلمن من المکتوبة قمن وثبت رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ومن صلی من الرجال ماشاء اللّٰه فاذا قام رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قام الرجال رواه البخاری وعن انس ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم حضهم علی الصلاة ونهاهم ان ینصرفوا قبل انصرافه من الصلاة رواه ابوداؤد

باب الذکر بعد الصلوٰة

عن ابن عباس رضی اللّٰه عنهما قال کنت اعرف انقضاء صلوٰة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بالتکبیر متفق علیه قال ابوالحسن بن بطال فی شرح البخاری یحتمل ان یکون اراد به المجاهدین فان کان کذلک فهو الی الأن وعلیه العمل هوان المجاهدین اذا صلوا الخمس فیستحب لهم ان یکبروا جهرا یرفعون اصواتهم لیرهبوا العدو فان لم یحمل علی ذلك فیکون منسوخا بالاجماع لانه لانعلم احدا من العلماء یقول به انتهی وفی البنایة قال ابوبکر الرازی قال مشائخنا التکبیر جهرا فی غیر ایام التشریق لایسن الا بازاء العدو واللصوص وقیل وکذا فی الحریق والمخاوف کلها انتهی وعن عبد اللّٰه بن الزبیر قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اذا سلم من صلوٰته یقول بصوته الاعلی لا اله الا اللّٰه وحده لا شریك له له الملك وله الحمد وهو علی کل شئ قدیر لا حول ولا قوة الا باللّٰه لا اله الا اللّٰه ولا نعبد الا ایاه له النعمة وله الفضل وله الثناء الحسن لا اله الا اللّٰه مخلصین له الدین ولو کره الکافرون رواه مسلم وفی الام جل ذلك علی سبیل التعلیم

فان حصل التعلیم امسک کذا فی المرقات وقال فی المدخل ولیحذر واجمیع
من الجہر بالذکر والدعاء عند الفراغ من الصلوٰۃ ان کان فی جماعۃ فان
ذلک من البدع انتہی وعن ابی امامۃ قال قیل یا رسول اللہ ای
الدعاء اسمع قال جوف اللیل الاٰخر ودبر الصلوات المکتوبات رواہ الترمذی
وعن الاسود عن ابیہ قال صلیت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الفجر فلما سلم انحرف ورفع یدیہ ودعا رواہ ابن ابی شیبۃ فی المصنف
ویؤیدہ ما رواہ ابن السنی فی کتاب عمل الیوم واللیلۃ عن انس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما من عبد بسط کفیہ فی دبر کل صلوٰۃ ثم
یقول اللھم الٰہی والہ ابراھیم واسحاق ویعقوب والہ جبریل ومیکائیل
واسرافیل اسئلک ان تستجیب دعوتی فانی مضطر وتعصمنی فی دینی فانی
مبتلی وتنالنی برحمتک فانی مذنب وتنفی عنی الفقر فانی متمسکن الاکان
حقا علی اللہ عزوجل ان لا یرد یدیہ خائبین فثبت بھذہ الاحادیث
الدعاء ورفع الیدین فی الدعاء بعد الصلوٰۃ المفروضۃ عن سید الانبیاء
واسوۃ الاتقیاء صلی اللہ علیہ وسلم لما لایخفی علی العلماء الاذکیاء قالہ
مولانا عبدالحی اللکنوی فی فتاواہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سلم لم یقعد الا مقدار ما یقول
اللھم انت السلام ومنک السلام تبارکت یا ذا الجلال والاکرام رواہ مسلم
وعن الازرق بن قیس قال صلی بنا امام لنا یکنی ابارمثۃ قال صلیت
ھذہ الصلوٰۃ او مثل ھذہ الصلاۃ مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال وکان ابوبکر وعمر یقومان فی الصف المقدم عن یمینہ وکان رجل
قد شہد التکبیرۃ الاولی من الصلوٰۃ فصلی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ثم سلم عن يمينه وعن يساره حتى رأينا بياض خديه ثم انفتل كانفتال
ابى رمثة يعنى نفسه فقام الرجل الذى ادرك معه التكبيرة الاولى من
الصلاة بشفع فوثب عمر فاخذ بمنكبيه فهزه ثم قال اجلس فانه لن
يهلك اهل الكتاب الا انه لم يكن بين صلاتهم فصل فرفع النبى
صلى الله عليه وسلم بصره فقال اصاب الله بك يا ابن الخطاب رواه
ابوداؤد ـ وفى شرح المنية ان المكث مقدار اللهم انت السلام
الى اخره نصل ولا دليل على المكث اكثر من ذلك فيكره لمخالفة ما كان
دأبه عليه الصلوٰة والسلام كما هو مفهوم حديث عائشة انتهى وعن
ثوبان رضى الله عنه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا انصرف
من صلاته استغفر ثلاثا وقال اللهم انت السلام ومنك السلام تباركت
يا ذا الجلال والاكرام رواه مسلم وعن المغيرة بن شعبة ان النبى
صلى الله عليه وسلم كان يقول فى دبر كل صلاة مكتوبة لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير اللهم لا مانع
لما اعطيت ولا معطى لما منعت ولا ينفع ذا الجد منك الجد متفق عليه
وعن عبد الرحمن بن غنم عن النبى صلى الله عليه وسلم قال من قال
قبل ان ينصرف ويثنى رجليه من صلاة المغرب والصبح لا اله الا الله
وحده لا شريك له له الملك وله الحمد بيده الخير يحيى ويميت وهو على
كل شئ قدير عشر مرات كتب له بكل واحدة عشر حسنات ومحيت عنه
عشر سيات ورفع له عشر درجات وكانت له حرزا من كل مكروه وحرزا
من الشيطان الرجيم ولم يحل لذنب ان يدركه الا الشرك وكان من
افضل الناس عملا الا رجلا يفضله يقول افضل مما قال رواه احمد

وروی الترمذی نحوہ عن ابی ذر الی قولہ الا الشرک ولم یذکر صلاۃ المغرب ولا بیدہ الخیر وقال ھٰذا حدیث حسن صحیح غریب وعن کعب بن عجرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معقبات لایخیب قائلھن او فاعلھن دبر کل صلاۃ مکتوبۃ ثلاث وثلاثون تسبیحۃ وثلاث وثلاثون تحمیدۃ واربع وثلاثون تکبیرۃ رواہ مسلم وفی شرح المنیۃ وقول عائشۃ رضی اللہ عنہا مقدار ما یقول الخ یفید انہ لیس المراد انہ کان یقول ذٰلک بعینہ بل کان یقعد زمانا یسع ذٰلک المقدار ونحو ذٰلک من القول تقریبا لان المقدار المذکور من حیث التقریب والتخمین دون التحدید والتحقیق فلا ینافی ما فی ھٰذہ الاحادیث وعن ابی ھریرۃ قال ان فقراء المہاجرین اتوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا قد ذھب اھل الدثور بالدرجات العلی والنعیم المقیم فقال وما ذاک قالوا یصلون کما نصلی ویصومون کما نصوم ویتصدقون ولا نتصدق ویعتقون ولا نعتق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افلا اعلمکم شیأ تدرکون بہ من سبقکم وتسبقون بہ من بعدکم ولا یکون احد افضل منکم الا من صنع مثل ما صنعتم قالوا بلی یا رسول اللہ قال تسبحون وتکبرون وتحمدون دبر کل صلاۃ ثلاثا وثلاثین مرۃ قال ابو صالح فرجع فقراء المہاجرین الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا سمع اخواننا اھل الاموال بما فعلنا ففعلوا مثلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء متفق علیہ ولیس قول ابی صالح الی اخرہ الا عند مسلم وفی روایۃ للبخاری تسبحون فی دبر کل صلاۃ عشرا وتحمدون عشرا وتکبرون عشرا بدل ثلاثا وثلاثین وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

من سبح اللہ فی دبر کل صلاۃ ثلاثا وثلاثین وحمد اللہ ثلاثا وثلاثین و
کبر اللہ ثلاثا وثلاثین فتلک تسعۃ وتسعون وقال تمام المائۃ لا الہ الا اللہ
وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر غفرت خطایاہ
وان کانت مثل زبد البحر رواہ مسلم وعن زید بن ثابت قال امرنا
ان نسبح فی دبر کل صلاۃ ثلاثا وثلاثین ونحمد ثلاثا وثلاثین ونکبر اربعا
وثلاثین فاتی رجل فی المنام من الانصار فقیل لہ امرکم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان تسبحوا فی دبر کل صلاۃ کذا وکذا قال الانصاری فی منامہ
نعم قال فاجعلوھا خمسا وعشرین واجعلوا فیھا التھلیل خمسا وعشرین
فلما اصبح غدا علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فافعلوا رواہ احمد والنسائی والدارمی وعن سعد
انہ کان یعلم بنیہ ھؤلاء الکلمات ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کان یتعوذ بھن دبر الصلاۃ اللھم انی اعوذبک من الجبن
واعوذبک من البخل واعوذبک من ارذل العمر واعوذبک من فتنۃ
الدنیا وعذاب القبر رواہ البخاری وعن عقبۃ بن عامر قال
امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقرأ بالمعوذات فی دبر کل
صلاۃ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والبیھقی فی الدعوات الکبیر وعن
علی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اعواد ھذا المنبر
یقول من قرأ آیۃ الکرسی فی دبر کل صلاۃ لم یمنعہ من دخول الجنۃ
الا الموت ومن قرأھا حین یأخذ مضجعہ امنہ اللہ علی دارہ ودار جارہ
واھل دویرات حولہ رواہ البیھقی فی شعب الایمان وفی شرح المنیۃ
وما روی من الاحادیث فی الاذکار عقیب الصلوٰۃ فلا دلالۃ فیھا

على الاتيان بها عقيب الفرض قبل السنة بل يحمل على الاتيان بها بعد السنة ولا يخرجها تخلل السنة بينها وبين الفريضة عن كونها بعدها وعقيبها لان السنة من لواحق الفريضة وتوابعها ومكملاتها فلم تكن اجنبية منها فما يفعل بعدها يطلق عليه انه فعل بعد الفريضة وعقيبها انتهى وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة الغداة حتى تطلع الشمس احب الى من ان اعتق اربعة من ولد اسماعيل ولان اقعد مع قوم يذكرون الله من صلاة العصر الى ان تغرب الشمس احب الى من ان اعتق اربعة رواه ابوداؤد قال ابن الملك اطلاق الارقاء والعتق عليهم على الفرض والتقدير انتهى وعن عمر بن الخطاب رضى الله عنه ان النبى صلى الله عليه وسلم بعث بعثا قبل نجد فغنموا غنائم كثيرة واسرعوا الرجعة فقال رجل منا لم يخرج ما رأينا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنيمة من هذا البعث فقال النبى صلى الله عليه وسلم الا ادلكم على قوم افضل غنيمة وافضل رجعة قوم شهدوا صلاة الصبح ثم جلسوا يذكرون الله حتى طلعت الشمس فاولئك اسرع رجعة وافضل غنيمة رواه الترمذى وقال هذا حديث غريب وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الفجر فى جماعة ثم قعد يذكر الله حتى تطلع الشمس ثم صلى ركعتين كانت له كاجر حجة وعمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تامة تامة تامة رواه الترمذى۔

باب مالایجوز من العمل فی الصلوٰة ومایباح منه

وقول الله عزوجل وقوموالله قانتين وقوله الذين هم فی صلاتهم خاشعون. عن معاوية بن الحكم قال بينا انا اصلی مع رسول الله صلی الله علیه وسلم اذ عطس رجل من القوم فقلت يرحمك الله فرماني القوم بابصارهم فقلت واثكل امياه ماشأنكم تنظرون الی فجعلوا يضربون بايديهم علی افخاذهم فلما رأيتهم يصمتوننی لكنی سكت فلما صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فبابی هو وامی ما رأيت معلما قبله ولابعده احسن تعليما منه فوالله ما كهرنی ولا ضربنی ولاشتمنی قال ان هذه الصلوٰة لايصلح فيها شئ من كلام الناس انما هی التسبيح والتكبير وقراءة القران اوكما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قلت يارسول الله انی حديث عهد بجاهلية وقد جاءنا الله بالاسلام وان منا رجالا يأتون الكهان قال فلا تأتهم قلت ومنا رجال يتطيرون قال ذالك شئ يجدونه فی صدورهم فلا يصدنهم قال قلت ومنا رجال يخطون قال كان نبی من الانبياء يخط فمن وافق خطه فذالك رواه مسلم وقال الشافعی وفيه ان كلام الجاهل بالحكم لايبطل الصلوٰة اذلم يامره باعادة الصلوٰة وقال علی القاری واطلاق الحديث دليل لنا فی ان الكلام مطلقا يبطل الصلاة كما ذكره فی الهداية انتهی وفی جامع الأثار عموم شئ لكونه نكرة ووقوعه

تحت النفي يشمل كل كلام باى وجه كان انتهى وقال الطحاوى فان سأل سائل عن المعنى الذى له لم يأمر رسول الله صلى الله عليه وسلم معاوية بن الحكم باعادة الصلوٰة لما تكلم فيها قيل يجوز ان يكون رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امره باعادة الصلوٰة ولكن لم ينقل ذٰلك فى حديثه انتهى وعن عبد الله بن مسعود قال كنا نسلم على النبى صلى الله عليه وسلم وهو فى الصلوٰة قبل ان نأتى ارض الحبشة فيرد علينا فلما رجعنا من ارض الحبشة اتيته فوجدته يصلى فسلمت عليه فلم يرد علىّ حتى اذا قضى صلاته قال ان الله يحدث من امره ما يشاء وان مما احدث ان لا تتكلموا فى الصلوٰة فرد علىّ السلام وقال انما الصلوٰة لقراءة القرٰان وذكر الله فاذا كنت فيها فليكن ذٰلك شأنك رواه ابو داؤد وعنه قال كنا نسلم على النبى صلى الله عليه وسلم وهو فى الصلوٰة فيرد علينا فلما رجعنا من عند النجاشى سلمنا عليه فلم يرد علينا فقلنا يا رسول الله كنا نسلم عليك فى الصلوٰة فترد علينا فقال ان فى الصلوٰة لشغلا متفق عليه وعن زيد بن ارقم قال كنا نتكلم فى الصلوٰة يكلم الرجل صاحبه وهو الى جنبه فى الصلوٰة حتى نزلت وقوموا لله قانتين فامرنا بالسكوت ونهينا عن الكلام رواه مسلم وفى جامع الاٰثار اطلاق الكلام وكذا كونه منافيا لشغل الصلوٰة يعم كل كلام انتهى وعن ابن عمر قال قلت لبلال كيف كان النبى صلى الله عليه وسلم يرد عليهم حين كانوا يسلمون عليه وهو فى الصلوٰة قال كان يشير بيده رواه الترمذى وورواية النسائى نحوه وعوض بلال صهيب وقال فى شرح المنية يكره ان يرد المصلى السلام بالاشارة بيده اوراسه فيتعين حمل هٰذا الحديث على ما قبل نسخ الكلام فان الاشارة

فی معناہ کذا فی المرقات وصرح فی المنیۃ بانہ مکروہ ای تنزیہاً وفعلہ علیہ الصلاۃ والسلام لتعلیم الجواز فلا یوصف فعلہ بالکراھۃ کما حققہ فی الحلیۃ ومثلہ فی رد المحتار وعن رفاعۃ بن رافع قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعطست فقلت الحمد للہ حمداً کثیراً طیباً مبارکاً فیہ مبارکاً علیہ کما یحب ربنا ویرضی فلما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انصرف فقال من المتکلم فی الصلاۃ فلم یتکلم احد ثم قالہا الثانیۃ فلم یتکلم احد ثم قالہا الثالثۃ فقال رفاعۃ انا یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ابتدرہا بضعۃ وثلاثون ملکاً ایہم یصعد بہا رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی قال ابن الملک یدل الحدیث علی جواز الحمد للعاطس فی الصلاۃ یعنی علی الصحیح المعتمد بخلاف روایۃ البطلان فانہا شاذۃ لکن الاولی ان یحمد فی نفسہ او یسکت خروجاً من الخلاف علی ما فی شرح المنیۃ والحدیث یمکن حملہ علی ما قبل نسخ الکلام فی الصلاۃ کذا فی المرقات وعن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نابہ شئی فی صلاتہ فلیسبح فانما التصفیق للنساء وفی روایۃ قال التسبیح للرجال والتصفیق للنساء متفق علیہ وعن کعب بن عجرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا توضأ احدکم فاحسن وضوءہ ثم خرج عامداً الی المسجد فلا یشبکن بین اصابعہ فانہ فی الصلوٰۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی قال فی شرح النقایۃ وکرہ کل ہیئۃ فیہا ترک خشوع فیکرہ العبث بالثوب او بالجسد او بالشعر کتشبیک الاصابع وفرقعتہا وعن ابی ہریرۃ نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخصر فی الصلوٰۃ متفق علیہ لذلک قال فی شرح النقایۃ

ويكره التخصر اى وضع اليد على الخاصرة وقيل التوكؤ على المخصرة وهي العصا وعن ابن عمر رضي الله عنهما الاختصار في الصلاة راحة اهل النار رواه البغوي في شرح السنة وعن معيقيب عن النبي صلى الله عليه وسلم في الرجل يسوي التراب حيث يسجد قال ان كنت[1] فاعلا فواحدة متفق عليه وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم الى الصلاة فلا يمسح الحصى فان الرحمة تواجهه رواه احمد والترمذي وابوداود والنسائي وابن ماجة وفي الدر المختار يكره كل عمل قليل بلا عذر وعن جابر قال كنت اصلي الظهر مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فآخذ قبضة من الحصى لتبرد في كفي اضعها لجبهتي اسجد عليها لشدة الحر رواه ابوداود وروى النسائي نحوه قال الشيخ السندي في شرح النسائي علم من هذا جواز الفعل القليل انتهى وعن ابي قتادة قال رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يؤم الناس وامامة بنت ابي العاص على عاتقه فاذا ركع وضعها واذا رفع من السجود اعادها متفق عليه. وفي التعليق الممجد وليس في الحديث ما يخالف قواعد الشرع لان الادمي طاهر وثياب الاطفال واجسادهم محمولة على الطهارة والاعمال في الصلوة لا يبطلها اذا قلت او تفرقت وانما فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم لبيان الجواز كذا في شرح الزرقاني ومثله في رد المحتار عن الحلية وفي عمدة القاري عن البدر الاثم لا يكره لواحد منا لو فعل ذلك عند الحاجة اما بدون الحاجة فمكروه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عفريتا

---

[1] قوله ان كنت فاعلا فواحدة لذلك قال في شرح النقاية وكره قلب الحصى اى تسويته ليسجد عليه الا مرة ١٢

من الجن تفلت البارحة ليقطع علیّ صلاتی فامکننی الله منه فاخذته فاردت ان اربطه علی سارية من سواری المسجد حتی تنظروا الیه کلکم فذکرت دعوة اخی سلیمان رب هب لی ملکا لا ینبغی لاحد من بعدی فرددته خاسئا متفق علیه قال ابن الملك یدل علی ان الشیطان عینه غیر نجس وان لمسه لا یبطل الصلوٰة وفیه دلالة علی ان المصلی لا تبطل صلاته بخطور ما لیس من افعالها بباله وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقتلوا الاسودین فی الصلوٰة الحیة والعقرب رواه احمد وابوداؤد والترمذی والنسائی معناه وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلی تطوعا والباب علیه مغلق فجئت فاستفتحت فمشی ففتح[1] لی ثم رجع الی مصلاه وذکرت ان الباب کان فی القبلة رواه احمد وابوداؤد

---

[1] قوله ففتح لی ثم رجع الی مصلاه وذکر فی الحلیة فی فصل المکروهات ان المشی لا یخلو اما ان یکون بلا عذر او بعذر فالاول ان کان کثیرا متوالیا تفسد وان لم یستدبر القبلة وان کان کثیرا غیر متوال بل تفرق فی رکعات او کان قلیلا فان استدبرها فسدت صلاته للمنافی بلا ضرورة والا فلا وکره لما عرف ان ما فسد کثیره کره قلیله بلا ضرورة وان کان بعذر فان کان للطهارة عند سبق الحدث اوفی صلاة الخوف لم یفسدها ولم یکره قل اوکثر استدبر اولا وان کان لغیر ما ذکر فان استدبر معه فسدت قل اوکثر وان لم یستدبر فان قل لم یفسد ولم یکره وان کان کثیرا متلاحقا افسد واما غیر المتلاحق ففی کونه مفسدا اومکروها خلاف فتأمل اه ملخصا وقال فی هذا الباب والذی یظهر ان الکثیر الغیر المتلاحق غیر مفسد ولا مکروه اذا کان لعذر مطلقا ۱۲

والترمذی وروی النسائی نحوہ وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع فان
الشیطان یدخل رواہ مسلم وفی روایۃ البخاری عن ابی ھریرۃ قال اذا تثاءب
احدکم فی الصلوٰۃ فلیکظم ما استطاع ولایقل ھا فانما ذٰلکم من الشیطان
یضحك منہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
التثاءب فی الصلاۃ من الشیطان فاذا تثاءب احدکم فلیکظم ما استطاع
رواہ الترمذی وفی اخری لہ ولابن ماجۃ فلیضع یدہ علی فیہ وعن
عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ رفعہ قال العطاس والنعاس والتثاءب
فی الصلاۃ والحیض والقیئ والرعاف من الشیطان رواہ الترمذی وعن
عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن
الالتفات فی الصلاۃ فقال ھو اختلاس یختلسہ الشیطان من صلاۃ
العبد متفق علیہ وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لایزال اللہ عزوجل مقبلا علی العبد وھو فی صلاتہ مالم یلتفت
فاذا التفت انصرف عنہ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی والدارمی وعن
انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا بنی ایاك والالتفات فی الصلاۃ
فان الالتفات فی الصلاۃ ھلکۃ فان کان لابد ففی التطوع لافی الفریضۃ
رواہ الترمذی وقال علی القاری والاظھر ان الحاصل من الحدیث ھو ان
الکراھۃ فی النفل دون الکراھۃ فی الفرض وعن ابن عباس رضی اللہ
عنہما قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلحظ فی الصلاۃ یمیناً وشمالاً
ولایلوی عنقہ خلف ظھرہ رواہ الترمذی والنسائی وفی الدر المختار ورد المحتار
ان الالتفات فی الصلوٰۃ بصدرہ تفسد ویکرہ تحریما بوجھہ کلہ او بعضہ للنھی

وببصرہ یکرہ تنزیھاً وفی الزیلعی وشرح الملتقی للباقانی انہ مباح لانہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یلاحظ اصحابہ فی صلاتہ بموق عینیہ اھ ولا ینافی ماھنا لحملہ علی عدم الحاجۃ وروی عن ابن عباس کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استفتح الصلوٰۃ لم ینظر الا الی موضع سجودہ قالہ فی عمدۃ القاری **وعن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لینتھین اقوام عن رفعھم ابصارھم عند الدعاء فی الصلاۃ الی السماء او لتخطفن ابصارھم رواہ مسلم **وقال** علی القاری ای خصوصا وقت الدعاء والا فرفع الابصار مطلقا فی الصلاۃ مکروہ **وعن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا انس اجعل بصرک حیث تسجد رواہ البیھقی فی سننہ الکبیر وفی روایۃ لابی داؤد لا یجاوز بصرہ اشارتہ لحدیث ابی داؤد ھذا ظاھر ایدل علی ان یکون نظرہ فی حال القعود الی حجرہ **وقال** فی رد المحتار المنقول فی ظاھر الروایۃ ان یکون منتھی بصرہ فی صلاتہ الی محل سجودہ کما فی المضمرات وعلیہ اقتصر فی الکنز وغیرہ وھذا التفصیل المذکور فی الدر المختار من تصرفات المشایخ کالطحاوی والکرخی وغیرھما کما یعلم من المطولات **وعن** ام سلمۃ قالت رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجھک رواہ الترمذی قال فی شرح النقایۃ وکرہ مسح جبھتہ من التراب فی الصلوٰۃ واما بعد الفراغ منھا فلا یکرہ بل یستحب کتمانا للعبادۃ او خوفا من الریاء والسمعۃ **وعن** مطرف بن عبد اللہ بن الشخیر عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی ولجوفہ ازیز کازیز المرجل یعنی یبکی وفی روایۃ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وفی صدرہ ازیز کازیز الرحی

من البكاء رواه احمد وروى النسائی الرواية الاولى وابو داؤد الثانية قال في شرح النقاية والحاصل ان نحو الانين والبكاء بصوت ان كان لغير امر الآخرة بان كان لوجع او مصيبة تفسد الصلوٰة لان فيه اظهار التأسف والجزع فصار كانه قال عينوني وان كان لامر الآخرة بان كان بخوف ورجاء لا تفسد لانه كالدعاء والثناء وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصابه قئ او رعاف وقلس اومذى فلينصرف فليتوضأ ثم ليبن على صلاته وهو في ذلك لا يتكلم رواه ابن ماجة وروى عبد الرزاق والدارقطني والبيهقي عن علي نحوه موقوفا ورواه الدارقطني مرسلا ايضا قال في الفتح وابن عياش قد وثقه ابن معين وزاد في الاسناد عن عائشة والزيادة من الثقة مقبولة والمرسل عندنا وعند جمهور العلماء حجة كذا في جامع الآثار وقال العيني في البناية فان قلت استدللتم بحديثين احدهما مرسل والآخر ضعيف قلت لا يضرنا ارساله لان المرسل عندنا حجة ويقوى الضعيف بما نقل عن الصحابة رضي الله عنهم وهو ما اخرجه ابن ابي شيبة في مصنفه عن علي بن ابي طالب وابي بكر الصديق وسلمان وابن عمر وابن مسعود وروى من التابعين عن علقمة وطاؤس

له قوله ثم ليبن على صلاته الخ يعني من سبقه حدث سماوي من بدنه موجب للوضوء في الصلوٰة انصرف من فوره وتوضأ من غير ان يشتغل بشئ غير ضروري في وضوئه وبنى على صلاته عند الحنفية ان لم يعرض له ما ينافيها لهذا الحديث وان كان مقتديا فالحكم كمؤتم فلا يأتي بقراءة ولا سهو ولا يتغير فرضه بنية اقامة ويبدأ بقضاء ما فاته عكس المسبوق ثم يتابع امامه ان امكنه ادراكه والا تابعه ثم صلى ما فاته بلا قراءة وخالفنا الائمة الثلاثة فانهم قالوا اذا سبقه الحدث وهو في الصلوٰة من غير اختيار بطلت صلاته كذا في شرح المنية معزيادة ۱۲

وسالم بن عبد الله وسعید بن جبیر والشعبی و ابراهیم النخعی وعطاء
ومکحول وسعید بن المسیب وکیف یذهب الی القیاس بترک قول هٰؤلاء
وقولهم فیما لا یدرک بالقیاس کالنص فی کونه راجحا علی القیاس حتی قال
بعضهم فی المسئلة اجماع الصحابة فانه روی عن ابی بکر وعمر وعثمان وعلی
والعبادلة الثلاثة وانس وسلمان رضی الله عنهم جواز البناء والمراد
اجماع فقهائهم وبقولهم یترک القیاس هٰذا وروی ایضا مثل ماقلنا عن الاوزاعی
وابن ابی لیلی والحسن البصری وسفیان الثوری وابی سلمة بن عبد الرحمن
رضی الله عنهم وعن ابراهیم فی الرجل یرعف فی الصلوٰة او یحدث
قال یخرج ولا یتکلم الا ان یذکر الله یتوضأ ثم یرجع الی مکانه فیقضی ما بقی
علیه من صلاته ویعتد بما صلی فان کان تکلم استقبل رواه محمد فی الاٰثار
وفی روایة لابن ابی شیبة عن علی رضی الله عنه قال اذا رعف الرجل فی
صلوٰته او قاء فلیتوضأ ولا یتکلم ولیبن علی صلاته ورجال هٰذا السند علی
شرط الصحیح وعن طلق بن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اذا فسا احدکم فی الصلوٰة فلینصرف فلیتوضأ ولیعد الصلوٰة رواه ابوداؤد
وروی الترمذی مع زیادة ونقصان قال علی القاری الامر بالاعادة
للوجوب اذا کان الحدث عمدا اما اذا سبقه الحدث فالامر للاستحباب
فانه افضل للخروج عن الخلاف وعن عطاء بن یسار ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم کبر فی صلوٰة من الصلوٰت ثم اشار الیهم بیده ان
امکثوا فانطلق رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم رجع وعلی جلده اثر الماء
فصلی رواه محمد فی الموطا وقال وبهٰذا ناخذ من سبقه حدث فی صلوٰة
فلا بأس ان ینصرف ولا یتکلم فیتوضأ ثم یبنی علی ما صلی وافضل ذٰلک

ان يتكلم ويتوضأ ويستقبل صلاته وعن عائشة رضي الله عنها انها قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا احدث احدكم في صلاته فليأخذ بانفه ثم لينصرف رواه ابوداؤد وعن علي قال اذا ام الرجل القوم فوجد في بطنه رزأ او قيأ او رعافا فليضع ثوبه على انفه وليأخذ بيد رجل من القوم فليقدمه رواه الدارقطني وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا احدث احدكم وقد جلس في اخر صلاته قبل ان يسلم فقد جازت صلاته رواه الترمذي وقال علي القاري لهذا الحديث طرق ذكرها الطحاوي وتعدد الطرق يبلغ الحديث الضعيف الى حد الحسن وقال ابن الهمام وقول من يقول في حديث انه لم يصح ان سلم لم يقدح لان الحجة لا تتوقف على الصحة بل الحسن كاف۔

باب السهو

عن ابن عمر انه قال في الذي لا يدري صلى ثلاثا ام اربعا قال يعيد حتى يحفظ رواه ابن ابي شيبة وفي روايته عنه انه قال اما انا فاذا لم ادركم صليت فاني اعيد وفي رواية له عن ابن جبير والشعبي وشريح نحوه وعن طاؤس قال اذا صليت فلم تدركم صليت فاعدها مرة فان التبست عليك مرة اخرى فلا تعدها رواه ابن ابي شيبة وروى مالك عن عطاء نحوه وفي رواية للبخاري وابي داؤد عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال واذا شك احدكم في صلاته فليتحر الصواب فليتم عليه ثم يسلم ثم يسجد سجدتين قال العلامة العيني تبويب ابي داؤد يدل على انه يبني على الاكبر رأيه حيث قال باب من قال يتم على اكبر ظنه

وعن عبد اللہ بن مسعود قال اذا شك احدکم فی صلوٰۃ فلا یدری ثلاثا صلی ام اربعا فلیتحر فلینظر افضل ظنه فان کان اکبر ظنه انها ثلاث قام فاضاف الیها الرابعة ثم تشهد فسلم وسجد سجدتی السهو وان کان افضل ظنه انه صلی اربعا تشهد ثم سلم ثم سجد سجدتی السهو رواه محمد فی الآثار وعن عمرو بن دینار قال سئل ابن عمر وابو سعید الخدری عن رجل سها فلم یدر کم صلی قال یتحری اصوب ذٰلك فیتمه ثم یسجد سجدتین رواه الطحاوی وعن ابراهیم فیمن نسی الفریضة فلا یدری اربعا صلی ام ثلاثا قال ان کان اول نسیانه اعاد الصلوٰۃ وان کان یکثر النسیان یتحری الصواب وان کان اکبر رأیه انه اتم الصلوٰۃ سجد سجدتی السهو وان کان اکبر رأیه انه صلی ثلاثا اضاف الیها واحدۃ ثم سجد سجدتی السهو رواه محمد فی الآثار وعن عبد الرحمن بن عوف قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول من صلی صلاۃ یشك فی النقصان فلیصل حتی یشك فی الزیادۃ رواه احمد وفی روایة الترمذی عنه قال سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول اذا سها احدکم فی صلاته فلم یدر واحدۃ صلی او ثنتین فلیبن علی واحدۃ فان لم یدر ثنتین صلی او ثلاثا فلیبن علی ثنتین فان لم یدر ثلاثا صلی او اربعا فلیبن علی ثلاث ولیسجد سجدتین قال الترمذی هٰذا حدیث حسن صحیح فالحاصل انه قد ثبت فی هٰذا الباب احادیث ثلٰثة احدها اذا شك احدکم فی الصلوٰۃ فلیستأنف اوکما قال وثانیها من شك فی صلاته فلیتحر الصواب وثالثها هٰذا الحدیث الناطق بالبناء علی ما استیقن فجمع امامنا ابو حنیفة رحمه اللہ بینها بحمل الاول علی عروض الشك اول مرۃ والثانی علی صورۃ وقوع التحری علی احد الجانبین والثالث علی

عدم وقوع التحری علیه وھذا اکمال الجامعیة الذی ابتنی مذھب امامنا ابی حنیفة علیه کذا فی شرح المنیة **وعن** عبد اللّٰہ بن جعفر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم قال من شك فی صلاته فلیسجد سجدتین بعد ما یسلم رواہ ابوداؤد **وعن** ابی ھریرة ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم سجد فی وھمه بعد السلام رواہ النسائی **وعن** علقمة عن ابن مسعود سجد سجدتی السھو بعد السلام وذکر ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم فعل ذٰلك رواہ ابن ماجة وروی الترمذی نحوہ **وعن** ابن سیرین عن ابی ھریرة قال صلی بنا رسول اللّٰہ علیه وسلم احدی صلاتی العشی قال ابن سیرین قد سماھا ابوھریرة ولکن نسیت انا قال فصلی بنا رکعتین ثم سلم فقام الی خشبة معروضة فی المسجد فاتکأ علیھا کانه غضبان ووضع یدہ الیمنی علی الیسری وشبك بین اصابعه ووضع خدہ الایمن علی ظھر کفه الیسری وخرجت سرعان القوم من ابواب المسجد فقالوا قصرت الصلاة وفی القوم ابوبکر وعمر رضی اللّٰہ عنھما فھاباہ ان یکلماہ وفی القوم رجل فی یدیه طول یقال له ذوالیدین قال یارسول اللّٰہ انسیت ام قصرت الصلاة فقال لم انس ولم تقصر فقال اکما یقول ذوالیدین فقالوا نعم فتقدم فصلی ما ترك ثم سلم ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع رأسه وکبر ثم کبر وسجد مثل سجودہ او اطول ثم رفع رأسه وکبر فربما سألوہ ثم سلم فیقول نبئت ان عمران بن حصین قال ثم سلم متفق علیه ولفظه للبخاری وفی اخری لھما فقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم بدل لم انس ولم تقصر کل ذٰلك لم یکن فقال قد کان بعض ذٰلك یارسول اللّٰہ **وعن** عمران بن حصین ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم صلی العصر وسلم فی ثلاث رکعات ثم دخل منزله فقام الیه

رجل يقال له الخرباق وكان في يديه طول فقال يا رسول الله فذكر له صنيعه فخرج غضبان يجر رداءه حتى انتهى الى الناس فقال اصدق هذا قالوا نعم فصلى ركعة ثم سلم ثم سجد سجدتين ثم سلم رواه مسلم وعن محمد ابن صالح بن علي بن عبد الله بن عباس قال صليت خلف انس بن مالك صلاة فسها فيها فسجد بعد السلام ثم التفت الينا وقال اما اني لم اصنع الا كما رأيت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يصنع رواه الطبراني وفي رواية الترمذي وابي داؤد والنسائي عن عمران بن حصين ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى بهم فسها فسجد سجدتين ثم تشهد ثم سلم قال الترمذي هذا حديث حسن غريب وروى الحاكم وابن حبان نحوه وقال الحاكم صحيح على شرط الشيخين وفي عمدة الرعاية ويستفاد منه ان سجود السهو يرفع التشهد السابق فيتشهد بعده وعن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر خمسا فقيل له ازيد في الصلوٰة فقال وما ذاك قال صليت خمسا فسجد سجدتين بعد ما سلم رواه البخاري وابو داؤد وعن ثوبان قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لكل سهو سجدتان بعد ما يسلم رواه ابن ماجة وابو داؤد وروى احمد وعبد الرزاق والطبراني نحوه وعن الشعبي قال صلى بنا المغيرة بن شعبة فنهض في ركعتين فسبح به القوم وسبح بهم فلما قضى صلوٰته سلم ثم سجد سجدتي السهو وهو جالس ثم حدثهم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم فعل بهم مثل الذي فعل رواه الترمذي وعن المغيرة بن شعبة قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فسها فنهض في ركعتين فسبحنا به فمضى فلما اتم الصلوٰة وسلم سجد سجدتي السهو رواه الطحاوي وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا

قام الامام فی الرکعتین فان ذکر قبل ان یستوی قائما فلیجلس وان استوی قائما فلا یجلس ویسجد سجدتی السهو رواه ابوداؤد وابن ماجة۔

باب سجود القرآن

وقول الله عز وجل واذا قرئ علیهم القرآن لا یسجدون[1] عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا قرأ ابن ادم السجدة فسجد اعتزل الشیطان یبکی یقول یا ویله امر ابن ادم بالسجود[2] فسجد فله الجنة وامرت بالسجود فابیت فلی النار رواه مسلم وابن ماجة وفی جامع الآثار الامر للوجوب

---

[1] قوله واذا قرئ الخ قال فی المرقات تجب سجدة التلاوة بهذه الآیة والحدیث الآتی بعد علی القارئ والسامع ولو لم یکن مستمعا عند ابی حنیفة واصحابه وقال مالک والشافعی واحمد تسن علی القارئ والمستمع واختلفوا فیمن لم یکن مستمعا للقراءة بل حصل له سماع علی قولین هما وجهان لاصحاب الشافعی اصحهما فی الروضة الاستحباب ایضا انتهی قلت وجه الاستدلال بهذه الآیة علی وجوب سجدة التلاوة ان الله تعالی ذم اقواما بترک السجود فقال واذا قرئ الخ وانما یستحق الذم بترک الواجب اخذته من بعض الحواشی ۱۲۔

[2] قوله امر ابن ادم بالسجود الخ والاصل ان الحکیم اذا حکی عن غیر حکیم ولم یعقبه بالانکار دل علی انه صواب ففیه دلیل علی ان ابن ادم مامور بالسجدة والامر للوجوب مع ان آی السجدة تفیده ایضا فانها ثلاثة اقسام قسم فیه الامر الصریح وقسم یتضمن حکایة استنکاف الکفرة حیث امروا به وقسم فیه حکایة فعل الانبیاء بالسجود وکل من الامتثال والاقتداء ومخالفة الکفرة واجب الا ان یدل دلیل

ولتقریر الشارع للصحۃ وتقدم انما مواظبتہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بعض السجود ولا فارق بین سجدۃ وسجدۃ وعن ابن عمر انہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ عام الفتح سجدۃ فسجد الناس کلھم منھم الراکب والساجد علی الارض حتی ان الراکب لیسجد علی یدہ رواہ ابوداؤد وعنہ انہ قال السجدۃ علی من سمعھا رواہ ابن ابی شیبۃ وروی البخاری مثلہ تعلیقا وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ السجدۃ ونحن عندہ فیسجد ونسجد معہ فنزدحم[1] حتی ما یجد احدنا لجبھتہ موضعا یسجد علیہ متفق علیہ وعنہ انہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ علینا القرآن فاذا[2] مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا معہ رواہ ابوداؤد وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجد فی صلاۃ الظہر ثم قام فرکع فرأوا انہ قرأ تنزیل السجدۃ رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال سجد النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنجم وسجد معہ المسلمون والمشرکون والجن والانس رواہ البخاری وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ والنجم فسجد فیھا وسجد من کان معہ غیر ان شیخا من قریش اخذ کفا من حصی او تراب فرفعہ الی جبھتہ وقال یکفینی ھذا قال عبد اللہ فلقد رأیتہ

فی معین علی عدد مرسل ومسند لکن دلالتہا فیہ ظنیۃ فکان الثابت الوجوب لا الفرض کذا فی شرح النقایۃ ۱۲

[1] قولہ فنزدحم الخ ھذا یدل علی وجوب سجود التلاوۃ کذا فی المرقات ۱۲

[2] قولہ فاذا مر بالسجدۃ کبر وسجد وسجدنا معہ ھذا یدل علی انہ لا یکبر الا للسجود وبہ اخذ ابوحنیفۃ وعند الشافعی یرفع یدیہ ویکبر للاحرام ثم یکبر للسجود کذا فی المرقات ۱۲

بعد قتل كافر متفق عليه وزاد البخاري في رواية وهو امية بن خلف وعن ابي هريرة قال سجدنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربك رواه مسلم وعن ابن عباس قال في سجود الحج ان الاولى عزيمة والاخرى تعليم رواه الطحاوي وقال فبقول ابن عباس هذا نأخذ وقال الترمذي رأى بعضهم فيها سجدة وهو قول سفيان الثوري ومالك واهل الكوفة وقال محمد كان ابن عباس لا يرى في سورة الحج الا سجدة واحدة الاولى وبهذا نأخذ وعن ابن عباس انه قال في الحج سجدة رواه ابن ابي شيبة وفي رواية عن ابن المسيب والحسن وابراهيم وسعيد بن جبير مثله وعن ابي سعيد قال رأيت رؤيا وانا اكتب سورة صٓ فلما بلغت السجدة رأيت الدواة والقلم وكل شئ يحضرني انقلب ساجدا فقال فقصصتها على رسول الله صلى الله عليه وسلم فلم يزل يسجد بها رواه الامام احمد وفي جامع الآثار المواظبة من غير ترك كما يدل عليه ظاهر قوله فلم يزل دال على الوجوب كذا في فتح القدير وعن مجاهد قال قلت لابن عباس أأسجد في صٓ فقرأ ومن ذريته داؤد وسليمان حتى اتى فبهداهم اقتده فقال نبيكم صلى الله عليه وسلم ممن امر ان يقتدى بهم رواه البخاري وعن السائب بن يزيد ان عثمان بن عفان قرأ صٓ وهو على المنبر فنزل فسجد رواه البيهقي وعن ابن عباس رضي الله عنهما قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله رأيتني الليلة وانا نائم كأني اصلي خلف شجرة فسجدت فسجدت الشجرة لسجودي فسمعتها تقول اللهم اكتب لي بها عندك اجرا وحط بها عني وزرا واجعلها لي عندك ذخرا وتقبلها مني كما تقبلتها من عبدك داؤد قال

ابن عباس نقرأ النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجدۃ ثم سجد فسمعتہ وھو یقول
مثل ما اخبرہ الرجل عن قول الشجرۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ الا انہ
لم یذکر وتقبلھا منی کما تقبلتھا من عبدک داؤد وعن عائشۃ قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی سجود القرآن باللیل سجد وجھی
للذی خلقہ وشق سمعہ وبصرہ بحولہ وقوتہ رواہ ابوداؤد والترمذی
والنسائی وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح۔

باب اوقات النہی

عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایتحری احدکم فیصلی
عند طلوع الشمس ولا عند غروبھا وفی روایۃ قال اذا طلع حاجب الشمس فدعوا
الصلاۃ حتی تبرز واذا غاب حاجب الشمس فدعوا الصلاۃ حتی تغیب ولا
تحینوا بصلاتکم طلوع الشمس ولا غروبھا فانھا تطلع بین قرنی الشیطان
متفق علیہ وعن عبد اللہ الصنابحی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان الشمس تطلع ومعھا قرن الشیطان فاذا ارتفعت فارقھا ثم اذا استوت
قارنھا فاذا زالت فارقھا فاذا دنت للغروب قارنھا فاذا غربت فارقھا ونھی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصلاۃ فی تلک الساعات رواہ مالک واحمد
والنسائی وعن عقبۃ بن عامر قال ثلاث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ینھانا ان نصلی فیھن او نقبر فیھن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ
حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظھیرۃ حتی تمیل الشمس وحین تضیف الشمس
للغروب حتی تغرب رواہ مسلم وفی جامع الآثار شمل باطلاقہ الامکنۃ والازمنۃ
والصلوات کلھا کذا فی المرقات والھدایۃ وفی رد المحتار وما ورد من النھی لا بمکۃ

شاذ لا یقبل فی معارضة المشهور وکذا روایة استثناء یوم الجمعة غریب فلا یجوز تخصیص المشهور به انتهی وفی التعلیق الممجد والاحادیث المقیدة لجواز التنفل یوم الجمعة وقت الاستواء لا تساوی احادیث النهی من حیث السند انتهی وفی البنایة عن ابی مسعود رضی الله عنه کنا نهینا عن ذلك یوم الجمعة وعن سعید المقبری ادرکت الناس وهم ینهون عن ذلك وعن عمرو بن عبسة قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة فقدمت المدینة فدخلت علیه فقلت اخبرنی عن الصلوٰة فقال صل صلاة الصبح ثم اقصر عن الصلاة حین تطلع الشمس حتی ترتفع فانها تطلع حین تطلع بین قرنی الشیطان وحینئذ یسجد لها الکفار ثم صل فان الصلاة مشهودة محضورة حین یستقل الظل بالرمح ثم اقصر عن الصلاة فان حینئذ تسجر جهنم فاذا اقبل الفئ فصل فان الصلاة مشهودة محضورة حتی تصلی العصر ثم اقصر عن الصلاة حتی تغرب الشمس فانها تغرب بین قرنی الشیطان وحینئذ یسجد لها الکفار قال قلت یا نبی الله فالوضوء حدثنی عنه قال ما منکم رجل یقرب وضوءه فیمضمض ویستنشق فیستنثر الا خرت خطایا وجهه وفیه وخیاشیمه ثم اذا غسل وجهه کما امره الله الا خرت خطایا وجهه من اطراف لحیته مع الماء ثم یغسل یدیه الی المرفقین الا خرت خطایا یدیه من انامله مع الماء ثم یمسح رأسه الا خرت خطایا رأسه من اطراف شعره مع الماء ثم یغسل قدمیه الی الکعبین الا خرت خطایا رجلیه من انامله مع الماء فان هو قام فصلی فحمد الله واثنی علیه ومجده بالذی هو له اهل وفرغ قلبه لله الا انصرف من خطیئته کهیئته یوم ولدته امه رواه مسلم وعن ابی بصرة الغفاری قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم بالمخمص صلاة العصر فقال ان هذه صلاة عرضت علی من کان قبلکم فضیعوها فمن حافظ علیها کان له اجره مرتین ولا صلاة بعدها حتی

يطلع الشاهد والشاهد النجم رواه مسلم وعن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصلاة[1] بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولاصلاة بعد العصر حتى تغيب الشمس متفق عليه وعن ابن عباس قال شهد عندى رجال مرضيون وارضاهم عندى عمران رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة بعد الصبح حتى تشرق الشمس وبعد العصر حتى تغرب متفق عليه وفى جامع الآثار شمل باطلاقه سنتى الفجر وادراك الجماعة بعد الفراغ وعن ام سلمة قالت صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العصر ثم دخل بيتى فصلى ركعتين فقلت يا رسول الله صليت صلوٰة لم تكن تصليها قال قدم على مال فشغلنى عن ركعتين كنت اصليهما بعد الظهر فصليتهما الآن قلت يا رسول الله افنقضيهما اذا فاتتا قال لا رواه الطحاوى وفى رواية للدارقطنى دخل عليها بعد العصر فصلى ركعتين فقلت يا رسول الله احدث بالناس شئ قال لا الا ان بلالا عجل الاقامة فلم اصل الركعتين قبل العصر فانا اقضيهما الآن قلت يا رسول الله افنقضيهما

[1] قوله لاصلوٰة بعد الصبح حتى ترتفع الشمس ولاصلوٰة بعد العصر حتى تغيب الشمس الحاصل ان الاوقات المنهية فيها الصلوٰة خمسة وجعل ابوحنيفة طائفتين فقال لا تحل الصلوٰة فى وقت الغروب والطلوع والاستواء ثم ان صليت فيها ففيه تقسيم البطلان وعدمه فتبطل الفريضة وكل ما هو دين فى الذمة ووجب كاملا وتصح النوافل مع الكراهة التحريمية واما تفسير لعينه ولغيره فعند ما هو ظاهر الهداية من ان الواجب لعينه مايكون مطلوبا لنفسه والواجب لغيره مايكون مطلوبا لغيره وقال الشارحون ان الواجب لعينه مايكون من الله والواجب لغيره مايكون

اذا فاتنا قال لا وعن ذکوان مولی عائشۃ انہا حدثتہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد العصر وینہی عنہا ویواصل وینہی عن الوصال رواہ ابوداؤد وفی روایۃ للدارقطنی کان یصلی الرکعتین بعد العصر وینہی عنہما وعن معاویۃ قال انکم لتصلون صلاۃ لقد صحبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فما رأیناہ یصلیہما ولقد نہی عنہما

من جانب العبد وقال ابوحنیفۃ فی الطائفۃ الثانیۃ للاوقات المکروھۃ تجوز فیہما الفرائض والواجبات لعینہا لا النوافل والواجبات لغیرھا ولم یفرق الشافعی بین الطائفتین وقال تصح الفرائض وذوات الاسباب من النوافل مثل التحیتین والخوف لا غیرھا وتجوز السنن الآکدۃ ایضا والوافی بمذھب الشافعی ما ذکرہ شارح الحاوی حیث قال ان کل صلوٰۃ لہا سبب متقدم او مقارن فانہا لا تکرہ فی ھذہ الاوقات فمنہا الفوائت سواء فی ذلک قضاء الفوائت والسنن والنوافل التی اتخذھا وردا ومنہا صلوٰۃ الجنازۃ ومنہا تحیۃ المسجد اذا اتفق دخولہ فی ھذہ الاوقات لغرض غیر التحیۃ من انتظار صلوٰۃ وغیرہ اما اذا دخل المسجد لغرض التحیۃ فیکرہ کما لو اخر الفائتۃ یقضیہا فیہا لکونہ متحریا بالصلوٰۃ ومنہا صلاۃ الاستسقاء لان الحاجۃ الداعیۃ موجودۃ فی الوقت ومنہا صلوٰۃ الخوف اذ ربما یفوت بالانجلاء علی تقدیر التاخیر ومنہا الرکعتان بعد الظہر وسجود الشکر وسجود التلاوۃ وانما یکرہ فی ھٰذہ الاوقات صلوٰۃ لا سبب لہا الا فی حرم مکۃ وقالت الحنفیۃ ان الفوائت وغیرھا فی الاوقات الثلٰثۃ انما لا تجوز لمعنی فی الاوقات وھو ان الشمس اذا طلعت ومعہا قرن الشیطان فاذا ارتفعت فارقہا فاذا زالت قارنہا فاذا دنت للغروب قارنہا فاذا غربت فارقہا فلذلک اثر فی النقصان المتمکن فی الوقت

یعنی الرکعتین بعد العصر رواہ البخاری وعن ابی مجلز قال دخلت المسجد فی صلوٰۃ الغداۃ مع ابن عمر و ابن عباس والامام یصلی فاما ابن عمر فدخل فی الصف واما ابن عباس فصلی رکعتین ثم دخل مع الامام فلما سلم الامام قعد ابن عمر مکانہ حتی طلعت الشمس فقام فرکع رکعتین رواہ الطحاوی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لم یصل رکعتی الفجر فلیصلھما[له] بعد ما تطلع الشمس رواہ الترمذی وعن عمر انہ طاف بعد صلوٰۃ الصبح فلم یصل وخرج من مکۃ حتی نزل بذی طوی فصلی بعد ما طلعت الشمس

فی حق الفرائض والنوافل واما النھی الوارد فی ھذین الوقتین فلم یکن لمعنی اتصل بالوقت وانما ھی عن صلوٰۃ النفل لاقامۃ ما ھو اولی من النفل وھو مراعاۃ الوقت مشغولا بالفرض بما بقی من الوقت کانہ فی الصلوٰۃ بعد مراعات جعل الوقت مشغولا بالفرض اولی من اقامۃ النفل فاذا صرفہ فی النفل وھو دون الفرض کرہ لہ فاما الوقت فخال عن ما یوجب النقصان فلما ادی القضاء فی ھذین الوقتین فقد صرفہ الی مقتضاہ فیجوز الاتری انہ لو نوی فرض الوقت فیھا جاز فکذا سائر الفرائض۔ العنایۃ والعرف الشذی ملتقط منھما ۱۲

له قولہ فلیصلھما بعد ما تطلع الشمس لذلک قال فی الھدایۃ واذا فاتتہ رکعتا الفجر لا یقضیھما قبل طلوع الشمس لانہ یبقی نفلا مطلقا وھو مکروہ بعد الصبح انتھی والتحقیق ان الاصل فی السنن ان لا تقضی لا فی الوقت ولا بعدہ لکن لما ورد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی الرکعات التی قبل الظھر حکمنا بقضائھا ولما لم یرد قضاء سنۃ الفجر استقلالا الا قبل طلوع الشمس من النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایقناہ علی اصلہ قالہ مولانا عبد الحی اللکنوی ۱۲۔

رواہ الترمذی وروی مالک والطحاوی نحوہ ورواہ البخاری تعلیقا وعن عائشۃ انہا قالت اذا اردت الطواف بالبیت بعد صلوٰۃ الفجر اوالعصر فطف واخر الصلاۃ حتی تغیب الشمس اوحتی تطلع فصل لکل اسبوع رکعتین رواہ ابن ابی شیبۃ باسناد حسن۔

باب الجماعۃ وفضلہا

وقول اللہ عزوجل وارکعوا مع الراکعین عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلاۃ الجماعۃ تفضل صلاۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ متفق علیہ وقال علی القاری استدل بہ ابوحنیفۃ ومالک علی سنیۃ الجماعۃ وعن ابی بن کعب قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما الصبح فلما سلم قال اشاھد فلان قالوا لا قال اشاھد فلان قالوا لا قال ان ھاتین الصلاتین اثقل الصلوٰت علی المنافقین ولو تعلمون ما فیہما لاتیتموھا ولوحبوا علی الرکب وان الصف الاول علی مثل صف الملائکۃ ولو علمتم ما فضیلتہ لابتدرتموہ وان صلاۃ الرجل مع الرجل ازکی من صلاتہ وحدہ وصلاتہ مع الرجلین ازکی من صلاتہ مع الرجل وما کثر فھو احب الی اللہ رواہ ابوداؤد والنسائی وعن ابی بکر بن سلیمان بن ابی حثمۃ قال ان عمر بن الخطاب فقد سلیمان بن ابی حثمۃ فی صلاۃ الصبح وان عمر غدا الی السوق ومسکن سلیمان بین المسجد والسوق فمر علی الشفاء ام سلیمان فقال لہا لم ار سلیمان فی الصبح فقالت انہ بات یصلی فغلبتہ عیناہ فقال عمر لان اشھد صلاۃ الصبح فی جماعۃ احب

الی من ان اقوم لیلۃ رواہ مالک **وعن** عبد اللہ بن مسعود قال لقد رأیتنا
وما یتخلف عن الصلاۃ الا منافق قد علم نفاقہ او مریض ان کان المریض
لیمشی بین رجلین حتی یأتی الصلاۃ وقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علمنا سنن الھدی وان من سنن الھدی الصلاۃ فی المسجد الذی یؤذن فیہ
وفی روایۃ قال من سرہ ان یلقی اللہ غدا مسلما فلیحافظ علی ھٰذہ الصلوات
الخمس حیث ینادی بھن فان اللہ شرع لنبیکم سنن الھدی وانھن من سنن الھدی
ولو انکم صلیتم فی بیوتکم کما یصلی ھٰذا المتخلف فی بیتہ لترکتم سنۃ نبیکم
ولو ترکتم سنۃ نبیکم لضللتم وما من رجل یتطھر فیحسن الطھور ثم یعمد
الی مسجد من ھٰذہ المساجد الا کتب اللہ لہ بکل خطوۃ یخطوھا حسنۃ
ورفعہ بھا درجۃ وحط عنہ بھا سیئۃ ولقد رأیتنا وما یتخلف عنھا الا منافق
معلوم النفاق ولقد کان الرجل یؤتی بہ یھادی بین الرجلین حتی یقام
فی الصف رواہ مسلم **وعن** ام الدرداء قالت دخل علیّ ابو الدرداء وھو
مغضب فقلت ما اغضبک قال واللہ ما اعرف من امر امۃ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم شیئا الا انھم یصلون جمیعا رواہ البخاری **وعن** ابی ھریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لقد ھممت ان
اٰمر بحطب فیحطب ثم اٰمر بالصلوۃ فیؤذن لھا ثم اٰمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف
الی رجال وفی روایۃ لا یشھدون الصلاۃ فاحرق علیھم بیوتھم والذی نفسی
بیدہ لو یعلم احدھم انہ یجد عرقا سمینا او مرماتین حسنتین لشھد العشاء
رواہ البخاری ولمسلم نحوہ وفی المرقات قال القاضی الحدیث یدل علی وجوب
الجماعۃ وظاھر نصوص الشافعی یدل علی انھا من فروض الکفایۃ قلت ظاھر
الحدیث یرد علیہ فانہ لو کان کفایۃ لما استحق بعض التارکین التعذیب انتھی

قال الشيخ ابن الهمام لا شك فی انها كانت تقام على عهده عليه السلام فی مسجده ومع ذلك قال فی المتخلفين ما قال وهمّ بتحريقهم ولم يصدر مثله عنه فيمن تخلف عن الجنائز مع اقامتها بغيرهم انتهى وقال العلامة العينی ويدل على وجوبها صلاة الخوف اذ فيها اعمال منافية للصلاة ولا يعمل ذلك لاجل فرض كفاية ولا سنة انتهى وعن ابی هريرة عن النبی صلى الله عليه وسلم قال لولا ما فی البيوت من النساء والذرية اقمت صلاة العشاء وامرت فتيانی يحرقون ما فی البيوت بالنار رواه احمد وعنه قال اتى النبی صلى الله عليه وسلم رجل اعمى فقال يا رسول الله انه ليس لی قائد يقودنی الى المسجد فسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرخص له فيصلی فی بيته فرخص له فلما ولى دعاه فقال هل تسمع النداء بالصلاة قال نعم قال فاجب رواه مسلم وعن عبد الله بن ام مكتوم قال يا رسول الله ان المدينة كثيرة الهوام والسباع وانا ضرير البصر فهل تجد لی من رخصة قال هل تسمع حی على الصلاة حی على الفلاح قال نعم قال فحی هلا ولم يرخص رواه ابوداؤد والنسائی وعن ابی الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من ثلاثة فی قرية ولا بدو لا تقام فيهم الصلاة الا وقد استحوذ عليهم الشيطان فعليك بالجماعة فانما يأكل الذئب القاصية رواه احمد وابوداؤد والنسائی وقال علی القاری ظاهره يدل على ان الجماعة فرض عين او واجب على مختار مذهبنا ولا يدل على انها فرض كفاية وانما لم يقل ائمتنا بفرضيته بل بوجوبه لان الدليل ظنی انتهى وقال علماءنا فيستفاد من هذه الاخبار كلها ان الجماعة سنة مؤكدة غاية التاكيد ای تشبه الواجب فی القوة كما فی مجمع الانهر والجواهر المنيفة وعن ابن عباس قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم من سمع المنادی فلم یمنعہ من اتباعہ عذر قالوا وما العذر قال خوف او مرض لم تقبل منہ الصلاۃ التی صلی رواہ ابوداؤد والدارقطنی وفی المرقات معنی عدم قبول الصلاۃ ان لا ثواب لہ فیہا وان کانت مجزئۃ فی سقوط الفرض عنہ کالصلوٰۃ فی الدار المغصوبۃ تسقط الفرض ولا ثواب فیہا انتہی وعن ابن عمر انہ اذن بالصلوٰۃ فی لیلۃ ذات برد وریح ثم قال الا صلوا فی الرحال ثم قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یأمر المؤذن اذا کانت لیلۃ ذات برد ومطر یقول الا صلوا فی الرحال متفق علیہ وفی التعلیق الممجد ترک الجماعۃ فی البرد والریح ونحو ذٰلک رخصۃ للترفیۃ منا من صاحب الشرع واختیار العزیمۃ افضل لورود کثیر من الاحادیث بالتشدید فی ترک الجماعۃ والترغیب البالغ الیہا انتہی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلاۃ فابدؤا بالعشاء ولا یعجل حتی یفرغ منہ وکان ابن عمر یوضع لہ الطعام ویقام الصلاۃ فلا یأتیہا حتی یفرغ منہ وانہ لیسمع قراءۃ الامام متفق علیہ وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا انہا قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا صلوٰۃ بحضرۃ طعام ولا ہو یدافعہ الاخبثان رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن ارقم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا اقیمت الصلاۃ ووجد احدکم الخلاء فلیبدأ بالخلاء رواہ الترمذی وروی مالک وابوداؤد والنسائی نحوہ وعن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا یحل لاحد ان یفعلہن لا یؤمن رجل قوما فیخص نفسہ بالدعاء دونہم فان فعل ذٰلک فقد خانہم ولا ینظر فی قعر بیت قبل ان یستأذن فان فعل ذٰلک فقد خانہم ولا یصل وہو حقن حتی یتخفف

رواه ابوداؤد والترمذی نحوه وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم لا تؤخروا الصلاة لطعام ولا لغیره رواه البغوی فی شرح السنة
وقال ابن الملك یحمل هذا الحدیث علی ما اذا کان متماسکا فی نفسه لا یزعجه
الجوع او کان الوقت ضیقا یخاف فوته توفیقا بین الاحادیث انتهی وعن ابی هریرة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اقیمت الصلاة فلا صلوٰة الا المکتوبة
الا رکعتی الفجر رواه البیهقی وفیه حجاج وعبّاد قال العلامة العینی قال یعقوب
ابن شیبة سألت ابن معین عن حجاج بن نصیر الفساطیطی البصری فقال
صدوق وذکره ابن حبان فی الثقات وعباد بن کثیر کان من الصالحین انتهی
وعن عبد الله بن ابی موسیٰ عن ابیه حین دعاهم سعید بن العاص
دعا ابا موسی وحذیفة وعبد الله بن مسعود قبل ان یصلی الغداة ثم خرجوا
من عنده وقد اقیمت الصلوٰة فجلس عبد الله الی اسطوانة من المسجد
فصلی الرکعتین ثم دخل فی الصلوٰة رواه الطحاوی وقال فهذا عبد الله
قد فعل هذا ومعه حذیفة وابوموسی لا ینکران ذلك علیه فدل ذلك
علی موافقتهما ایاه انتهی وعن ابی الدرداء انه کان یدخل المسجد والناس
صفوف فی صلوٰة الفجر فیصلی الرکعتین فی ناحیة المسجد ثم یدخل مع القوم
فی الصلوٰة رواه الطحاوی وعن ابی عثمان النهدی قال کنا نأتی عمر بن الخطاب
قبل ان نصلی الرکعتین قبل الصبح وهو فی الصلوٰة فنصلی الرکعتین فی اٰخر المسجد
ثم ندخل مع القوم فی صلاتهم رواه الطحاوی وعن الحسن انه کان یقول
اذا دخلت المسجد ولم تصل رکعتی الفجر فصلهما وان کان الامام یصلی ثم
ادخل مع الامام رواه الطحاوی وعن ابن مسعود قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم صلاة المرأة فی بیتها افضل من صلاتها فی حجرتها وصلاتها

فی مخدعها افضل من صلاتها فی بیتها رواہ ابوداؤد وعن ام سلمة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر مساجد النساء قعر بیوتھن رواہ احمد وعن عائشة قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایھا الناس انھوا نساءکم عن لبس الزینة والتبختر فی المساجد فان بنی اسرائیل لم یلعنوا حتی لبس نساءھم الزینة وتبختروا فی المساجد رواہ ابن عبد البر بسندہ فی التمھید وعنھا لوان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رأی ما احدث النساء بعدہ لمنعھن المسجد کما منعت نساء بنی اسرائیل رواہ مسلم وفی جامع الآثار دل الحدیث الاول علی کون الحضور مشروطا بشرط عدم الفتنة منھن ومن غیرھن والثانی علی فقدان ھذا الشرط فی ما بعد ذالک الزمان فیمنع عن المشروط وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل عین زانیة وان المرأة اذا استعطرت فمرت بالمجلس فھی کذا وکذا یعنی زانیة رواہ الترمذی ولابی داؤد والنسائی نحوہ وعن ابی ھریرة قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنتم فی المسجد فنودی بالصلوٰة فلا یخرج احدکم حتی یصلی رواہ احمد وعن ابی الشعثاء قال خرج رجل من المسجد بعد ما اذن فیہ فقال ابوھریرة اما ھذا فقد عصی اباالقاسم صلی اللہ علیہ وسلم رواہ مسلم وعن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادرکہ الاذان فی المسجد ثم خرج لم یخرج لحاجة وھو لا یرید الرجعة فھو منافق رواہ ابن ماجة۔ وعن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اثنان[1] فما فوقھما جماعة رواہ ابن ماجة

[1] قولہ اثنان فما فوقھما جماعة لذالک قال فی الدر المختار واقلھا اثنان واحد مع الامام ۱۲

باب تسویۃ الصف

وقول اللّٰہ عزوجل ان اللّٰہ یحب الذین یقاتلون فی سبیلہ صفا کانہم بنیان مرصوص عن النعمان بن بشیر قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا حتی کانما یسوی بہا القداح حتی رأی انا قد اقلنا عنہ ثم خرج یوما فقام حتی کاد ان یکبر فرأی رجلا بادیا صدرہ من الصف فقال عباد اللّٰہ لتسون صفوفکم اولیخالفن اللّٰہ بین وجوھکم رواہ مسلم وعنہ قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یسوی صفوفنا اذا قمنا الی الصلوٰۃ فاذا استوینا کبر رواہ ابوداؤد وعن انس قال اقیمت الصلوٰۃ فاقبل علینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بوجہہ فقال اقیموا صفوفکم وتراصوا فانی اراکم من وراء ظہری رواہ البخاری وفی المتفق علیہ قال اتموا الصفوف فانی اراکم من وراء ظہری وعنہ قال کان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول استووا استووا استووا فوالذی نفسی بیدہ انی لاراکم من خلفی کما اراکم من بین یدی رواہ ابوداؤد وعنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم سووا صفوفکم فان تسویۃ الصفوف من اقامۃ الصلوٰۃ متفق علیہ الا ان عند مسلم من تمام الصلاۃ وعنہ قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول عن یمینہ اعتدلوا سووا صفوفکم وعن یسارہ اعتدلوا سووا صفوفکم رواہ ابوداؤد وعنہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رصوا صفوفکم وقاربوا بینہا وحاذوا بالاعناق فوالذی نفسی بیدہ انی لاری الشیطان یدخل من خلل الصف کانہا الحذف رواہ ابوداؤد وعن جابر بن سمرۃ قال خرج علینا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم

فرآنا حلقا فقال مالی اراکم عزین ثم خرج علینا فقال الا تصفون کما تصف الملائکة عند ربها فقلنا یا رسول الله وکیف تصف الملائکة عند ربها قال یتمون الصفوف الاولی ویتراصون فی الصف رواه مسلم وعن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر رواه ابوداؤد وعن عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یزال قوم یتأخرون عن الصف الاول حتی یؤخرهم الله فی النار رواه ابوداؤد وعن ابی سعید الخدری قال رأی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی اصحابه تأخرا فقال لهم تقدموا واتموا بی ولیأتم بکم من بعدکم لا یزال قوم یتأخرون حتی یؤخرهم الله رواه مسلم وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقیموا الصفوف وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدی اخوانکم ولا تذروا فرجات الشیطان ومن وصل صفا وصله الله ومن قطعه قطعه الله رواه ابوداؤد وروی النسائی منه قوله ومن وصل صفا الی اخره وعن البراء بن عازب قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان الله وملائکته یصلون علی الذین یلون الصفوف الاولی وما من خطوة احب الی الله من خطوة یمشیها یصل بها صفا رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم خیارکم الینکم مناکب فی الصلاة رواه ابوداؤد

باب الموقف

عن عبد الله بن عباس قال بت فی بیت خالتی میمونة فقام رسول الله

صلی اللہ علیه وسلم يصلی فقمت عن يساره فاخذ بيدی من وراء ظهره فعدلنی كذلك من وراء ظهره الى الشق الايمن متفق عليه وعن سمرة بن جندب قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم اذا كنا ثلاثة ان يتقدمنا احدنا رواه الترمذی وعن جابر قال قام رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم ليصلی فجئت حتی قمت عن يساره فاخذ بيدی فادارنی حتی اقامنی عن يمينه ثم جاء جبار بن صخر فقام عن يسار رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم فاخذ بيدينا جميعا فدفعنا حتی اقامنا خلفه رواه مسلم وعن انس ان النبی صلی اللہ عليه وسلم صلی به وبامه او خالته قال فاقامنی عن يمينه واقام المرأة خلفنا رواه مسلم وعنه قال صليت انا ويتيم فی بيتنا خلف النبی صلی اللہ عليه وسلم وام سليم خلفنا رواه مسلم وعنه ان جدته مليكة دعت رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم لطعام صنعته فاكل منه ثم قال قوموا فلنصل بكم قال انس فقمت الی حصير لنا قد اسود من طول ما لبس فنضحته بالماء فقام عليه رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم وصففت عليه انا واليتيم وراءه والعجوز من ورائنا فصلی بنا ركعتين ثم انصرف رواه الترمذی وعنه انه كان هو ورسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم وامه وخالته فصلی رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم فجعل انسا عن يمينه وامه وخالته خلفهما رواه النسائی ويستفاد من هذه الاحاديث ان النساء اذا صلين مع الرجال يجوز ولكن يقمن فی اخر الصفوف كذا قال العلامة العينی وعن ابن مسعود رضی اللہ عنه اخروهن من حيث اخرهن اللہ رواه الطبرانی وعبد الرزاق وعن ابی مالك الاشعری قال الا احدثكم بصلاة رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم

قال اقام الصلاة وصف الرجال وصف خلفهم الغلمان ثم صلى بهم فذكر صلاته ثم قال هكذا صلاة قال عبد الاعلى لا احسبه الا قال امتي رواه ابو داؤد وعنه انه قال يا معشر الاشعريين اجتمعوا واجمعوا نساءكم وابناءكم حتى اريكم صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتمعوا واجمعوا ابناءهم ونساءهم ثم توضأ واراهم كيف يتوضأ ثم تقدم فصف الرجال في ادنى الصف وصف الولدان خلفهم وصف النساء خلف الصبيان رواه احمد في مسنده وفي رواية الحارث بن ابي امامة عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصفهم في الصلوة فيجعل الرجال قدام الغلمان والغلمان خلفهم والنساء خلف الغلمان وعن ابي مسعود الانصاري قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يمسح مناكبنا في الصلاة ويقول استووا ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم ليلني منكم اولوا الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم قال ابو مسعود فانتم اليوم اشد اختلافا رواه مسلم وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلني منكم اولوا الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثلاثا واياكم وهيشات الاسواق رواه مسلم وعن قيس بن عباد قال بينا انا في المسجد في الصف المقدم فجبذني رجل من خلفي جبذة فنحاني وقام مقامي فوالله ما عقلت صلاتي فلما انصرف اذا هو ابي بن كعب فقال يا فتى لا يسوءك الله ان هذا عهد من النبي صلى الله عليه وسلم الينا ان نليه ثم استقبل القبلة فقال هلك اهل العقد ورب الكعبة ثلاثا ثم قال والله ما عليهم آسى ولكن آسى على من اضلوا قلت يا ابا يعقوب ما تعني باهل العقد قال الامراء رواه النسائي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها

آخرها وخير صفوف النساء آخرها وشرها اولها رواه مسلم وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول قالوا يا رسول الله وعلى الثاني قال ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول قالوا يا رسول الله وعلى الثاني قال ان الله وملائكته يصلون على الصف الاول قالوا يا رسول الله وعلى الثاني قال وعلى الثاني وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم سوّوا صفوفكم وحاذوا بين مناكبكم ولينوا في ايدي اخوانكم وسدوا الخلل فان الشيطان يدخل فيما بينكم بمنزلة الحذف يعني اولاد الضأن الصغار رواه احمد وعن عائشة رضي الله عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وملائكته يصلون على ميامن الصفوف رواه ابوداؤد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم توسطوا الامام وسدوا الخلل رواه ابوداؤد وعن ابي بكرة انه انتهى الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو راكع فركع قبل ان يصل الى الصف ثم مشى الى الصف فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال زادك الله حرصا ولا تعد رواه البخاري وعن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اذا اتى احدكم الصلوٰة فلا يركع دون الصف حتى يأخذ مكانه من الصف رواه الطحاوي وعن عمار انه ام الناس بالمدائن وقام على دكان يصلي والناس اسفل منه فتقدم حذيفة فاخذ على يديه فاتبعه عمار حتى انزله حذيفة فلما فرغ عمار من صلاته قال له حذيفة الم تسمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا ام الرجل القوم فلا يقم في مقام ارفع من مقامهم او نحو ذلك فقال عمار لذلك اتبعتك حين اخذت على يدي رواه ابوداؤد وعن سهل بن سعد الساعدي انه سئل من اي شئ المنبر فقال هو من اثل الغابة

عمله فلان مولی فلانة لرسول الله صلی الله علیه وسلم وقام علیه رسول الله
صلی الله علیه وسلم حین عمل ووضع فاستقبل القبلة وکبر وقام الناس
خلفه فقرأ ورکع ورکع الناس خلفه ثم رفع رأسه ثم رجع القهقری فسجد علی الارض
ثم عاد الی المنبر ثم قرأ ثم رکع ثم رفع رأسه ثم رجع القهقری حتی سجد بالارض
هٰذا لفظ البخاری وفی المتفق علیه نحوه وقال فی اٰخره فلما فرغ اقبل علی الناس
فقال ایها الناس انما صنعت هٰذا لتأتموا بی ولتعلموا صلاتی **وعن** عائشة
قالت صلی رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حجرته والناس یأتمون به من
وراء الحجرة رواه ابوداؤد **وفی** المرقات المراد بالحجرة کما قالوه المحل الذی
اتخذه علیه السلام فی المسجد من حصیر حین اراد الاعتکاف لا حجرة
عائشة والا قالت حجرتی **وعن** عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم
کان له حصیر یبسطه بالنهار ویحتجره باللیل فثاب الیه ناس فصفوا
وراءه رواه البخاری **وعنها** قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
یصلی من اللیل فی حجرته وجدار الحجرة قصیر فرأی الناس شخص النبی
صلی الله علیه وسلم فقام اناس یصلون بصلاته رواه البخاری وفی الدر المختار
والحائل لا یمنع الاقتداء ان لم یشتبه حال امامه ولم یختلف المکان

باب الامامة

عن ابی موسی قال مرض النبی صلی الله علیه وسلم فاشتد مرضه
فقال مروا ابا بکر فلیصل بالناس قالت عائشة انه رجل رقیق اذا قام
مقامك لم یستطع ان یصلی بالناس قال مری ابا بکر فلیصل بالناس
فعادت فقال مری ابا بکر فلیصل بالناس فانکن صواحب یوسف فاتاه

الرسول یصلی بالناس فی حیوۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری ومسلم
قلت تبویب البخاری یدل علی ان الاحق بالامامۃ ھو الاعلم حیث قال باب
اھل العلم والفضل احق بالامامۃ وقال علماءنا یستدل لھذا الحدیث
علی تقدم الاعلم علی الاقرأ لان ابابکر کان اعلمھم وقدم علی ابی کان اقرأھم
دلیل الاول قول ابی سعید کان ابوبکر اعلمنا ودلیل الثانی قولہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقرأکم ابی وھذا اٰخر الامرین من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیکون المعول علیہ کذا فی فتح القدیر وجامع الاثار وفی روایۃ للحاکم
والدارقطنی فافقھھم فی الدین فان کانوا فی الفقہ سواء فاقرأھم للقراٰن
وفی روایۃ مسلم فاقدمھم ھجرۃ فان کانوا فی الھجرۃ سواء فاقدمھم سنا
ولایؤمن الرجل الرجل فی سلطانہ ولایقعد فی بیتہ علی تکرمتہ الا باذنہ
وفی روایۃ اخری لہ ولایؤمن الرجل الرجل فی اھلہ وعن ابی
عطیۃ العقیلی قال کان مالک بن الحویرث یأتینا الی مصلانا یتحدث
فحضرت الصلاۃ یوما قال ابوعطیۃ فقلنا لہ تقدم فصلہ قال لنا قدموا
رجلا منکم یصلی بکم وسأحدثکم لم لا اصلی بکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول من زار قوما فلایؤمھم ولیؤمھم رجل منھم رواہ ابوداؤد
والترمذی والنسائی الا انہ اقتصر علی لفظ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وعن ابن عباس قال لایؤم الغلام حتی یحتلم ولیؤذن لکم خیارکم
رواہ عبد الرزاق وفی روایۃ للاثرم عن ابن مسعود لایؤم الغلام الذی
لاتجب علیہ الحدود وفی البنایۃ قال الخطابی کان الحسن یضعف حدیث
عمرو بن سلمۃ وقال مرۃ دعہ لیس بشئ بین وقال ابوداؤد قیل لاحمد
حدیث عمرو قال لا ادری ما ھذا انما العجب انھم لم یجعلوا قول ابی بکر وعمر

وکبار الصحابة حجة واستدلوا بفعل صبی ست سنین ولا یعرف فرائض الوضوء والصلاة فکیف یتقدم فی الامامة ومنعه احوط فی الدین کذا فی المرقات وعن انس قال استخلف رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ابن ام مکتوم یؤم الناس وهو اعمی رواه ابوداؤد وروی سعید بن منصور نحوه عن غالب بن الهذیل قال دخلت مع سعید بن جبیر مسجدا فصلی معهم فاذا امامهم اعمی فجعلوا یلومونه فقال سعید من ثم کره[له] عمر بن الخطاب الامام اعمی والمؤذن اعمی وروی ابن ابی شیبة عن سعید بن جبیر وانس نحوه وعن ابن عمر قال لما قدم المهاجرون الاولون المدینة کان یؤمهم سالم مولی ابی حذیفة وفیهم عمر وابوسلمة بن عبد الاسد رواه البخاری وفی روایة عن ابراهیم قال لا بأس بأن یؤمهم الاعرابی والعبد وولد الزنا اذا قرأ القرآن رواه محمد فی الآثار وقال وبه نأخذ اذا کان فقیها عالما بامر الصلوٰة وهو قول ابی حنیفة وعن ابی امامة قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ثلاثة لا تجاوز صلاتهم اذانهم العبد الآبق حتی یرجع وامرأة باتت وزوجها علیها ساخط وامام قوم وهم له کارهون رواه الترمذی وعن ابن عمر قال قال رسول اللّٰه

له قوله کره عمر بن الخطاب الخ لان الاعمی لا یری النجاسة لیتحرز عنها وقد ینحرف عن القبلة وهو لا یشعر واذا تاملنا وجدنا سبب الکراهة فی الاعمی اخف من غیره ولذا لم یکره تقدیمه عند الائمة الثلاثة قاله الحلبی فی شرح منیة المصلی وقال العلامة العینی فی شرح کنز الدقائق لان الاعمی لا یتوقی النجاسة واذا کان لا یوازیه غیره فی الفضیلة فهو اولی وقد استخلف النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ابن ام مکتوم علی المدینة انتهی وقال الحلبی انما یکره تقدیم الاعمی اذا کان غیره افضل منه وقد ثبت ان النبی صلی اللّٰه

صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا تقبل منهم صلاتهم من تقدم قوما وهم له كارهون ورجل اتى الصلاة دبارا والدبار ان يأتيها بعد ان تفوته ورجل اعتبد محررة رواه ابوداؤد وابن ماجة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا ترفع لهم صلاتهم فوق رؤسهم شبرا رجل ام قوما وهم له كارهون وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط واخوان متصادمان رواه ابن ماجة وعن سلامة بنت الحر قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان من اشراط الساعة ان يتدافع اهل المسجد لا يجدون[1] اماما يصلي بهم رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة وفي رواية مسلم اذا كانوا ثلاثة فليؤمهم احدهم قال على القاري فيه اشارة الى جواز امامة المفضول انتهى وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الجهاد واجب عليكم مع كل امير برا كان اوفاجرا وان عمل الكبائر والصلوٰة[2] واجبة عليكم خلف كل مسلم برا كان اوفاجرا وان عمل الكبائر والصلوٰة واجبة على كل مسلم برا كان اوفاجرا وان عمل الكبائر

عليه وسلم استخلف ابن ام مكتوم يؤم الناس وهو اعمى رواه ابوداؤد ۱۲۔

[1] قوله لا يجدون اماما يصلي بهم قال على القاري ولذا اجاز المتأخرون من اصحابنا اخذ الاجرة على الامامة والاذان ونحوهما من تعليم القران بخلاف المتقدمين فانهم كانوا يحرمون الاجرة على العبادة ۱۲

[2] قوله والصلوٰة واجبة عليكم خلف كل مسلم الخ قال على القاري في امره بالصلوٰة خلف الفاجر مع ان الصلوٰة خلف الفاسق والمبتدع مكروهة عندنا دليل على وجوب الجماعة فتأمل ۱۲۔

رواه ابوداؤد وعن عبيد الله بن عدی بن الخيار انه دخل على عثمان وهو محصور فقال انك امام عامة ونزل بك ما ترى ويصلى لنا امام فتنة ونتحرج فقال الصلوة احسن ما يعمل الناس فاذا احسن الناس فاحسن معهم واذا اساؤا فاجتنب اساءتهم رواه البخاری۔

باب ماعلى الامام

عن انس قال ماصليت وراء امام قط اخف صلاة ولا اتم صلاة من النبی صلی الله عليه وسلم وان كان ليسمع بكاء الصبی فيخفف مخافة ان تفتن امه متفق عليه وعن ابی قتادة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم انی لادخل فی الصلاة وانا اريد اطالتها فاسمع بكاء الصبی فاتجوز فی صلاتی مما اعلم من شدة وجد امه من بكائه رواه البخاری وعن عثمان بن ابی العاص قال اٰخر ما عهد الیّ رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اممت قوما فاخف بهم الصلاة رواه مسلم وفی رواية له ان رسول الله صلی الله عليه وسلم قال له ام قومك قال قلت يارسول الله انی اجد فی نفسی شيأ قال ادنه فاجلسنی بين يديه ثم وضع كفه فی صدری بين ثديی ثم قال تحول فوضعها فی ظهری بين كتفی ثم قال ام قومك فمن ام قوما فليخفف فان فيهم الكبير وان فيهم المريض وان فيهم الضعيف وان فيهم ذا الحاجة فاذا صلی احدكم وحده فليصل كيف شاء وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا صلی احدكم للناس فليخفف فان فيهم السقيم والضعيف والكبير واذا صلی احدكم لنفسه فليطول ما شاء متفق عليه وعن قيس بن ابی حازم قال اخبرنی ابو مسعود ان رجلا قال والله يا رسول الله انی لأتأخر عن صلاة الغداة من اجل فلان

حما يطيل بنا فما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في موعظة اشد غضبا منه يومئذ ثم قال ان منكم منفرين فايكم ما صلى بالناس فليتجوز فان فيهم الضعيف والكبير وذا الحاجة متفق عليه وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللهم ارشد الائمة واغفر للمؤذنين رواه ابوداؤد والترمذى والشافعى وفى اخرى له بلفظ المصابيح وروى احمد مثله مرفوعا وهذا اسند صحيح وفى البناية بيانه انه لم يرد انه ضامن لنفسه لان كل مصل ضامن بصلاة نفسه فتعين ان يكون الامام ضامنا للقوم ولا يجوز ان يكون ضامنا للقوم وجوبا واداء لانه غيرمراد بالاجماع فتعين[1] ان يكون صحة وفسادا وعن عثمان بن ابى

---

[1] قوله فتعين الخ قال الطحاوى واما حكمه من طريق النظر فانا قد رأينا صلوة المأمومين مضمنة بصلاة امامهم بصحتها وفسادها يوجب ذلك النظر الصحيح من ذلك انا رأينا الامام اذا سها وجب على من خلفه لسهوه ماوجب عليه ولو سهوا هم ولم يسه هو لم يجب عليهم مايجب على الامام اذا سها فلما ثبت ان المأمومين يجب عليهم حكم السهو لسهو الامام وينتفى عنهم حكم السهو بانتفائه عن الامام ثبت ان حكمهم فى صلاتهم حكم الامام فى صلاته وكان صلاتهم مضمنة بصلاته ولما كانت صلاتهم مضمنة بصلاته لم يجز ان يكون صلاتهم خلاف صلاته وايضا مايدل عليه النظر انهم اجمعوا ان رجلا لو صلى خلف جنب وهو يعلم بذلك ان صلاته باطلة وجعلوا صلاته مضمنة بصلاة الامام فلما كان ذلك كذلك اذا كان يعلم بفساد صلوة امامه كان كذلك فى النظر اذا كان لا يعلم بها الاترى ان المأموم لو صلى وهو جنب وهو يعلم اولا يعلم كانت صلاته باطلة فكان مايفسد صلاته فى حال

ان علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ قال فی الرجل یصلی بالقوم جنبا قال یعید ویعیدون رواہ محمد فی الآثار وعن ابی جعفر ان علیا رضی اللہ عنہ صلی بالناس وھو جنب او محدث علی غیر وضوء فاعاد وامرھم ان یعیدوا رواہ عبد الرزاق وعن ابی امامۃ قال صلی عمر رضی اللہ عنہ بالناس وھو جنب فاعاد ولم یعد الناس فقال لہ علی قد کان ینبغی من صلی معک ان یعیدوا قال فرجعوا الی قول علی رضی اللہ عنہ رواہ عبد الرزاق وعن طاؤس ومجاھد فی امام صلی بقوم وھو علی غیر وضوء قالا یعیدون الصلاۃ جمیعا رواہ الطحاوی۔

باب ما على المأموم من المتابعة و حکم المسبوق

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تبادروا الامام اذا کبر فکبروا واذا قال ولا الضالین فقولوا آمین واذا رکع فارکعوا واذا قال سمع اللہ لمن حمدہ فقولوا اللھم ربنا لک الحمد متفق علیہ الا ان البخاری لم یذکر واذا قال ولا الضالین وقال علی القاری مذھبنا ان المتابعۃ بطریق المواصلۃ واجبۃ والفاء التعقیبیۃ تشیر الیہ وعن انس قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فلما قضی صلاتہ اقبل

علمہ بہ ھو الذی یفسد صلاتہ فی حال جھلہ بہ وکان علمہ بفساد صلاۃ امامہ تفسد بہ صلاتہ فالنظر علی ذلک ان یکون کذلک جھلہ بفساد صلاۃ امامہ ۱۲۔

علينا بوجهه فقال ايها الناس انى امامكم فلا تسبقونى بالركوع ولا بالسجود ولا بالقيام ولا بالانصراف فانى اراكم امامى ومن خلفى رواه مسلم وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما يخشى الذى يرفع رأسه قبل الامام ان يحول الله رأسه رأس حمار متفق عليه وعنه انه قال الذى يرفع رأسه ويخفضه قبل الامام فانما ناصيته بيد الشيطان رواه مالك وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ركب فرسا فصرع عنه فجحش شقه الايمن فصلى صلاة من الصلوات وهو قاعد فصلينا وراءه قعودا فلما انصرف قال انما جعل الامام ليؤتم به فاذا صلى قائما فصلوا قياما واذا ركع فاركعوا واذا رفع فارفعوا واذا قال سمع الله لمن حمده فقولوا ربنا لك الحمد واذا صلى جالسا فصلوا جلوسا اجمعون قال الحميدى قوله اذا صلى جالسا فصلوا جلوسا هو فى مرضه القديم ثم صلى بعد ذلك النبى صلى الله عليه وسلم جالسا والناس خلفه قيام لم يأمرهم بالقعود وانما يؤخذ بالآخر فالآخر من فعل النبى صلى الله عليه وسلم هذا لفظ البخارى واتفق مسلم الى اجمعون وزاد فى رواية فلا تختلفوا عليه واذا سجد فاسجدوا وعن عائشة رضى الله عنها قالت لما ثقل رسول الله صلى الله عليه وسلم جاء بلال يؤذنه بالصلاة فقال مروا ابا بكر ان يصلى بالناس فصلى ابوبكر تلك الايام ثم ان النبى صلى الله عليه وسلم وجد فى نفسه خفة فقام يهادى بين رجلين ورجلاه تخطان فى الارض حتى دخل المسجد فلما سمع ابوبكر حسه ذهب يتأخر فاومأ اليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا يتأخر فجاء حتى جلس عن يسار ابى بكر فكان ابوبكر يصلى قائما وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى قاعدا يقتدى ابوبكر بصلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم والناس يقتدون بصلاة

ابی بکر متفق علیه وفی روایة لهما یسمع ابوبکر الناس التکبیر وعن علی ومعاذ
ابن جبل رضی الله عنهما قالا قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتی احدکم
الصلاة والامام علی حال فلیصنع کما یصنع الامام رواه الترمذی وقال هذا حدیث
غریب وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جئتم
الی الصلاة ونحن سجود فاسجدوا ولا تعدوه شیأً ومن ادرك رکعة فقد ادرك
الصلاة رواه ابوداؤد وعنه انه کان یقول من ادرك الرکعة فقد ادرك
السجدة ومن فاتته قراءة ام القرآن فقد فاته خیر کثیر رواه مالك وعن
انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صلی لله اربعین یوماً فی جماعة
یدرك التکبیرة الاولی کتب له براءتان براءة من النار وبراءة من النفاق
رواه الترمذی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
من توضأ فاحسن وضوءه ثم راح فوجد الناس قد صلوا اعطاه الله مثل اجر
من صلاها وحضرها لا ینقص ذلك من اجورهم شیأً رواه ابوداؤد والنسائی
وعن ابی سعید الخدری قال جاء رجل وقد صلی رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقال الا رجل یتصدق علی هذا فیصلی معه فقام رجل فصلی معه رواه
الترمذی وابوداؤد وروی الطبرانی فی الکبیر والاوسط عن ابی بکرة
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اقبل من نواحی المدینة یرید الصلوٰة فوجد
الناس قد صلوا فمال الی منزله فجمع[1] اهله فصلی بهم وقال الهیثمی رجاله

[1] قوله فجمع اهله فصلی بهم قال فی رد المحتار یکره تحریما تکرار الجماعة فی مسجد محلة باذان
واقامة الا اذا صلی بهما فیه اولا غیر اهله او اهله لکن بمخافتة الاذان ولو کرر اهله
بدونهما او کان مسجد طریق جاز اجماعا کما فی مسجد لیس له امام ولامؤذن ویصلی الناس

ثقات وقال علماءنا ولو جاز تكرار الجماعة فی المسجد لما اختار الصلاة فی بيته
على الجماعة فی المسجد کذا فی رد المحتار وعن الاسود بن يزيد التابعی انه
كان اذا فاتته الجماعة فی مسجد قومه ذهب الى مسجد اخر رواه ابن ابی شيبة
باسناد صحيح ورواه البخاری تعليقا وما ورد من قوله عليه السلام من يتصدق
لايدل على جواز التكرار المتكلم فيه وهو اقتداء المفترض بالمفترض اذ الثابت
به اقتداء المتنفل بالمفترض ولا يحكم بكراهته بل ورد فی جوازه حديث اخر

فيه فوجا فوجا فان الافضل ان يصلی كل فريق باذان واقامة على حدة كما فی امالی قاضی خان
اه ونحوه فی الدرر والمراد بمسجد المحلة ماله امام وجماعة معلومون كما فی الدرر وغيرها قال
فی المنبع والتقييد بالمسجد المختص بالمحلة احتراز من الشارع وبالاذان الثانی احتراز
عما اذا صلی فی مسجد المحلة جماعة بغير اذان حيث يباح اجماعا اه ثم قال فی الاستدلال
على الامام الشافعی النافی للكراهة ما نصه ولنا هذا الحديث ولو جاز تكرار الجماعة
لما اختار الصلوة فی بيته على الجماعة فی المسجد ولان فی الاطلاق هكذا تقليل الجماعة
معنى فانهم لايجتمعون اذا علموا انها لاتفوتهم واما مسجد الشارع فالناس فيه سواء
لا اختصاص له بفريق دون فريق اه ومثله فی البدائع وغيرها ومقتضى هذا
الاستدلال كراهة التكرار فی مسجد المحلة ولو بدون اذان ويؤيده ما فی الظهيرية
لو دخل جماعة المسجد بعد ما صلی فيه اهله يصلون وحدانا وهو ظاهر الرواية
اه وهذا مخالف لحكاية الاجماع المارة وقد منا فی باب الاذان عن اخر شرح المنية
عن ابی يوسف انه اذا لم تكن الجماعة على الهيئة الاولى لاتكره والاتكره وهو الصحيح
وبالعدول عن المحراب تختلف الهيئة كذا فی البزازية وفی التتارخانية عن الولوالجية
وبه نأخذ تم كلام رد المحتار مختصرا ۱۲۔

من قوله عليه السلام اذا صليتما في رحالكما ثم اتيتما صلوٰة قوم فصليا معهم واجعلا صلوٰتكما معهم سبحة كما هو ظاهر وما رواه البخاري تعليقا عن انس محمول على مسجد الطريق او نحوه مما نقل فيه انه اذن واقام وهو مكروه عند العامة كذا يفهم من المرقات وغيره۔

باب من صلى صلاة مرتين

عن سليم رجل من بني سلمة انه اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يارسول الله ان معاذ بن جبل يأتينا بعد ما ننام ونكون في اعمالنا بالنهار فينادي بالصلاة فنخرج اليه فيطوّل علينا فقال له صلى الله عليه وسلم يا معاذ لاتكن فتانا اما ان تصلي معي واما ان تخفف على قومك رواه احمد والطحاوي وقال الامام ابن الهمام فشرع له احد الامرين الصلاة معه ولا يصلي بقومه او الصلاة بقومه على وجه التخفيف ولا يصلي معه هذا حقيقة اللفظ افاد منعه من الامامة اذا صلى معه صلى الله عليه وسلم ولا تمنع امامته بالاتفاق فعلم انه منعه من الفرض انتهى وقال العلامة العيني وبه قال الزهري والحسن البصري وسعيد بن المسيب والنخعي وابو قلابة ويحيى بن سعيد الانصاري ومجاهد وطاؤس واجاب الطحاوي عن حديث معاذ الذي يدل على صحة اقتداء المفترض بالمتنفل بانه منسوخ ويستدل على ذلك بوجه حسن وذلك ان اسلام معاذ متقدم وقد صلى النبي صلى الله عليه وسلم بعد سنين من الهجرة صلاة الخوف غير مرة من وجه وقع فيه مخالفة ظاهرة بالافعال المناقضة للصلاة فيقال لو جازت صلاة المفترض خلف المتنفل لامكن ايقاع الصلاة مرتين على وجه

لا تقع فيها المنافاة والمفسدات فی غیر هذه الحالة وحیث صلیت علی هذا الوجه
مع امکان دفع المفسدات علی تقدیر جواز اقتداء المفترض بالمتنفل دل علی انه
لا یجوز ذلک کذا فی عمدة القاری وعن الاسود بن جابر عن ابیه ان رجلین
صلیا الظهر فی بیوتهما علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم وهما یریان ان الناس
قد صلوا ثم اتیا المسجد فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الصلاة فقعدا
فی ناحیة المسجد وهما یریان ان الصلاة لا تحل لهما فلما انصرف النبی صلی الله
علیه وسلم رآهما فارسل الیهما فجیئ بهما وفرائصهما ترعد مخافة ان یکون
قد حدث فی امرهما شئ فسألهما فاخبراه الخبر فقال اذا فعلتما ذلک فصلیا مع
الناس واجعلا الاولی هی الفریضة رواه امامنا ابو حنیفة وفی روایة محمد واجعلا
الاولی فریضة وهذه نافلة وفی روایة للبیهقی اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما
الامام فصلیا معه فتکون لکما نافلة والتی فی رحالکما فریضة وفی روایة الترمذی
وابی داؤد والنسائی فقال ما منعکما ان تصلیا معنا فقالا یا رسول الله انا کنا
قد صلینا فی رحالنا قال فلا تفعلا اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما مسجد جماعة
فصلیا معهم فانها لکما نافلة وعن بسر بن محجن عن ابیه انه کان فی مجلس
مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذن بالصلوٰة فقام رسول الله صلی الله
علیه وسلم فصلی ورجع ومحجن فی مجلسه فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما منعک ان تصلی مع الناس الست برجل مسلم فقال بلی یا رسول الله ولکنی
کنت قد صلیت فی اهلی فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جئت المسجد
وکنت قد صلیت فاقیمت الصلاة فصل مع الناس وان کنت قد صلیت رواه
مالک والنسائی وعن رجل من اسد بن خزیمة انه سأل ابا ایوب الانصاری
قال یصلی احدنا فی منزله الصلوٰة ثم یأتی المسجد وتقام الصلاة فاصلی معهم فاجد

فی نفسی شیأ من ذٰلک فقال ابو ایوب سألنا عن ذٰلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فذلک لہ سھم جمع رواہ مالک وابوداؤد **وعن** سلیمان مولی میمونۃ قال اتینا ابن عمر علی البلاط وھم یصلون فقلت الا تصلی معھم قال قد صلیت وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تصلوا صلاۃ فی یوم مرتین رواہ احمد وابوداؤد والنسائی **وفی** التعلیق الممجد معناہ لا تصلوا علی وجہ الافتراض بان تجعلوا کلتیھما فریضۃ بل الاولی فریضۃ والثانیۃ نافلۃ انتہی **وعن** نافع قال ان عبد اللہ بن عمر کان یقول من صلی المغرب او الصبح ثم ادرکھما مع الامام فلا یعد لھما رواہ مالک **وعن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا صلیت فی اھلک ثم ادرکت الصلوٰۃ فصلھا الا الفجر والمغرب رواہ الدارقطنی **وقال** الشیخ ابن الھمام قال عبد الحق تفرد برفعہ سھل بن صالح الانطاکی وکان ثقۃ واذا کان کذلک فلا یضر وقف من وقفہ لان زیادۃ الثقۃ مقبولۃ انتہی **وعن** ابن عمر قال ان کنت قد صلیت فی اھلک ثم ادرکت الصلوٰۃ فی المسجد مع الامام فصل معہ غیر صلوٰۃ الصبح والمغرب فانھما لا یصلیان مرتین رواہ عبد الرزاق **وعن** ناعم بن اجیل مولی ام سلمۃ قال کنت ادخل المسجد لصلوٰۃ المغرب فاری رجالا من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلوسا فی اٰخر المسجد والناس یصلون فیہ قد صلوا فی بیوتھم رواہ الطحاوی وقال فھؤلاء من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کانوا لا یصلون المغرب فی المسجد لما کانوا قد صلوھا فی بیوتھم ولا ینکر ذلک علیھم غیرھم من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایضاً فذلک دلیل عندنا علی نسخ ما قد کان تقدمہ من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لانہ لا یجوز ان یکون مثل ذٰلک من قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ذھب

عليهم جميعا حتى يكونوا على خلافه ولكن كان ذلك منهم لما قد ثبت عندهم فيه من نسخ ذلك القول انتهى۔

باب السنن وفضائلها

وقول الله عز وجل فسبحه وادبار السجود وقوله فسبحه وادبار النجوم۔

عن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في يوم وليلة ثنتى عشرة ركعة بنى له بيت فى الجنة اربعا قبل الظهر وركعتين بعدها وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلاة الفجر رواه الترمذى وفى رواية لمسلم انها قالت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد مسلم يصلى لله كل يوم ثنتى عشرة ركعة تطوعا غير فريضة الا بنى الله له بيتا فى الجنة او الا بنى له بيت فى الجنة وعن عبدالله بن شقيق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلى[1] فى بيتى قبل الظهر اربعا ثم يخرج فيصلى بالناس ثم يدخل فيصلى ركعتين وكان يصلى بالناس المغرب ثم يدخل فيصلى ركعتين ثم يصلى بالناس العشاء ويدخل بيتى فيصلى ركعتين وكان يصلى من الليل تسع ركعات فيهن الوتر وكان يصلى ليلا طويلا قائما وليلا طويلا قاعدا وكان اذا قرأ وهو قائم ركع وسجد وهو قائم وكان اذا قرأ قاعدا ركع وسجد وهو قاعد وكان اذا طلع الفجر صلى ركعتين رواه مسلم وزاد ابوداؤد ثم يخرج

---

[1] قوله كان يصلى فى بيتى قال فى الدر المختار والافضل فى النفل غير التراويح المنزل الا لخوف شغل عنها والاصح افضلية ما كان اخشع واخلص ۱۲۔

فیصلی بالناس صلاۃ الفجر وفی روایۃ الترمذی عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر مایکون ثلاثین او اربعین ایۃ قام فقرأ وھو قائم ثم رکع وسجد ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادبار النجوم الرکعتان قبل الفجر وادبار السجود الرکعتان بعد المغرب رواہ الترمذی وعن ام حبیبۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حافظ علی اربع رکعات قبل الظھر واربع بعدھا حرمہ اللہ علی النار رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وعن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اربع قبل الظھر بعد الزوال تحسب بمثلھن فی صلاۃ السحر ومامن شئی الا وھو یسبح اللہ تلک الساعۃ ثم قرأ یتفیؤا ظللہ عن الیمین والشمائل سجدا للہ وھم داخرون رواہ الترمذی والبیھقی فی شعب الایمان وعن عبد اللہ بن السائب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی اربعا بعد ان تزول الشمس قبل الظھر وقال انھا ساعۃ تفتح فیھا ابواب السماء فاحب ان یصعد لی فیھا عمل صالح رواہ الترمذی وعن عائشۃ رضی اللہ عنھا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لایدع اربعا قبل الظھر ورکعتین قبل الغداۃ رواہ البخاری وعن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع قبل الظھر لیس فیھن تسلیم تفتح لھن ابواب السماء رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرکع قبل الجمعۃ اربعا لایفصل فی شئی منھن رواہ ابن ماجۃ والطبرانی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم بعد الجمعۃ فصلوا اربعا رواہ مسلم وفی اخری لہ قال اذا صلی احدکم الجمعۃ فلیصل

بعدها اربعا وروى ابن ماجة والترمذى نحوه وعن ابى عبد الرحمن قال
علم ابن مسعود الناس ان يصلوا بعد الجمعة اربعا فلما جاء على بن ابى طالب علمهم
ان يصلوا ستا رواه الطحاوى وسعيد بن منصور وعن على انه قال من
كان مصليا بعد الجمعة فليصل ستا رواه الطحاوى وروى ابوداؤد عن ابن
عمر نحوه وفى رواية الترمذى قال رأيت ابن عمر صلى بعد الجمعة ركعتين ثم
صلى بعد ذلك اربعا قال الطحاوى قال ابو يوسف احب الى ان يبدأ بالاربع
ثم يثنى بالركعتين لانه هو ابعد من ان يكون قد صلى بعد الجمعة مثلها على
ما قد نهى عنه فان عمر كان يكره ان يصلى بعد صلاة الجمعة مثلها انتهى و
قال على القارى ان تقديم الاربع اولى وذلك لان الاربع سنة بلا خلاف
فى المذهب انتهى وعن عمر و بن عطاء قال ان نافع بن جبير ارسله الى
السائب يسأله عن شئ رآه منه معاوية فى الصلاة فقال نعم صليت معه
الجمعة فى مقصورة فلما سلم الامام قمت فى مقامى فصليت فلما دخل ارسل
الى فقال لا تعد لما فعلت اذا صليت الجمعة فلا تصلها بصلاة حتى تكلم
او تخرج فان رسول الله صلى الله عليه وسلم امرنا بذلك ان لا توصل بصلاة
حتى نتكلم او نخرج رواه مسلم وفى رواية ابى داؤد عن عطاء قال كان ابن عمر
اذا صلى الجمعة بمكة تقدم فصلى ركعتين ثم يتقدم فيصلى اربعا وعن
كعب بن عجرة قال ان النبى صلى الله عليه وسلم اتى مسجد بنى عبد الاشهل
فصلى فيه المغرب فلما قضوا صلاتهم رآهم يسبحون بعدها فقال هذه صلاة
البيوت رواه ابوداؤد وفى رواية الترمذى والنسائى قام الناس يتنفلون
فقال النبى صلى الله عليه وسلم عليكم بهذه الصلاة فى البيوت وعن
ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم رحم الله امرأ صلى قبل العصر

اربعا رواہ احمد والترمذی وابوداؤد وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر اربع رکعات یفصل بینہن بالتسلیم علی الملائکۃ المقربین ومن تبعہم من المسلمین والمؤمنین رواہ الترمذی وقال واختار اسحاق بن ابراھیم ان لا یفصل فی الاربع قبل العصر واحتج بہذا الحدیث وقال معنی قولہ انہ یفصل بینہن بالتسلیم یعنی التشہد انتہی وقال البغوی المراد بالتسلیم التشہد دون السلام ای وسمی تسلیما علی من ذکر لاشتمالہ علیہ وکذا قالہ ابن الملک قال الطیبی ویؤیدہ حدیث عبد اللہ بن مسعود کنا اذا صلینا قلنا السلام علی اللہ قبل عبادہ السلام علی جبریل وکان ذلک فی التشہد کذا فی المرقات وعن علی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی قبل العصر رکعتین رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال انما صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الرکعتین بعد العصر لانہ اتاہ مال فشغلہ عن الرکعتین بعد الظہر فصلاھما بعد العصر ثم لم یعد رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن وفی روایۃ للدارقطنی ولم ارہ عاد لھما وعن ابی سعید الخدری انہ قال امرنی عمر بن الخطاب ان اضرب من کان یصلی بعد العصر الرکعتین بالدرۃ رواہ الطحاوی وروی مسلم ومالک نحوہ وعن جابر قال سألنا نساء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رأیتن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی الرکعتین قبل المغرب فقلن لا غیر ام سلمۃ قالت صلاھا عندی مرۃ فسألتہ ما ھذہ الصلاۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم نسیت الرکعتین قبل العصر فصلیتہما الآن رواہ الطبرانی واسنادہ حسن وعن حیان بن عبید اللہ بن بریدۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل اذانین صلوٰۃ الا المغرب رواہ البزار واسنادہ حسن وعن طاؤس

قال سئل ابن عمر عن الرکعتین قبل المغرب فقال ما رأیت احدا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلیہما وساق الحدیث رواہ ابوداؤد وعن حماد قال سألت ابراھیم عن الصلوٰۃ قبل المغرب فنہانی عنہا وقال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر لم یصلوھا رواہ محمد فی الآثار ورجالہ ثقات مع ارسالہ وعن منصور عن ابیہ قال ما صلی ابوبکر ولا عمر ولا عثمان الرکعتین قبل المغرب رواہ عبد الرزاق ومسدد وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب ست رکعات لم یتکلم فیما بینہن بسوء عدلن لہ بعبادۃ ثنتی عشرۃ سنۃ رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب لا نعرفہ الا من حدیث عمر بن ابی خثعم وسمعت محمد بن اسماعیل یقول ھو منکر الحدیث وضعفہ جدا وعن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی بعد المغرب عشرین رکعۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ رواہ الترمذی وعن مکحول یبلغ بہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی بعد المغرب قبل ان یتکلم رکعتین وفی روایۃ اربع رکعات رفعت صلاتہ فی علیین مرسلا وعن حذیفۃ نحوہ وزاد فکان یقول عجلوا الرکعتین بعد المغرب فانہما ترفعان مع المکتوبۃ رواھما رزین وروی البیہقی الزیادۃ عنہ نحوھا فی شعب الایمان وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطیل القراءۃ فی الرکعتین بعد المغرب حتی یتفرق اھل المسجد رواہ ابوداؤد وعن عائشۃ قالت ما صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العشاء قط فدخل علی الا صلی اربع رکعات او ست رکعات رواہ ابوداؤد وعنہا رضی اللہ عنہا قالت لم یکن النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شیء من النوافل

اشد[1] تعاهدا منه علی رکعتی الفجر متفق علیه وعنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیها رواه مسلم۔

باب صلاة اللیل

وقول الله عز وجل ومن اللیل فتهجد به نافلة لك وقوله قم اللیل الا قلیلا وقوله فاقرءوا ما تیسر من القرآن عن عائشة رضی الله عنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم یصلی فیما بین ان یفرغ من صلاة العشاء الی الفجر احدی عشرة رکعة یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلثا فیسجد[2] السجدة من ذلك قدر ما یقرء احدکم خمسین آیة قبل ان یرفع رأسه فاذا سکت المؤذن من صلاة الفجر وتبین له الفجر قام فرکع رکعتین خفیفتین فان کنت مستیقظة حدثنی والا اضطجع علی شقه الایمن حتی یأتیه المؤذن للاقامة فیخرج متفق[3] علیه وفی روایة للبخاری ثم اوتر ثم اضطجع حتی جاءه المؤذن فقام

---

[1] قوله اشد تعاهدا الخ والسنن آکدها سنة الفجر اتفاقا ثم الاربع قبل الظهر فی الاصح لحدیث من ترکها لم تنله شفاعتی ثم الکل سواء وقیل بوجوبها فلا تجوز صلاتها قاعدا ولا راکبا اتفاقا قاله فی الدر المختار ۱۲

[2] قوله فیسجد قال علی القاری والظاهر ان الفاء لتفصیل المجمل یعنی فیسجد کل واحدة من سجدات تلك الرکعات طویلة ۱۲

[3] قوله متفق علیه ای مجموع الحدیث وان لم یکن بهذا السیاق فی حدیث واحد لکن الحدیث مشکات الذی نقله صاحب المشکات اول هذا الباب ۱۲

فصلی رکعتین ثم خرج فصلی الصبح وفی روایة ابی داؤد ثم اضطجع حتی یأتیه المؤذن فیؤذنه بصلاة الصبح فیصلی رکعتین خفیفتین ثم یخرج الی الصلاة وعنها قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا صلی رکعتی الفجر فان کانت له الیّ حاجة کلمنی[1] والّا خرج الی الصلاة رواه الترمذی وقال هذا حدیث حسن صحیح قال العلامة العینی فهذه الاحادیث تدل علی انه تارة یضطجع قبل السنة وتارة بعدها وتارة لا یضطجع قلت فهی الضجعة للاستراحة لا للتشریع وعن عبد الله بن عمر انه رأی رجلا رکع رکعتی الفجر ثم اضطجع فقال ابن عمر ما شأنه فقال نافع فقلت یفصل بین صلاته قال ابن عمر وای فصل افضل من السلام رواه محمد وقال وبقول ابن عمر نأخذ وهو قول ابی حنیفة رحمه الله واسناده صحیح وعن ابن مسعود قال ما بال الرجل اذا صلی الرکعتین یتمعک کما یتمعک الدابة والحمار اذا سلم فقد فصل رواه ابن ابی شیبة وعن ابی الصدیق الناجی قال رأی ابن عمر قوما اضطجعوا بعد رکعتی الفجر فارسل الیهم فنهاهم فقالوا نرید بذلک السنة فقال ابن عمر ارجع الیهم فاخبرهم انها بدعة رواه ابن ابی شیبة وعن ابراهیم النخعی قال هی ضجعة الشیطان رواه ابن ابی شیبة وعن حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف قال ان رجلا من اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال قلت وانا فی سفر مع رسول الله صلی الله علیه وسلم والله لارقبن رسول الله صلی الله علیه

---

[1] قوله کلمنی قال علی القاری کلامه علیه السلام لا شک انه من کلام الآخرة وما کلام الدنیا فلا شک انه خلاف الاولی وانما فصلهما بین الصلاتین لان الحکمة فی وضع السنة ان یتهیأ لکمال الحالة وطرد الغفلة فیدخل فی الفریضة علی کمال الحضور واللذة ۱۲

وسلم للصلوٰة حتى ارى فعله فلما صلى صلوٰة العشاء وهي العتمة اضطجع هويا من الليل ثم استيقظ فنظر في الافق فقال ربنا ما خلقت هذا باطلا حتى بلغ الى انك لا تخلف الميعاد ثم اهوى رسول الله صلى الله عليه وسلم الى فراشه فاستل منه سواكا ثم افرغ في قدح من اداوة عنده ماء فاستن ثم قام فصلى حتى قلت قد صلى قدر ما نام ثم اضطجع حتى قلت قد نام قدر ما صلى ثم استيقظ ففعل كما فعل اول مرة وقال مثل ما قال ففعل رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث مرات قبل الفجر رواه النسائي **وعن** عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل ثلاث عشرة ركعة منها الوتر وركعتا الفجر رواه مسلم **وعن** مسروق قال سألت عائشة عن صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقالت سبع وتسع واحدى عشرة ركعة سوى ركعتي الفجر رواه البخاري **وعن** كريب مولى ابن عباس انه قال سألت ابن عباس كيف كانت صلاة رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل قال بتُّ عنده ليلة وهو عند ميمونة فنام حتى اذا ذهب ثلث الليل اونصفه استيقظ فقام الى شنٍّ فيه ماء فتوضأ وتوضأت معه ثم قام فقمت الى جنبه على يساره فجعلني على يمينه ثم وضع يده على رأسي كانه يمس اُذني كانه يوقظني فصلى ركعتين خفيفتين قلت قرأ فيهما بام القران في كل ركعة ثم سلّم ثم صلى حتى صلى احدى عشرة ركعة بالوتر ثم نام فاتاه بلال فقال الصلاة يا رسول الله فقام فركع ركعتين ثم صلى للناس رواه ابوداؤد۔

وعن ابن عباس انه رقد عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستيقظ فتسوّك وتوضأ وهو يقول ان في خلق السموات والارض حتى ختم السورة ثم قام فصلى ركعتين اطال فيهما القيام والركوع والسجود ثم انصرف فنام حتى

نفخ ثم فعل ذلك ثلاث مرات ست رکعات کل ذلك یستاك و یتوضأ و یقرء
هٰؤلاء الآیات ثم اوتر بثلاث رواه مسلم وفی روایة لابی داؤد ثم اوتر فاتاه بلال
فاذنه بالصلاة حین طلع الفجر فصلی رکعتی الفجر ثم خرج الی الصلوٰة وفی
روایة للبخاری و مسلم وکان فی دعائه اللهم اجعل فی قلبی نورا وفی بصری نورا وفی
سمعی نورا وعن یمینی نورا وعن یساری نورا وفوقی نورا وتحتی نورا وامامی نورا
وخلفی نورا واجعل لی نورا وزاد بعضهم وفی لسانی نورا وذکر وعصبی
ولحمی ودمی وشعری وبشری وفی روایة لهما واجعل فی نفسی نورا واعظم
لی نورا وفی اخری لمسلم اللهم اعطنی نورا وعن زید بن خالد الجهنی
انه قال لارمقن صلاة رسول الله صلی الله علیه وسلم اللیلة فصلی رکعتین[1]
خفیفتین ثم صلی رکعتین طویلتین طویلتین طویلتین ثم صلی رکعتین
وهما دون اللتین قبلهما ثم صلی رکعتین وهما دون اللتین قبلهما ثم صلی رکعتین
وهما دون اللتین قبلهما ثم اوتر فذلك ثلاث[2] عشرة رکعة رواه مسلم وعن

---

[1] قوله رکعتین خفیفتین المراد بالرکعتین الخفیفتین رکعتا الوضوء ویستحب فیهما التخفیف
ورد الروایات تخفیفهما قولا وفعلا کذا یفهم من الازهار ۱۲

[2] قوله فذلك ثلاث عشرة رکعة وفی المبسوط ان منتهی تهجده صلی الله علیه وسلم ثمان
رکعات واقله رکعتان فانه قال روی انه صلی الله علیه وسلم کان یصلی من اللیل خمس رکعات
سبع رکعات تسع رکعات احدی عشرة رکعة ثلاث عشرة رکعة فالذی قال خمس رکعات
رکعتان صلاة اللیل وثلاث وتر والذی قال سبع رکعات اربع صلاة اللیل وثلاث
وتر والذی قال تسع ست وثلاث والذی قال احدی عشرة ثمان وثلاث والذی قال
ثلاث عشرة ثمان صلاة اللیل وثلاث وتر ورکعتان سنة الفجر کذا فی فتح القدیر ۱۲۔

عائشة قالت كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا قام من الليل يصلي افتتح صلاته بركعتين خفيفتين رواه مسلم وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا قام احدكم من الليل فليفتتح الصلاة بركعتين خفيفتين رواه مسلم وعن عبد الله بن مسعود قال لقد عرفت النظائر التي كان النبي صلى الله عليه وسلم يقرن بينهن فذكر عشرين سورة من اول المفصل على تأليف ابن مسعود سورتين في ركعة اخرهن حٰمٓ الدخان وعم يتسآءلون متفق عليه وفي رواية لمسلم عن شقيق قال جاء رجل من بني بجيلة يقال له نهيك بن سنان الى عبد الله فقال انى اقرأ المفصل في كل ركعة فقال عبد الله هذًّا كهذ الشعر لقد علمت النظائر التي كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بهن سورتين[له] في كل ركعة وعن حذيفة انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم يصلي من الليل وكان يقول الله اكبر ثلاثا ذو الملكوت والجبروت والكبرياء والعظمة ثم استفتح فقرأ البقرة ثم ركع فكان ركوعه نحوا من قيامه فكان يقول في ركوعه سبحان ربي العظيم ثم رفع رأسه من الركوع فكان قيامه نحوا من ركوعه يقول لربي الحمد ثم سجد فكان سجوده نحوا من قيامه فكان يقول في سجوده سبحان ربي الاعلى ثم رفع رأسه من السجود وكان يقعد في ما بين السجدتين نحوا من سجوده وكان يقول رب اغفرلي رب اغفرلي فصلى اربع ركعات

[له] قوله سورتين في كل ركعة قال عياض وهذا موافق لرواية عائشة ان قيامه صلى الله عليه وسلم كان احدى عشرة ركعة بالوتر وان هذا قدر قراءته غالبا وتطويله بسبب التدبر وتطويل الاركان وقراءته البقرة والنساء نادر وانكار ابن مسعود على الرجل ليحضه على التأمل لا انه لايجوز قراءة المفصل في ركعة كذا في المرقات ۱۲۔

قرأ فیھن البقرۃ وآل عمران والنسآء والمائدۃ او الانعام شک شعبۃ رواہ ابوداؤد وعن عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام بعشر ایات لم یکتب من الغافلین ومن قام بمائۃ ایۃ کتب من القانتین ومن قام بالف ایۃ کتب من المقنطرین رواہ ابوداؤد وعن ابی ذر قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اصبح بایۃ والایۃ ان تعذبھم فانھم عبادک وان تغفرلھم فانک انت العزیز الحکیم رواہ النسائی وابن ماجۃ وعن یعلی بن مملک انہ سأل ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قرآءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وصلاتہ فقالت ومالکم وصلاتہ کان یصلی ثم ینام قدر ما صلی ثم یصلی قدر ما نام ثم ینام قدر ما صلی حتی یصبح ثم نعتت قراءتہ فاذا ھی تنعت قراءۃ مفسرۃ حرفا حرفا رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وعن ابی ھریرۃ قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم باللیل یرفع طورا ویخفض طورا رواہ ابوداؤد وعن ابن عباس قال کانت قراءۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قدر ما یسمعہ من فی الحجرۃ وھو فی البیت رواہ ابوداؤد وعن ابی قتادۃ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج لیلۃ فاذا ھو بابی بکر یصلی یخفض من صوتہ ومر بعمر وھو یصلی رافعا صوتہ قال فلما اجتمعا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ابا بکر مررت بک وانت تصلی تخفض صوتک قال قد اسمعت من ناجیت یا رسول اللہ وقال لعمر مررت بک وانت تصلی رافعا صوتک فقال یا رسول اللہ اوقظ الوسنان واطرد الشیطان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر ارفع من صوتک شیأ وقال لعمر اخفض من صوتک شیأ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی نحوہ ۔ وعن مسروق

قال سألت عائشۃ ای العمل کان احب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالت الدائم قلت فای حین کان یقوم من اللیل قالت کان یقوم اذا سمع الصارخ متفق علیہ وعن انس قال ماکنا نشاء ان نری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اللیل مصلیا الا رأیناہ ولا نشاء ان نراہ نائما الا رأیناہ رواہ النسائی وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما بدن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وثقل کان اکثر صلاتہ جالسا متفق علیہ۔

باب مایقول اذا قام من اللیل

وقول اللہ عزوجل واذکر اسم ربک عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل یتہجد قال اللہم لک الحمد انت قیم السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت نور السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت ملک السموات والارض ومن فیہن ولک الحمد انت الحق ووعدک الحق ولقاؤک حق وقولک حق والجنۃ حق والنار حق والنبیون حق ومحمد حق والساعۃ حق اللہم لک اسلمت وبک اٰمنت وعلیک توکلت والیک انبت وبک خاصمت والیک حاکمت فاغفر لی ماقدمت وما اخرت وما اسررت وما اعلنت وما انت اعلم بہ منی انت المقدم وانت المؤخر لا الہ الا انت ولا الہ غیرک متفق علیہ وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام من اللیل افتتح صلاتہ فقال اللہم رب جبریل ومیکائیل واسرافیل فاطر السموات والارض عالم الغیب والشہادۃ انت تحکم بین عبادک فیما کانوا فیہ یختلفون اہدنی لما اختلف فیہ من الحق باذنک انک تہدی من تشاء الی صراط مستقیم رواہ مسلم وعن ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اذا قام من اللیل کبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک
وتعالی جدک ولا الہ غیرک ثم یقول اللہ اکبر کبیرا ثم یقول اعوذ باللہ السمیع العلیم
من الشیطان الرجیم من ھمزہ ونفخہ ونفثہ رواہ الترمذی وابوداؤد
والنسائی وزاد ابوداؤد بعد قولہ غیرک ثم یقول لا الہ الا اللہ ثلاثا وفی
اٰخر الحدیث ثم یقرأ وعن ربیعۃ بن کعب الاسلمی قال کنت ابیت عند
حجرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکنت اسمعہ اذا قام من اللیل یقول سبحان
رب العالمین الھوی ثم یقول سبحان اللہ وبحمدہ الھوی رواہ النسائی وللترمذی
نحوہ وقال ھذا حدیث حسن صحیح وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استیقظ من اللیل قال لا الہ الا انت سبحانک
اللھم وبحمدک استغفرک لذنبی واسألک رحمتک اللھم زدنی علما ولا تزغ قلبی
بعد اذ ھدیتنی وھب لی من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب رواہ ابوداؤد وعن
شریق الھوزنی قال دخلت علی عائشۃ فسألتہا بم کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یفتتح اذا ھب من اللیل فقالت سألتنی عن شئ ما سألنی عنہ احد
قبلک کان اذا ھب من اللیل کبر عشرا وقال سبحان اللہ وبحمدہ عشرا وقال
سبحان الملک القدوس عشرا واستغفر اللہ عشرا وھلل اللہ عشرا ثم
قال اللھم انی اعوذبک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامۃ
عشرا ثم یفتتح الصلاۃ رواہ ابوداؤد وعن عبادۃ بن الصامت قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعار من اللیل فقال لا الہ الا اللہ وحدہ
لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر وسبحان اللہ والحمد للہ
ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ ثم قال رب اغفرلی او قال ثم
دعا استجیب لہ فان توضأ وصلی قبلت صلاتہ رواہ البخاری وعن معاذ بن جبل

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم يبيت على ذكر طاهرا فيتعار من الليل فيسأل الله خيرا الا اعطاه الله اياه رواه احمد وابو داؤد۔

باب التحريض على قيام الليل

وقول الله عز وجل ان ناشئة الليل هي اشد وطأ واقوم قيلا عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقد الشيطان على قافية رأس احدكم اذا هو نام ثلاث عقد يضرب على كل عقدة عليك ليل طويل فارقد فان استيقظ فذكر الله انحلت عقدة فان توضأ انحلت عقدة فان صلى انحلت عقدة فاصبح نشيطا طيب النفس والا اصبح خبيث النفس كسلان متفق عليه وعن ابن مسعود قال ذكر عند النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقيل له مازال نائما حتى اصبح ما قام الى الصلاة قال ذلك رجل بال الشيطان في اذنه او قال في اذنيه متفق عليه وعن ام سلمة قالت استيقظ رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة فزعا يقول سبحان الله ماذا انزل الليلة من الخزائن وماذا انزل من الفتن من يوقظ صواحب الحجرات يريد ازواجه لكي يصلين رب كاسية في الدنيا عارية في الآخرة رواه البخاري وعن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا عبد الله لا تكن مثل فلان كان يقوم من الليل فترك قيام الليل متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ينزل ربنا تبارك وتعالى كل ليلة الى السماء الدنيا حين يبقى ثلث الليل الآخر يقول من يدعوني فاستجيب له من يسألني فاعطيه من يستغفرني فاغفر له متفق عليه وفي رواية لمسلم ثم يبسط يديه ويقول من يقرض

غير عدوم ولا ظلوم حتى ينفجر الفجر وعن عمرو بن عبسة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرب ما يكون الرب من العبد فى جوف الليل الاٰخر فان استطعت ان تكون ممن يذكر الله فى تلك الساعة فكن رواه الترمذى وقال هٰذا الحديث حسن صحيح غريب اسنادا وعن ابى امامة قال قيل يا رسول الله اى الدعاء اسمع قال جوف الليل الاٰخر ودبر الصلوات المكتوبات رواه الترمذى وعن ابى هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول افضل[1] الصلوٰة بعد المفروضة صلاة فى جوف الليل رواه احمد وعن جابر قال سمعت النبى صلى الله عليه وسلم يقول ان فى الليل لساعة لا يوافقها رجل مسلم يسأل الله فيها خيرا من امر الدنيا والاٰخرة الا اعطاه اياه وذٰلك كل ليلة رواه مسلم وعن عثمان بن ابى العاص قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كان لداؤد عليه السلام من الليل ساعة يوقظ فيها اهله يقول يا اٰل داؤد قوموا فصلوا فان هٰذه ساعة يستجيب الله عز وجل فيها الدعاء الا لساحر او عشار رواه احمد وعن ابى امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عليكم بقيام الليل فانه دأب الصالحين قبلكم وهو قربة لكم الى ربكم ومكفرة للسيأت ومنهاة عن الاثم رواه الترمذى وعن ابى سعيد الخدرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة يضحك الله اليهم الرجل اذا قام بالليل يصلى والقوم اذا صفوا فى الصلاة والقوم اذا صفوا فى قتال العدو رواه فى شرح السنة وعن ابى هريرة قال قال رسول الله

---

[1] قوله افضل الصلوٰة الخ وقد يقال التهجد افضل من حيث زيادة مشقة على النفس وبعده عن الرياء والرواتب افضل من حيث الاٰكدية فى المتابعة للمفروضة فلا منافات كذا فى المرقات"

صلى الله عليه وسلم رحم الله رجلا قام من الليل فصلى وايقظ امرأته فصلت فان ابت نضح فى وجهها الماء رحم الله امرأة قامت من الليل فصلت وايقظت زوجها فصلى فان ابى نضحت فى وجهه الماء رواه ابوداؤد والنسائى وعن ابى سعيد وابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ايقظ الرجل اهله من الليل فصليا اوصلى ركعتين جميعا كتبا فى الذاكرين والذاكرات رواه ابوداؤد وابن ماجه وعن ابن عمر ان اباه عمر بن الخطاب رضى الله عنه كان يصلى من الليل ماشاء الله حتى اذا كان من اخر الليل ايقظ اهله للصلاة يقول لهم الصلاة ثم يتلو هذه الأية وأمر اهلك بالصلوة واصطبر عليها لانسئلك رزقا نحن نرزقك والعاقبة للتقوى رواه مالك وعن ابى مالك الاشعرى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان فى الجنة غرفا يرى ظاهرها من باطنها وباطنها من ظاهرها اعدها الله لمن الان الكلام واطعم الطعام وتابع الصيام وصلى بالليل والناس نيام رواه البيهقى فى شعب الايمان وروى الترمذى عن على نحوه وفى روايته لمن اطاب الكلام وعن ابى هريرة قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال ان فلانا يصلى بالليل فاذا اصبح سرق فقال انه سينهاه ما تقول رواه احمد والبيهقى فى شعب الايمان وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اشراف امتى حملة القران واصحاب الليل رواه البيهقى فى شعب الايمان وعن المغيرة قال قام النبى صلى الله عليه وسلم حتى تورمت قدماه فقيل له لم تصنع هذا وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تأخر قال افلا اكون عبدا شكورا متفق عليه وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الصلوة الى الله صلاة داؤد واحب الصيام الى الله صيام داؤد كان ينام نصف الليل ويقوم

ثلثه و ينام سدسه و يصوم يوما و يفطر يوما متفق عليه وعن عائشة قالت كان تعني رسول الله صلى الله عليه وسلم ينام اول الليل ويحيي اخره ثم ان كانت له حاجة الى اهله قضى حاجته ثم ينام فان كان عند النداء الاول جنبا وثب فافاض عليه الماء وان لم يكن جنبا توضأ للصلوة ثم صلى ركعتين متفق عليه

باب القصد فی العمل

وقول الله عز وجل واقصد في مشيك وقوله فاذا قضيتم الصلوة فاذكروا الله قياما وقعودا وعلى جنوبكم فاذا اطمأننتم فاقيموا الصلوة عن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يفطر من الشهر حتى نظن ان لا يصوم منه شيأ ويصوم حتى نظن ان لا يفطر منه شيأ وكان لا تشاء ان تراه من الليل مصليا الا رأيته ولا نائما الا رأيته رواه البخاري وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احب الاعمال الى الله ادومها وان قل متفق عليه وعن ابي امامة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول من اوى الى فراشه طاهرا وذكر الله حتى يدركه النعاس لم يتقلب ساعة من الليل يسأل الله فيها خيرا من الدنيا والاخرة الا اعطاه اياه ذكره النووي في كتاب الاذكار برواية ابن السني وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا من الاعمال ما تطيقون فان الله لا يمل حتى تملوا متفق عليه وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليصل احدكم نشاطه واذا فتر فليقعد متفق عليه وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا نعس احدكم

وهو يصلي فليرقد حتى يذهب عنه النوم فان احدكم اذا صلى وهو ناعس لا يدري لعله يستغفر فيسب نفسه متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الدين يسر ولن يشاد الدين احد الا غلبه فسددوا وقاربوا وابشروا واستعينوا بالغدوة والروحة وشئ من الدلجة رواه البخاري وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عجب ربنا من رجلين رجل ثار عن وطائه ولحافه من بين حبه واهله الى صلاته فيقول الله لملائكته انظروا الى عبدي ثار عن فراشه ووطائه من بين حبه واهله الى صلاته رغبة فيما عندي وشفقا مما عندي ورجل غزا في سبيل الله فانهزم مع اصحابه فعلم ما عليه في الانهزام وما له في الرجوع فرجع حتى هريق دمه فيقول الله لملائكته انظروا الى عبدي رجع رغبة فيما عندي وشفقا مما عندي حتى هريق دمه رواه صاحب المصابيح في شرح السنة وعن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن حزبه او عن شئ منه فقرأه فيما بين صلاة الفجر وصلاة الظهر كتب له كانما قرأه من الليل رواه مسلم وعن عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صل قائما فان لم تستطع فقاعدا فان لم تستطع فعلى جنب رواه البخاري وفي رواية النسائي فان لم تستطع فمستلقيا

له قوله فمستلقيا واعلم ان الاستلقاء في مذهبنا افضل من الاضطجاع ولا ينتهض حديث عمران حجة على العموم فانه خطاب له وكان مرضه البواسير وهو يمنع الاستلقاء فلا يكون خطابه خطابا للامة فوجب الترجيح بالمعنى وهو ان المستلقي تقع اشارته الى جهة القبلة وبه يتأدى الفرض بخلاف الآخر الا ترى انه لو حققه مستلقيا كان

لا یکلف اللہ نفسا الا وسعہا وعنہ انہ سأل النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صلاۃ الرجل قاعدا قال ان صلی قائما فھو افضل ومن صلی قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلی نائما فلہ نصف اجر القاعد رواہ البخاری وعن عبد اللہ بن عمرو قال حدثت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلاۃ الرجل قاعدا نصف الصلاۃ قال فاتیتہ فوجدتہ یصلی جالسا فوضعت یدی علی رأسہ فقال مالک یا عبد اللہ بن عمرو قلت حدثت یا رسول اللہ انک قلت صلاۃ الرجل قاعدا علی نصف الصلاۃ وانت تصلی قاعدا قال اجل ولکنی لست کاحد منکم رواہ مسلم وعن سالم بن ابی الجعد قال قال رجل من خزاعۃ لیتنی صلیت فاسترحت فکانھم عابوا ذلک علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اقم الصلاۃ یا بلال ارحنا بہا رواہ ابو داؤد۔

باب الوتر

وقول اللہ عز وجل حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقولہ

سجودا ورکوعا الی القبلۃ ولو اتمہ علی جنب کان الی غیر جہتہا کذا فی المرقات ۱۲۔

لہ قولہ ومن صلی نائما الخ قال الخطابی ان المراد بہ المریض المفترض الذی یمکنہ ان یتحامل فیقوم مع مشقۃ فجعل اجرہ ضعف اجرہ اذا صلی نائما ترغیبا لہ فی القعود مع جواز صلاتہ نائما وکذا جعل صلاتہ اذا تحامل وقام مع مشقۃ ضعف صلاتہ اذا صلی قاعدا کذا فی مجمع البحار وقال فی المرقات وھل یجوز ان یصلی التطوع نائما مع القدرۃ علی القیام او القعود فمذہب ابی حنیفۃ انہ لا یجوز فقیل ھذا الحدیث فی حق المفترض المریض الذی امکنہ القیام او القعود مع شدۃ وزیادۃ فی المرض ۱۲

والشفع والوتر عن ابی سلمة بن عبد الرحمٰن انه سأل عائشة کیف کانت صلوٰة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فی رمضان فقالت ما کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یزید فی رمضان ولا فی غیره علی احدی عشرة رکعة یصلی اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی[1] اربعا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن ثم یصلی ثلاثا متفق علیه۔ وعن ابی سعید ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم نهی عن البتیراء ان یصلی الرجل واحدةً یوتر بها رواه ابن عبد البر فی التمهید وعن علی قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یوتر بثلاث رواه الترمذی وقال قد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبی صلی اللّٰه علیه وسلم وغیرهم الی هذا ورأوا ان یوتر الرجل بثلاث وعن عبد اللّٰه بن ابی قیس قال سألت عائشة بکم کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یوتر قالت کان یوتر باربع وثلاث وست وثلاث وثمان وثلاث وعشر وثلاث[2] ولم یکن یوتر بانقص من سبع ولا باکثر من ثلاث عشرة رواه ابوداؤد۔ وعن الکرخی قال اوتر سعد بن ابی وقاص برکعة فانکر علیه ابن مسعود وقال ما هذه البتیراء التی لا نعرفها علی عهد رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم رواه

---

[1] قوله ثم یصلی اربعا فهذا الفصل یفید ان صلاة اللیل اربعا اربعا والا لقالت ثمانیا فلا تسأل عن حسنهن وطولهن کذا فی فتح القدیر ۱۲۔

[2] قوله وثلاث قال العلامة العینی فقد نصت علی الوتر بثلاثة ولم تذکر الوتر بواحدة فدل علی انه لا اعتبار للرکعة البتیراء انتهی وقال علی القاری وفی اتیانها بثلاث فی کل عدد دلالة ظاهرة بان الوتر فی الحقیقة هو الثلاث وما وقع قبله من مقدماته المسمی بصلاة التهجد فاطلاق الوتر علی الکل مجاز ویؤیده الحدیث الصحیح اجعلوا اخر صلاتکم باللیل وترا ۱۲۔

ابن ابی شیبة وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاة المغرب وتر صلاة النهار فاوتروا صلاة اللیل رواه النسائی وقال العلامة العینی وھذا السند علی شرط الشیخین وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وتر اللیل ثلاث کوتر النهار صلاة المغرب رواه الدارقطنی والبیهقی وفی روایة للدارقطنی عن عائشة نحوه مرفوعا وعن ابی خالد قال سألت ابا العالیة عن الوتر فقال علمنا اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الوتر مثل صلاة المغرب هذا وتر اللیل وهذا وتر النهار رواه الطحاوی وعن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان لا یسلم فی رکعتی الوتر رواه النسائی وعنها قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یوتر بثلاث[له] لا یسلم الا فی اٰخرهن رواه الحاکم فی مستدرکه وقال انه صحیح علی شرط البخاری ومسلم ولم یخرجاه وعن ابی بن کعب قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقرأ فی الوتر بسبح اسم ربک الاعلی وفی الرکعة الثانیة بقل یا ایها الکافرون وفی الثالثة بقل هو الله احد ولا یسلم الا فی اٰخرهن ویقول یعنی بعد التسلیم سبحان الملک القدوس ثلثا رواه النسائی وعن خارجة بن حذافة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال ان الله امدکم بصلاة هی خیر لکم من حمر النعم الوتر جعله الله لکم فیما بین صلاة العشاء الی ان یطلع الفجر رواه الترمذی وابوداؤد وعن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم

[له] قوله یوتر بثلاث قال العلامة العینی وممن قال یوتر بثلاث لا یفصل بینهن عمر وعلی وابن مسعود وحذیفة وابی بن کعب وابن عباس وانس وابوامامة وعمر بن عبد العزیز والفقهاء السبعة انتهی وقال علی القاری فالعجب من جعل النووی الایتار بواحدة مذهب الجمهور ۱۲-

وسلم قال بادروا الصبح بالوتر رواه مسلم وعن ابی هريرة قال اوصانی خليلی بثلاث صيام ثلاثة ايام من كل شهر وركعتی الضحی وان اوتر قبل ان انام متفق عليه وعن ابن عمر عن النبی صلی الله عليه وسلم قال اجعلوا[1] اخر صلاتكم بالليل وترا رواه مسلم وعن غضيف بن الحارث قال قلت لعائشة ارأيت رسول الله صلی الله عليه وسلم كان يغتسل من الجنابة فی اول الليل ام فی اخره قالت ربما اغتسل فی اول الليل وربما اغتسل فی اخره قلت الله اكبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة قلت كان يوتر اول الليل ام فی اخره قالت ربما اوتر فی اول الليل وربما اوتر فی اخره قلت الله اكبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة قلت كان يجهر بالقراءة ام يخفت قالت ربما جهر به وربما خفت قلت الله اكبر الحمد لله الذی جعل فی الامر سعة رواه ابوداؤد وروی ابن ماجة الفصل الاخير وعن عائشة قالت من كل الليل اوتر رسول الله صلی الله عليه وسلم من اول الليل واوسطه واخره وانتهی وتره الی السحر متفق عليه وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم من خاف ان لا يقوم من اخر الليل فليوتر اوله ومن طمع ان يقوم اخره فليوتر اخر الليل فان صلاة اخر الليل مشهودة وذلك افضل رواه مسلم وعن بريدة قال سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول الوتر[2] حق فمن لم يوتر فليس منا الوتر حق فمن

---

[1] قوله اجعلوا الخ وقال علی القاری فيه الامر للندب ۱۲

[2] قوله الوتر حق قال العلامة العينی قوله الوتر حق ای واجب والدليل علی هذا المعنی قوله فمن لم يوتر فليس منا وهذا وعيد شديد ولا يقال مثل هذا الا فی حق تارك فرض او واجب ولاسيما وقد تأكد ذلك بالتكرار ثلاث مرات ومثل هذا الكلام بهذه التاكيدات لم يأت فی حق السنن انتهی وقال فی المرقاة ولما كان ليس منا قد يقال فی غير الواجب كقوله عليه

لم یوتر فلیس منا الوتر حق فمن لم یوتر فلیس منا رواہ ابوداؤد والحاکم فی مستدرکہ وصححہ وفی روایۃ للدارقطنی عن ابی ایوب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوتر حق واجب وفی اسناد ابی داؤد ابو المنیب عبید اللہ بن عبد اللہ وقد تکلم فیہ البخاری قال ابن ابی حاتم سمعت ابی یقول ھو صالح الحدیث وانکر علی البخاری ادخالہ فی الضعفاء وقال الحاکم وثقہ ابن معین فھذا ابن معین امام ھذا الشأن وکفی بہ حجۃ فی توثیقہ ایاہ وعن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الوتر واجب علی کل مسلم رواہ البزار وفی روایۃ عبد اللہ بن احمد عن ابیہ بسندہ ان معاذ بن جبل قدم الشام فوجد اھل الشام لایوترون فقال لمعاویۃ مالی اری اھل الشام لایوترون فقال معاویۃ اواجب ذٰلک علیھم فقال نعم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول زادنی ربی صلوٰۃ وھی الوتر ووقتھا ما بین العشاء الی طلوع الفجر وعن خارجۃ بن حذافۃ قال خرج[1] علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال ان اللہ

الصلوٰۃ والسلام لیس منا من استنجی من الریح وکقولہ فی تارک النکاح مع القدرۃ مع انہ سنۃ لاواجب اجماعا فمن رغب عن سنتی فلیس منی وقد یقال فی الفرض کقولہ تعالٰی ان الذین فرقوا دینھم وکانوا شیعا لست منھم فی شیٔ قلنا بوجوب الوتر لکون الدلیل ظنیا ۱۲

[1] قولہ خرج علینا الخ اما الاستدلال علی وجوب الوتر بمتن الحدیث فبوجوہ الاول غایۃ الاھتمام بشأنہ والاعتناء بمکانہ حتی روی احمرار الوجہ وصعود المنبر وتمھید الحمد للہ والثناء علیہ والامر باجتماع الصحابۃ وبیان الخیریۃ من حمر النعم وغیر ذٰلک وھذا کلہ من شواکل الفرائض والثانی ان متون بعض الطرق مصرحۃ بصیغۃ الامر او بلفظ الامر والامر حقیقۃ فی الوجوب ولایعدل عنہ الابضرورۃ والثالث ان الزیادۃ علی شیٔ انما تحقق اذا کان من جنس المزید علیہ والمزید علیہ فرض فکذا الزائد الا ان الدلیل غیر قطعی فصار واجبا ۱۲۔

امدكم بصلاة هي خير لكم من حمر النعم الوتر جعله الله لكم فيما بين صلاة العشاء الى ان يطلع الفجر رواه الترمذي وابو داؤد وروى ابن ماجة والحاكم في مستدركه واحمد في مسنده والدارقطني في سننه والطبراني في معجمه نحوه وصححه الحاكم فقال حديث صحيح الاسناد وسكت[1] ابو داؤد عنه وفي رواية لامامنا ابي حنيفة ان الله افترض عليكم وزادكم الوتر وفي رواية اخرى له ان الله زادكم صلوٰة وهي الوتر فحافظوا عليها **وعن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوتروا قبل ان تصبحوا رواه مسلم والترمذي والنسائي وابن ماجة **وعن** علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله وتر يحب الوتر فاوتروا[2] يا اهل القرآن رواه الترمذي وابو داؤد والنسائي **وعن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من نام عن وتر او نسيه فليصله[3] اذا اصبح او ذكره رواه الحاكم في مستدركه وقال صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه ونقل تصحيحه ابن الحصار ايضا وروى الترمذي وابو داؤد وابن ماجة نحوه **وعن** مالك بلغه ان رجلا سأل ابن عمر عن الوتر اواجب هو فقال عبد الله قد اوتر[4]

---

[1] قوله سكت الخ من عادته اذا سكت عن حديث اخرجه يدل على صحته عنده ورضاه به ١٢

[2] قوله فاوتروا امر وهو للوجوب واهل القرآن بحسب اللغة يتناول كل من معه شيء من القرآن ولو كان اية فيدخل فيه الحفاظ وغيرهم على ان القرآن كان في زمنه صلى الله عليه وسلم مفرقا بين الصحابة ١٢

[3] قوله فليصله الخ وجه الاحتجاج ان وجوب القضاء فرع على وجوب الاداء وقال الطحاوي ان وجوب قضاء الوتر اجماع من الصحابة ١٢-

[4] قوله قد اوتر الخ فمواظبته عليه الصلوٰة والسلام لا سيما مع مواظبة صحابه والتابعين دليل على وجوب الوتر ١٢

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون فجعل الرجل یرد علیہ وعبد اللہ یقول اوتر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واوتر المسلمون رواہ فی الموطا وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی وانا راقدۃ معترضۃ علی فراشہ فاذا اراد ان یوتر ایقظنی[1] فاوترت رواہ البخاری وعن سعید بن جبیر قال کان ابن عمر یصلی علی راحلتہ تطوعا فاذا اراد ان یوتر نزل فاوتر علی الارض رواہ الدارقطنی واحمد وعن نافع عن ابن عمر انہ کان یصلی علی راحلتہ ویوتر بالارض ویزعم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کذلک کان یفعل رواہ الطحاوی باسناد صحیح وعن خالد بن ابی عمران قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعو علی مضر اذ جاءہ جبریل فاومأ الیہ ان اسکت فسکت فقال یا محمد ان اللہ لم یبعثک سبابا ولا لعانا وانما بعثک رحمۃ للعالمین لیس لک من الامر شئ ثم علمہ القنوت اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونخضع لک ونخلع ونترک من یکفرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونرجو رحمتک ونخاف عذابک ان عذابک الجد بالکفار ملحق رواہ ابوداؤد فی المراسیل والطبرانی وروی ابن ابی شیبۃ بسند صحیح موقوفا من قول ابن مسعود اللھم انا نستعینک ونستغفرک ونثنی علیک الخیر ولا نکفرک نخلع[2] ونترک من یفجرک اللھم ایاک نعبد ولک نصلی ونسجد والیک نسعی ونحفد ونخشی عذابک الجد ونرجو رحمتک ان عذابک الجد بالکفار ملحق ورواہ البیہقی فی السنن الکبیر لہ موقوفا من قول عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ

---

[1] قولہ ایقظنی الخ قال العلامۃ العینی فیہ الدلالۃ علی وجوب الوتر ۱۲

[2] قولہ نخلع وقد اسقط الواو فی الحاوی القدسی من نخلع والظاہر ثبوتہا کما فی روایۃ الطحاوی قالہ فی البحر الرائق ۱۲ ۔

وعن ابن عباس ان عمر بن الخطاب كان يقنت بالسورتين اللهم انا نستعينك
اللهم اياك نعبد رواه ابن ابی شیبة والطحاوی وعن عبد الله بن زریر الغافقی
قال لی عبد الملك بن مروان لقد علمت ما حملك على حب ابی تراب الا انك اعرابی
جاف فقلت والله لقد جمعت القرأن من قبل ان يجتمع ابواك ولقد علمنی منه
علی بن ابی طالب سورتين علمهما اياه رسول الله صلی الله علیه وسلم ما علمتهما انت
ولا ابواك اللهم انا نستعینك ونثنی علیك القرأن ولا نكفرك ونخلع ونترك
من یفجرك اللهم ایاك نعبد ولك نصلی ونسجد والیك نسعی ونحفد نرجو رحمتك
ونخشی عذابك ان عذابك بالكفار ملحق رواه الطبرانی فی الدعاء وعن
الحسن بن علی قال علمنی رسول الله صلی الله علیه وسلم كلمات اقولهن فی قنوت
الوتر اللهم[1] اهدنی فیمن هدیت وعافنی فیمن عافیت وتولنی فیمن تولیت
وبارك لی فیما اعطیت وقنی شر ما قضیت فانك تقضی ولا یقضی علیك انه
لا یذل من والیت تباركت ربنا وتعالیت رواه الترمذی وابو داؤد والنسائی
وابن ماجة والدارمی وعن علی قال ان النبی صلی الله علیه وسلم كان
یقول فی اٰخر وتره اللهم انی اعوذ برضاك من سخطك وبمعافاتك من عقوبتك
واعوذ بك منك لا احصی ثناء علیك انت كما اثنیت علی نفسك رواه ابو داؤد
والترمذی والنسائی وابن ماجة وعن ابی بن كعب قال كان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا سلم فی الوتر قال سبحان الملك القدوس رواه ابو داؤد

---

[1] قوله اللهم اهدنی الخ فی شرح المنیة والصحیح ان عدم التوقیت فیما عدا المأثور لان الصحابة اتفقوا علیه ولانه ربما یجری علی اللسان ما یشبه كلام الناس اذا لم یوقت ثم ذكر اختلاف الالفاظ الواردة فی اللهم انا نستعینك الخ ثم ذكر ان الاولی ان یضم الیه اللهم اهدنی الخ قاله الشامی ١٢

والنسائی وزاد ثلاث مرات یطیل وفی روایة للنسائی عن عبد الرحمن بن ابزی عن ابیه قال کان یقول اذا سلم سبحان الملک القدوس ثلاثا ویرفع صوته بالثالثة وعن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وهو جالس فاذا بقی من قراءته قدر ما یکون ثلاثین او اربعین آیة قام وقرأ وهو قائم ثم رکع ثم سجد ثم یفعل فی الرکعة الثانیة مثل ذلک رواه مسلم وعن ام سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین رواه الترمذی وزاد ابن ماجة خفیفتین وهو جالس وفی روایة لابن ماجة ثم یرکع رکعتین یقرأ فیهما وهو جالس فاذا اراد ان یرکع قام فرکع وعن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان هذا السهر جهد وثقل فاذا اوتر احدکم فلیرکع رکعتین فان قام من اللیل والا کانتا له رواه الدارمی وعن ابی امامة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلیهما بعد الوتر وهو جالس یقرأ فیهما اذا زلزلت وقل یا أیها الکافرون رواه احمد ۔

باب القنوت

وقول الله عز وجل قوموا لله قانتین وقوله لیس لک من الامر شیئ او یتوب علیهم او یعذبهم عن ابی بن کعب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یوتر فیقنت قبل الرکوع رواه ابن ماجة باسناد صحیح وعنه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یوتر بثلاث رکعات کان یقرأ فی الاولی بسبح اسم ربک الاعلی وفی الثانیة بقل یا أیها الکافرون وفی الثالثة بقل هو الله احد ویقنت قبل الرکوع رواه النسائی وعن عبد الله بن مسعود رضی الله عنه ان النبی صلی الله علیه وسلم قنت فی الوتر قبل الرکوع

رواه الخطیب فی کتاب القنوت له وذکره ابن الجوزی فی التحقیق وسکت عنه

وعن ابن عباس قال اوتر النبی صلی اللہ علیه وسلم بثلاث فقنت فیها قبل الرکوع رواه ابونعیم فی الحلیة وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یوتر بثلاث رکعات ویجعل القنوت قبل الرکوع رواه الطبرانی فی الاوسط وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یقنت فی الوتر قبل الرکوع رواه ابن ابی شیبة وعنه قال بت مع رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لانظر کیف یقنت فی وتره فقنت قبل الرکوع ثم بعثت امی ام عبد فقلت بیتی مع نسائه فانظری کیف یقنت فی وتره فاتتنی فاخبرتنی انه قنت قبل الرکوع رواه الدارقطنی وعن علقمة ان ابن مسعود واصحاب النبی صلی اللہ علیه وسلم کانوا یقنتون فی الوتر قبل الرکوع رواه ابن ابی شیبة وعن سوید بن غفلة قال سمعت ابا بکر وعمر وعثمان وعلیا یقولون قنت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی اٰخر الوتر وکانوا[1] یفعلون ذٰلک رواه الدارقطنی والبیهقی وعن عاصم الاحول قال سألت انس بن مالک عن القنوت فی الصلوٰة کان قبل الرکوع او بعده قال قبله انما قنت[2] رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعد الرکوع شهرا

---

[1] قوله کانوا یفعلون ذٰلک لا شک ان فیما قدمناه من الاحادیث ما هو نص علی المواظبة علی قنوت الوتر اشار الیه الشیخ ابن الهمام ۱۲

[2] قوله قنت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بعد الرکوع شهرا الخ یعنی لا یقنت لغیر الوتر الا لنازلة قال فی الدر المختار وقال فی رد المحتار عن البنایة اذا وقعت نازلة قنت الامام فی الصلوٰة الجهریة لکن فی الاشباه عن الغایة قنت فی صلوٰة الفجر ویؤیده ما فی شرح المنیة حیث قال بعد کلام فتکون شرعیته ای شرعیة القنوت فی النوازل مستمرة وهو محمل قنوت

انه كان بعث اناسا يقال لهم القراء سبعون رجلا فاصيبوا فقنت رسول الله صلى الله عليه وسلم بعد الركوع شهرا يدعو عليهم متفق عليه وعن ابى هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقنت فى صلاة الصبح الا ان يدعو لقوم او على قوم رواه ابن حبان باسناد صحيح وعن انس ان النبى صلى الله عليه وسلم كان لا يقنت الا اذا دعا لقوم اودعا عليهم رواه الخطيب فى كتاب القنوت وقال صاحب تنقيح التحقيق هذا سند صحيح وعن عبد الله بن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لم يقنت فى الفجر قط الا شهرا واحدا لم ير قبل ذلك ولا بعده وانما قنت فى ذلك الشهر يدعو على الناس من المشركين رواه امامنا ابو حنيفة وقال الشيخ ابن الهمام هذا سند لا غبار عليه۔ وعن ابى مالك الاشجعى قال قلت لابى

من قنت من الصحابة بعد وفاته عليه الصلوٰة والسلام وهو مذهبنا وعليه الجمهور قال الحافظ ابو جعفر الطحاوى انما لا يقنت عندنا فى صلاة الفجر من غير بلية فان وقعت فتنة او بلية فلا بأس به فعله رسول الله صلى الله عليه وسلم واما القنوت فى الصلوٰت كلها للنوازل فلم يقل به الا الشافعى وكانهم حملوا ما روى عنه عليه الصلوٰة والسلام انه قنت فى الظهر والعشاء كما فى مسلم وانه قنت فى المغرب ايضا كما فى البخارى على النسخ لعدم ورود المواظبة والتكرار الواردين فى الفجر عنه عليه الصلوٰة والسلام اھ وهو صريح فى ان قنوت النازلة عندنا مختص بصلوٰة الفجر دون غيرها من الصلوات الجهرية او السرية وظاهر تقييدهم بالامام انه لا يقنت المنفرد وهل المقتدى مثله ام لا وهل القنوت هنا قبل الركوع ام بعده لم اره والذى يظهر لى ان المقتدى يتابع امامه الا اذا جهر فيؤمن وانه يقنت بعد الركوع لا قبله بدليل ان ما استدل به الشافعى على قنوت الفجر وفيه التصريح بالقنوت بعد الركوع حمله علماءنا على القنوت للنازلة ثم رأيت الشرنبلالى

یا ابت انک قد صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر وعثمان وعلی ھٰھنا بالکوفۃ نحوا من خمس سنین اکانوا یقنتون قال ای بنی محدث رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح وعنہ عن ابیہ قال صلیت خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یقنت وصلیت خلف ابی بکر فلم یقنت وصلیت خلف عمر فلم یقنت وصلیت خلف عثمان فلم یقنت وصلیت خلف علی فلم یقنت ثم قال یا بنی انہا بدعۃ رواہ النسائی وعن ابن عباس انہ قال القنوت فی صلاۃ الصبح بدعۃ رواہ الدارقطنی والبیہقی وعن غالب بن فرقد الطحان قال کنت عند انس بن مالک رضی اللہ عنہ شہرین فلم یقنت فی صلاۃ الغداۃ رواہ الطبرانی وعن الاسود بن یزید انہ صحب عمر بن الخطاب سنتین فی السفر والحضر فلم یرہ قانتا فی الفجر رواہ محمد وقال الشیخ ابن الہمام ھذا سند لاغبار علیہ وعن انس ابن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قنت شہرا ثم ترکہ[1] رواہ ابوداؤد وروی النسائی نحوہ وعن عبد اللہ قال لم یقنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الصبح الا شہرا ثم ترکہ لم یقنت قبلہ ولا بعدہ رواہ الطحاوی والطبرانی وابن ابی شیبۃ والبزار۔ وعنہ قال قنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا یدعو علی عصیۃ وذکوان فلما ظہر علیہم ترک القنوت رواہ البیہقی والبزار وابو یعلی الموصلی والطبرانی فی الکبیر وعن ام سلمۃ قالت نہی[2] رسول اللہ

فی مراقی الفلاح صرح بانہ بعدہ واستظہر الحموی انہ قبلہ والاظہر ما قلناہ ۱۲

[1] قولہ ثم ترکہ قال العلامۃ العینی فقولہ ثم ترکہ یدل علی ان القنوت فی الفرائض کان ثم نسخ ۱۲

[2] قولہ نہی الخ ھذہ الاحادیث تدل علی ان ما روی من القنوت فی الصلوات منسوخ ۱۲ منہ

صلی اللہ علیہ وسلم عن القنوت فی الفجر رواہ ابن ماجۃ۔

باب قیام شہر رمضان

وقول اللہ عز وجل انا انزلناہ فی لیلۃ مبارکۃ انا کنا منذرین فیہا یفرق کل امر حکیم۔ فصل[1] عن عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یرغب الناس فی قیام رمضان من غیر ان یأمرھم بعزیمۃ امر فیہ فیقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ النسائی۔ وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ رواہ البخاری وعن عبد الرحمن قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ تبارک وتعالی فرض صیام رمضان علیکم وسننت لکم قیامہ فمن صامہ وقامہ ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ رواہ النسائی والبیہقی وابن ماجۃ وابن ابی شیبۃ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قام رمضان ایمانا واحتسابا خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ رواہ النسائی وعن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل رمضان لم یأت فراشہ حتی ینسلخ رواہ البیہقی فصل[2] عن ابی ذر قال صمت

---

[1] قولہ فصل ھھنا امور الاول ان نفس قیام رمضان سنۃ مؤکدۃ لانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام رغب الیہ والاحادیث التی فی ھذا الفصل تدل علیہ ۱۲ منہ

[2] قولہ فصل الامر الثانی قیام رمضان بالجماعۃ سنۃ مؤکدۃ لانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام قام فی بعض اللیالی مع الجماعۃ ولو لم یکن لہ خوف الافتراض لداوم علیہ فصار ذلک مما واظب علیہ حکما وما واظب علیہ حکما سنۃ ایضا وایضا الخلفاء الراشدون امروا بقیام التراویح بالجماعۃ

مع رسول الله صلى الله عليه وسلم رمضان ولم يقم بنا حتى بقي سبع من الشهر فلما كانت الليلة السابعة خرج فصلى بنا حتى مضى ثلث الليل ثم لم يصل بنا السادسة حتى خرج ليلة الخامسة فصلى بنا حتى مضى شطر الليل فقلنا يا رسول الله لو نفلتنا فقال ان القوم اذا صلوا مع الامام حتى ينصرف كتب لهم قيام تلك الليلة ثم لم يصل بنا الرابعة حتى اذا كانت ليلة الثالثة خرج وخرج باهله فصلى بنا حتى خشينا ان يفوتنا الفلاح قلت وما الفلاح قال السحور رواه الطحاوي وروى ابوداؤد والترمذي والنسائي وابن ماجة نحوه وعن ابي هريرة قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا الناس في رمضان يصلون في ناحية المسجد فقال ما هؤلاء فقيل هؤلاء ناس ليس معهم قران وابي بن كعب[1] يصلي وهم يصلون بصلاته فقال النبي صلى الله عليه وسلم اصابوا ونعم ما صنعوا رواه ابوداؤد ولا يقال هذا الحديث ضعيف بمسلم بن خالد فانه ضعيف كما نص عليه ابوداؤد لانا نقول مسلم بن خالد ليس متفقا على تركه حتى يترك روايته وثقه ابن معين في رواية عنه وابن حبان واخرج له غير حديث في صحيحه وقال ابن عدي ارجو لا بأس به وهو حسن الحديث وعن عبد الله بن مسعود قال ما راٰه[2] المسلمون حسنا فهو عند الله حسن رواه احمد والطبراني والطيالسي والبزار وابونعيم موقوفا وذكره الرازي والعيني مرفوعا وعن العرباض بن سارية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين

وجعلوا للرجال والنساء اماما ورضوا به وحسنوه وقد وردت فيه هذه الاخبار ۱۲۔

[1] قوله وابي بن كعب الخ وفي التعليق المجد قد استخرجت لذلك اصلا لطيفا وهو انه قد علم ان ابيا كان يصلي بالناس في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم واثنى عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فاستحب عمر ان يجمع الناس به ۱۲

[2] قوله ما راه المسلمون الخ المراد بالمسلمين الصحابة فقط او اهل الاجتهاد الذين هم الكاملون

المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة رواه احمد وابوداؤد والبيهقي وروى الترمذي وابن ماجة نحوه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن حذيفة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم اقتدوا باللذين من بعدي ابي بكر وعمر رواه الترمذي واحمد وابن ماجة وحسنه الترمذي وصححه ابن حبان والحاكم وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يرغّب في قيام رمضان من غير ان يأمرهم فيه بعزيمة فيقول من قام رمضان ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه فتوفي رسول الله صلى الله عليه وسلم والامر على ذلك ثم كان الامر على ذلك في خلافة ابي بكر وصدرا من خلافة عمر على ذلك رواه مسلم وعن عبد[1] الرحمن بن عبدٍ القاريّ قال خرجت مع عمر بن الخطاب ليلة الى المسجد فاذا الناس اوزاع متفرقون يصلي الرجل لنفسه ويصلي الرجل فيصلي بصلاته الرهط فقال عمر اني لو جمعت هؤلاء على قارئ واحد لكان امثل ثم عزم فجمعهم على ابي بن كعب قال ثم خرجت معه ليلة اخرى والناس يصلون بصلاة قارئهم قال عمر نعمت البدعة[2] هذه والتي تنامون

في صفة الاسلام صرفا للمطلق الى الكامل لان المطلق عند عدم القرينة ينصرف الى الفرد الكامل وهو المجتهد فيكون المعنى ما رأه الصحابة او اهل الاجتهاد حسنا فهو عند الله حسن وما رأه الصحابة او اهل الاجتهاد قبيحا فهو عند الله قبيح ١٢

[1] قوله وعن عبد الرحمن بن عبدٍ بالتنوين قاله الطيبي وقوله القاريّ بالياء المشددة نسبة الى قبيلة قارة وهم عضل والديش قال المؤلف والمشهور ان عبد الرحمن تابعي من اجلة تابعي المدينة يقال ولد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس له سماع ولا رؤية وعده الواقدي من الصحابة فيمن ولد على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم كذا في المرقاة ١٢

[2] قوله نعمت البدعة هذه قال ابن تيمية اما التراويح فليست ببدعة في الشريعة

عنها افضل من التی تقومون یرید آخر اللیل وکان الناس یقومون اوله رواه البخاری وعن عبد اللہ بن ابی بکر قال سمعت ابیا یقول کنا ننصرف فی رمضان من القیام فنستعجل الخدم بالطعام مخافة فوت السحور وفی اخری مخافة الفجر

بل سنة بقول رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وفعله فانه قال ان اللہ فرض علیکم صیام رمضان وسننت لکم قیامه ولا صلوتها جماعة بدعة بل سنة فی الشریعة بل قد صلاها رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الجماعة لیلتین بل ثلثا وقال ان الرجل اذا صلی مع الامام حتی ینصرف کتب له قیام لیلة لما قام بهم حتی حسبوا ان یفوتهم الفلاح رواه اهل السنن وفی هذا ترغیب لقیام رمضان خلف الامام وذلك اوکد الا تکون سنة وکان الناس یصلونها جماعات فی المسجد علی عهده صلی اللہ علیه وسلم ویقرهم واقراره سنة منه صلی اللہ علیه وسلم واما قول عمر رضی اللہ عنه نعمت البدعة هذه فالتسمیة لغویة لان العمل الذی دل علیه الکتاب او السنة لیس ببدعة فی الشریعة وان سمی بدعة فی اللغة وقد علم ان قول النبی صلی اللہ علیه وسلم کل بدعة ضلالة لم یرد به کل عمل مبتدأ وانما اراد ما ابتدأ من الاعمال التی لم یشرعها هو صلی اللہ علیه وسلم واذا کان کذلك فقد کانوا یصلون قیام رمضان علی عهده جماعة وفرادی وقد قال لهم فی اللیلة الثالثة او الرابعة لما اجتمعوا انه لم یمنعنی من الخروج الیکم الا کراهة ان یفرض علیکم فصلوا فی بیوتکم فعلل عدم الخروج خشیة الافتراض فعلم بذلك ان المقتضی قائم وانه لولا خوف الافتراض لخرج الیهم فلما کان فی عهد عمر جمعهم علی قاری واحد واسرج فی المسجد فصارت هذه الهیئة وهی اجتماعهم فی المسجد علی امام واحد مع الاسراج عملا لم یعملوا به من قبل فسمی بدعة لانه فی اللغة سمی بذلك ولم یکن بدعة شرعیة لان السنة اقتضت انه عمل

رواه مالك **فصل**[1] **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي في رمضان بعشرين ركعة في غير جماعة والوتر، رواه البيهقي والطبراني وابن ابي شيبة والبغوي وعبد بن حميد وفيه ضعف **وعن** يزيد بن رومان قال كان الناس يقومون في زمن عمر بن الخطاب بثلاث وعشرين ركعة رواه مالك وقال في آثار السنن اسناده مرسل قوي **وعن** عمر انه جمع الناس على ابي بن كعب وكان يصلي بهم عشرين ركعة رواه البيهقي وابن ابي شيبة **وعن** السائب بن يزيد قال كنا[2] نقوم في عهد عمر بعشرين ركعة والوتر رواه البيهقي في المعرفة بالاسناد الصحيح قال النووي في الخلاصة اسناده صحيح **وفي** رواية للبيهقي وعلى عهد عثمان وعلي مثله **وعن** شتيرة وكان من اصحاب علي انه كان يؤمهم في رمضان فيصلي خمس ترويحات رواه البيهقي **وعن** ابي عبد الرحمن السلمي ان عليا دعا القراء في رمضان فامر رجلا ان يصلي بالناس عشرين ركعة وكان علي يوتر بهم رواه البيهقي

صالح لولا خوف الافتراض وقد زال بموته صلى الله عليه وسلم فانتفى المعارض فصار هذا كجمع المصحف وغيره ۱۲

[1] قوله فصل الامر الثالث ان مجموع عشرين ركعة في التراويح سنة مؤكدة لانه مما واظب عليه الخلفاء وقد سبق ان سنة الخلفاء ايضا لازم الاتباع وتاركها آثم والروايات التي في هذا الفصل دالة عليه ۱۲

[2] قوله كنا نقوم الخ وقد علم ان قول الصحابي كنا نفعل وامرنا ونهينا محمول على انه امر الله ولرسوله ونهي عن الله ورسوله لان الصحابي انما يقصد الاحتجاج به لاثبات شرع وتحليل وتحريم وحكم يوجب كونه مشروعا وقد اختلفوا في هذه الصيغ والراجح ان حكمها الرفع لما ذكرنا قاله العلامة العيني ۱۲ -

فصل[1] عن عائشة قالت فقدت رسول الله صلی الله علیه وسلم لیلة فاذا هو بالبقیع فقال أكنت تخافين ان يحيف الله علیك و رسوله قلت یا رسول الله انی ظننت انك اتیت بعض نسائك فقال ان الله تعالی ینزل لیلة النصف من شعبان الی السماء الدنیا فیغفر لاکثر من عدد شعر غنم کلب رواه الترمذی وابن ماجة وزاد رزین ممن استحق النار وعنها عن النبی صلی الله علیه وسلم قال هل تدرین ما فی هذه اللیلة یعنی لیلة النصف من شعبان قالت ما فیها یا رسول الله فقال فیها ان یکتب کل مولود بنی آدم فی هذه السنة وفیها ان یکتب کل هالك من بنی آدم فی هذه السنة وفیها ترفع اعمالهم و فیها تنزل ارزاقهم فقالت یا رسول الله ما من احد یدخل الجنة الا برحمة الله تعالی فقال ما من احد یدخل الجنة الا برحمة الله تعالی ثلاثاً قلت ولا انت یا رسول الله فوضع یده علی هامته فقال ولا انا الا ان یتغمدنی الله منه برحمته یقولها ثلاث مرات رواه البیهقی فی الدعوات الکبیر وعن ابی موسی الاشعری عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الله تعالی لیطلع فی لیلة النصف من شعبان فیغفر لجمیع خلقه الا لمشرك او مشاحن رواه ابن ماجة ورواه احمد عن عبد الله بن عمرو بن العاص وفی روایة الا اثنین مشاحن وقاتل نفس وعن علی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کانت لیلة النصف من شعبان فقوموا لیلها وصوموا یومها فان الله تعالی ینزل فیها لغروب الشمس الی السماء الدنیا فیقول الا من مستغفر فاغفر له الا مسترزق فارزقه الا مبتلی فاعافیه الا کذا الا کذا حتی یطلع

---

[1] قوله فصل فیه قیام لیلة النصف من شعبان ۱۲

الفجر رواہ ابن ماجۃ

باب صلاۃ الضحیٰ

وقول اللہ عزوجل والشفع والوتر عن زید بن ارقم انہ رأی قوما یصلون من الضحی فقال لقد علموا ان الصلوٰۃ فی غیر ہذہ الساعۃ افضل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلاۃ الاوابین حین ترمض الفصال رواہ مسلم وعن معاذ بن انس الجہنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قعد فی مصلاہ حین ینصرف من صلاۃ الصبح حتی یسبح رکعتی الضحی لایقول الاخیرا غفر لہ خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر رواہ ابوداؤد وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصبح علی کل سلامی من احدکم صدقۃ فکل تسبیحۃ صدقۃ وکل تحمیدۃ صدقۃ وکل تہلیلۃ صدقۃ وکل تکبیرۃ صدقۃ وامر بالمعروف صدقۃ ونہی عن المنکر صدقۃ ویجزئ من ذلک رکعتان یرکعہما من الضحی رواہ مسلم وعن بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الانسان ثلاث مائۃ وستون مفصلا فعلیہ ان یتصدق عن کل مفصل

لہ قولہ صلوٰۃ الاوابین حین ترمض الفصال وقال فی الدر المختار وندب باربع فصاعدا فی الضحی علی الصحیح من بعد الطلوع الی الزوال ووقتہا المختار بعد ربع النہار وفی المنیۃ اقلہا رکعتان واکثرہا اثنا عشر واوسطہا ثمان وہو افضلہا کما فی الذخائر الاشرفیۃ لثبوتہ بفعلہ وقولہ علیہ السلام واما اکثرہا فبقولہ فقط ۱۲ ۔

منه بصدقة قالوا ومن يطيق ذلك يا نبي الله قال النخاعة فی المسجد تدفنها والشئ تنحيه عن الطريق فان لم تجد فركعتا الضحى تجزئك رواه ابوداؤد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حافظ على شفعة الضحى غفرت له ذنوبه وان كانت مثل زبد البحر رواه احمد والترمذي وابن ماجة وعن ابي الدرداء وابي ذر رضى الله عنهما قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الله تبارك وتعالى انه قال يا ابن آدم اركع لي اربع ركعات من اول النهار اكفك آخره رواه الترمذي ورواه ابوداؤد والدارمي عن نعيم بن همار الغطفاني واحمد عنهم وعن معاذة قالت سألت عائشة كم كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي صلاة الضحى قالت اربع ركعات ويزيد ما شاء الله رواه مسلم وعن ام هانیٔ قالت ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل بيتها يوم فتح مكة فاغتسل وصلى ثماني ركعات فلم ار صلاة قط اخف منها غير انه يتم الركوع والسجود وقالت في رواية اخرى وذلك ضحى متفق عليه وعن عائشة انها كانت تصلي الضحى ثماني ركعات ثم تقول لو نشرلي ابواي ما تركتها رواه مالك وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى الضحى ثنتي عشرة ركعة بنى الله له قصرا من ذهب في الجنة رواه الترمذي وابن ماجة وعن ابي سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي الضحى حتى نقول لا يدعها ويدعها حتى نقول لا يصليها رواه الترمذي۔

باب التطوع

عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لبلال عند صلاة الفجر

یا بلال حدثنی بارجی عمل عملته فی الاسلام فانی سمعت دف نعلیک بین یدی
فی الجنة قال ما عملت عملا ارجی عندی انی لم اتطهر طهورا فی ساعة
من لیل ولا نهار الا صلیت بذلک الطهور ما کتب لی ان اصلی متفق علیه
وفی روایة الترمذی وما اصابنی حدث قط الا توضأت عنده ورأیت
ان لله علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بهما وعن
جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارة فی الامور
کما یعلمنا السورة من القران یقول اذا هم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین
من غیر الفریضة ثم لیقل اللهم انی استخیرک بعلمک واستقدرک
بقدرتک واسألک من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم
ولا اعلم وانت علام الغیوب اللهم ان کنت تعلم ان هذا الامر خیر لی
فی دینی ومعاشی وعاقبة امری اوقال فی عاجل امری واجله فاقدره
لی ویسره لی ثم بارک لی فیه وان کنت تعلم ان هذا الامر شر لی فی دینی
ومعاشی وعاقبة امری اوقال فی عاجل امری واجله فاصرفه عنی واصرفنی
عنه واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی به قال ویسمی حاجته رواه
البخاری وعن علی قال حدثنی ابوبکر وصدق ابوبکر قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنبا ثم یقوم فیتطهر ثم یصلی
ثم یستغفر اللہ الا غفر اللہ له ثم قرأ والذین اذا فعلوا فاحشة او ظلموا انفسهم
ذکروا اللہ فاستغفروا لذنوبهم رواه الترمذی وابن ماجة الا ان ابن ماجة
لم یذکر الایة وعن حذیفة قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا حزبه امر صلی
رواه ابوداؤد وعن عبداللہ بن ابی اوفی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم من کانت له حاجة الی اللہ او الی احد من بنی ادم فلیتوضأ

فلیحسن الوضوء ثم لیصل رکعتین ثم لیثن علی اللہ تعالیٰ ولیصل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم لیقل لا الہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب العرش العظیم والحمد للہ رب العالمین اسألک موجبات رحمتک وعزائم مغفرتک والغنیمۃ من کل بر والسلامۃ من کل اثم لا تدع لی ذنبا الا غفرتہ ولا ھما الا فرجتہ ولا حاجۃ ھی لک رضا الا قضیتھا یا ارحم الراحمین رواہ الترمذی وابن ماجۃ وقال الترمذی ھٰذا حدیث غریب۔

(صلوٰۃ التسبیح)

عن ابی وھب قال سألت عبد اللہ بن المبارک عن الصلوٰۃ التی یسبح فیھا قال یکبر ثم یقول سبحانک اللھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالیٰ جدک ولا الہ غیرک ثم یقول خمس عشرۃ مرۃ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یتعوذ ویقرأ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وفاتحۃ الکتاب وسورۃ ثم یقول عشر مرات سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ثم یرکع فیقولھا عشرا ثم یرفع رأسہ فیقولھا عشرا ثم یسجد فیقولھا عشرا ثم یرفع رأسہ ویقولھا عشرا ثم یسجد الثانیۃ فیقولھا عشرا یصلی اربع رکعات علی ھٰذا فذٰلک خمس وسبعون تسبیحۃ فی کل رکعۃ یبدأ فی کل رکعۃ بخمس عشرۃ تسبیحۃ ثم یقرأ ثم یسبح عشرا رواہ الترمذی وفی روایۃ لابی داؤد قال فانک لو کنت اعظم اھل الارض ذنبا غفر لک بذٰلک وفی روایۃ لابن ماجۃ فلو کانت ذنوبک مثل رمل عالج غفرھا اللہ لک قال یا رسول اللہ ومن لم یستطع یقولھا فی یوم قال قلھا فی جمعۃ فان لم تستطع فقلھا فی شھر حتی قال فقلھا فی سنۃ وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

يقول ان اول ما يحاسب به العبد يوم القيامة من عمله صلاته فان صلحت فقد افلح وانجح وان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فريضته شئ قال الرب تبارك وتعالى انظروا هل لعبدی من تطوع فيكمل بها ما انتقص من الفريضة ثم يكون سائر عمله على ذٰلك وفی رواية ثم الزكوٰة مثل ذٰلك ثم تؤخذ الاعمال على حسب ذٰلك رواه ابوداؤد ورواه احمد عن رجل وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اذن الله لعبد فی شئ افضل من الركعتين يصليهما وان البر ليذر على رأس العبد ما دام فی صلاته وما تقرب العباد الی الله بمثل ما خرج منه رواه احمد والترمذی وقال ابو نصر الراوی يعنی القراٰن۔

باب صلوٰۃ السفر

وقول الله عز وجل واذا ضربتم فی الارض فليس عليكم جناح ان تقصروا من الصلوٰة ان خفتم ان يفتنكم الذين كفروا ان الكافرين كانوا لكم عدوا مبينا وقوله ان الصلوٰة كانت على المؤمنين كتابا موقوتا وقوله فاينما تولوا فثم وجه الله عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى الظهر بالمدينة اربعا وصلى العصر بذی الحليفة ركعتين متفق عليه وعن ابی حرب بن ابی الاسود الديلی ان عليا رضی الله تعالى عنه خرج من البصرة فصلى الظهر اربعا ثم قال انا لو جاوزنا هذا الخص لصلينا ركعتين رواه ابن ابی شيبة وروى عبد الرزاق نحوه وعن حارثة بن وهب الخزاعی قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن اكثر ما كنا قط واٰمنه بمنى ركعتين متفق عليه وعن يعلى بن امية قال

قلت لعمر بن الخطاب انما قال اللّٰہ تعالیٰ ان تقصروا من الصلوٰۃ ان خفتم ان یفتنکم الذین کفروا فقد امن الناس قال عمر عجبت مما عجبت منہ فسألت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال صدقۃ تصدق اللّٰہ بہا علیکم فاقبلوا[1] صدقتہ رواہ مسلم وعن انس قال خرجنا مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فکان یصلی رکعتین رکعتین حتی رجعنا الی المدینۃ قیل لہ اقمتم بمکۃ شیأ قال اقمنا بہا عشرا[2] متفق علیہ وعن مجاھد ان ابن عمر کان اذا جمع علی اقامۃ خمسۃ عشر یوما اتم الصلوٰۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن عبد اللّٰہ بن عمر قال اذا کنت مسافرا فوطنت نفسک علی اقامۃ خمسۃ عشر یوما فاتمم الصلوٰۃ وان کنت لا تدری متی تظعن فاقصر رواہ محمد فی کتاب الاٰثار عن امامنا ابی حنیفۃ قال فی اٰثار السنن اسنادہ حسن وعن ابن عباس وابن عمر رضی اللّٰہ عنہم قال اذا قدمت بلدۃ وانت مسافر وفی نفسک ان تقیم خمس عشرۃ لیلۃ فاکمل الصلوٰۃ بہا وان کنت لا تدری متی تظعن فاقصرھا رواہ الطحاوی وعن جابر بن عبد اللّٰہ قال اقام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بتبوک عشرین یوما یقصر الصلوٰۃ رواہ ابوداؤد وعن ابن عمر

---

[1] قولہ فاقبلوا وامر فاقبلوا ظاھرہ الوجوب فیؤید قول ابی حنیفۃ ان القصر عزیمۃ والاتمام اساءۃ قالہ فی المرقات ۱۲

[2] قولہ اقمنا بہا عشرا ھذا الحدیث مما یدل علی فساد التحدید باربعۃ ایام لانہ اتماھو فی حجۃ الوداع فتعین انہم نووا الاقامۃ اکثر من اربعۃ ایام لاجل قضاء النسک قالہ فی التعلیق المجید وقال فی المرقات والحدیث بظاھرہ ینافی مذھب الشافعی من انہ اذا قام اربعۃ ایام یجب الاتمام وقال ابو حنیفۃ یقصر ما لم ینو الاقامۃ خمسۃ عشر یوما

قال ارتج علينا الثلج ونحن باذربيجان ستة اشهر في غزاة فكنا نصلي ركعتين رواه البيهقي في المعرفة باسناد صحيح وعن انس بن مالك انه كان مع عبد الملك ابن مروان بالشام شهرين يصلي ركعتين ركعتين رواه عبد الرزاق وعن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم الظهر في السفر ركعتين وبعدها ركعتين وفي رواية قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم في الحضر والسفر فصليت معه في الحضر الظهر اربعا وبعدها ركعتين وصليت معه في السفر الظهر ركعتين وبعدها ركعتين والعصر ركعتين ولم يصل بعدها شيأ والمغرب في الحضر والسفر سواء ثلاث ركعات ولا ينقص في حضر ولا سفر وهي وتر النهار وبعدها ركعتين رواه الترمذي وعن البراء قال صحبت رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمانية عشر سفرا فما رأيته ترك ركعتين اذا زاغت الشمس قبل الظهر رواه ابوداؤد وعن نافع قال ان عبد الله بن عمر كان يرى ابنه عبيد الله يتنفل في السفر فلا ينكر عليه رواه مالك وعن ابن عباس قال تدفرض لرسول الله صلى الله عليه وسلم الصلوٰة في الحضر اربعا وفي السفر ركعتين فكما يتطوع ههنا قبلها ومن بعدها فكذلك يصلي في السفر قبلها وبعدها رواه الطحاوي وعن عبد الله بن مسعود رضي الله عنه قال ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم صلى صلاة لغير وقتها الا بجمع فانه جمع بين المغرب والعشاء بجمع وصلى صلاة الصبح في الغد قبل وقتها متفق عليه

يوما وهو مأثور عن ابن عباس وابن عمر ١٢

له وقوله بعدها ركعتين وفي الدر المختار ويأتي المسافر بالسنن ان كان في حال امن وقرار والا بان كان في خوف وفرار لا يأتي بها هو المختار لانه ترك لعذر ١٢ ـ

وروی ابوداؤد والطحاوی نحوہ وفی روایة لابی داؤد عن ابن عمر نحوہ وعن ابی قتادة قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ لیس فی النوم تفریط انما التفریط علی من[1] لم یصل الصلوٰة حتی یجیٔ وقت الصلوٰة الاخری رواہ مسلم وفی روایة لہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظة ان یؤخر صلوٰة حتی یدخل وقت صلوٰة اخری وروی الطحاوی نحوہ وعن عثمان بن عبد اللہ بن موھب قال سئل ابوھریرة ما التفریط فی الصلوٰة قال ان تؤخر حتی یجیٔ وقت الاخری رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح وعن عائشة قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر یؤخر الظھر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء رواہ الطحاوی واحمد والحاکم واسنادہ حسن وفی روایة احمد وابن ابی شیبة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یؤخر الظھر ویعجل العصر ویؤخر المغرب ویعجل العشآء فی السفر وفیہ مغیرة بن زیاد وثقہ ابن معین وابوزرعة وعن ابن شھاب قال سالم واخر ابن عمر المغرب وکان استصرخ علی امرأتہ صفیة بنت ابی عبید فقلت لہ الصلوٰة فقال سر فقلت لہ الصلوٰة فقال سر حتی سار میلین او ثلثة ثم نزل فصلی ثم قال ھٰکذا رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصلی اذا اعجلہ السیر وقال عبد اللہ رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعجلہ السیر یقیم المغرب فیصلیھا ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم العشاء فیصلیھا رکعتین ثم یسلم رواہ البخاری قال العلامة العینی لیس المراد منہ ان یصلیھا فی وقت العشاء ولکن المراد منہ ان یؤخر المغرب الی اخر وقتھا ثم یصلیھا ثم یصلی العشاء وھو جمع بینھما

[1] قولہ من لم یصل الخ وفی جامع الاٰثار قلت ودخل فی عموم مَنْ المسافر الذی یجمع جمع تأخیر والمقدم والمؤخر سواء فی المنع ۱۲

صورةً لا وقتاً وعن عمر بن الخطاب انه كتب فى الآفاق ينهاهم ان يجمعوا بين الصلاتين ويخبرهم ان الجمع بين الصلاتين فى وقت واحد كبيرة من الكبائر رواه محمد فى المؤطا وصححه وعن سعيد بن جبير قال كان ابن عمر يصلى على راحلته تطوعا فاذا اراد ان يوتر نزل واوتر على الارض رواه الدارقطنى واحمد وعن نافع عن ابن عمر انه كان يصلى على راحلته ويوتر بالارض ويزعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كذلك كان يفعل رواه الطحاوى باسناد صحيح وعن مجاهد انه صحب عبد الله بن عمر رضى الله عنه من مكة الى المدينة يصلى على راحلته يومى ايماء الا المكتوبة والوتر فانه كان ينزل لهما فسألته عن صلاته على راحلته ووجهه قبل المدينة فقال لى كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلى على راحلته تطوعا حيث[1] كان وجهه يومى ايماء رواه امامنا ابو حنيفة وروى محمد فى المؤطا نحوه وعن محمد بن عبد الرحمن ان جابر بن عبد الله اخبره ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يصلى التطوع وهو راكب فى غير القبلة رواه البخارى وعن انس بن مالك حين قدم من الشام فلقيناه بعين التمر فرأيته يصلى على حمار ووجهه

---

[1] قوله حيث كان وجهه يتنفل المقيم والمسافر راكبا خارج المصر محل القصر مؤميا الى اى جهة توجهت دابته ولو ابتداء عندنا يعنى انه لا يشترط استقبال القبلة فى الابتداء لانه لما جازت الصلوٰة الى غير جهة الكعبة جاز الافتتاح الى غير جهتها بحر واحترز عن قول الشافعى رحمه الله تعالى فانه يقول يشترط فى الابتداء ان يوجهها الى القبلة كما فى الشرنبلالية قلت و ذكر فى الحلية عن غاية السروجى ان ما هذا رواية ابن المبارك ذكرها فى جوامع الفقه ثم ذكر بعد سياقه الاحاديث ان الاشبه استحباب ذلك عند عدم الحرج عملا بحديث انس الدر المختار ورد المحتار ملتقط منهما ۱۲ -

من ذا الجانب یعنی عن یسار القبلۃ فقلت رأیتک تصلی لغیر القبلۃ فقال لولا انی رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یفعلہ لم افعلہ متفق علیہ وعن جابر قال بعثنی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی حاجتہ فجئت وھو یصلی علی راحلتہ نحو المشرق ویجعل السجود اخفض من الرکوع رواہ ابوداؤد وعن عائشۃ زوج النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہا قالت فرضت الصلوٰۃ رکعتین رکعتین فی الحضر والسفر[1] فاقرت صلوٰۃ السفر وزید فی صلوٰۃ الحضر رواہ مسلم وعنہا قالت فرض اللّٰہ الصلوٰۃ حین فرضہا رکعتین ثم اتمہا فی الحضر فاقرت صلوٰۃ السفر علی الفریضۃ الاولی رواہ مسلم وعن ابن عباس قال فرض اللّٰہ الصلوٰۃ علی لسان نبیکم صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی الحضر اربعا وفی السفر رکعتین وفی الخوف رکعۃ رواہ مسلم وعنہ قال افترض رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم رکعتین فی السفر کما افترض فی الحضر اربعا رواہ الطبرانی وعن ابن عمر قال صلی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم بمنی صلوٰۃ المسافر وابوبکر وعمر وعثمان ثمان سنین او قال ست سنین رواہ مسلم وفی روایۃ لہ صلی فی السفر ولم یقل بمنی وعنہ قال صحبت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فی السفر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ[2] اللّٰہ

---

[1] قولہ فی الحضر والسفر قال اما منا ابوحنیفۃ سفر الطاعۃ والمعصیۃ سواء فی الرخص لاطلاق نصوص الرخصۃ ولانہ فلما کان حکم الاتمام یجب لہ فی الاقامۃ بالاقامۃ خاصۃ لابطاعۃ ولا بغیرھا کان کذٰلک الشیئی فی النظر ان یکون حکم التقصیر یجب لہ فی السفر بالسفر خاصۃ لابطاعۃ ولا غیرھا قیاسا کذا فی فتح القدیر والطحاوی ۱۲۔

[2] قولہ حتی قبضہ اللّٰہ فیستفاد منہ المواظبۃ علی القصر ووجوبہ کذا فی جامع الآثار ۱۲۔

وصحبت ابابکر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ وصحبت عمر فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ وصحبت عثمان فلم یزد علی رکعتین حتی قبضہ اللہ تعالٰی وقد قال تعالی لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ رواہ البخاری وابن ماجۃ وروی مسلم وابوداؤد نحوہ۔ وعن سعید بن شفی قال جعل الناس یسألون ابن عباس عن الصلوٰۃ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خرج من اھلہ لم یصل الا رکعتین حتی یرجع الیھم رواہ الطحاوی وعن عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خرج مسافرا فلم یزل یصلی رکعتین رکعتین حتی رجع رواہ الطحاوی وعن عمر قال صلوٰۃ السفر رکعتان وصلوٰۃ الاضحی رکعتان وصلوٰۃ الفطر رکعتان وصلوٰۃ الجمعۃ رکعتان تمام غیر قصر علی لسان محمد صلی اللہ علیہ وسلم رواہ النسائی وابن ماجۃ وابن حبان فی صحیحہ وروی الطحاوی نحوہ وعن ابن عمر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتانا ونحن ضلال یعلمنا فکان فیما علمنا ان اللہ عزوجل امرنا ان نصلی رکعتین فی السفر رواہ النسائی وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتم الصلاۃ فی السفر کالمقصر فی الحضر رواہ الدارقطنی فی سننہ وعن مورق العجلی قال سئل ابن عمر رضی اللہ عنھما عن الصلوٰۃ فی السفر فقال رکعتین رکعتین من خالف السنۃ کفر رواہ عبدالرزاق وعنہ قال سأل صفوان بن محرز ابن عمر عن الصلوٰۃ فی السفر فقال اخشی ان تکذب علی رکعتان من خالف السنۃ کفر رواہ الطحاوی والبیھقی وعن ھمام بن الحارث ان عمر صلی بمکۃ رکعتین ثم قال یا اھل مکۃ اتموا صلاتکم فانا قوم سفر رواہ الطحاوی وعن علی بن ربیعۃ الوالبی قال سألت عبداللہ ابن عمر الی کم نقصر الصلوٰۃ فقال اتعرف السویداء قال قلت لا ولکنی

قد سمعت بها قال هی ثلث لیال قواصد فاذا خرجنا الیها قصرنا الصلوٰة رواه محمد فی الآثار وقال فی آثار السنن اسناده صحیح

باب الجمعة

وقول الله عز وجل واليوم الموعود وشاهد ومشهود عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نحن الآخرون السابقون یوم القيامة بيد انهم اوتوا الكتاب من قبلنا واوتيناه من بعدهم ثم هذا يومهم الذی فرض عليهم يعنی الجمعة فاختلفوا فيه فهدانا الله له والناس لنا فيه تبع اليهود غدا والنصاری بعد غد متفق عليه وفی رواية مسلم قال نحن الآخرون الاولون يوم القيامة ونحن اول من يدخل الجنة بيد انهم وذكر نحوه الی آخره وفی اخری له عنه وعن حذيفة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم فی آخر الحديث نحن الآخرون من اهل الدنيا والاولون يوم القيامة المقضی لهم قبل الخلائق وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم خير يوم طلعت عليه الشمس يوم الجمعة فيه خلق آدم وفيه ادخل الجنة وفيه اخرج منها

له قوله هی ثلاث لیال ذهب اصحابنا الی التقدیر بثلاثة ایام اخذا من حدیث الصحیحین لاتسافر المرأة ثلاثة ایام الا مع ذی رحم محرم ومن حدیث یمسح المقیم یوما ولیلة والمسافر ثلاثة ایام ولیالیها ومن هذا الحدیث کذا فی التعلیق الممجد وقال فی المرقات قال ابن الهمام ویدل علی القصر لمسافة اقل من ثلاثة ایام حدیث ابن عباس عنه علیه الصلوٰة والسلام قال یا اهل مکة لاتقصروا فی ادنی اربعة برد من مکة الی عسفان فانه یفید القصر فی اربعة برد وهی تقطع فی اقل من ثلاثة ایام واجیب بضعف الحدیث بضعف روایة عبد الوهاب ابن مجاهد فبقی قصر الاقل بلا دلیل ۱۲

ولا تقوم الساعة الا في يوم الجمعة رواه مسلم وعن ابن عباس انه قرأ اليوم اكملت
لكم دينكم الاية وعنده يهودي فقال لو نزلت هذه الاية علينا لاتخذناها عيدا
فقال ابن عباس انها نزلت في يوم عيدين في يوم جمعة ويوم عرفة رواه الترمذي
وعن انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل رجب قال اللهم بارك
لنا في رجب وشعبان وبلغنا رمضان قال وكان يقول ليلة الجمعة ليلة اغر ويوم
الجمعة يوم ازهر رواه البيهقي في الدعوات الكبير وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اليوم الموعود يوم القيامة واليوم المشهود
يوم عرفة والشاهد يوم الجمعة وما طلعت الشمس ولا غربت على يوم افضل
منه فيه ساعة لايوافقها عبد مومن يدعو الله بخير الا استجاب الله له ولا
يستعيذ من شئ الا اعاذه منه رواه احمد والترمذي وعن ابي لبابة بن عبد المنذر
قال قال النبي صلى الله عليه وسلم ان يوم الجمعة سيد الايام واعظمها عند الله وهو اعظم عند الله
من يوم الاضحى ويوم الفطر فيه خمس خلال خلق الله فيه ادم واهبط الله
فيه ادم الى الارض وفيه توفى الله ادم وفيه ساعة لا يسأل العبد فيها شيئا
الا اعطاه ما لم يسأل حراما وفيه تقوم الساعة ما من ملك مقرب ولا سماء ولا ارض
ولا رياح ولا جبال ولا بحر الا هو مشفق من يوم الجمعة رواه ابن ماجة وروى احمد
عن سعد بن معاذ ان رجلا من الانصار اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال
اخبرنا عن يوم الجمعة ماذا فيه من خير قال فيه خمس خلال وساق الى اخر
الحديث وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان في الجمعة
لساعة لايوافقها عبد مسلم يسأل الله فيها خيرا الا اعطاه اياه متفق عليه وزاد
مسلم قال وهي ساعة خفيفة وفي رواية لهما قال ان في الجمعة لساعة لايوافقها
مسلم قائم يصلي يسأل الله خيرا الا اعطاه اياه وعن ابي بردة بن ابي موسى

قال سمعت ابی یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی شأن ساعة الجمعة ھی ما بین ان یجلس الامام الی ان تقضی الصلوٰة رواہ مسلم وعن ابی ھریرة قال خرجت الی الطور فلقیت کعب الاحبار فجلست معہ فحدثنی عن التوراة وحدثتہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکان فیما حدثتہ ان قلت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر یوم طلعت علیہ الشمس یوم الجمعة فیہ خلق اٰدم وفیہ اھبط وفیہ تیب علیہ وفیہ مات وفیہ تقوم الساعة وما من دابة الا وھی مصیخة یوم الجمعة من حین تصبح حتی تطلع الشمس شفقا من الساعة الا الجن والانس وفیہ ساعة لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی یسأل اللہ شیأ الا اعطاہ ایاہ قال کعب ذٰلک فی کل سنة یوم فقلت بل فی کل جمعة فقرأ کعب التوراة فقال صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو ھریرة لقیت عبد اللہ بن سلام فحدثتہ بمجلسی مع کعب الاحبار وما حدثتہ فی یوم الجمعة فقلت لہ قال کعب ذٰلک فی کل سنة یوم قال عبد اللہ ابن سلام کذب کعب فقلت لہ ثم قرأ کعب التوراة فقال بل ھی فی کل جمعة فقال عبد اللہ بن سلام صدق کعب ثم قال عبد اللہ بن سلام قد علمت ایة ساعة ھی قال ابو ھریرة فقلت اخبرنی بھا ولا تضن علی فقال عبد اللہ ابن سلام ھی اٰخر ساعة فی یوم الجمعة قال ابو ھریرة فقلت وکیف تکون اٰخر ساعة فی یوم الجمعة وقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصادفھا عبد مسلم وھو یصلی فیھا فقال عبد اللہ بن سلام الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جلس مجلسا ینتظر الصلوٰة فھو فی صلاة حتی یصلی قال ابو ھریرة فقلت بلی قال فھو ذٰلک رواہ مالک وابو داؤد والترمذی والنسائی وروی احمد الی قولہ صدق کعب وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التمسوا

الساعة التی ترجی فی یوم الجمعة بعد العصر الی غیبوبة الشمس رواه الترمذی وعن ابی هریرة قال قیل للنبی صلی اللّٰه علیه وسلم لای شئ سمی یوم الجمعة قال لان فیها طبعت طینة ابیك ادم فیها الصعقة والبعثة وفیها البطشة وفی اخر ثلاث ساعات منها ساعة من دعا اللّٰه فیها استجیب له رواه احمد وعن اوس بن اوس قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ان من افضل ایامکم یوم الجمعة فیه خلق ادم وفیه قبض وفیه النفخة وفیه الصعقة فاکثروا علیّ من الصلوٰة فیه فان صلوٰتکم معروضة علیّ قالوا یا رسول اللّٰه وکیف تعرض صلاتنا علیك وقد ارمت قال یقولون بلیت قال ان اللّٰه حرم علی الارض اجساد الانبیاء رواه ابوداؤد والنسائی وابن ماجة والدارمی والبیهقی فی الدعوات الکبیر وعن ابی الدرداء قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اکثروا الصلوٰة علیّ یوم الجمعة فانه مشهود یشهده الملائکة وان احدا لم یصل علیّ الا عرضت علیّ صلاته حتی یفرغ منها قال قلت وبعد الموت قال ان اللّٰه حرم علی الارض ان تأکل اجساد الانبیاء فنبی اللّٰه حیّ یرزق رواه ابن ماجة۔ وعن عبد اللّٰه بن عمرو قال قال رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم ما من مسلم یموت یوم الجمعة اولیلة الجمعة الا وقاه اللّٰه فتنة القبر رواه احمد والترمذی

باب وجوبها

وقول اللّٰه عز وجل یآ ایها الذین امنوا اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر اللّٰه عن ابن عمر وابی هریرة انهما قالا سمعنا رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یقول علی اعواد منبره لینتهین اقوام عن ودعهم الجمعات اولیختمن اللّٰه علی قلوبهم ثم لیکونن من الغافلین رواه مسلم

وعن ابی الجعد الضمیری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترك ثلاث جمع تهاونا بها طبع الله علی قلبه رواه ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی ورواه مالك عن صفوان بن سليم واحمد عن ابی قتادة وعن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ترك الجمعة من غير ضرورة كتب منافقا فی كتاب لا يمحی ولا يبدل وفی بعض الروايات ثلاثا رواه الشافعی وعن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لقوم يتخلفون عن الجمعة لقد هممت[1] ان امر رجلا يصلی بالناس ثم احرق علی رجال يتخلفون عن الجمعة بيوتهم رواه مسلم وعن سمرة بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترك الجمعة من غير عذر فليتصدق[2] بدينار فان لم يجد فبنصف دينار رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة وعن ابی عبد الرحمن السلمی انه قال قال علی

[1] قوله لقد هممت ان امر رجلا الخ فان قلت كيف يترك الفرض ويشتغل بهم قلت لا يلزم من جعل الخليفة ترك فرض الجمعة مطلقا فانه يتصور تكرارها ففی شرح المنية انما تجوز اقامة الجمعة فی المصر فی موضع واحد لا اكثر فی ظاهر الرواية عن ابی حنيفة وعنه كقول محمد انها تجوز فی مواضع متعددة قيل وهو الاصح وعن ابی يوسف يجوز بموضعين لا غير وقال ابن الهمام قال السرخسی الصحيح من مذهب ابی حنيفة جواز اقامتها فی مصر واحد فی مسجدين واكثر وبه نأخذ لاطلاق لا جمعة الا فی مصر فاذا تحقق تحقق فی كل منها قال ابن الهمام وهو الاصح فارتفع الاشكال من اصله قاله فی المرقات ١٢

[2] قوله فليتصدق بدينار الخ لان الحسنات يذهبن السيآت والظاهر ان الامر للاستحباب ولذلك جاء التخيير بين الدينار والنصف ولابد من التوبة مع ذلك فانها الماحية للذنب والله تعالی اعلم قاله السندهی ١٢

رضی اللہ عنہ لاجمعۃ ولا تشریق الا فی مصرٍ[1] جامع رواہ ابن ابی شیبۃ بسند صحیح
موقوفا وروی عبد الرزاق والبیہقی وابو عبید فی الغریب والمروزی فی کتاب
الجمعۃ مثلہ موقوفا والموقوف فی مثل ھذا کالمرفوع وقال العلامۃ العینی ان
ابا زید زعم فی الاسرار ان محمد بن الحسن قال رواہ مرفوعا معاذ وسراقۃ بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہما ثم قال العلامۃ العینی فان قلت قال النووی حدیث علیؓ
ضعیف متفق علی ضعفہ وھو موقوف علیہ بسند ضعیف منقطع قلت
کانہ لم یطلع الا علی الاثر الذی فیہ الحجاج بن ارطاۃ ولم یطلع علی طرق بجریر
عن منصور فانہ سند صحیح وعن الحارث عن علی رضی اللہ عنہ قال لاجمعۃ ولا
تشریق ولا صلاۃ فطر ولا اضحی الا فی مصر جامع او مدینۃ عظیمۃ رواہ ابن
ابی شیبۃ موقوفا وصححہ ابن حزم وعن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال الجمعۃ[2] علی من اواہ اللیل الی اھلہ رواہ الترمذی وعن رجل من
اھل قباء عن ابیہ وکان من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال امرنا النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان نشھد الجمعۃ من قباء رواہ الترمذی وعن جابر بن
عبد اللہ قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا ایھا الناس توبوا
الی اللہ قبل ان تموتوا وبادروا بالاعمال الصالحۃ قبل ان تشغلوا وصلوا الذی

---

[1] قولہ الا فی مصر جامع ای شرط لادائہا المصر لہذہ الآثار ولانہ کان لمدینۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قری کثیرۃ ولم ینقل انہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باقامۃ الجمعۃ فیہا قالہ فی شرح النقایۃ ۱۲

[2] قولہ الجمعۃ علی من اواہ اللیل الی الخ وما مر من الاحادیث فی شرط المصر الذی تصح اقامۃ الجمعۃ فیہ والکلام ھنا فی حد المکان الذی من کان فیہ یلزمہ الحضور الی المصر لیصلیہا فیہ وقال العلامۃ الشامی قد علمت بنص الحدیث والاثر والروایات عن ائمتنا الثلاثۃ

بینکم وبین ربکم بکثرة ذکرکم له وکثرة الصدقة فی السر والعلانیة ترزقوا وتنصروا وتجبروا واعلموا ان الله قد افترض علیکم الجمعة فی مقامی هذا فی یومی هذا فی شهری هذا من عامی هذا الی یوم القیامة فمن ترکها فی حیاتی او بعدی وله امام عادل او جائر استخفافا بها او جحودا لها فلا جمع الله شمله ولا بارك له فی امره الا ولا صلوٰة له ولا زکوٰة له ولا حج له ولا صوم له ولا بر له حتی یتوب فمن تاب تاب الله علیه رواه ابن ماجة والبیهقی فی السنن والبزار وروی الطبرانی فی الاوسط عن ابن عمر نحوه وعن طارق بن شهاب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الجمعة حق واجب علی کل مسلم فی جماعة[۲] الا علی اربعة عبد مملوك

واختیار المحققین من اهل الترجیح انه لا عبرة ببلوغ النداء ولا بالغلوة والامیال انتهی وقال فی الدر المختار ورجح فی البحر اعتبار عوده لبیته بلا کلفة وفی قاضیخان عن ابی یوسف هو روایة عنه من ثلاثة فراسخ وعنه اذا شهد الجمعة فان امکنه المبیت باهله لزمه الجمعة واختاره کثیر من مشائخنا ۱۲

[۲] قوله فی جماعة ای شرط لادائها الجماعة اجماعا علی خلاف فی عددها ای ثلث رجال سوی الامام عند ابی حنیفة ومحمد وبالامام عند ابی یوسف لان الاثنین مع الامام جمع ولهما ان الجماعة شرط علی حدة والامام شرط آخر فیعتبر جمع سوی الامام لقوله تعالی اذا نودی للصلوٰة من یوم الجمعة فاسعوا الی ذکر الله فهذا یقتضی منادیا وذاکرا وهما المؤذن والامام وساعیین لان قوله تعالی فاسعوا لا یتناول ما دون المثنی ثم ما دون الثلاث لیس بجمع متفق علیه فان اهل اللغة فصلوا بین التثنیة والجمع فالمثنی وان کان فیه معنی الاجتماع من وجه فلیس بجمع مطلقا واشتراط الجماعة هنا ثابت مطلقا وشرط الشافعی وجود اربعین احرارا مکلفین مقیمین

او امرأۃ او صبی او مریض رواہ ابوداؤد وفی شرح السنۃ بلفظ المصابیح عن رجل من بنی وائل وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فعلیہ الجمعۃ یوم الجمعۃ الا مریض او مسافر او امرأۃ او صبی او مملوک فمن استغنی بلھو او تجارۃ استغنی اللہ عنہ واللہ غنی حمید رواہ الدارقطنی

باب التنظیف والتبکیر

وقول اللہ عزوجل فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع[1] عن ابی سعید وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اغتسل یوم الجمعۃ ولبس من احسن ثیابہ ومس من طیب ان کان عندہ ثم اتی الجمعۃ فلم یتخط اعناق الناس ثم صلی ما کتب اللہ لہ ثم انصت اذا خرج امامہ حتی یفرغ من صلاتہ کانت کفارۃ لما بینھا وبین الجمعۃ التی قبلھا رواہ ابوداؤد وروی الطحاوی نحوہ وفی روایۃ لاحمد لایؤذی احدا فان لم یجد الامام خرج صلی ما بدا لہ وان وجد الامام قد خرج جلس فاستمع وانصت حتی یقضی الامام جمعتہ وکلامہ رجالہ رجال الصحیح خلا شیخ احمد وھو ثقۃ قالہ فی مجمع الزوائد وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحضر الجمعۃ ثلاثۃ نفر فرجل حضرھا بلغو فذالک حظہ منھا ورجل حضرھا بدعاء فھو رجل دعا اللہ ان شاء اعطاہ وان شاء

فی موضع لایرتحلون عنہ صیفا ولا شتاء الا الحاجۃ سامعین الخطبۃ لقول جابر مضت السنۃ ان فی کل ثلاثۃ اماما وفی کل اربعین فما فوقہ جمعۃ واضحی وفطرا قلنا ھو ضعیف حتی قال البیھقی لایحتج بمثلہ کذا فی شرح النقایۃ ۱۲۔

[1] قولہ وذروا البیع فیہ اشارۃ الی التبکیر ۱۲۔

منعه ورجل حضرها بانصات وسكوت ولم يتخط رقبة مسلم ولم يؤذ احدا فهي كفارة
الى الجمعة التي تليها وزيادة ثلاثة ايام وذلك بان الله يقول من جاء بالحسنة فله
عشر امثالها رواه ابوداؤد وعن ابن عمر قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم
يقول اذا دخل احدكم المسجد والامام على المنبر فلا صلوٰة ولا كلام حتى يفرغ الامام
رواه الطبراني في الكبير واسناده حسن وعن علي وابن عباس وابن عمر
رضي الله عنهم انهم كانوا يكرهون الصلوٰة والكلام بعد خروج الامام رواه
ابن ابي شيبة ورجاله ثقات وروى الطحاوي نحوه عن ابن عمر وابن عباس
وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تكلم يوم الجمعة
والامام يخطب فهو كمثل الحمار يحمل اسفارا والذي يقول له انصت ليس له جمعة
رواه احمد وعن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من
غسل يوم الجمعة واغتسل وبكر وابتكر ومشى ولم يركب ودنا من الامام واستمع
ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها وقيامها رواه الترمذي
وابوداؤد والنسائي وابن ماجة وعن عبيد بن السبّاق مرسلا قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم في جمعة من الجمع يا معشر المسلمين ان هذا يوم جعله الله
عيدا فاغتسلوا ومن كان عنده طيب فلا يضره ان يمس منه وعليكم بالسواك
رواه مالك ورواه ابن ماجة عنه وهو عن ابن عباس متصلا وعن البراء قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم حقا على المسلمين ان يغتسلوا يوم الجمعة وليمس
احدهم من طيب اهله فان لم يجد فالماء له طيب رواه احمد والترمذي وقال
هذا حديث حسن وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ
فاحسن الوضوء ثم اتى الجمعة فاستمع وانصت غفر له ما بينه وبين الجمعة وزيادة
ثلاثة ايام ومن مس الحصى فقد لغا رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

اذا کان یوم الجمعۃ وقفت الملائکۃ علی باب المسجد یکتبون الاول فالاول ومثل المھجر کمثل الذی یھدی بدنۃ ثم کالذی یھدی بقرۃ ثم کبشا ثم دجاجۃ ثم بیضۃ فاذا خرج الامام طووا صحفھم ویستمعون الذکر متفق علیہ وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقیمن احدکم اخاہ یوم الجمعۃ ثم یخالف الی مقعدہ فیقعد فیہ ولکن یقول افسحوا رواہ مسلم وعن نافع قال سمعت ابن عمر یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقیم الرجل الرجل من مقعدہ ویجلس فیہ قیل لنافع فی الجمعۃ قال فی الجمعۃ وغیرھا متفق علیہ وعن عبد اللہ بن سلام قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما علی احدکم ان وجد ان یتخذ ثوبین لیوم الجمعۃ سوی ثوبی مھنتہ رواہ ابن ماجۃ ورواہ مالک عن یحیی بن سعید وعن سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احضروا الذکر وادنوا من الامام فان الرجل لایزال یتباعد حتی یؤخر فی الجنۃ وان دخلھا رواہ ابو داؤد وعن ابی ھریرۃ لان یصلی احدکم بظھر الحرۃ خیر لہ من ان یقعد حتی اذا قام الامام جاء یتخطی رقاب الناس رواہ مالک فی المؤطا وعن جابر بن عبد اللہ ان رجلا دخل المسجد یوم الجمعۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فجعل یتخطی الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت وانیت رواہ ابن ماجۃ وعن ابی الزاھریۃ قال کنا مع عبد اللہ بن بسر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الجمعۃ فجاء رجل یتخطی رقاب الناس فقال عبد اللہ بن بسر جاء رجل یتخطی رقاب الناس یوم الجمعۃ والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلس فقد اذیت رواہ ابو داؤد والنسائی باسناد جید وفی روایۃ احمد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان الذی یتخطی

رقاب الناس ویفرق بین اثنین بعد خروج الامام کالجار قصبه فی النار وفی روایة للطبرانی نحوه وفیه رأیتك تخطی رقاب الناس وتؤذیهم من اذی مسلما فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی الله عزوجل وعن یعلی بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاویة بیت المقدس فجمّع بنا فنظرت فاذا جُلّ من فی المسجد اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم فرأیتهم محتبین والامام یخطب رواه ابوداؤد وقال کان ابن عمر یحتبی والامام یخطب وانس بن مالك وشریح وصعصعة بن صوحان وسعید بن المسیب وابراهیم النخعی ومکحول واسمعیل بن محمد بن سعد ونعیم بن سلامة قال لاباس بها وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا نعس احدکم یوم الجمعة فلیتحوّل من مجلسه ذلك رواه الترمذی

باب الخطبة والصلوٰة

وقول الله عزوجل فاسعوا الی ذکر الله وقوله وترکوك قائما وقوله فاذا قضیت الصلوٰة فانتشروا وعن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یصلی الجمعة

له قوله الخطبة فروع الخطبة یشتمل علی فروض وسنن اما الفرض فشیأن الوقت وهو ما بعد الزوال وقبل الصلوٰة حتی لو خطب قبل الزوال او بعد الصلوٰة لایجوز واما السنن فخمسة عشر الطهارة حتی کره من الجنب والمحدث والقیام واستقبال القوم بوجهه والقعود قبل الخطبتین قاله ابویوسف والبدایة بالحمد لله والثناء علیه بما هو اهله وکلمتا الشهادة والصلوٰة علی النبی صلی الله علیه وسلم والموعظة والتذکرة وقرأة القرآن وتارکها مسیئ والجلوس بین الخطبتین واعادة التحمید والثناء علی الله تعالی فی الخطبة الثانیة وزیادة الدعاء للمسلمین والمسلمات فی الثانیة وتخفیف الخطبتین بقدر سورة

حین تمیل[۱] الشمس رواہ البخاری وعن سھل بن سعد قال ما کنا نقیل ولا نتغدی الا بعد الجمعۃ متفق علیہ وعن السائب بن یزید قال کان الندا یوم الجمعۃ اولہ اذا جلس الامام علی المنبر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر وعمر فلما کان عثمان وکثر الناس زاد الندا الثالث علی الزوراء رواہ البخاری وعن جابر بن سمرۃ قال کانت للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبتان یجلس بینھما یقرأ القرآن ویذکر الناس فکانت صلاتہ قصدا وخطبتہ قصدا رواہ مسلم وعن عمار قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان طول صلاۃ الرجل وقصر خطبتہ مئنۃ من فقھہ فاطیلوا الصلوٰۃ واقصروا الخطبۃ وان من البیان سحرا رواہ مسلم وعن جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا خطب احمرت عیناہ وعلا صوتہ واشتد غضبہ حتی کأنہ منذر جیش یقول صبحکم ومساکم ویقول بعثت انا والساعۃ کھاتین ویقرن بین اصبعیہ

من طوال المفصل واما الخطیب فمن السنن فیہ طہارتہ واستقبالہ بوجھہ الی القوم وترک السلام من وقت خروجہ الی دخولہ فی الصلوٰۃ وترک الکلام قالہ العلامۃ العینی فی شرح الھدایۃ وقال فی الدر المختار ویکرہ تکلمہ فیھا الا لامر بمعروف لانہ منھا ۱۲۔

[۲] قولہ الی ذکر اللہ ای الی الخطبۃ عند الجمھور وبہ استدل ابو حنیفۃ رضی اللہ عنہ علی ان الخطیب اذا اقتصر علی الحمد للہ جاز قالہ فی المدارک ۱۲۔

[۱] قولہ حین تمیل الشمس الخ قال العلامۃ الشامی جزم فی الاشباہ من فن الاحکام انہ لا یسن لھا الابراد وقال الجمھور لیس بمشروع لانھا تقام بجمع عظیم فتأخیرھا مفض الی الحرج ولا کذلک الظھر وموافقۃ الخلف لاصلہ من کل وجہ لیس بشرط انتھی وقال العلامۃ العینی قالوا لا ابراد الا فی الجمعۃ لشدۃ الخطر فی فواتھا ولان الناس یبکرون الیھا فلا یتأذون بالحر ۱۲۔

السابقة والوسطى رواه مسلم وعن يعلى بن امية قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك متفق عليه وعن ام هشام بنت حارثة بن النعمان قالت ما اخذت ق والقران المجيد الا عن لسان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأها كل جمعة على المنبر اذا خطب الناس رواه مسلم وعن ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخطب خطبتين كان يجلس اذا صعد المنبر حتى يفرغ اراه المؤذن ثم يقوم[1] فيخطب ثم يجلس ولا يتكلم ثم يقوم فيخطب رواه ابوداؤد۔ وعن ابي سعيد الخدري ان النبي صلى الله عليه وسلم جلس ذات يوم على المنبر وجلسنا حوله رواه البخاري وعن جابر قال لما استوى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم الجمعة على المنبر قال اجلسوا فسمع ذلك ابن مسعود فجلس على باب المسجد فراٰه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال تعال يا عبد الله بن مسعود رواه ابوداؤد۔ وعن عمرو بن حريث ان النبي صلى الله عليه وسلم خطب وعليه عمامة سوداء قد ارخى طرفيها بين كتفيه يوم الجمعة رواه مسلم وعن عبد الله بن وهب قال سمعت معاوية بن صالح يحدث عن ابي الزاهرية عن عبد الله بن بسر قال كنت جالسا الى جنبه يوم الجمعة فقال جاء رجل يتخطى رقاب الناس يوم الجمعة فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اجلس فقد اذيت وانيت رواه الطحاوي وروى النسائي وابوداؤد باسناد جيد نحوه وقال الطحاوي افلا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امر في هذا الحديث هذا الرجل بالجلوس ولم يأمره بالصلوٰة وعن جابر قال جاء

---

[1] قوله ثم يقوم فيخطب اى يخطب الامام بسيف فى بلدة فتحت به كمكة والا لا كالمدينة ونقل القهستاني عن عبد المحيط ان اخذ العصا سنة كالقيام كذا التقطناه من الدر المختار ورد المحتار ۱۲۔

سليك الغطفاني ورسول الله صلى الله عليه وسلم قاعد على المنبر فقعد سليك قبل ان يصلي فقال له صلى الله عليه وسلم اركعت ركعتين قال لا قال قم فاركعهما رواه النسائي في سننه الكبير وبوب فيه على هذا الحديث وقال باب الصلوٰة قبل الخطبة وعن انس قال دخل رجل المسجد ورسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب فقال له النبي صلى الله عليه وسلم قم فاركع ركعتين وامسك عن الخطبة حتى فرغ من صلوٰته رواه الدارقطني وفي رواية له عن احمد بن حنبل عن معتمر عن ابيه قال جاء رجل والنبي صلى الله عليه وسلم يخطب فقال يا فلان اصليت قال لا قال قم فصل ثم انتظره حتى صلى وعن محمد بن قيس ان النبي صلى الله عليه وسلم حيث امره ان يصلي ركعتين امسك عن الخطبة حتى فرغ من ركعتيه ثم عاد الى خطبته رواه ابن ابي شيبة وعن عقبة بن عامر قال الصلوٰة والامام على المنبر معصية رواه الطحاوي وفيه عبد الله بن لهيعة وثقه احمد وكفى به ذلك وعن ثعلبة بن ابي مالك القرظي ان جلوس الامام على المنبر يقطع الصلوٰة رواه الطحاوي باسناد صحيح وعن ابن شهاب في الرجل يدخل المسجد يوم الجمعة والامام يخطب قال يجلس ولا يسبح اي لا يصلي رواه الطحاوي باسناد صحيح فقد روينا في هذه الآثار ان خروج الامام يقطع الصلوٰة وان عبد الله بن صفوان جاء وعبد الله بن الزبير يخطب فجلس ولم يركع فلم ينكر ذلك عليه عبد الله بن الزبير ولا من كان بحضرته من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وتابعيهم ثم قد كان شريح يفعل ذلك وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا ثوب بالصلوٰة فلا يسعى اليها احدكم ولكن ليمش وعليه السكينة والوقار صل ما ادركت واقض[1] ما سبقك

[1] قوله واقض ما سبقك وفي شرح المنية من ادرك الامام فيهما صلى معه ما ادرك وبنى عليه الجمعة وان ادركه في التشهد او سجود السهو وقال محمد ان ادرك معه ركوع الثانية بنى عليها الجمعة

رواه مسلم وعنه عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایتوا الصلوٰة وعلیکم السکینة فصلوا ما ادرکتم واقضوا ما سبقکم رواه ابوداؤد وفی روایة له ولیقض وروی احمد عنه وما فاتکم فاقضوا ورواه ابن ابی شیبة بسند جید عن ابی ذر والبیهقی بسند لا بأس به وعن عبد اللہ بن مسعود قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استوی علی المنبر استقبلناه بوجوهنا رواه الترمذی وفی المبسوط یستحب للقوم ان یستقبلوا الامام عند الخطبة وعن ابی حنیفة رحمة اللہ علیہ انه کان اذا فرغ المؤذن من اذانه ادار وجهه الی الامام وعن علی بن ثابت کان علیه الصلوٰة والسلام اذا خطب استقبله اصحابه بوجوههم ذکره ابن بطال فی شرح البخاری لکن الرسم الأن انهم یستقبلون القبلة للحرج فی تسویة الصفوف لکثرة الزحام کذا فی شرح الهدایة للسروجی قاله فی غنیة المستملی وقال العلامة العینی قال ابن المنذر وهذا ای استقبالهم الامام کالاجماع وعن عمارة بن رویبة انه رأی بشر بن مروان علی المنبر رافعا یدیه فقال قبح اللہ هاتین الیدین لقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مایزید علی ان یقول بیده هکذا واشار باصبعه المسبحة رواه مسلم

وان ادرکها فیما بعد ذلك بنی علیها الظهر قال صاحب الهدایة لهما اطلاق قوله علیه الصلوٰة والسلام اخرجه الستة فی کتبهم عن ابی سلمة عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوٰة فلا تاتوها وانتم تسعون وأتوها تمشون وعلیکم السکینة فما ادرکتم فصلوا وما فاتکم فاتموا وفی روایة فاقضوا وقال ابن الهمام وما رواه من ادرك رکعة من الجمعة اضاف الیها رکعة اخری والاصلی اربعا لم یثبت اه واما لفظ المشکاة علی تقدیر ثبوته فلا دلالة له علی صحة المخالفة لان معنی من فاتته الرکعتان فلیصل اربعا ای من لم یدرك شیأ منهما فلیصل الظهر ای لا قضاء الجمعة ملخص من المرقات ۱۲

باب صلاة الخوف

وقول الله عز وجل وإذا كنت فيهم فأقمت لهم الصلوٰة فلتقم طائفة منهم معك وليأخذوا أسلحتهم فإذا سجدوا فليكونوا من ورائكم ولتأت طائفة أخرى لم يصلوا فليصلوا معك وليأخذوا حذرهم وأسلحتهم ود الذين كفروا لو تغفلون عن أسلحتكم وأمتعتكم فيميلون عليكم ميلة واحدة وقوله فإن خفتم فرجالا[1] أو ركبانا عن سالم بن عبد الله بن عمر عن أبيه قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل نجد فوازينا العدو فصاففنا لهم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي لنا فقامت طائفة معه وأقبلت طائفة على العدو وركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بمن معه وسجد سجدتين ثم انصرفوا مكان الطائفة التي لم تصل فجاؤا فركع رسول الله صلى الله عليه وسلم بهم ركعة وسجد سجدتين ثم سلم فقام كل واحد منهم فركع لنفسه ركعة وسجد سجدتين وروى نافع نحوه وزاد فإن كان خوف هو أشد من ذلك صلوا رجالا قياما على أقدامهم أو ركبانا مستقبلي القبلة أو غير مستقبليها قال نافع لا أرى ابن عمر ذكر ذلك إلا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وفي رواية له فليصلوا قياما وركبانا

---

[1] قوله فرجالا استدل الشافعية برجالا على صحة صلوٰة الخائف ماشيا فلما صح يفترض عنده وقت المسايفة أيضا وأجاب علمائنا أنه جمع راجل بمعنى الكائن على رجليه ولو واقفا فإنه مشترك معنوي بين الماشي والواقف ولما كان المشي عملا كثيرا ولم يدل نص على تجويزه كان مفسد للصلوٰة للإطلاق ولما لم يصح ماشيا أخر وقت العجز والمسايفة كما أخر عليه السلام يوم الأحزاب وقد نزلت صلوٰة الخوف قبل ذلك في ذات الرقاع كما نقله في روح المعاني عن ابن إسحاق وغيره من أهل السير قاله في بيان القرآن ١٢ -

وفي رواية لمسلم فصل راكبا او قائما تومئ ايماء وعن عبد الله بن مسعود قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوٰة الخوف فقاموا صفا خلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وصف مستقبل العدو فصلى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ركعة ثم جاء الأخرون فقاموا مقامهم واستقبل هؤلاء العدو فصلى بهم النبي صلى الله عليه وسلم ركعة ثم سلم فقام هؤلاء فصلوا لانفسهم ركعة ثم سلموا ثم ذهبوا فقاموا مقام أولئك مستقبلي العدو ورجع اولئك الى مقامهم فصلوا لانفسهم ركعة ثم سلموا رواه ابوداؤد والبيهقي وفيه ابوعبيدة اخرج له البخاري محتجا به في غير موضع وروى له مسلم وقال ابوداؤد كان ابوعبيدة يوم مات ابوه ابن سبع سنين مميزا وابن سبع سنين يحتمل السماع والحفظ ولهذا يؤمر الصبي ابن سبع سنين بالصلوٰة تخلقا و تأدبا وفي اسناده خصيف ايضا وثقه ابوزرعة والعجلي وابن معين وابن سعد وقال النسائي صالح وعن عبد الله بن عباس قال اذا صلى الامام باصحابه فلتقم طائفة منهم مع الامام وطائفة بازاء العدو فيصلي الامام بالطائفة الذين معه ركعة

له قوله فقام هؤلاء فصلوا لانفسهم ركعة الخ قال في شرح النقاية اذا اشتد خوف العدو جعل الامام امة نحو العدو وصلى باخرى ركعة في الثنائي سواء كان فجرا او قصرا وركعتين في غيره اي غير الثنائي ومشت هذه التي صلت اليه اي الى وجه العدو وجاءت تلك اي التي كانت نحو العدو وصلى بهم ما بقي وهو ركعة في الثنائي والمغرب وركعتان في غيره وسلم الامام وحده ومشت الى العدو وفي المحيط لو كانت الطائفة الثانية حين سلم الامام قضوا ركعتين في مكانهم ثم انصرفوا جاز والافضل ما ذكرنا قلت ويؤيد الاول اقتصاره سبحانه في الآية على ما تقدم وحديث عبد الله بن عباس الأتي وجاءت الاخرى وهي الاولى واتمت بلا قراءة لانها لاحقة واللاحق في حكم المقتدي ومشت الى وجه العدو ثم جاءت الاخرى وهي الثانية

ثم تنصرف الطائفة الذين صلوا مع الامام من غير ان يتكلموا حتی يقوموا فی مقام اصحابهم وتأتی الطائفة الاخری فيصلون مع الامام الركعة الاخری ثم ينصرفون من غير ان يتكلموا حتی يقوموا فی مقام اصحابهم وتأتی الطائفة الاولی حتی يصلوا ركعة وحدانا ثم ينصرفون فيقومون مقام اصحابهم وتأتی الطائفة الاخری حتی يقضوا الركعة التی بقيت عليهم وحدانا رواه محمد فی كتاب الآثار عن امامنا ابی حنيفة وعن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم نزل بين ضجنان وعسفان فقال المشركون لهؤلاء صلوة هی احب اليهم من آبائهم وابنائهم وهی العصر فاجمعوا امركم فتميلوا عليهم ميلة واحدة وان جبرئيل اتی النبی صلی الله عليه وسلم فامره ان يقسم اصحابه شطرين فيصلی بهم وتقوم طائفة اخری وراءهم وليأخذوا حذرهم واسلحتهم فتكون لهم ركعة ولرسول الله صلی الله عليه وسلم ركعتان رواه الترمذی والنسائی۔

باب صلوة العيدين

وقول الله عز وجل ولتكبروا الله[1] علی ما هداكم وقوله فصل لربك وانحر[2]

واتمت بها ای بقراءة لانها مسبوقة والمسبوق فی حكم المنفرد ۱۲

[1] قوله تأتی الطائفة الاولی الخ وهذه الزيادة مندوبة عند الحنفية واصل الكيفية هو المروی فی حديث ابن عمر وابن مسعود قاله فی جامع الآثار ۱۲۔

[2] قوله ولتكبروا الله الخ المراد به صلاة العيد والامر للوجوب كذا فی عمدة القاری ۱۲

[3] قوله فصل لربك وانحر والمراد به صلوة عيد النحر فتجب بالامر قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

عن ابي سعيد الخدري قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يخرج يوم الفطر والاضحى الى المصلى فاول شئ يبدأ به الصلاة ثم ينصرف فيقوم مقابل الناس والناس جلوس على صفوفهم فيعظهم ويوصيهم ويأمرهم وان كان يريد ان يقطع بعثا قطعه او يأمر بشئ امر به ثم ينصرف متفق عليه وسئل ابن عباس اشهدت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيد قال نعم خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فصلى ثم خطب ولم يذكر اذانا ولا اقامة ثم اتى النساء فوعظهن وذكرهن وامرهن بالصدقة فرأيتهن يهوين الى اذانهن وحلوقهن يدفعن الى بلال ثم ارتفع هو وبلال الى بيته متفق عليه وعن جابر بن سمرة قال صليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم العيدين غير مرة ولا مرتين بغير اذان ولا اقامة رواه مسلم وعن ابن جريج قال اخبرني عطاء عن ابن عباس وجابر بن عبد الله قالا لم يكن يؤذن يوم الفطر ولا يوم الاضحى ثم سألته يعني عطاء بعد حين عن ذلك فاخبرني قال اخبرني جابر بن عبد الله ان لا اذان للصلوٰة يوم الفطر حين يخرج الامام ولا بعد ما يخرج ولا اقامة ولا نداء ولا شئ لا نداء يومئذ ولا اقامة رواه مسلم وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم وابوبكر وعمر يصلون العيدين قبل الخطبة متفق عليه وعن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يخرج يوم الاضحى ويوم الفطر فيبدأ

لـه قوله يخرج يوم الفطر والاضحى الى المصلى بصيغة المجهول هو موضع فى الصحراء يصلى فيه صلوٰة العيدين ويقال لها الجبانة ومطلق الخروج من بيته الى الصلوٰة وان كان واجبا بناء على ان ما يتم به الواجب واجب لكن الخروج الى الجبانة سنة مؤكدة وان وسعهم المسجد الجامع فان صلوا فى مساجد المصر من غير عذر جازت صلاتهم وتركوا السنة

به فی یومنا هذا ان نصلی ثم نرجع فننحر فمن فعل ذٰلك فقد اصاب سنتنا ومن ذبح قبل ان نصلی فانما هو شاة لحم عجله لاهله لیس من النسك فی شئ متفق علیه وفی روایة للبخاری عن البراء بن عازب قال خطبنا النبی صلی الله علیه وسلم یوم الاضحی بعد الصلوٰة فقال من صلی صلاتنا ونسك نسكنا فقد اصاب النسك ومن نسك قبل الصلوٰة فانه قبل الصلوٰة ولا نسك له وعن جندب بن عبد الله البجلی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذبح قبل الصلوٰة فلیذبح مكانها اخری ومن لم یذبح حتی صلینا فلیذبح علی اسم الله متفق علیه وعن البراء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ذبح قبل الصلوٰة فانما یذبح لنفسه ومن ذبح بعد الصلوٰة فقد تم نسكه واصاب سنة المسلمین متفق علیه وعن ابن عمر قال كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یذبح وینحر بالمصلی رواه البخاری وعن انس قال قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة ولهم یومان یلعبون فیهما فقال ما هذان الیومان قالوا كنا نلعب فیهما فی الجاهلیة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم قد ابدلكم الله بهما خیرا منهما یوم الاضحی ویوم الفطر رواه ابوداؤد وعن سعید بن عمرو بن العاص انه سأل ابا موسی الاشعری

ومضی بعده قدر ركعتین وخطبتین خفیفتین فان ذبح بعده جاز سواء صلی الامام اولم یصل فان ذبح قبله لم یجز سواء كان فی المصر اولم یكن وهو مذهب الشافعی وذهب ابوحنیفة الی ان الاضحیة واجبة ووقتها بعد صلوٰة الامام فی حق المصری وظاهر الحدیث حجة علی الشافعی ودلیل لابی حنیفة ومالك واحمد فی شرط صحة الاضحیة ان یصلی الامام ویخطب كذا فی المرقات ۱۲

وحذیفۃ بن الیمان کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکبر فی الاضحی والفطر فقال ابو موسی کان یکبر اربعا تکبیرہ علی الجنازۃ فقال حذیفۃ صدق فقال ابو موسی کذالک کنت اکبر فی البصرۃ حیث کنت علیھم رواہ ابوداؤد والطحاوی وسکت ابوداؤد عنہ ثم المنذری فی مختصرہ وفی اسنادہ عبد الرحمن بن ثوبان وثقہ غیر واحد وقال ابن معین لیس بہ بأس وفی سندہ ابو عائشۃ ایضاً قال فی التعلیق الحسن عن الخلاصۃ ابو عائشۃ الاموی مولاھم عن ابی موسی وابی ھریرۃ وعنہ مکحول وخالد بن معدان فارتفعت الجھالۃ بروایۃ اثنین عنہ و رواہ عبد الرزاق عن ابن مسعود باسناد صحیح وعن ابی عبد الرحمن قال حدثنی بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال صلی بنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم عید فکبر اربعا واربعا ثم اقبل علینا بوجھہ حین انصرف فقال لاتنسوا کتکبیر الجنائز واشار باصابعہ وقبض ابھامہ رواہ الطحاوی وقال ھٰذا حدیث حسن الاسناد وعن انس بن مالک رضی اللہ عنہ انہ قال تسع تکبیرات خمس فی الاولی واربع فی الاخرۃ مع تکبیرۃ الصلوٰۃ رواہ الطحاوی وقال الامام ابن الھمام فی فتح القدیر والمراد بالخمس تکبیرۃ الافتتاح والرکوع وثلاث زوائد وبالاربع بتکبیرۃ الرکوع وعن حمزۃ ابی عمارۃ قال سمعت الشعبی رحمۃ اللہ یقول ثلثا ثلثا سوی تکبیرۃ الصلوٰۃ رواہ الطحاوی وعن عامر ان عمر وعبد اللہ رضی اللہ عنھما اجتمع رأیھما[1] فی تکبیر العیدین علی تسع تکبیرات خمس فی الاولی

---

[1] قولہ اجتمع الخ قال الطحاوی ثم نظرنا فی عدد التکبیر فیھما فرأینا سائر الصلوات خالیۃ من ھٰذا التکبیر ورأینا صلوٰۃ العیدین قد اجمع ان فیھا تکبیرات زائدۃ علی غیرھا من الصلوات فکان النظر ان لایزاد فی الصلوٰۃ للعیدین علی ما فی سائر الصلوات غیرھا الا ما اتفق علی زیادتہ فکل قد اجمع علی زیادۃ تسع تکبیرات علی ما ذھب الیہ ابن مسعود وحذیفۃ

وا ربع فی الاخرۃ ویوالی بین القراءتین رواہ الطحاوی وعن عبد اللہ بن قیس
عن ابیہ ان سعید بن العاص رضی اللہ عنہ دعاھم یوم عید فدعا الاشعری
وابن مسعود وحذیفۃ بن الیمان رضی اللہ عنہم فقال ان الیوم عید کم فکیف
اصلی قال حذیفۃ سل الاشعری وقال الاشعری سل عبد اللہ فقال عبد اللہ
تکبر وذکر الحدیث وھو یکبر تکبیرۃ ویفتتح بہا الصلوٰۃ ثم یکبر بعدھا ثلثا ثم
یقرأ ثم یکبر تکبیرۃ یرکع بہا ثم یسجد ثم یقوم فیقرأ ثم یکبر ثلثا ثم یکبر تکبیرۃ
یرکع بہا رواہ الطحاوی وروی عبد الرزاق نحوہ وروی الطحاوی عن ابن عباس
نحوہ ایضاً وعن علقمۃ والاسود ان ابن مسعود کان یکبر فی العیدین تسعا
اربعا قبل القراءۃ ثم یکبر فیرکع وفی الثانیۃ یقرأ فاذا فرغ کبر اربعا ثم رکع
رواہ عبد الرزاق واسنادہ صحیح وروی الترمذی عن ابن مسعود نحوہ وقال
وقد روی عن غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحو ھذا
وفی روایۃ لابن ابی شیبۃ نحوہ وقال فی فتح القدیر وھذا اثر صحیح
قالہ بحضرۃ جماعۃ من الصحابۃ ومثل ھذا یحمل علی الرفع لانہ
مثل نقل اعداد الرکعات وعن ابراھیم النخعی قال ترفع الایدی فی
سبع مواطن فی افتتاح الصلوٰۃ وفی التکبیر للقنوت فی الوتر وفی العیدین الحدیث
رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح وعن البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نُوّل یوم
العید قوسا فخطب علیہ رواہ ابوداؤد وعن عطاء مرسلا ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان اذا خطب یعتمد علی عنزتہ اعتمادا رواہ الشافعی وعن جابر قال

وابن عباس وابو موسیٰ ومن سمینا معہم رضی اللہ عنہم واختلفوا فی الزیادۃ علی ذلک فزدنا فی
ھذہ الصلوٰۃ ما اتفق علی زیادتہ فیہا ونفینا عنہا ما لم یتفق علی زیادتہ فیہا ۱۲

شهدت الصلاة مع النبي صلى الله عليه وسلم في يوم عيد فبدأ بالصلوٰة قبل الخطبة بغير اذان ولا اقامة فلما قضى الصلوٰة قام متكأً على بلال فحمد الله واثنى عليه ووعظ الناس وذكرهم وحثهم على طاعته ومضى الى النساء ومعه بلال فامرهن بتقوى الله ووعظهن وذكرهن رواه النسائی وعن ابی هريرة انه اصابهم[1] مطر في يوم عيد فصلى بهم النبي صلى الله عليه وسلم صلوٰة العيد في المسجد رواه ابوداؤد وعن ابی الحويرث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى عمرو بن حزم وهو بنجران عجل[2] الاضحى واخر الفطر وذكر الناس رواه الشافعی۔ وعن ابی عمير بن انس عن عمومة له من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان ركبا جاؤا الى النبي صلى الله عليه وسلم يشهدون انهم رأوا الهلال بالامس فامرهم ان يفطروا واذا اصبحوا ان يغدوا الى مصلاهم رواه ابوداؤد والنسائی والدارقطنی وابن ماجة وقال الدارقطنی اسناده حسن وصححه عبد الحق والبيهقی وعنه قال اخبرني عمومتي من الانصار ان الهلال خفي على الناس في اخر ليلة من شهر رمضان في زمن النبي صلى الله عليه وسلم فاصبحوا صياما فشهدوا عند النبي صلى الله عليه وسلم بعد زوال الشمس انهم رأوا الهلال الليلة الماضية فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم الناس بالفطر فافطروا تلك الساعة وخرج بهم من الغد فصلى بهم صلوٰة العيد رواه الطحاوی۔

---

[1] قوله اصابهم مطر الخ والاصل فيه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يخرج الى المصلى ولم يصل صلوٰة العيد في مسجده مع شرفه الا مرة بعذر المطر كما بسطه ابن القيم في زاد المعاد والقسطلانی فی مواهب اللدنية وغيرهما كذا فی عمدة الرعاية ۱۲۔

[2] قوله ان عجل الاضحى الخ الافضل ان يعجل الاضحى ويؤخر الفطر كذا فی الخلاصة قاله فی العالمگیری ۱۲۔

باب فی الاضحیة

وقول اللّٰه عزوجل فصلّ[1] لربك وانحر وقوله ومن یعظم[2] شعائر اللّٰه فانها من تقوی القلوب عن انس قال ضحی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم بکبشین املحین اقرنین ذبحهما بیده وسمی وکبر قال رأیته واضعا قدمه علی صفاحهما ویقول بسم اللّٰه واللّٰه اکبر متفق علیه وعن ابی سعید قال کان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم یضحی بکبش اقرن فحیل ینظر فی سواد ویأکل فی سواد ویمشی فی سواد رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة وعن جابر بن عبد اللّٰه ان النبی صلی اللّٰه علیه وسلم ضحی بکبشین اشعرین املحین احدهما عن نفسه والاٰخر[3] عمن شهد ان لا اله الا اللّٰه من امته رواه امامنا ابوحنیفة و

---

[1] قوله فصل الخ ای صل صلوٰة العید وانحر النسك قاله فی المرقات ۱۲۔

[2] قوله ومن یعظم الخ قال فی التفسیر الاحمدی هٰذه الاٰیة اصل فی انه ینبغی ان یکون الهدایا متصفة بالاوصاف المذکورة ولعله لهذا المعنی لم یجوز الفقهاء فی الاضحیة العمیاء والعوراء والعجفاء والعرجاء التی لا یمشی الی المنسك ومقطوع یدها ورجلها وما ذهب اکثر من ثلث اذنها او ذنبها وعینها اوالیتها وذلك لان الاضحیة کالهدایا واجب التعظیم وهٰذه المذکورات متصفات بالعیب والنقصان فضلا عن ان یکون معظمة اذ التعظیم علی ماذکرام زائد علیه فتقیم الاٰیة دلیلا علی استخراجها عن الجواز بخلاف الجماء والخصی والثولاء لانها لاتبلغ فی حد النقصان الی ماذکر فیجوز التضحیة بها ۱۲۔

[3] قوله والاٰخر عمن شهد ان لا اله الا اللّٰه من امته لما کان بعض الاحادیث دالا علی

ورواه محمد فی الآثار وروی الحاکم وابن ماجۃ واحمد نحوه وصححه الحاکم علی
شرط مسلم وفی روایۃ لابن ماجۃ عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اتاه رجل فقال ان علیّ بدنۃ وانا موسر بہا ولا اجدہا فاشتریہا فامره

ان الشاۃ الواحدۃ تجزیٔ عن الرجل واہل بیتہ اوّلہ محمد فی الموطاء وقال کان الرجل
یکون محتاجا فیذبح الشاۃ الواحدۃ یضحی بہا عن نفسہ فیأکل ویطعم اہلہ
فاما شاۃ واحدۃ تذبح عن اثنین او ثلاثۃ اضحیۃ فہٰذہ لایجزیٔ ولایجوز شاۃ
الاعن الواحد وہو قول ابی حنیفۃ والعامۃ من فقہائنا و قال فی التعلیق
الممجد اوّلہ محمد الی انہ محمول علی ما اذا کان الرجل محتاجا الی اللحم او فقیرا
لایجب علیہ الاضحیۃ فیذبح الشاۃ الواحدۃ عن نفسہ ویطعم اللحم اہل
بیتہ او یشرکہم فی الثواب فذٰلک جائز فاما الاشتراک فی الشاۃ الواحدۃ
فی الاضحیۃ الواجبۃ فلا و قال الطحاوی انہ منسوخ او مخصوص فمادل علی ذٰلک
ان الکبش لما کان یجزیٔ عن غیر واحد لاوقت فی ذٰلک ولاعدد کانت البقرۃ والبدنۃ
احری ان تکون تجزئان عن غیر واحد لاوقت فی ذٰلک ولاعدد ثم قد روینا عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قد دل علی خلاف ذٰلک ما قد ذکرناہ فی الباب الذی
قبل ہٰذا من نحر اصحابہ معہ الجزور عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ وکان ذٰلک
عند اصحابہ علی التوقف منہ لہم علی ان البقرۃ والبدنۃ لاتجزیٔ واحدۃ منہما
عن اکثر مما ذبحت عنہ یومئذ وتواترت عنہم الروایات بذٰلک فلما جعلت البقرۃ
عن سبعۃ وکان ذٰلک ماقد وقف علیہ ولم یجعل لنا ان نعدو ذٰلک الی ما ہو اکثر
منہ کانت الشاۃ احری ان لاتجزیٔ عن اکثر ما تجزیٔ عنہ البقرۃ من ذٰلک فلما ثبت
ان الشاۃ لاتجزیٔ عن اکثر من سبعۃ انتفی بذٰلک قول من قال انہا تجزیٔ عن جمیع

النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبتاع سبع شیاہ فیذبحھن و فی روایۃ عبد الرزاق و فی کل اضحی شاۃ وقال الطحاوی اما الاشتراک فی الشاۃ الواحدۃ فی الاضحیۃ الواجبۃ فھو منسوخ واولہ محمد رضی اللہ عنہ الی انہ محمول علی ما اذاکان الرجل فقیرا لایجب علیہ الاضحیۃ یشرکھم فی الثواب فذلک جائز اما الاشتراک فی الشاۃ الواحدۃ فی الاضحیۃ الواجبۃ فلا وعن ابراھیم انہ کان یکرہ ان یذکر اسم انسان مع اسم اللہ علی ذبیحتہ ان یقول بسم اللہ تقبل من فلان رواہ محمد فی الآثار ویؤیدہ ما قال فی الھدایۃ عن ابن مسعود رضی اللہ عنہ جردوا التسمیۃ وعن ابی رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ضحی اشتری کبشین عظیمین املحین حتی اذا خطب الناس وصلی اُتِیَ باحدھما وھو قائم فی مصلاہ فذبحہ بیدہ ثم قال اللھم ھذا عن امتی جمیعا من شھد لک بالتوحید وشھد لی بالبلاغ ثم یؤتی بالآخر فیذبحہ ثم یقول اللھم ھذا عن محمد

من ذبحت عنہ ممن لا وقت لھم ولا عدد ولا یجاوز الی غیرہ ثبت ضدہ وھو قول من قال ان الشاۃ لا تجزئ الا عن واحد وقد ذکرنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الباب الذی قبل ھذا ان رجلا قال لہ ان علی ناقۃ وقد عزت عنی فامرہ ان یجعل مکانھا سبعا من الغنم فدل ذلک علی ما ذکرنا ایضاً فلما کانت البدنۃ اعظم ما یھدی ثبت انھا اعظم ما یضحی بہ ولما کانت باتفاقھم لا تجزئ فی الاضحیۃ عما فوق السبعۃ کانت الشاۃ احری ان لا تجزئ عن ذلک ولما انتفی ان تجزئ الشاۃ عما فوق السبعۃ ثبت انھا لا تجزئ الا عن خاص من الناس وقد اجمعوا علی انھا مجزئۃ عن الواحد واختلفوا فیما ھو اکثر منہ فلا یدخل فیما قد ثبت لہ حکم الخصوصیۃ الا ما قد اجمعوا علی دخولہ فیہ فثبت بما ذکرنا انہ لا یجوز ان یضحی بالشاۃ الواحدۃ

وآل محمد رواه الطحاوی وقال فی الدر المختار فان فصل صورۃ ومعنی کالدعاء قبل الاضجاع والدعاء قبل التسمیۃ او بعد الذبح لا بأس به وقال فی رد المحتار ای لایکره وعن جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنه قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بکبشین فی یوم عید فقال حین وجههما وجهت وجهی للذی فطر السموات والارض الی اٰخر الاٰیۃ اللهم منك ولك عن محمد وامته ثم سمی وکبّر وذبح رواه الطحاوی وروی احمد وابوداؤد وابن ماجۃ والدارمی نحوه وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضأن رواه مسلم وعن مجاشع من بنی سلیم ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منه الثنی رواه ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وعن ابی هریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول نعمت الاضحیۃ الجذع من الضأن رواه الترمذی وعن عقبۃ بن عامر ان النبی صلی اللہ علیه وسلم اعطاه غنما یقسمها علی صحابته ضحایا فبقی عتود[۱] فذکره لرسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فقال ضحّ به انت وفی روایۃ قلت یارسول اللہ اصابنی جذع قال ضحّ به متفق علیه وعن ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیه وسلم یذبح وینحر بالمصلی[۲] رواه البخاری۔

عن اثنین ولا عن اکثر من ذلك وهو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمۃ اللہ علیهم اجمعین ۱۲

[۱] قوله عتود فی النهایۃ بفتح العین المهملۃ هو الصغیر من اولاد المعز اذا قوی واتی علیه حول وفیه دلیل علی جواز التضحیۃ بالمعز اذا کان له سنۃ وهو مذهبنا قاله فی المرقات ۱۲

[۲] قوله بالمصلی قال السید قدمر هٰذا الحدیث بروایۃ ابن عمر ایضًا فی صلوۃ العید ذکره هنا لبیان مکان الذبح اذ الذبح فی المصلی افضل لاظهار الشعار وذکر ثمه لبیان

وعن جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة رواه مسلم وابوداؤد واللفظ له وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل العشر واراد[1] بعضكم ان يضحي فلا يمس[2] من شعره وبشره شيأ وفي رواية فلا يأخذن شعرا ولا يقلمن ظفرا وفي رواية من رأى هلال ذي الحجة واراد ان يضحي فلا يأخذ من شعره ولا من اظفاره رواه مسلم۔

وعن يزيد بن عبد الله بن قسيط ان عطاء بن يسار وابا بكر بن عبد الرحمن بن الحارث بن هشام وابا بكر بن سليمان كانوا لا يرون بأسا ان يأخذ الرجل من شعره ويقلم اظفاره في عشر ذي الحجة رواه الطحاوي وعن محمد بن ربيعة قال رأني عمر بن الخطاب رضي الله عنه طويل الشارب وذلك بذي الحليفة وانا على ناقتي وانا اريد الحج فامرني ان اقص من شعري ففعلت رواه الطحاوي۔

وقت الاضحية لانه اذا ذبح بالمصلى علم ان الافضل الذبح بعد الصلوة قاله في المرقات ۱۲

[1] قوله اراد الخ وفي شرح السنة في الحديث دلالة على ان الاضحية غير واجبة لانه فوض الى ارادته حيث قال واراد ولو كانت واجبة لم يفوض انتهى وتبعه ابن حجر قلت يرد عليه قوله عليه الصلوة والسلام من اراد الحج فليعجل وقوله من اراد الجمعة فليغتسل قاله في المرقات ۱۲

[2] قوله فلا يمس قال في المرقات وظاهر كلام شراح الحديث من الحنفية انه يستحب عند ابي حنيفة بمعنى قوله رخصوا ان النهي للتنزيه فخلافه خلاف الاولى ولا كراهة فيه خلافا للشافعي وقال الطحاوي واحتجوا في ذلك بما قد ذكرناه في كتاب الحج عن عائشة رضي الله عنها انها قالت كنت افتل قلائد هدي رسول الله صلى الله عليه وسلم فيبعث بها ثم يقيم فينا حلالا لا يجتنب شيئا مما يجتنبه المحرم حتى يرجع الناس ففي ذلك دليل على اباحة ما قد حظره هذا الحديث ۱۲

وعن جندب بن عبد اللہ قال شہدت الاضحی یوم النحر مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم یعد ان صلی وفرغ من صلاتہ وسلم فاذا ھو یری لحم اضاحی قد ذبحت قبل ان یفرغ من صلاتہ فقال من کان ذبح قبل ان یصلی او نصلی فلیذبح مکانہا[۱] اخری وفی روایۃ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر ثم خطب ثم ذبح وقال من کان ذبح قبل ان یصلی فلیذبح اخری مکانہا ومن لم یذبح فلیذبح باسم اللہ متفق علیہ وعن ابن عمر قال اقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالمدینۃ عشر سنین یضحی[۲] رواہ الترمذی وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن[۳] مصلانا رواہ ابن ماجۃ والحاکم واحمد قال الحاکم صحیح الاسناد وعن مخنف بن سلیم قال کنا وقوفا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفۃ فسمعتہ یقول یا ایہا الناس ان علی کل[۴] اھل بیت فی کل عام اضحیۃ وعتیرۃ ھل تدرون ما العتیرۃ ھی التی تسمونہا الرجبیۃ رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وقال ابوداؤد والعتیرۃ منسوخۃ قال صاحب المشکوۃ فی ھذا المقام وقال

---

۱ قولہ مکانہا اخری وقال العلی القاری ھذا اصریح فی الوجوب ۱۲

۲ قولہ عشر سنین یضحی قال فی المرقات ومما یدل علی الوجوب مواظبتہ علیہ الصلوۃ والسلام عشر سنین مدۃ اقامتہ بالمدینۃ وقولہ علیہ الصلوۃ والسلام فیما سبق فلیذبح اخری مکانہا فانہ لا یعرف فی الشرع الامر بالاعادۃ الا للوجوب ۱۲

۳ قولہ فلا یقربن وقال العلامۃ العینی مثل ھذا الوعید لا یلحق بترک غیر الواجب ۱۲

۴ قولہ علی کل اھل بیت قال فی الازھار تمسک ابوحنیفۃ بھذا الحدیث علی ان الاضحیۃ واجبۃ علی کل مقیم ای فی مصر وھو مالک النصاب قالہ فی المرقات ۱۲۔

الترمذی هٰذا حدیث غریب ضعیف الاسناد قال میرك ولکن عبارة الترمذی هٰکذا هذا حدیث غریب لا نعرف هٰذا الحدیث مرفوعا الا من هٰذا الوجه من حدیث ابن عون ولیس فی الترمذی حکم بضعف اسناد هذا الحدیث کذا فی کثیر من النسخ الحاضرة وکذا نقله عنه صاحب التخریج وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم امرت بیوم الاضحی عیدا جعله الله لهذه الامة قال له رجل یارسول الله ارأیت ان لم اجد الا منیحة[1] انثی افاضحی بها قال[2] لا ولکن خذ[3] من شعرك واظفارك وتقص شاربك وتحلق عانتك فذالك تمام اضحیتك عند الله رواه ابوداوٗد والنسائی۔ وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ایام العمل الصالح فیهن احب الی الله من هٰذه الایام العشر قالوا یارسول الله ولا الجهاد فی سبیل الله قال ولا الجهاد فی سبیل الله الا رجل خرج بنفسه وماله فلم یرجع من ذٰلك بشیٔ رواه البخاری وعن عائشة

---

[1] قوله منیحة قال السندی اصل المنیحة ما یعطیه الرجل غیره لیشرب لبنها ثم یردها علیه ثم یقع علی کل شاة لان من شانها ان تمنح بها وهو المراد هٰهنا وانما منعه لانه لم یکن عنده غیرها ینتفع به قلت ویحتمل ان المراد هٰهنا ما اعطاه غیره لیشرب اللبن ومنعه لانه ملك الغیر وقول الرجل لزعمه ان المنحة لا ترد ولذٰلك قال صلی الله علیه وسلم المنحة مردودة ۱۲

[2] قوله قال لا ثم ظاهر الحدیث وجوب الاضحیة الا علی العاجز وقال ابوحنیفة لا یجب الا علی من یملك نصابا قاله فی المرقات ۱۲

[3] قوله خذ قال السندی کأنه ارشده الی ان یشارك المسلمین فی العید والسرور وازالة الوسخ فذالك یکفیه اذا لم یجد الاضحیة والله تعالیٰ اعلم ۱۲۔

قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما عمل ابن ادم من عمل یوم النحر احب
الی اللہ من اھراق الدم وانہ لیأتی یوم القیامۃ بقرونھا واشعارھا واظلافھا
وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع بالارض فطیبوا بھا نفسا رواہ الترمذی
وابن ماجۃ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من ایام
احب الی اللہ ان یتعبد لہ فیھا من عشر ذی الحجۃ یعدل صیام کل یوم منھا
بصیام سنۃ وقیام کل لیلۃ منھا بقیام لیلۃ القدر رواہ الترمذی وابن ماجۃ
وعن زید بن ارقم قال قال اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ
ما ھذہ الاضاحی قال سنۃ ابیکم ابراھیم علیہ السلام قالوا فما لنا فیھا
یا رسول اللہ قال بکل شعرۃ حسنۃ قالوا فالصوف یا رسول اللہ قال بکل
شعرۃ من الصوف حسنۃ رواہ احمد وابن ماجۃ وعن حنش قال رأیت
علیا یضحی بکبشین فقلت لہ ما ھذہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اوصانی ان اضحی عنہ فانا اضحی عنہ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی
نحوہ وعن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل ماذا
یتقی من الضحایا فاشار بیدہ فقال اربع العرجاء البین ظلعھا والعوراء
البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعجفاء التی لا تنقی رواہ مالک
واحمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی والطحاوی
وعن ابی الضحاک عبید بن فیروز مولی بنی شیبان قال قلت للبراء
حدثنی عما نھی عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الاضاحی قال
قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ویدی اقصر من یدہ فقال اربع لا یجزین
العوراء البین عورھا والمریضۃ البین مرضھا والعرجاء البین
ظلعھا والکسیرۃ التی لا تنقی قلت انی اکرہ ان تکون فی

القرن[1] نقص وان یکون فی السن[2] نقص قال ما کرهته فدعه ولا تحرمه علی احد رواه النسائی وفی روایة ابن ماجة قال فانی اکره ان یکون نقص فی الاذن قال فما کرهت منه فدعه ولا تحرمه علی احد وروی الطحاوی نحوها وعن حجیة بن عدی عن علی قال البقرة عن سبعة قلت فان ولدت قال اذبح ولدها معها قلت والعرجاء قال اذا بلغت المنسك فاذبح قلت فمکسورة القرن قال لا بأس امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان نستشرف العینین والاذنین رواه الدارمی والنسائی وابن ماجة والدارقطنی والبیهقی وابوداؤد الطیالسی والترمذی والحاکم فی المستدرك وقال الترمذی حسن صحیح وعن قتادة قال قلت یعنی لسعید بن المسیب ما الاعضب قال النصف فما فوقه رواه ابوداؤد وروی الترمذی نحوه وفی روایة الطحاوی عن قتادة فقلت لسعید[3] بن المسیب ما عضباء الاذن قال اذا کان النصف فاکثر من ذلك مقطوعا وعن ابی سعید الخدری قال ابتعنا کبشا نضحی به فاصاب الذئب من الیتیه واذنه فسألنا النبی صلی الله علیه وسلم فامرنا[4] ان نضحی به رواه ابن ماجة وعن ابراهیم

[1] قوله فی القرن قال فی رد المحتار ویضحی بالجماء هی التی لا قرن لها خلقة وکذا العظماء التی ذهب بعض قرنها بالکسر وغیره فان بلغ الکسر الی المخ لم یجز قهستانی ۱۲۔

[2] قوله فی السن قال فی التلخیص الحبیر ونقل القاضی الحسین عن الشافعی انه قال لا یحفظ عن النبی صلی الله علیه وسلم فی نقص الاسنان شیء یعنی فی النهی ۱۲

[3] قوله لسعید بن المسیب الخ قال الطحاوی وبین سعید بن المسیب عضباء الاذن المنهی عن ذبحها فی الاضحیة فقال هی المقطوعة نصف اذنها ۱۲

[4] قوله فامرنا الخ وفی انجاح الحاجة قلت لعل هذا العیب ما کان مانعا عن الاضحیة لان الاکثر حکما للکل کذا فی الدر ۱۲

انه قال الاضحية واجبة على اهل[1] الامصار الا الحاج رواه امامنا ابو حنيفة۔
وعن نافع ان ابن عمر قال الاضحى يومان بعد يوم الاضحى رواه مالك وقال وبلغني عن علي بن ابي طالب مثله وعن ابن عباس قال الاضحى ثلثة ايام يومان بعد يوم النحر رواه الطحاوي بسند جيد ورواه امامنا ابو حنيفة عن ابراهيم نحوه وعن انس قال الذبح بعد يوم النحر يومان رواه البيهقي

باب العتيرة

وقول الله عز وجل نذرهم وما يفترون عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا فرع ولا عتيرة قال والفرع اول نتاج كان ينتج لهم كانوا يذبحونه لطواغيتهم والعتيرة في رجب متفق عليه وعن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم نسخت الزكوة كل صدقة في القران ونسخ صوم رمضان كل صوم ونسخ غسل الجنابة كل غسل ونسخت الاضاحي كل ذبح رواه الدارقطني والبيهقي وقال ابو داؤد والعتيرة منسوخة[2]۔

باب صلوة الخسوف

وقول الله عز وجل وما نرسل بالايات الا تخويفا عن عبد الله بن عمرو قال لما كسفت الشمس على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم نودي

---

[1] قوله على اهل الامصار الخ ويستفاد منه ان الاضحية واجبة على المقيم ولا تجب على المسافر ۱۲
[2] قوله منسوخة وقال علي القاري ثم وقع النهي العام للتشبه باهل الاصنام انتهى قلت فلا تستحب ايضاً ۱۲

ان الصلوٰۃ جامعۃ رواہ البخاری وروی ابوداؤد عن عائشۃ نحوہ۔ وعن ابی قلابۃ[1] عن النعمان بن بشیر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی فی کسوف الشمس کما تصلون[2] رکعۃ وسجدتین رواہ الطحاوی وابوداؤد والنسائی وعنہ عن قبیصۃ البجلی قال انکسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فصلی کما تصلون رواہ الطحاوی وعن ابی بکرۃ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فکسفت الشمس فقام الی المسجد یجر رداءہ من العجلۃ وثاب الناس الیہ فصلی کما تصلون رواہ الطحاوی وروی البخاری نحوہ وفی روایۃ ابن حبان وقال رکعتین مثل صلاتکم وفی روایۃ للحاکم نحو ابن حبان

---

[1] قولہ ابی قلابۃ الخ وقال البیہقی ابوقلابۃ لم یسمع من النعمان والحدیث مرسل قلت صرح فی الکمال بسماعہ عن النعمان وقال ابن حزم ابوقلابۃ ادرک النعمان وروی ھذا الخبر عنہ وصرح ابن عبد البر بصحۃ ھذا الحدیث وقال من احسن حدیث ذھب الیہ الکوفیون حدیث ابی قلابۃ عن النعمان وابوقلابۃ احد الاعلام واسمہ عبد اللہ بن زید الجرمی قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری وقال فی التعلیق الحسن قال ابن الترکمانی فی الجوہر النقی ولو صح الطریق الذی ذکرہ البیہقی وفیہ عن ابی قلابۃ عن رجل عن النعمان لم یدل علی انہ لم یسمعہ من النعمان بل یحتمل انہ سمعہ منہ ثم من رجل عنہ وقال ابن حزم ابوقلابۃ ادرک النعمان فروی ھذا الخبر عنہ ثم رواہ عن اٰخر عنہ فحدث بکلتا روایتیہ ۱۲

[2] قولہ کما تصلون رکعۃ وسجدتین وقال الطحاوی وھو النظر عندنا لانا رأینا سائر الصلوٰت من المکتوبات والتطوع مع کل رکعۃ سجدتین فالنظر علی ذلک ان یکون ھذہ الصلوٰۃ کذلک ۱۲

وقال الحاکم انہ علی شرط الشیخین ولم یخرجاہ واقرعلیہ الذھبی وعن النعمان بن بشیران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی کسوف الشمس نحوا من صلاتکم یرکع ویسجد رواہ احمد والنسائی واسنادہ صحیح وفی روایۃ للنسائی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی حین انکسفت الشمس مثل صلاتنا یرکع ویسجد وعن ابراھیم کانوا یقولون اذا کان ذلک فصلوا کصلاتکم حتی تنجلی رواہ ابن ابی شیبۃ بسند صحیح وعن عطاء عن عبد اللہ بن عمرو بن العاص صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکوعا واحدا رواہ ابوداؤد والنسائی والحاکم والترمذی فی الشمائل وقال الحاکم صحیح وعطاء قال ایوب ھو ثقۃ وعن محمود بن لبید قال کسفت الشمس یوم مات ابراھیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا کسفت الشمس لموت ابراھیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشمس والقمر اٰیتان من اٰیات اللہ عزوجل الا وانھما لاینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ فاذا رأیتموھا کذلک فافزعوا الی المساجد ثم قام فقرأ فیما نری بعض الٓر کتاب ثم رکع[له] ثم اعتدل ثم سجد سجدتین ثم قام ففعل مثل ما فعل فی الاولی رواہ احمد واسنادہ حسن وقال الھیثمی فی مجمع الزوائد رجالہ رجال الصحیح وعن عطاء بن السائب عن ابیہ عن عبد اللہ بن عمرو قال انکسفت

له قولہ ثم رکع وقال الشیخ ابن الھمام واحادیث تعدد الرکوع اضطربت واضطرب فیھا الرواۃ ایضا فان منھم من روی رکوعین کما تقدم ومنھم من روی ثلاث رکوعات انتھی وقال علی القاری فان احادیث تعدد الرکوع اضطربت واضطرب فیھا الرواۃ ایضا فان منھم من روی رکوعین ومنھم من روی ثلاثا ومنھم من روی اربعا ومنھم من

الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکد یرکع ثم رکع فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع فلم یکد یسجد ثم سجد فلم یکد یرفع ثم رفع وفعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک رواہ ابوداؤد والنسائی والترمذی فی الشمائل والحاکم والطحاوی واسنادہ حسن وقال الحاکم صحیح ولم یخرجاہ وقال الشیخ الامام ابن الہمام وقد اخرج البخاری لعطاء مقرونا بابی بشر وقال ایوب ہو ثقۃ وعن ابی قلابۃ عن قبیصۃ الہلالی قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج فزعاً یجر ثوبہ

روی خمسا والاضطراب موجب للضعف فوجب ترک روایات التعدد کلہا الی روایات غیرہا وقال علی القاری ایضا فی موضع اخر واجاب الشافعی والبخاری بانہ لا مساغ لحمل ہذہ الاحادیث علی بیان الجواز الا اذا تعددت الواقعۃ وہی لم تتعدد لان مرجعہا کلہا الی صلوتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی کسوف الشمس یوم مات ابنہ ابراہیم وحینئذ یجب ترجیح اخبار الرکوعین فقط لانہا اصح واشہر قلت بل یجب ترجیح اخبار الرکوع فقط لانہا الاصل وقد ورد بہ الخبر قولا وفعلا کما سبق وسائر الاخبار مضطرب مختلف الاٰثار انتہی وفی تابع الاٰثار وما روی من خلافہ من تعدد الرکوع فلما لم ینقل تاریخ فعلہ المتأخر یرجح ما ہو الموافق للمعہود ثم یترجح بانہ ورد فیہ القول انتہی وفی البدائع ثم قال ابو منصور اختلاف الروایات محمول علی النسخ دون التخییر لاختلاف الائمۃ ولو کان علی التخییر لما اختلفوا قالہ العلامۃ العینی فی شرح الہدایۃ وقال فی المرقات رفق بعض مشائخنا بحمل روایات التعدد علی انہ لما اطال فی الرکوع اکثر من المعہود جدا ولا یسمعون لہ صوتا علی ما تقدم فی روایۃ رفع من خلفہ متوقعین رفعہ وعدم سماعہم الانتقال فرفع الصف الذی یلی من رفع فلما

وانا معہ یومئذ بالمدینۃ فصلی رکعتین فاطال فیہما القیام ثم انصرف وانجلت فقال انما ھذہ الایات یخوف اللہ عزوجل بہا فاذا رأیتموھا فصلوا کاحدث صلوٰۃ صلیتموھا من المکتوبۃ رواہ ابوداؤد والطحاوی والنسائی واسنادہ صحیح وعن النعمان بن بشیر قال کسفت الشمس علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یصلی رکعتین رکعتین ویسأل عنہا حتی انجلت الشمس رواہ ابوداؤد وعن سمرۃ بن جندب قال بینما انا وغلام من الانصار نرمی غرضین لنا حتی اذا کانت الشمس قید رمحین اوثلاثۃ فی عین الناظر من الافق اسودت حتی آضت کانہا تنومۃ فقال احدنا لصاحبہ انطلق بنا الی المسجد فواللہ لیحدثن شان ھذہ الشمس لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امتہ حدثا قال فدفعنا فاذا ھو بارز فاستقدم فصلی فقام بنا کاطول ما قام بنا فی صلوٰۃ قط لا نسمع لہ صوتا قال ثم رکع بنا کاطول ما رکع بنا فی صلوۃ قط لا نسمع لہ صوتا قال ثم سجد بنا کاطول ما سجد بنا فی صلوٰۃ قط لا نسمع لہ صوتا ثم فعل فی الرکعۃ الاخری مثل ذلک قال فوافق تجلی الشمس جلوسہ فی رکعۃ الثانیۃ رواہ ابوداؤد وروی الترمذی والنسائی نحوہ واسنادہ صحیح وقال الترمذی حدیث حسن صحیح وعنہ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

رأی من خلفہ انہ علیہ الصلوٰۃ والسلام لم یرفع فلعلہم انتظروہ علی توھم انہ یدرکہم فیہ فلما یئسوا من ذلک رجعوا الی الرکوع فظن من خلفہم انہ رکوع بعد رکوع منہ علیہ الصلوٰۃ والسلام فرووا کذلک ثم لعل روایات الثلاث والاربع بناء علی اتفاق تکرر الرفع من الذی خلف الاول کذا قال العلامۃ العینی فی شرح الہدایۃ ۔۱۲

لہ قولہ کاحدث رفی جامع الآثار وزاد باحدث صلوٰۃ صلوٰۃ الفجر فان الکسوف کان عند ارتفاع الشمس قید رمحین کذا فی فتح القدیر وزاد فیہ قدر رمحین علی ما فی حدیث سمرۃ ۱۲

لہ قولہ لا نسمع لہ صوتا وما روی من الجہر محمول علی ما کان من عادتہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی کسوف لا نسمع له صوتا رواه الترمذی و ابوداؤد والنسائی وابن ماجة وعن ابن عباس قال صلیت الی جنب رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم کسفت الشمس فلم اسمع له قراءة رواه الطبرانی والبیهقی واسناده حسن وروی احمد وابو یعلی وابو نعیم نحوه وعن ابی موسی قال خسفت الشمس فی زمان رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام فزعاً یخشی ان تکون الساعة حتی اتی المسجد فقام یصلی باطول قیام ورکوع وسجود ما رأیته یفعله فی صلوٰة قط ثم قال ان هٰذه الایات التی یرسل الله عز وجل لا تکون لموت احد ولا لحیاته ولکن الله عز وجل یرسلها یخوف بها عباده فاذا رأیتم شیئاً منها فافزعوا الی ذکر الله ودعائه واستغفاره رواه الطحاوی وروی البخاری ومسلم نحوه وفی روایة لهما قالت عائشة ما رکعت رکوعا قط ولا سجدت سجودا قط کان اطول منه وفی روایة لهما عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الشمس والقمر اٰیتان من اٰیات الله لا یخسفان لموت احد ولا لحیاته فاذا رأیتم ذٰلك فاذکروا الله وکبروا وصلوا وتصدقوا وفی روایة لهما

من الجهر بآیة او آیتین فی السریة للتعلیم فظنه الراوی البعید ان کل القراءة لعله کان جهرا وهو لم یسمع فروی الجهر قاله فی تابع الاٰثار وقال الشیخ الامام ابن الهمام واذا حصل التعارض وجب الترجیح بان الاصل فی صلوٰة النهار الاخفاء ۱۲

له قوله فاذکروا الله قال ابو حنیفة ومالك واحمد لا خطبة فیها قالوا لان النبی صلی الله علیه وسلم امرهم بالصلوٰة والتکبیر والصدقة ولم یأمرهم بالخطبة ولو کانت سنة لامرهم بها ولانها صلوٰة کان یفعلها المنفرد فی بیته فلم یشرع لها خطبة وانما خطب صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعد الصلوٰة لیعلمهم حکمها وکأنه مختص به وقیل خطب بعدها لا لها بل لیردهم عن قولهم ان الشمس کسفت لموت ابراهیم کما فی الحدیث قاله فی عمدة القاری ۱۲

عن عبد اللہ بن عباس ثم انصرف وقد تجلت[1] الشمس فقال ان الشمس والقمر آیتان
من آیات اللہ لا یخسفان لموت احد ولا لحیاته فاذا رأیتم ذلك فاذکروا اللہ
قالوا یارسول اللہ رأیناك تناولت شیأً فی مقامك هٰذا ثم رأیناك تکعکعت فقال
انی رأیت الجنة فتناولت منها عنقودا ولو اخذته لاکلتم منه مابقیت الدنیا
ورأیت النار فلم ار کالیوم منظرا قط افظع ورأیت اکثر اهلها النساء قالوا بم
یارسول اللہ قال بکفرهن قیل یکفرن باللہ قال یکفرن العشیر ویکفرن الاحسان
لو احسنت الی احداهن الدهر ثم رأت منك شیأً قالت مارأیت منك خیرا قط
وفی روایة لهما عن عائشة ثم قال یا امة محمد واللہ مامن احد اغیر من اللہ ان
یزنی عبده او تزنی امته یا امة محمد واللہ لو تعلمون ما اعلم لضحکتم قلیلا ولبکیتم
کثیرا وفی روایة للنسائی ان النبی صلی اللہ علیه وسلم خرج یوما مستعجلا الی
المسجد وقد انکسفت الشمس فصلی حتی انجلت ثم قال ان اهل الجاهلیة
کانوا یقولون ان الشمس والقمر لا ینخسفان الا لموت عظیم من عظماء اهل الارض
وان الشمس والقمر لا ینخسفان لموت احد ولا لحیاته ولکنهما خلیقتان من خلقه
یحدث اللہ فی خلقه ما شاء فایهما انخسف فصلوا حتی ینجلی او یحدث اللہ امرا
وعن اسماء بنت ابی بکر قالت لقد امر النبی صلی اللہ علیه وسلم بالعتاقة
فی کسوف الشمس رواہ البخاری۔

---

[1] قوله وقد تجلت قال فی البحر وما ورد من خطبته علیه الصلوٰة والسلام یوم مات ابنه
ابراهیم وکسفت الشمس فانما کان للرد علی من قال انها کسفت لموته لا لانها مشروعة له
ولذا خطب علیه الصلوٰة والسلام بعد الانجلاء ولو کانت سنة له لخطب قبله کالصلوٰة
والدعاء قاله فی رد المحتار ۱۲۔

باب فی سجود الشکر

عن ابی بکرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاءہ امر سرورا ویسر بہ خر ساجدا[1] شاکرا للہ تعالیٰ رواہ ابوداؤد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب وعن ابی جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلا من النغاشین فخر ساجدا رواہ الدارقطنی مرسلا وفی شرح السنۃ لفظ المصابیح وعن سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ نرید المدینۃ فلما کنا قریبا من عزوزاء نزل ثم رفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ ثم خر ساجدا قال انی سألت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا لربی شکرا ثم رفعت رأسی فسألت ربی لامتی فاعطانی الثلث الاٰخر فخررت ساجدا لربی شکرا رواہ احمد وابوداؤد۔

باب الاستسقاء

وقول اللہ عزوجل استغفروا ربکم انہ کان غفارا

[1] قولہ ساجدا وفی الدر المختار وسجدۃ الشکر مستحبۃ بہ یفتی وقال فی رد المحتار وھی لمن تجددت عندہ نعمۃ ظاھرۃ او رزقہ اللہ تعالیٰ مالا او ولدا او اندفعت عنہ نقمۃ ونحو ذلک یستحب لہ ان یسجد للہ تعالیٰ شکرا مستقبل القبلۃ یحمد اللہ تعالیٰ فیھا ویسبحہ ثم یکبر فیرفع رأسہ کما فی سجدۃ التلاوۃ انتھی وفی اٰخر شرح المنیۃ فیکبر مستقبل القبلۃ ولیسجد ویحمد اللہ ویشکرہ ولیسبح ثم یکبر فیرفع رأسہ ۱۲

يرسل[1] السماء عليكم مدرارا **فصل**[2] عن شريك بن عبد الله بن ابی نمر انه سمع انس بن مالك يذكر ان رجلا دخل يوم الجمعة من باب كان وجاه المنبر ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبل رسول الله صلى الله عليه وسلم قائما فقال يا رسول الله هلكت المواشی وانقطعت السبل فادع الله ان يغيثنا قال فرفع[3] رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه فقال اللهم اسقنا اللهم اسقنا اللهم اسقنا قال انس فلا والله ما نرى فی السماء من سحاب ولا قزعة ولا شيأ وما بيننا وبين سلع من بيت ولا دار قال فطلعت من ورائه سحابة مثل الترس فلما توسطت السماء انتشرت ثم امطرت قال فوالله ما رأينا الشمس سبتا ثم دخل رجل من ذلك الباب فی الجمعة المقبلة ورسول الله صلى الله عليه وسلم قائم يخطب فاستقبله قائما فقال يا رسول الله هلكت الاموال وانقطعت السبل فادع الله ان يمسكها قال فرفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه ثم قال اللهم حوالينا ولا علينا اللهم على الآكام والجبال والظراب والاودية ومنابت الشجر قال فانقطعت وخرجنا نمشی فی الشمس قال شريك فسألت انسا أهو الرجل الاول قال لا ادری متفق عليه وعن شرحبيل بن السمط انه قال لكعب يا كعب بن مرة حدثنا عن

---

[1] قوله يرسل علق نزول الغيث بالاستغفار لا بالصلوٰة فكان الاصل فيه الدعاء والتضرع دون الصلوٰة قاله فی عمدة القاری ۱۲

[2] قوله فصل الخ هٰذه الاحاديث والآثار كلها تشهد لابی حنيفة ان الاستسقاء استغفار ودعاء ۱۲

[3] قوله فرفع فيه لا تحويل ولا استقبال وفيه حجة واضحة لابی حنيفة ان الاستسقاء دعاء و استغفار ولا صلاة فيه قاله العلامة العينی فی عمدة القاری ۱۲

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واحد قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقال یا رسول اللہ استسق اللہ فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یدیہ فقال اللھم اسقنا غیثا مریئا مریعا طبقا عاجلا غیر رائث نافعا
غیر ضار قال فما جمعوا حتی احیوا قال فاتوہ فشکوا الیہ المطر فقالوا یا رسول اللہ
تھدمت البیوت فقال اللھم حوالینا ولا علینا قال فجعل السحاب ینقطع
یمینا وشمالا رواہ ابن ماجۃ وعن جابر قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یواکئ فقال اللھم اسقنا غیثا مغیثا مریئا مریعا نافعا غیر ضار عاجلا غیر
آجل قال فاطبقت علیھم السماء رواہ ابوداؤد وعن عمیر مولی آبی اللحم
انہ رأی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستسقی عند احجار الزیت قریبا من الزوراء
قائما یدعو یستسقی رافعا یدیہ قبل وجھہ لا یجاوز بھما رأسہ رواہ ابوداؤد
وروی الترمذی والنسائی نحوہ وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استسقی قال اللھم اسق عبادک
وبھیمتک وانشر رحمتک واحی بلدک المیت رواہ مالک وابوداؤد وروی
البیھقی والطبرانی نحوہ وعن عطاء بن ابی مروان الاسلمی عن ابیہ قال
خرجنا مع عمر بن الخطاب یستسقی فما زاد علی الاستغفار رواہ ابن ابی شیبۃ
وروی سعید بن منصور فی سننہ بسند جید نحوہ وعن ابراھیم انہ خرج
مع المغیرۃ بن عبد اللہ الثقفی یستسقی قال فصلی المغیرۃ فرجع ابراھیم
حیث راٰہ یصلی رواہ ابن ابی شیبۃ وعن انس بن مالک ان رجلا شکا الی
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھلاک المال وجھد العیال فدعا اللہ یستسقی ولم
یذکر انہ حوّل رداءہ ولا استقبل القبلۃ متفق علیہ وعن جابر قال
استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحوّل رداءہ

لیتحول[1] القحط رواه الحاکم فی المستدرك وقال هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه
وعن هشام بن اسحاق بن عبداللہ بن کنانة عن ابیه قال سألت ابن عباس
عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فی الاستسقاء فقال خرج رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم متبذلا متواضعا متضرعا فجلس علی المنبر فلم یخطب
خطبتکم هذه ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر وصلی رکعتین
کما کان یصلی فی العیدین رواه النسائی والترمذی وابوداؤد وابن ماجة
وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح وعن انس قال کان النبی صلی اللہ
علیه وسلم لا یرفع یدیه فی شیء من دعائه الا فی الاستسقاء فانه یرفع حتی
یری بیاض ابطیه متفق علیه وعنه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم استسقی
فاشار بظهر کفیه الی السماء رواه مسلم فصل[2] عن عبداللہ بن زید قال خرج
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم بالناس الی المصلی یستسقی فصلی بهم
رکعتین جهر فیهما بالقراءة واستقبل القبلة یدعو ورفع یدیه وحول

---

[1] قوله لیتحول وقال فی الهدایة وما رواه کان تفاولا قال ابن الهمام اعتراف بروایته ومنع استنانه لانه فعل لامر لا یرجع الی معنی العبادة واللہ اعلم ثم قال واعلم ان کون التحویل کان تفاؤلا جاء مصرحا به فی المستدرك من حدیث جابر وصححه قال وحول رداءه لیتحول القحط وفی طوالات الطبرانی من حدیث انس وقلب رداءه لکی ینقلب القحط الی الخصب قاله فی المرقات ۱۲۔

[2] قوله فصل والجواب عن هذه الاحادیث التی فیها الصلوٰۃ انه صلی اللہ علیه وسلم فعلها مرة وترکها اخری وذا لا یدل علی السنیة وانما یدل علی الجواز فلذا ابوحنیفة لم یقل ان الصلوٰۃ فیه غیر مشروعة بل یقول انها لیست بسنة کذا قال العلامة العینی فی عمدة القاری ۱۲

رداءہ حین استقبل القبلة متفق علیه وعن عبد الله بن ابی بکر سمع
عباد بن تمیم عن عمه قال خرج النبی صلی الله علیه وسلم الی المصلی یستسقی
واستقبل القبلة فصلی رکعتین وقلب رداءہ رواہ البخاری وعن عائشة قالت
شکا الناس الی رسول الله صلی الله علیه وسلم قحوط المطر فامر بمنبر فوضع له
فی المصلی ووعد الناس یوما یخرجون فیه قالت عائشة فخرج رسول الله
صلی الله علیه وسلم حین بدا حاجب الشمس فقعد علی المنبر فکبر وحمد الله
ثم قال انکم شکوتم جدب دیارکم واستئخار المطر عن ابان زمانه عنکم وقد[1]
امرکم الله ان تدعوه ووعدکم ان یستجیب لکم ثم قال الحمد لله رب العالمین
الرحمن الرحیم مالک یوم الدین لا اله الا الله یفعل ما یرید اللهم انت
الله لا اله الا انت الغنی ونحن الفقراء انزل علینا الغیث واجعل ما انزلت
لنا قوة وبلاغا الی حین ثم رفع یدیه فلم یترک الرفع حتی بدا بیاض ابطیه
ثم حول الی الناس ظهره وقلب وحول رداءہ وهو رافع یدیه ثم اقبل علی الناس
ونزل فصلی رکعتین فانشأ الله سحابة فرعدت وبرقت ثم امطرت
باذن الله فلم یأت مسجده حتی سالت السیول فلما رأی سرعتهم الی الکن
ضحک حتی بدت نواجذہ فقال اشهد ان الله علی کل شیء قدیر وانی
عبد الله ورسوله رواہ ابوداؤد وقال الشیخ ابن الهمام حدیث غریب فی اسناده جید

[1] قوله وقد امرکم قال الشیخ ابن الهمام الخ وذلک الکلام هو المراد بالخطبة کما قاله بعضهم
ولعل الامام احمد اعله بهذه الغرابة او بالاضطراب فان الخطبة فیه مذکورة قبل
الصلوة فیما تقدم من حدیث ابی هریرة بعدها وکذا فی غیره انتهی وفی تابع الا
وما روی من الخطبة یحمل علی الدعاء والذکر مجازا ۱۲

وعن عبد اللہ بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
الی المصلی فاستسقی وحوّل رداءہ حین استقبل القبلۃ فجعل عطافہ
الایمن علی عاتقہ الایسر وجعل عطافہ الایسر علی عاتقہ الایمن ثم دعا اللہ
رواہ ابوداؤد وعنہ انہ قال استسقی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ
خمیصۃ لہ سوداء فاراد ان یأخذ اسفلہا فیجعلہ اعلاہا فلما ثقلت قلبہا
علی عاتقیہ رواہ احمد وابوداؤد فصل عن ابن عباس قال خرج رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فی الاستسقاء متبذلا متواضعا متخشعا متضرعا
رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وعن ابی ہریرۃ قال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول خرج نبی من الانبیاء بالناس
یستسقی فاذا ہو بنملۃ رافعۃ بعض قوائمہا الی السماء فقال ارجعوا فقد
استجیب لکم من اجل ہذہ النملۃ رواہ الدارقطنی وعن عائشۃ قالت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رأی المطر قال اللہم صیبا نافعا
رواہ البخاری وعن انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مطر قال فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثوبہ حتی اصابہ من المطر
فقلنا یا رسول اللہ لم صنعت ہذا قال لانہ حدیث عہد بربہ رواہ مسلم

باب فی الریاح

وقول اللہ عز وجل انا ارسلنا علیہم ریحا صرصرا وقولہ وارسلنا
علیہم الریح العقیم وقولہ وارسلنا الریاح لواقح وان یرسل الریاح مبشرات
عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نصرت بالصبا و
اہلکت عاد بالدبور متفق علیہ وعن عائشۃ قالت ما رأیت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم ضاحکا حتی اری منہ لھواتہ انما کان یتبسم فکان اذا رأی
غیما اوریحا عرف فی وجھہ متفق علیہ وعنہا قالت کان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا عصفت الریح قال اللھم انی اسئلک خیرھا وخیر ما فیھا وخیر ما
ارسلت بہ واعوذ بک من شرھا وشر ما فیھا وشر ما ارسلت بہ واذا تخیلت
السماء تغیر لونہ وخرج ودخل واقبل وادبر فاذا مطرت سری عنہ فعرفت
ذلک عائشۃ فسألتہ فقال لعلہ یا عائشۃ کما قال قوم عاد فلما رأوہ عارضا
مستقبل اودیتھم قالوا ھذا عارض ممطرنا وفی روایۃ ویقول اذا رأی المطر
رحمۃ رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الریح من روح اللہ تأتی بالرحمۃ وبالعذاب فلا تسبوھا وسلوا اللہ من
خیرھا وعوذوا بہ من شرھا رواہ الشافعی وابوداؤد وابن ماجۃ والبیھقی
فی الدعوات الکبیر وعن ابن عباس ان رجلا لعن الریح عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فقال لا تلعنوا الریح فانھا مأمورۃ وانہ من لعن شیأ لیس لہ
باھل رجعت اللعنۃ علیہ رواہ الترمذی وعن ابی بن کعب قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تسبوا الریح فاذا رأیتم ما تکرھون فقولوا
اللھم انا نسألک من خیر ھذہ الریح وخیر ما فیھا وخیر ما امرت بہ
ونعوذ بک من شر ھذہ الریح وشر ما فیھا وشر ما امرت بہ رواہ الترمذی
وعن ابن عباس قال ما ھبت ریح قط الا جثا النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی
رکبتیہ وقال اللھم اجعلھا رحمۃ ولا تجعلھا عذابا اللھم اجعلھا ریاحا
ولا تجعلھا ریحا قال ابن عباس فی کتاب اللہ تعالی انا ارسلنا علیھم ریحا صرصرا
وارسلنا علیھم الریح العقیم وارسلنا الریاح لواقح وان یرسل الریاح مبشرات
رواہ الشافعی والبیھقی فی الدعوات الکبیر وعن عائشۃ قالت کان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم اذا ابصرنا شیئًا من السماء تعنی السحاب ترک عملہ واستقبلہ وقال اللھم انی اعوذبک من شر ما فیہ فان کشفہ حمد اللہ وان مطرت قال اللھم سقیا نافعا رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والشافعی واللفظ لہ وعن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا سمع صوت الرعد والصواعق قال اللھم لاتقتلنا بغضبک ولاتھلکنا بعذابک وعافنا قبل ذٰلک رواہ احمد والترمذی وعن عبد اللہ بن الزبیر انہ کان اذا سمع الرعد ترک الحدیث وقال سبحان الذی یسبح الرعد بحمدہ والملائکۃ من خیفتہ رواہ مالک وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفاتیح الغیب خمس ثم قرأ ان اللہ عندہ علم الساعۃ وینزل الغیث الآیۃ رواہ البخاری وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیست السنۃ بان لاتمطروا ولکن السنۃ ان تمطروا ولاتنبت الارض شیئًا رواہ مسلم۔

کتاب الجنائز

وقول اللہ عزوجل اذا بلغت التراقی وقیل من راق وظن انہ الفراق والتفت الساق بالساق الی ربک یومئذ المساق۔

باب عیادۃ المریض وثواب المرض

وقول اللہ عزوجل انا نکتب ما قدموا واٰثارھم وقولہ الم تر الی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف حذر الموت وقولہ قل لن ینفعکم الفرار ان فررتم من الموت او القتل واذا لاتمتعون الا قلیلا عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعموا الجائع وعودوا المریض

وفكوا[1] العانی رواه البخاری وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حق المسلم علی المسلم خمس رد السلام وعیادة المریض واتباع الجنائز واجابة
الدعوة وتشمیت العاطس متفق علیہ وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم حق المسلم علی المسلم ست قیل ماھن یا رسول اللہ قال اذا لقیتہ
فسلم علیہ واذا دعاک فاجبہ واذا استنصحک فانصح لہ واذا عطس فحمد اللہ
فشمتہ واذا مرض فعدہ واذا مات فاتبعہ رواہ مسلم وعن البراء بن عازب
قال امرنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بسبع ونھانا عن سبع امرنا بعیادة المریض
واتباع الجنائز وتشمیت العاطس ورد السلام واجابة الداعی وابرار المقسم
ونصر المظلوم ونھانا عن خاتم الذھب وعن الحریر والاستبرق والدیباج
والمیثرة الحمراء والقسی وآنیة الفضة وفی روایة وعن الشرب فی الفضة
فانہ من شرب فیھا فی الدنیا لم یشرب فیھا فی الاٰخرة متفق علیہ وعن انس
قال کان غلام یھودی یخدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمرض فاتاہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یعودہ فقعد عند رأسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وھو عندہ فقال
اطع ابا القاسم فاسلم[2] فخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یقول الحمد للہ
الذی انقذہ من النار رواہ البخاری وعن ابن عباس قال من السنة تخفیف
الجلوس وقلة الصخب فی العیادة عند المریض قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لما کثر لغطھم واختلافھم قوموا عنی رواہ رزین وعن انس

---

[1] قولہ فکوا العانی ای اعتقوا الاسیر ای الرقیق قالہ فی المرقات ۱۲

[2] قولہ فاسلم الخ ظاھر الحدیث یؤید مذھب الامام ابی حنیفة حیث یقول بصحة
اسلام الصبی کذا فی المرقات ۱۲

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العیادة فواق ناقة وفی روایة سعید بن المسیب مرسلا افضل العیادة سرعة القیام رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم عاد رجلا فقال له ما تشتهی قال اشتهی خبز بر قال النبی صلی الله علیه وسلم من کان عنده خبز بر فلیبعث الی اخیه ثم قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا اشتهی مریض احدکم شیأ فلیطعمه رواه ابن ماجة وعنه قال ان علیا خرج من عند النبی صلی الله علیه وسلم فی وجعه الذی توفی فیه فقال الناس یا ابا الحسن کیف اصبح رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اصبح بحمد الله بارئا رواه البخاری وعن ثوبان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان المسلم اذا عاد اخاه المسلم لم یزل فی خرفة الجنة حتی یرجع رواه مسلم وعن علی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ما من مسلم یعود مسلما غدوة الا صلی علیه سبعون الف ملك حتی یمسی وان عاده عشیة الا صلی علیه سبعون الف ملك حتی یصبح وکان له خریف فی الجنة رواه الترمذی وابوداؤد وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله تعالی یقول یوم القیامة یا ابن آدم مرضت فلم تعدنی قال یا رب کیف اعودك وانت رب العالمین قال اما علمت ان عبدی فلانا مرض فلم تعده اما علمت انك لو عدته لوجدتنی عنده یا ابن آدم استطعمتك فلم تطعمنی قال یا رب کیف اطعمك وانت رب العالمین قال اما علمت انه استطعمك عبدی فلان فلم تطعمه اما علمت انك لو اطعمته لوجدت ذلك عندی یا ابن آدم استسقیتك فلم تسقنی قال یا رب کیف اسقیك وانت رب العالمین قال استسقاك عبدی فلان فلم تسقه اما انك لو سقیته وجدت ذلك عندی رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من عاد مریضا نادی مناد

من السماء طبت وطاب ممشاك وتبوأت من الجنة منزلا رواه ابن ماجة وعن
انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد
اخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم مسيرة ستين خريفا رواه ابوداؤد وعن
جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من عاد مريضا لم يزل يخوض الرحمة
حتى يجلس فاذا جلس اغتمس فيها رواه مالك واحمد وعن ابن عباس ان النبی
صلى الله عليه وسلم دخل على اعرابی يعوده وكان اذا دخل على مريض يعوده قال
لا بأس طهور ان شاء الله فقال له لا بأس طهور ان شاء الله قال كلا بل حمی
تفور على شيخ كبير تزيره القبور فقال النبی صلى الله عليه وسلم فنعم اذا رواه
البخاری وعن ابی سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلتم
على المريض فنفسوا له فی اجله فان ذلك لا يرد شيئا ويطيب بنفسه رواه الترمذی
وابن ماجة وعن ابی هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عاد مريضا
فقال ابشر فان الله تعالى يقول هی ناری اسلطها على عبدی المؤمن فی الدنيا
لتكون حظه من النار يوم القيامة رواه احمد وابن ماجة والبيهقی فی شعب
الايمان وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى
منا انسان مسحه بيمينه ثم قال اذهب البأس رب الناس واشف انت الشافی
لا شفاء الا شفاؤك شفاء لا يغادر سقما متفق عليه وعن عبد الله بن عمرو قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جاء الرجل يعود مريضا فليقل اللهم اشف
عبدك ينكأ لك عدوا او يمشی لك الى جنازة رواه ابوداؤد وعن عائشة قالت
كان اذا اشتكى الانسان الشیء منه او كانت به قرحة او جرح قال النبی صلى الله
عليه وسلم باصبعه بسم الله تربة ارضنا بريقة بعضنا يشفى سقيمنا باذن
ربنا متفق عليه وعنها قالت كان النبی صلى الله عليه وسلم اذا اشتكى نفث على نفسه

بالمعوذات ومسح عنه بیده فلما اشتکی وجعه الذی توفی فیه کنت انفث علیه
بالمعوذات التی کان ینفث وامسح بید النبی صلی اللہ علیه وسلم متفق علیه
وفی روایة لمسلم قالت کان اذا مرض احد من اهل بیته نفث علیه بالمعوذات
وعن عثمان بن ابی العاص انه شکا الی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وجعا یجده
فی جسده فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ضع یدک علی الذی یألم
من جسدک وقل بسم اللہ ثلاثا وقل سبع مرات اعوذ بعزة اللہ وقدرته
من شر ما اجد واحاذر قال ففعلت فاذهب اللہ ما کان بی رواه مسلم وعن
ابی سعید الخدری ان جبریل اتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فقال یا محمد اشتکیت
فقال نعم قال بسم اللہ ارقیک من کل شیئ یؤذیک من شر کل نفس او عین
حاسد اللہ یشفیک بسم اللہ ارقیک رواه مسلم وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذ کما بکلمات اللہ التامة من کل شیطان
وهامة ومن کل عین لامة ویقول ان اباکما کان یعوذ بها اسمعیل واسحق رواه البخاری
وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ما من مسلم یعود مسلما فیقول سبع مرات
اسأل اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک الا شفی الا ان یکون قد حضر
اجله رواه ابوداؤد والترمذی وعنه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم کان یعلمهم من
الحمی ومن الاوجاع کلها ان یقولوا بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق
نعار ومن شر حر النار رواه الترمذی وعن ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم یقول من اشتکی منکم شیأ او اشتکاه اخ له فلیقل ربنا اللہ الذی
فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک فی السماء فاجعل
رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمة من
رحمتک وشفاء من شفائک علی هذا الوجع فیبرأ رواه ابوداؤد وعن زید بن ارقم

قال عادني[1] النبي صلى الله عليه وسلم من وجع كان بعيني رواه احمد وابو داؤد وفي رواية البيهقي والطبراني مرفوعا ثلاثة ليس لهم عيادة العين والرمد والضرس وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يرد الله به خيرا يصب منه رواه البخاري وعن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الرب سبحانه وتعالى يقول وعزتي وجلالي لا اخرج احدا من الدنيا اريد اغفر له حتى استوفي كل خطيئة في عنقه بسقم في بدنه واقتار في رزقه رواه رزين وعن ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما يصيب المسلم من نصب ولا وصب ولا هم ولا حزن ولا اذى ولا غم حتى الشوكة يشاكها الا كفر الله بها من خطاياه متفق عليه وعن عامر الرام قال ذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسقام فقال ان المؤمن اذا اصابه السقم ثم عافاه الله عز وجل منه كان كفارة لما مضى من ذنوبه وموعظة له فيما يستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفي كان كالبعير عقله اهله ثم ارسلوه فلم يدر لم عقلوه ولم ارسلوه فقال رجل يا رسول الله وما الاسقام والله ما مرضت قط فقال قم عنا فلست منا رواه ابو داؤد وعن يحيى بن سعيد قال ان رجلا جاءه الموت في زمن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رجل هنيأ له مات ولم يبتل بمرض فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحك ما يدريك لو ان الله ابتلاه بمرض فكفر عنه من سيأته رواه مالك مرسلا وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كثرت ذنوب العبد ولم يكن له ما يكفرها من العمل ابتلاه الله بالحزن ليكفرها عنه رواه احمد وعن عبد الله بن مسعود

---

[1] قوله عادني الخ فانه محمول على انه من السنن الغير المؤكدة وخلاصة الكلام انه لا يلزم فيها العيادة لا انه منهي عنها قاله في المرقات ۱۲

قال دخلت على النبي صلى الله عليه وسلم وهو يوعك فمسسته بيدي فقلت يا رسول الله
انك لتوعك وعكا شديدا فقال النبي صلى الله عليه وسلم اجل اني اوعك كما يوعك
رجلان منكم قال فقلت ذلك لان لك اجرين فقال اجل ثم قال ما من مسلم يصيبه اذى
من مرض فما سواه الا حط الله تعالى به سيآته كما تحط الشجرة ورقها متفق عليه
وعن عمر بن الخطاب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخلت على
مريض فمره يدعو لك فان دعاءه كدعاء الملائكة رواه ابن ماجة وعن انس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اراد الله تعالى بعبده الخير عجل
له العقوبة في الدنيا واذا اراد الله بعبده الشر امسك عنه بذنبه حتى
يوافيه به يوم القيامة رواه الترمذي وعن عطاء بن ابي رباح قال قال لي
ابن عباس الا اريك امرأة من اهل الجنة قلت بلى قال هذه المرأة السوداء
اتت النبي صلى الله عليه وسلم فقالت يا رسول الله اني اصرع واني
اتكشف فادع الله فقال ان شئت صبرت ولك الجنة وان شئت دعوت الله
ان يعافيك فقالت اصبر فقالت اني اتكشف فادع الله ان لا اتكشف فدعا لها
متفق عليه وعن عبد الله بن شخير قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل
ابن ادم والى جنبه تسع وتسعون منية ان اخطأته المنايا وقع في الهرم حتى
يموت رواه الترمذي وعن كعب بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع تفيئها الرياح تصرعها مرة وتعدلها اخرى
حتى يأتي اجله ومثل المنافق كمثل الارزة المجذية التي لا يصيبها شيء حتى
يكون انجعافها مرة واحدة متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مثل المؤمن كمثل الزرع لا تزال الريح تميله ولا يزال المؤمن
يصيبه البلاء مثل المنافق كمثل شجرة الارزة لا تهتز حتى تستحصد متفق عليه

وعن عائشة قالت ما رأيت احدا الوجع عليه اشد من رسول الله صلى الله عليه وسلم متفق عليه وعنها قالت مات النبي صلى الله عليه وسلم بين حاقنتي وذاقنتي فلا اكره شدة الموت لاحد ابدا بعد النبي صلى الله عليه وسلم رواه البخاري وعنها قالت ما اغبط احدا بهون موت بعد الذي رأيت من شدة موت رسول الله صلى الله عليه وسلم رواه الترمذي والنسائي وعنها قالت رأيت النبي صلى الله عليه وسلم وهو بالموت وعنده قدح فيه ماء وهو يدخل يده في القدح ثم يمسح وجهه ثم يقول اللهم اعني على منكرات الموت او سكرات الموت رواه الترمذي وابن ماجة وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عظم الجزاء مع عظم البلاء وان الله عز وجل اذا احب قوما ابتلاهم فمن رضي فله الرضا ومن سخط فله السخط رواه الترمذي وابن ماجة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزال البلاء بالمؤمن او المؤمنة في نفسه وماله وولده حتى يلقى الله تعالى وما عليه من خطيئة رواه الترمذي وروى مالك نحوه وقال الترمذي هذا حديث حسن صحيح وعن محمد بن خالد السلمي عن ابيه عن جده قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العبد اذا سبقت له من الله منزلة لم يبلغها بعمله ابتلاه الله في جسده او في ماله او في ولده ثم صبره على ذلك حتى يبلغه المنزلة التي سبقت له من الله رواه احمد وابوداؤد وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يود اهل العافية يوم القيامة حين يعطى اهل البلاء الثواب لو ان جلودهم كانت قرضت في الدنيا بالمقاريض رواه الترمذي وعن سعد قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي الناس اشد بلاء قال الانبياء ثم الامثل فالامثل يبتلى الرجل على حسب

دينه فان كان فى دينه صلبا اشتد بلاءه وان كان فى دينه رقة هون عليه
فما زال كذلك حتى يمشى على الارض ماله ذنب رواه الترمذى وابن ماجة
والدارمى وقال الترمذى هذا حديث حسن صحيح وعن جابر قال دخل
رسول الله صلى الله عليه وسلم على ام السائب فقال مالك تزفزفين قالت
الحمى لا بارك الله فيها فقال لا تسبى الحمى فانها تذهب خطايا بنى آدم
كما يذهب الكير خبث الحديد رواه مسلم وعن ابى هريرة قال ذكرت الحمى
عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فسبها رجل فقال النبى صلى الله
عليه وسلم لا تسبها فانها تنفى الذنوب كما تنفى النار خبث الحديد
رواه ابن ماجة ۔ وعن على بن زيد عن امية انها سألت
عائشة عن قول الله عز وجل ان تبدوا ما فى انفسكم
او تخفوه يحاسبكم به الله وعن قوله من يعمل سوأ يجز به فقالت ما
سألنى عنها احد منذ سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال هذه
معاتبة الله العبد بما يصيبه من الحمى والنكبة حتى البضاعة يضعها
فى يد قميصه فيفقدها فيفزع لها حتى ان العبد ليخرج من ذنوبه
كما يخرج التبر الاحمر من الكير رواه الترمذى ۔ وعن ابى موسى ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصيب عبدا نكبة فما فوقها اودونها
الا بذنب وما يعفوا الله تعالى عنه اكثر وقرأ وما اصابكم من مصيبة فبما
كسبت ايديكم ويعفو عن كثير رواه الترمذى وعن ثوبان ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قال اذا اصاب احدكم الحمى فان الحمى قطعة من النار
فليطفئها عنه بالماء فليستنقع فى نهر جار وليستقبل جريته فيقول بسم الله
اللهم اشف عبدك وصدق رسولك بعد صلاة الصبح قبل طلوع الشمس

ولیغمس فیہ ثلاث غمسات ثلاثۃ ایام فان لم یبرأ فی ثلاث فخمس فان لم یبرأ فی خمس فسبع فان لم یبرأ فی سبع فتسع فانہا لا تکاد تجاوز تسعا باذن اللہ عزوجل رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب۔ وعن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مرض العبد او سافر کتب لہ بمثل ما کان یعمل مقیما صحیحا رواہ البخاری وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا کان علی طریقۃ حسنۃ من العبادۃ ثم مرض قیل للملک الموکل بہ اکتب لہ مثل عملہ اذا کان طلیقا حتی اطلقہ او اکفہ الیّ رواہ فی شرح السنۃ وعن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ابتلی المسلم ببلاء فی جسدہٖ قیل للملک اکتب لہ صالح عملہ الذی کان یعمل فان شفاہ غسلہ وطہرہ وان قبضہ غفر لہ ورحمہ رواہ فی شرح السنۃ وعن شداد بن اوس والصنابحی انہما دخلا علی رجل مریض یعودانہ فقالا لہ کیف اصبحت فقال اصبحت بنعمۃ اللہ قال شداد ابشر بکفارات السیآت وحط الخطایا فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ عزوجل یقول انا اذا ابتلیت عبدا من عبادی مؤمنا فحمدنی علی ما ابتلیتہ فانہ یقوم من مضجعہ ذٰلک کیوم ولدتہ امہ من الخطایا ویقول الرب تبارک وتعالی انا قیدت عبدی وابتلیتہ فاجروا لہ ما کنتم تجرون لہ وھو صحیح رواہ احمد وعن شقیق قال مرض عبد اللہ بن مسعود فعدناہ فجعل یبکی فعوتب فقال انی لا ابکی لاجل المرض لانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المرض کفارۃ وانما ابکی انہ اصابنی علی حال فترۃ ولم یصبنی فی حال اجتہاد لانہ یکتب للعبد من الاجر اذا مرض

ما کان یکتب لہ قبل ان یمرض فمنعہ منہ المرض رواہ رزین وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطاعون شہادۃ کل مسلم متفق علیہ وعن العرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یختصم الشہداء والمتوفون علی فرشہم الی ربنا عز وجل فی الذین یتوفون من الطاعون فیقول الشہداء اخواننا قتلوا کما قتلنا ویقول المتوفون اخواننا ماتوا علی فرشہم کما متنا فیقول ربنا انظروا الی جراحتہم فان اشبہت جراحہم جرح المقتولین فانہم منہم ومعہم فاذا جراحہم قد اشبہت جراحہم رواہ احمد والنسائی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہداء خمسۃ المطعون والمبطون والغریق وصاحب الہدم والشہید فی سبیل اللہ متفق علیہ۔ وعن سلیمان بن صرد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتلہ بطنہ لم یعذب فی قبرہ رواہ احمد والترمذی وعن جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشہادۃ سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شہید والغریق شہید وصاحب ذات الجنب شہید والمبطون شہید وصاحب الحریق شہید والذی یموت تحت الہدم شہید والمرأۃ تموت بجمع شہید رواہ مالک وابوداؤد والنسائی وعن عبد اللہ بن عمرو قال توفی رجل بالمدینۃ ممن ولد بہا فصلی علیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا لیتہ مات بغیر مولدہ قالوا ولم ذاک یا رسول اللہ قال ان الرجل اذا مات بغیر مولدہ قیس لہ من مولدہ الی منقطع اثرہ فی الجنۃ رواہ النسائی وابن ماجۃ وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم موت غربۃ شہادۃ رواہ ابن ماجۃ وعن طارق بن شہاب قال کنا نتحدث الی ابی موسی الاشعری

فقال لناذات يوم لا عليكم ان تخفوا عني فان هذا الطاعون قد وقع في اهلي فمن شاء منكم ان يتنزه فليتنزه واحذروا اثنتين ان يقول قائل خرج خارج فسلم وجلس جالس فاصيب لو كنت خرجت لسلمت كما سلم آل فلان او يقول قائل لو كنت جلست لاصبت كما اصيب آل فلان واني سأحدثكم ما ينبغي للناس في الطاعون اني كنت مع ابي عبيدة وان الطاعون قد وقع بالشام وان عمر كتب اليه اذا اتاك كتابي هذا فاني اعزم عليك ان اتاك مصبحا لا تمسي حتى تركب وان اتاك ممسيا لا تصبح حتى تركب الي فقد عرضت لي اليك حاجة لا غناء لي عنك فيها فلما قرأ ابوعبيدة الكتاب قال ان امير المؤمنين اراد ان يستبقي من ليس بباق فكتب اليه ابوعبيدة اني في جند من المسلمين الى فررت من المناة والسرلن ارغب بنفسي عنهم وقد عرفنا حاجة امير المؤمنين فحللني من عزمتك فلما جاء عمر الكتاب بكى فقيل له توفي ابوعبيدة قال لا وكان قد كتب اليه عمر ان الاردن ارض عمقة وان الجابية ارض نزهة فانهض[1] بالمسلمين الى الجابية فقال لي ابوعبيدة انطلق فبوئ المسلمين

---

[1] قوله فانهض وفي شرح معاني الآثار فهذا عمر رضي الله عنه قد امر الناس ان يخرجوا من الطاعون ووافقه على ذلك اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم وروى عبد الرحمن بن عوف عن النبي صلى الله عليه وسلم ما يوافق ما ذهب اليه من ذلك انتهى وقال صاحب الدر المختار في مسائل شتى منه واذا خرج من بلدة بها الطاعون فان علم ان كل شيء بقدر الله تعالى فلا بأس بان يخرج ويدخل وان كان عنده انه لو خرج نجا ولو دخل ابتلي به كره له ذلك فلا يدخل ولا يخرج صيانة لاعتقاده وعليه حمل النهي في الحديث الشريف مجمع الفتاوى

منزلهم فقلت لا استطيع قال فذهب ليركب وقال لي رحل الناس قال فاخذه اخذة فطعن فمات وانكشف الطاعون رواه الطحاوي وفي رواية لابن عساكر وكان قد كتب اليه عمران الاردان ارض وبية عمقة وان الجابية ارض نزهة فاظهر بالمهاجرين اليها قال ابو عبيدة حين قرأ الكتاب اما هذا فنسمع فيه امر امير المؤمنين ونطيعه فامرني ان اركب وابوئ الناس منازلهم فطعنت امرأتي فجئت ابا عبيدة فانطلق ابو عبيدة يبوئ الناس منازلهم فطعن فتوفي وانكشف الطاعون وروى سفيان بن عيينة في جامعه نحو ابن عساكر اخصر منه وقال صاحب الدر المختار في مسائل شتى منه واذا خرج من بلدة بها الطاعون فان علم ان كل شئ بقدر الله تعالى فلا بأس بان يخرج ويدخل وان كان عنده انه لو خرج نجا ولو دخل ابتلي به كره له ذلك فلا يدخل ولا يخرج صيانة لاعتقاده وعليه حمل النهي في الحديث الشريف وعن انس قال قال رجل يا رسول الله انا كنا في دار كثير فيها عددنا واموالنا فتحولنا الى دار قل فيها عددنا واموالنا فقال صلى الله عليه وسلم ذروها ذميمة رواه ابو داؤد وعن يحيى بن عبد الله بن بحير قال اخبرني من سمع فروة بن مسيك يقول قلت يا رسول الله عندنا ارض يقال لها ابين وهي ارض ريفنا وميرتنا وان وباءها شديد فقال دعها[1] عنك فان من القرف

انتهى وقال في الاشباه والنظائر وفي البزازية اذا تزلزلت الارض وهو في بيته يستحب له الفرار الى الصحراء لقوله تعالى ولا تلقوا بايديكم الى التهلكة وفيه قيل الفرار مما لا يطاق من سنن المرسلين انتهى ويفيد جواز الفرار من الطاعون اذا نزل ببلدة انتهى قول الاشباه والنظائر ۱۲

[1] قوله دعها عنك مثله ذروها ذميمة قال علي القاري

التلف رواه ابوداؤد وعن اسامة بن زيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الطاعون رجز ارسل على طائفة من بني اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا تقدموا عليه[له] واذا وقع بارض وانتم بها فلا تخرجوا فرارا منه متفق عليه وعن عائشة قالت سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم

رحمه الله الباري ليس هذا من باب العدوى وانما هو من باب الطب فان استصلاح الاهواء من اعون الاشياء على صحة الابدان وفساد الهواء من اسرع الاشياء الى الاسقام ۱۲

له قوله فلا تقدموا عليه الخ قال الشيخ النووي في شرح مسلم وفي هذه الاحاديث منع القدوم على بلد الطاعون ومنع الخروج منه فرارا من ذلك اما الخروج لعارض فلا بأس به وهذا الذي ذكرناه هو مذهبنا ومذهب الجمهور قال القاضي هو قول الاكثرين قال حتى قالت عائشة الفرار منه كالفرار من الزحف قال ومنهم من جوز القدوم عليه والخروج منه فرارا قال وروى هذا عن عمر بن الخطاب وانه ندم على رجوعه من سرغ وعن ابي موسى الاشعري ومسروق والاسود بن هلال انهم فروا من الطاعون وقال عمرو بن العاص فروا عن هذا الرجز في الشعاب والاودية ورؤس الجبال فقال معاذ بل هو شهادة ورحمة ويتأول هؤلاء النهي على انه لم ينه عن الدخول عليه والخروج منه مخافة ان يصيبه غير المقدر لكن مخافة الفتنة على الناس لئلا يظنوا ان هلاك القادم انما حصل بقدومه وسلامة الفار انما كانت بفراره قالوا وهو من نحو النهي عن الطيرة والقرب من المجذوم وقد جاء عن ابن مسعود قال الطاعون فتنة على المقيم والفار اما الفار فيقول فررت فنجوت واما المقيم فيقول اقمت فمت وانما فر من لم يات اجله واقام من حضر اجله انتهى وذكر الطحاوي في مشكل الآثار هذا الحديث فقال تأويله

عن الطاعون فاخبرلی انہ عذاب یبعثہ اللہ علی من یشاء وان اللہ جعلہ رحمۃ للمؤمنین لیس من احد یقع الطاعون فیمکث فی بلدہ صابرا محتسبا یعلم انہ لایصیبہ الا ماکتب اللہ لہ الا کان لہ مثل اجر شہید رواہ البخاری وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الفار من الطاعون کالفار من الزحف والصابر فیہ لہ اجر شہید رواہ احمد وعن انس قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ سبحانہ وتعالی اذا ابتلیت عبدی بحبیبتیہ ثم صبر عوضتہ منہما الجنۃ یرید عینیہ رواہ البخاری ۔

باب تمنی الموت وذکرہ

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایتمنی[1] احدکم الموت اما محسنا فلعلہ ان یزداد خیرا واما مسیئا فلعلہ ان یستعتب رواہ البخاری وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایتمنی احدکم الموت ولایدع بہ من قبل ان یأتیہ انہ اذا مات انقطع عملہ وانہ لایزید المومن عمرہ الاخیرا

اللہ اذا کان بحال لودخل وابتلی بہ وقع عندہ انہ ابتلی بدخولہ ولوخرج ونجا وقع عندہ انہ نجا بخروجہ فلایدخل ولایخرج صیانۃ لاعتقادہ فاما اذا کان یعلم ان کل شئی بقدر اللہ وانہ لایصیبہ الا ماکتبہ اللہ فلا بأس بان یدخل ویخرج کذا فی الظہیریۃ قالہ فی العالمگیریۃ ۱۲ ۔

[1] قولہ لایتمنی احدکم الموت الخ قال فی رد المحتار قال فی النہر ویکرہ تمنی الموت بضرر نزل بہ النہی عن ذلک فان کان ولابد فلیقل اللہم احیینی ماکانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت الوفاۃ خیرا لی کذا فی السراج ۱۲ ۔

رواہ مسلم وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تمنوا الموت
فان هول المطلع شدید وان من السعادة ان یطول عمر العبد ویرزقہ اللہ
عزوجل الانابة رواہ احمد وعن ابی امامة قال جلسنا الی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فذکرنا ورققنا فبکی سعد بن ابی وقاص فاکثر البکاء فقال یا لیتنی
مت فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا سعد أعندی تتمنی الموت فردد ذلك
ثلاث مرات ثم قال یا سعد ان کنت خلقت للجنة فما طال عمرك وحسن من
عملك فهو خیر لك رواہ احمد وعن حارثة بن مضرب قال دخلت علی خباب
وقد اکتوی سبعا فقال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
لا یتمن احدکم الموت لتمنیته ولقد رأیتنی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما املك درهما وان فی جانب بیتی الآن لاربعین الف درهم قال
ثم اتی بکفنه فلما راٰه بکی وقال لکن حمزة لم یوجد له کفن الا بردة ملحاء
اذا جعلت علی رأسه قلصت عن قدمیه واذا جعلت علی قدمیه قلصت
عن رأسه حتی مدت علی رأسه وجعل علی قدمیه الاذخر رواہ احمد
والترمذی الا انه لم یذکر ثم اتی بکفنه الی اٰخره وعن انس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتمنین احدکم الموت من ضر اصابه
فان کان لا بد فاعلا فلیقل اللهم احینی ما کانت الحیاة خیرا لی وتوفنی
اذا کانت الوفاة خیرا لی متفق علیہ وعن عبادة بن الصامت قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احب لقاء اللہ احب اللہ لقاءہ ومن کرہ
لقاء اللہ کرہ اللہ لقاءہ فقالت عائشة او بعض ازواجه انا لنکرہ الموت
قال لیس ذلك ولکن المؤمن اذا حضرہ الموت بشر برضوان اللہ وکرامته
فلیس شیء احب الیه مما امامه فاحب لقاء اللہ واحب اللہ لقاءہ

وان الکافر اذا حضر بشر بعذاب اللہ وعقوبتہ فلیس شیٔ اکرہ الیہ مما امامہ فکرہ
لقاء اللہ وکرہ اللہ لقاءہ متفق علیہ وفی روایۃ عائشۃ والموت قبل لقاء اللہ
وعن معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان شئتم انبأتکم
ما اول ما یقول اللہ للمؤمنین یوم القیامۃ وما اول ما یقولون لہ قلنا نعم
یا رسول اللہ قال ان اللہ یقول للمؤمنین هل احببتم لقائی فیقولون نعم
یا ربنا فیقول لم فیقولون رجونا عفوک ومغفرتک فیقول قد وجبت لکم
مغفرتی رواہ فی شرح السنۃ وابو نعیم فی الحلیۃ وعن انس قال دخل
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی شاب وهو فی الموت فقال کیف تجدک قال
ارجوا اللہ یا رسول اللہ وانی اخاف ذنوبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یجتمعان فی قلب عبد فی مثل هذا الموطن الا اعطاہ اللہ ما یرجوا منہ
وآمنہ مما یخاف رواہ الترمذی وابن ماجۃ وعن جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قبل موتہ بثلاثۃ ایام یقول لا یموتن احدکم الا وهو یحسن الظن
باللہ رواہ مسلم وعن ابی قتادۃ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم مر علیہ بجنازۃ فقال مستریح او مستراح منہ فقالوا یا رسول اللہ
ما المستریح والمستراح منہ فقال العبد المؤمن یستریح من نصب الدنیا
واذاها الی رحمۃ اللہ والعبد الفاجر یستریح منہ العباد والبلاد
والشجر والدواب متفق علیہ وعن عبد اللہ بن عمر قال اخذ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بمنکبی فقال کن فی الدنیا کأنک غریب او عابر سبیل
وکان ابن عمر یقول اذا امسیت فلا تنتظر الصباح واذا اصبحت فلا تنتظر المساء
وخذ من صحتک لمرضک ومن حیاتک لموتک رواہ البخاری۔ وعن ابی هریرۃ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثروا ذکر هادم اللذات الموت رواہ الترمذی

والنسائي وابن ماجة وعن ابن مسعود ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ذات يوم لاصحابه استحيوا من الله حق الحياء قالوا انا نستحيي من الله يانبي الله والحمد لله قال ليس ذلك ولكن من استحيى من الله حق الحياء فليحفظ الرأس وما وعى وليحفظ البطن وما حوى وليذكر الموت والبلى ومن اراد الأخرة ترك زينة الدنيا فمن فعل ذلك فقد استحيى من الله حق الحياء رواه احمد والترمذي۔ وعن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تحفة المؤمن الموت رواه البيهقي في شعب الايمان۔ وعن بريدة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المؤمن يموت بعرق الجبين رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة۔ وعن عبيد الله بن خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم موت الفجاءة اخذة الاسف رواه ابوداؤد وزاد البيهقي في شعب الايمان ورزين في كتابه اخذة الاسف للكافر ورحمة للمؤمن۔

باب ما يقال عند من حضره الموت

وقول الله عز وجل ولو ترى اذ الظالمون في غمرات الموت والملائكة باسطوا ايديهم اخرجوا انفسكم اليوم تجزون عذاب الهون وقوله النار يعرضون عليها غدوا وعشيا وقوله كذلك يجزي الله المتقين الذين تتوفهم الملائكة طيبين يقولون سلام عليكم ادخلوا الجنة بما كنتم تعملون عن ابي سعيد وابي هريرة قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقنوا[1] موتاكم لا اله الا الله رواه مسلم

---

[1] قوله لقنوا موتاكم الخ قال في الدر المختار ويلقن ندبا وقيل وجوبا بذكر الشهادتين لان الاولى لا تقبل بدون الثانية عنده قبل الغرغرة من غير امر بها لئلا يضجر د

وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان اٰخر كلامه لا اله الا الله دخل الجنة رواه ابوداؤد وعن عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقنوا موتاكم لا اله الا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين قالوا يا رسول الله كيف للاحياء قال اجود واجود رواه ابن ماجة وعن معقل بن يسار قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقرؤا سورة يٰسٓ على موتاكم رواه احمد وابوداؤد وابن ماجة وعن محمد بن المنكدر قال دخلت على جابر بن عبد الله وهو يموت فقلت اقرأ[1] على

اذا قالها مرة كفاه ولا يكرر عليه ما لم يتكلم ليكون اٰخر كلامه لا اله الا الله ويندب قراءة يٰسٓ والرعد ولا يلقن بعد تلحيده وان فعل لا ينهى عنه وفى الجوهرة انه مشروع عند اهل السنة ويكفى قوله يا فلان يا ابن فلان اذكر ما كنت عليه وقل رضيت بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد صلى الله عليه وسلم نبيا قيل يا رسول الله فان لم يعرف اسمه قال ينسب الى اٰدم وحواء ومن لا يسأل ينبغى ان لا يلقن انتهى وقال فى رد المحتار وقد اطال فى الفتح فى تائيد حمل موتاكم فى الحديث على حقيقته مع التوفيق بين الادلة على ان الميت يسمع اولا لكن قال فى شرح المنية ان الجمهور على ان المراد منه مجازه ثم قال وانما لا ينهى عن التلقين بعد الدفن لانه لا ضرر فيه بل فيه نفع فان الميت يستأنس بالذكر على ما ورد فى الاٰثار الخ ثم ذكر ان من لا يسأل ثمانية الشهيد والمرابط والمطعون والميت زمن الطاعون بغيره اذا كان صابرا محتسبا والصديق والاطفال والميت يوم الجمعة او ليلتها والقارى كل ليلة تبارك الملك وبعضهم ضم اليها السجدة والقارى فى مرض موته قل هو الله احد اھ واشار الشارح الى انه يزاد الانبياء عليهم السلام لانهم اولى من الصديقين ۱۲۔

[1] قوله اقرأ الخ قال الشرنبلالى وهكذا عليه تبليغ السلام الى حضرة النبى صلى الله عليه وسلم عن الذى امره به قاله فى رد المحتار ۱۲۔

على رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام رواه ابن ماجة وعن عبد الرحمن بن كعب عن ابيه قال لما حضرت كعبا الوفاة اتته ام بشر بنت البراء بن معرور فقالت يا ابا عبد الرحمن ان لقيت فلانا فاقرأ عليه مني السلام فقال غفر الله لك يا ام بشر نحن اشغل من ذلك فقالت يا ابا عبد الرحمن اما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان ارواح المؤمنين في طير خضر تعلق بشجر الجنة قال بلى قالت فهو ذاك رواه ابن ماجة والبيهقي في كتاب البعث والنشور وعن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قبّل[1] عثمان بن مظعون وهو ميت وهو يبكي حتى سال دموع النبي صلى الله عليه وسلم على وجه عثمان رواه الترمذي وابو داؤد وابن ماجة وعنها قالت ان ابا بكر قبّل النبي صلى الله عليه وسلم وهو ميت رواه الترمذي وابن ماجة وعن ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضرتم المريض او الميت فقولوا خيرا فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون رواه مسلم وعنها قالت دخل رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابي سلمة وقد شق بصره فاغمضه ثم قال ان الروح اذا قبض تبعه البصر فضج ناس من اهله فقال لا تدعوا على انفسكم الا بخير فان الملائكة يؤمنون على ما تقولون ثم قال اللهم اغفر لابي سلمة وارفع درجته في المهديين واخلفه في عقبه في الغابرين واغفر لنا وله يا رب العالمين وافسح له في قبره ونور له فيه رواه مسلم وعنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم تصيبه مصيبة فيقول ما امره الله به انا لله وانا اليه راجعون اللهم اجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها الا اخلف الله له خيرا منها فلما مات ابو سلمة قلت اى المسلمين خير من ابي سلمة

---

[1] قوله قبل وفي المجتبى ولا بأس بتقبيل الميت قاله في بحر الرائق وكذا في عمدة القاري ١٢

اول بيت هاجر الى رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم انى قلتها فاخلف الله لى رسول الله
صلى الله عليه وسلم رواه مسلم ۔ وعن عائشة قالت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
حين توفى سجى ببرد حبرة متفق عليه وعن حصين بن وحوح ان طلحة بن البراء
مرض فاتاه النبى صلى الله عليه وسلم يعوده فقال انى لا ارى طلحة الا قد حدث
به الموت فآذنونى به وعجلوا فانه لا ينبغى لجيفة مسلم ان تحبس بين ظهرانى اهله
رواه ابوداؤد وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الميت تحضره
الملائكة فاذا كان الرجل صالحا قالوا اخرجى ايتها النفس الطيبة كانت فى الجسد
الطيب اخرجى حميدة وابشرى بروح وريحان ورب غير غضبان فلا تزال يقال
لها ذلك حتى تخرج ثم يعرج بها الى السماء فيفتح لها فيقال من هذا فيقول
فلان فيقال مرحبا بالنفس الطيبة كانت فى الجسد الطيب ادخلى حميدة
وابشرى بروح وريحان ورب غير غضبان فلا تزال يقال لها ذلك حتى تنتهى
الى السماء التى فيها الله فاذا كان الرجل السوء قال اخرجى ايتها النفس الخبيثة
كانت فى الجسد الخبيث اخرجى ذميمة وابشرى بحميم وغساق واخر من
شكله ازواج فما تزال يقال لها ذلك حتى تخرج ثم يعرج الى السماء فيفتح لها
فيقال من هذا فيقال فلان فيقال لا مرحبا بالنفس الخبيثة كانت فى الجسد الخبيث
ارجعى ذميمة فانها لا تفتح لك ابواب السماء فترسل من السماء ثم تصير الى القبر
رواه ابن ماجة وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا خرجت روح
المؤمن تلقاها ملكان يصعدانها قال حماد فذكر من طيب ريحها وذكر المسك قال
ويقول اهل السماء روح طيبة جاءت من قبل الارض صلى الله عليك وعلى
جسد كنت تعمرينه فينطلق به الى ربه ثم يقول انطلقوا به الى اخر الاجل
قال وان الكافر اذا خرجت روحه قال حماد وذكر من نتنها وذكر لعنا ويقول

اهل السماء روح خبيثة جاءت من قبل الارض فيقال انطلقوا به الى اخر الاجل
قال ابو هريرة فرد رسول الله صلى الله عليه وسلم ريطة كانت على انفه هكذا رواه مسلم
وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضر المؤمن اتت ملائكة الرحمة
بحريرة بيضاء فيقولون اخرجي راضية مرضيا عنك الى روح الله وريحان ورب غير
غضبان فتخرج كاطيب ريح المسك حتى انه ليناوله بعضهم بعضا حتى يأتوا به
ابواب السماء فيقولون ما اطيب هذه الريح التي جاءتكم من الارض فيأتون به
ارواح المؤمنين فلهم اشد فرحا به من احدكم بغائبه يقدم عليه فيسألونه ماذا
فعل فلان ماذا فعل فلان فيقولون دعوه فانه كان في غم الدنيا فيقول قد مات
اما اتاكم فيقولون قد ذهب به الى امه الهاوية وان الكافر اذا احضر اتته ملائكة
العذاب بمسح فيقولون اخرجي ساخطة مسخوطا عليك الى عذاب الله عز وجل
فتخرج كانتن ريح جيفة حتى يأتون به الى باب الارض فيقولون ما انتن هذه الريح
حتى يأتون به ارواح الكفار رواه احمد والنسائى وعن البراء بن عازب قال خرجنا
مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولما
يلحد فجلس رسول الله صلى الله عليه وسلم وجلسنا حوله كأن على رؤسنا الطير وفي
يده عود ينكت به في الارض فرفع رأسه فقال استعيذوا بالله من عذاب القبر
مرتين اوثلاثا ثم قال ان العبد المؤمن اذا كان في انقطاع من الدنيا واقبال من
الأخرة نزل اليه ملائكة من السماء بيض الوجوه كأن وجوههم الشمس معهم
كفن من اكفان الجنة وحنوط من حنوط الجنة حتى يجلسوا منه مد البصر ثم
يجئ ملك الموت عليه السلام حتى يجلس عند رأسه فيقول ايتها النفس الطيبة
اخرجي الى مغفرة من الله ورضوان قال فتخرج تسيل كما تسيل القطرة من السقاء
فيأخذها فاذا اخذها لم يدعوها في يده طرفة عين حتى يأخذوها فيجعلوها

فی ذٰلك الكفن وفی ذٰلك الحنوط ويخرج منها كاطيب نفحة مسك وجدت على وجه الارض قال فيصعدون بها فلا يمرون يعنی بها على ملاء من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح الطيب فيقولون فلان ابن فلان باحسن اسمائه التی كانوا يسمونه بها فی الدنيا حتى ينتهوا بها الى السماء الدنيا فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماء مقربوها الى السماء التی تليها حتى ينتهى به الى السماء السابعة فيقول الله عزوجل اكتبوا كتاب عبدی فی عليين واعيدوه الى الارض فانی منها خلقتهم وفيها اعيدهم ومنها اخرجهم تارة اخرى قال فتعاد روحه فی جسده فيأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول ربی الله فيقولان له ما دينك فيقول دينی الاسلام فيقولان له ما هذا الرجل الذی بعث فيكم فيقول هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولان له وما علمك فيقول قرأت كتاب الله فآمنت به وصدقت فينادی مناد من السماء ان صدق عبدی فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة قال فيأتيه من روحها وطيبها ويفسح له فی قبره مد بصره قال ويأتيه رجل حسن الوجه حسن الثياب طيب الريح فيقول ابشر بالذی يسرك هذا يومك الذی كنت توعد فيقول له من انت فوجهك الوجه يجئ بالخير فيقول انا عملك الصالح فيقول رب اقم الساعة رب اقم الساعة حتى ارجع الى اهلی ومالی قال وان العبد الكافر اذا كان فی انقطاع من الدنيا واقبال من الآخرة نزل اليه من السماء ملائكة سود الوجوه معهم المسوح فيجلسون منه مد البصر ثم يجئ ملك الموت حتى يجلس عند رأسه فيقول ايتها النفس الخبيثة اخرجی الى سخط من الله قال فتفرق فی جسده فينتزعها كما ينزع السفود من الصوف المبلول فيأخذها واذا اخذها لم يدعوها فی يده طرفة عين حتى يجعلوها فی تلك المسوح وتخرج منها كانتن ريح جيفة وجدت

علی وجه الارض فیصعدون بها فلا یمرون بها علی ملأ من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح الخبيث فيقولون فلان بن فلان باقبح اسمائه التی كان يسمى بها فی الدنيا حتى ينتهى به الى السماء الدنيا فيستفتح له فلا يفتح له ثم قرأ رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تفتح لهم ابواب السماء ولا يدخلون الجنة حتى يلج الجمل فی سم الخياط فيقول الله عز وجل اكتبوا كتابه فی سجين فی الارض السفلى فتطرح روحه طرحا ثم قرأ ومن يشرك بالله فكانما خر من السماء فتخطفه الطير او تهوى به الريح فی مكان سحيق فتعاد روحه فی جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان له من ربك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له ما دينك فيقول هاه هاه لا ادرى فيقولان له ما هذا الرجل الذی بعث فيكم فيقول هاه هاه لا ادرى فينادی مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار وافتحوا له بابا الى النار فيأتيه من حرها وسمومها ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه ويأتيه رجل قبيح الوجه قبيح الثياب منتن الريح فيقول ابشر بالذی يسوءك هذا يومك الذی كنت توعد فيقول من انت فوجهك الوجه يجئ بالشر فيقول انا عملك الخبيث فيقول رب لا تقم الساعة وفی رواية نحوه وزاد فيه اذا خرج روحه صلى عليه كل ملك بين السماء والارض وكل ملك فی السماء وفتحت له ابواب السماء ليس من اهل باب الا وهم يدعون الله ان يعرج بروحه من قبلهم وتنزع نفسه يعنی الكافر مع العروق فيلعنه كل ملك بين السماء والارض وكل ملك فی السماء وتغلق ابواب السماء ليس من اهل باب الا وهم يدعون الله ان لا يعرج روحه من قبلهم رواه احمد ورواه ابوداؤد فی سننه والحاكم فی مستدركه وابن ابی شيبة فی مصنفه والبيهقی فی كتاب عذاب القبر والطيالسی وعبد[1] فی مسنديهما وهناد بن السری فی الزهد وابن جرير وابن ابی حاتم وغيره من طرق

[1] قوله عبد اراد بقوله عبد عبد بن حميد اول من كتب فی التفسير كذا فی المرقات ۱۲

صحيحة وقال ميرك حديث احمد حديث حسن ۔ وعن عبد الرحمن بن كعب عن ابيه انه كان يحدث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال انما نسمة المؤمن طير تعلق في شجر الجنة حتى يرجعه الله في جسده يوم يبعثه رواه مالك والنسائي والبيهقي في كتاب البعث والنشور۔

باب غسل الميت وتكفينه

عن ام عطية قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن نغسل ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الاٰخرة كافورا او شيأ من كافور فاذا فرغتن فآذنني فلما فرغنا اٰذناه فالقى الينا حقوه فقال اشعرنها اياه وفي رواية اغسلنها وترا ثلاثا او خمسا او سبعا وابدأن بميامنها ومواضع الوضوء منها متفق عليه وفي رواية عبد الرزاق عن عائشة انها رأت امرأة يكدون رأسها بمشط فقالت علام تنصون ميتكم وروى امامنا ابو حنيفة عنها انها رأت ميتا يسرح رأسه فقالت على ما تنصون ميتكم وعن ابي سلمة انه قال سألت عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم فقلت لها في كم كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت في ثلاثة اثواب سحولية رواه مسلم وعن ابن عباس قال كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلثة اثواب نجرانية الحلة ثوبان وقيصه الذي مات فيه رواه ابو داود وسكت عنه وذلك دليل رضاه بصحته وفي سنده يزيد ابن ابي زياد وان مسلما قد اخرج له في المتابعات

لہ قوله علام تنصون ميتكم قال الشافعي يسرح شعرها ويجعل ثلاث ظفائر ويجعل خلف ظهرها وبه قال احمد واسحٰق قلنا ليس في الحديث الذي استدل به الشافعي واحمد

وفي الكافي روى له مسلم وابو داؤد والترمذي قاله في شرح الهداية وعن جابر قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم عبد الله بن ابي بعد ما ادخل حفرته فامر به فاخرج فوضعه على ركبتيه فنفث فيه من ريقه والبسه قميصه قال وكان كسا عباسا قميصا متفق عليه وعن سماك عن جابر بن سمرة قال كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلاثة اثواب قميص وازار ولفافة رواه ابن عدي في الكامل وعن ابراهيم النخعي ان النبي صلى الله عليه وسلم كفن في حلة يمانية وقميص رواه محمد في كتاب الآثار مرسلا وروى عبد الرزاق في مصنفه نحوه وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه رواه مسلم وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تغالوا في الكفن فانه يسلب سلبا سريعا رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا من ثيابكم البياض فانها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم ومن خير اكحالكم الاثمد فانه ينبت الشعر ويجلوا البصر رواه

اشارة من النبي صلى الله عليه وسلم الى ذلك وانما المذكور فيه الاخبار من ام عطية انها مشطت شعرها ثلاثة قرون وكونها فعلت ذلك بامر النبي صلى الله عليه وسلم احتمال والحكم لا يثبت به ولان ما ذكره زينة والميت مستغن عنها قاله في عمدة القاري وحديث عبد الرزاق واما مذهب ابي حنيفة الذي ذكر في هذا الكتاب يؤيد مذهبنا ۱۲۔

لے قوله والبسه قميصه وقال العلامة العيني في عمدة القاري فيه دلالة على الكفن في القميص وفيه جواز اخراج الميت من قبره لحاجة او لمصلحة ونفث الريق فيه قاله الكرماني وقال ابن وهب اذا سوى عليه التراب فات اخراجه وقاله يحيى بن يحيى وقال اشهب اذا اهيل عليه التراب فات اخراجه ويصلى عليه في قبره انتهى ۱۲۔

ابوداؤد والترمذی وروی ابن ماجۃ الیٰ موتاکم۔ وعن ابی سعید الخدری انہ لما حضرہ الموت دعا بثیاب جدد فلبسہا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیہا رواہ ابوداؤد وبوب علیہ ما یستحب من تطہیر ثیاب المیت عند الموت وعن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما احتضر ابوبکر رضی اللہ عنہ تمثلت بہذا البیت اعاذل ما یغنی الثراء عن الفتی ٭ اذا حشرجت یوما وضاق بہا الصدر فقال لہا یا بنیۃ لیس کذلک ولکن قولی وجاءت سکرۃ الموت بالحق ذٰلک ما کنت منہ تحید ثم انظروا ثوبیّ ہذین فاغسلوہما ثم کفنونی فیہما فان الحی احوج الی الجدید رواہ احمد فی کتاب الزہد وروی عبد الرزاق نحوہ وفی روایۃ البخاری ومسلم عن عبد اللہ بن عباس قال ان رجلا کان مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فوقصتہ ناقتہ وہو محرم فمات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اغسلوہ بماء وسدر[1] وکفنوہ فی ثوبیہ وفی روایۃ للدارقطنی عن ابن عباس عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المحرم یموت خمروہ ولا تشبہوہ بالیہود وفی روایۃ للمالک عن عائشۃ رضی اللہ عنہا اصنعوا بہ ما تصنعون بموتاکم وفی روایۃ لہ ان ابن عمر لما مات ابنہ واقد وہو محرم کفنہ وخمر[2] رأسہ ووجہہ وقال لولا انا محرمون لحنطناہ

---

[1] قولہ وسدر وفیہ غسلہ بالسدر وہذا یدل علی انہ خرج من الاحرام لانہ لا یجوز غسل المحرم بسدر من عمدۃ القاری ملخصا ۱۲۔

[2] قولہ وخمر رأسہ الخ قال طاوس یغیب رأس المحرم اذا مات وقال الحسن اذا مات المحرم فہو حلال ومن حدیث مجالد عن عامر اذا مات المحرم ذہب احرامہ ومن حدیث ابراہیم عن عائشۃ اذا مات المحرم ذہب احرام صاحبکم وقالہ عکرمۃ بسند جید وحکی ابن حزم انہ صح عن عائشۃ تحنیط المیت المحرم اذا مات وتطییبہ وتخمیر رأسہ وعن جابر

يا واقد وفي رواية ابن ماجة اذا مات ابن آدم انقطع عمله[1] الا من ثلث صدقة جارية او علم ينتفع به او ولد صالح يدعو له وعن عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الكفن الحلة[2] وخير الاضحية الكبش الاقرن رواه ابوداؤد ورواه الترمذي وابن ماجة عن ابي امامة وعن خباب بن الارت

عن ابي جعفر قال المحرم يغطي رأسه ولا يكشف قاله العلامة العيني في عمدة القاري ۱۲۔

[1] قوله انقطع عمله الخ وقال بعض الاعلام يشكل بالحديث الصحيح تجويز مشائخنا تخمير وجه الميت محرما ورأسه لحديث ليس في قوة هذا قاله في شرح النقاية وقال العلامة في هامشه هذا الاشكال مبني على عدم الفرق بين احكام الدنيا واحكام الآخرة وشتان ما بينهما فتدبر في قوله صلى الله عليه وسلم يظهر لك ان الاحرام له اثر قوي في ستر الرأس فلذا رتب ستر الرأس عليه وقال فانه يبعث الخ واحكام الدنيا تنقطع عن الاموات فيغطى رأس المحرم اذا مات لانقطاع عمله واما هذا المحرم فعدم تغطية الرأس من خصوصياته الا ترى انه عليه الصلوة والسلام قال فانه يبعث الخ ولو كان كما ذهب اليه من يخالفنا لكان نسق الكلام فان المحرمين يبعثون او كل محرم يبعث ولو رتب على وصف الاحرام لعرفنا انه عدم تغطية الرأس اثر الاحرام بعد الموت ايضا فان قلت ان الضمير في فانه يبعث راجع الى المحرم قلت كلا بل الى ذات المحرم فان الضمائر ترجع الى الذوات بخلاف اسماء الاشارات فانها تلاحظ فيه المشار اليه مع صفته فحاصل الكلام ان عدم تغطية الرأس اثر الاحرام كما هو ظاهر من قوله عليه الصلوة والسلام واما المحرمون بعد الموت فلان يغطى رؤسهم لانقطاع اعمالهم في حق احكام الدنيا ۱۲

[2] قوله الحلة الحلة ازار ورداء من برود اليمن ولا يطلق الا على الثوبين والمقصود والله اعلم انه لا ينبغي الاقتصار على الثوب الواحد والثوبان خير منه وان اريد السنة

قال ھاجرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتغی وجہ اللہ تعالیٰ فوقع اجرنا
علی اللہ فمنا من مضی لم یأکل من اجرہ شیئاً منھم مصعب بن عمیر قتل یوم احد
فلم یوجد لہ ما یکفن فیہ الا نمرۃ فکنا اذا غطینا رأسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا
رجلیہ خرج رأسہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بھا رأسہ واجعلوا علی
رجلیہ من الاذخر ومنا من اینعت لہ ثمرتہ فھو یھدبھا متفق علیہ وعن
سعد بن ابراھیم عن ابیہ ان عبد الرحمن بن عوف اتی بطعام وکان صائما فقال

والکمال فثلث علی ما علیہ الجمھور قالہ فی حاشیۃ ابی داؤد ۱۲ -
لہ قولہ غطوا بھا رأسہ الخ ھذا دلیل علی ان کفن الضرورۃ ثوب واحد وعلی ان ستر
جمیع المیت واجب قالہ فی المرقات وفی الدر المختار وکفن الضرورۃ لھما ما یوجد واقلہ
ما یعم البدن وعند الشافعی ما یستر العورۃ کالحی وقال فی رد المحتار ان ما لا یستر البدن
لا یکفی عند الضرورۃ ایضا بل یجب ستر باقیہ بنحو حشیش کالاذخر ولذا قال
الزیلعی بعد سوقہ حدیث مصعب وھذا دلیل علی ان ستر العورۃ وحدھا لا یکفی
خلافا للشافعی وقال فی شرح المنیۃ ولا یجوز الجمع بین اثنین فی کفن واحد عندنا
خلافا للشافعیۃ والحنابلۃ حیث جوزوہ عند الضرورۃ لما روی انس قلنا معناہ
انہ کان یقسم الواحد بین الجماعۃ فیکفن کل واحد ببعضہ للضرورۃ وان لم یستر
الا بعض بدنہ ولیس المراد ان یلاصق بدناھما لان فیہ مباشرۃ عورۃ احدھما للآخر
ولا یجوز ان یدفن اثنان او اکثر فی قبر واحد الا عند الضرورۃ وحینئذ یجعل بینھما حاجز
من التراب انتھی وفی عمدۃ القاری عن العلامۃ ابن تیمیۃ معنی الحدیث انہ کان یقسم الثوب
الواحد بین الجماعۃ فیکفن کل واحد ببعضہ للضرورۃ وان لم یستر الا بعض بدنہ یدل علیہ تمام
الحدیث انہ کان یسأل عن اکثرھم قرآنا فیقدمہ فی اللحد فلو انھم فی ثوب واحد جملۃ لیسأل

قتل مصعب بن عمیر وھو خیر منی کفن فی بردۃ ان غطی رأسہ بدت رجلاہ وان غطی رجلاہ بدا رأسہ واراہ قال وقتل حمزۃ وھو خیر منی ثم بسط لنا من الدنیا مابسط اوقال اعطینا من الدنیا ما اعطینا ولقد خشینا ان تکون حسناتنا عجلت لنا ثم جعل یبکی حتی ترك الطعام رواہ البخاری وعن ابن عباس قال امر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بقتلی احد ان ینزع عنہم الحدید والجلود وان یدفنوا بدمائہم وثیابہم رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وفی روایۃ للبخاری ولم یغسلھم ۔

باب المشی بالجنازۃ والصلوٰۃ علیہا

وقول اللّٰہ عزوجل ولا تصل علی احد منہم مات ابدا عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اسرعوا بالجنازۃ فان تک صالحۃ فخیر تقدمونہا الیہ وان تك سوی ذٰلك فشر تضعونہ عن رقابکم متفق علیہ وعن ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا وضعت الجنازۃ فاحتملہا الرجال علی اعناقہم فان کانت صالحۃ قالت قدمونی وان کانت غیر صالحۃ قالت لاھلہا یا ویلہا این تذھبون بہا یسمع صوتہا کل شئی الا الانسان ولو سمع الانسان لصعق رواہ البخاری وعن علی قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم امرنا بالقیام فی جنازۃ ثم جلس بعد ذٰلك وامرنا بالجلوس رواہ احمد

عن افضلہم قبل ذٰلك کیلا یؤدی الی نقض التکفین واعادتہ ۱۲

والطحاوی وفی روایة مالك وابی داؤد قام فی الجنازة ثم قعد بعد وفی روایة محمد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یقوم فی الجنازة ثم جلس بعد قال محمد وبهٰذا نأخذ لا نری القیام للجنازة کان هٰذا شیأً فترك وهو قول ابی حنیفة رحمة الله علیه وعن محمد بن سیرین قال ان جنازة مرت بالحسن بن علی وابن عباس فقام الحسن ولم یقم ابن عباس فقال الحسن الیس قد قام رسول الله صلی الله علیه وسلم لجنازة یهودی قال نعم ثم جلس رواه النسائی وعن ابن سخبرة قال کنا قعودا مع علی بن ابی طالب ننتظر جنازة فمر بجنازة اخری فقمنا فقال ما هٰذا القیام فقلت ما تأتونا به یا اصحاب محمد صلی الله علیه وسلم قال ابوموسی قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا رأیتم جنازة مسلم او یهودی او نصرانی فقوموا فانکم لستم لها تقومون انما تقومون لمن معها من الملائکة فقال علی انما صنع ذٰلك رسول الله صلی الله علیه وسلم مرة واحدة کان یتشبه باهل الکتاب فی الشئ فاذا نهی عنه ترکه رواه الطحاوی وعن ابن ابی سعید الخدری عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اتبعتم الجنازة فلا تجلسوا حتی توضع رواه ابوداؤد وفی روایة له حتی توضع بالارض وروی الترمذی وابوداؤد وابن ماجة عن عبادة بن الصامت قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا تبع جنازة لم یقعد حتی توضع فی اللحد فعرض له حبر من الیهود فقال انا هکذا نصنع یا محمد قال فجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال خالفوهم[1] وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اتبع

---

[1] قوله خالفوهم لذلك قال فی شرح النقایة وکره الجلوس قبل وضعها ای

جنازۃ مسلم ایمانا واحتسابا وکان معہ حتی یصلی علیہا ویفرغ من دفنہا فانہ یرجع من الاجر بقیراطین کل قیراط مثل احد ومن صلی علیہا ثم رجع قبل ان تدفن فانہ یرجع بقیراط متفق علیہ وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی الیوم الذی مات فیہ وخرج بہم الی المصلی[1] فصف[2] بہم

عن اعناق الرجال موافقۃ لہم واستعدادا لاعانتہم فاذا وضعت علی الارض فلا باس بالجلوس ۱۲

[1] قولہ المصلی وفیہ حجۃ للحنفیۃ والمالکیۃ فی منع الصلاۃ علی المیت فی المسجد لانہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج بہم الی المصلی فصف بہم وصلی علیہ ولو ساغ ان یصلی علیہ فی المسجد لما خرج بہم الی المصلی قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲

[2] قولہ فصف بہم الخ ذہب الشافعی الی جواز الصلوٰۃ علی الغائب وعند ابی حنیفۃ لاتجوز ولاتصح واما صلوٰتہ علیہ الصلوٰۃ والسلام علی النجاشی لانہ رفع سریرہ لہ حتی راٰہ بحضرتہ فتکون صلوٰۃ من خلفہ علی میت یراہ الامام وبحضرہ دون المأمومین وھذا غیر مانع من الاقتداء وذکر الحافظ ابن حجر العسقلانی ناقلا عن اسباب النزول للواحدی بغیر اسناد عن ابن عباس قال کشف للنبی صلی اللہ علیہ وسلم عن سریر النجاشی حتی راٰہ وصلی علیہ وفی مغازی الواقدی لما التقی الناس بموتۃ جلس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وکشف لہ ما بینہ وبین الشام فھو ینظر الی معترکہم فقال علیہ السلام اخذ الرایۃ زید بن حارثۃ فمضی حتی استشہد وصلی علیہ ودعالہ وقال استغفروا لہ دخل الجنۃ وھو یسعی ثم اخذ الرایۃ جعفر بن ابی طالب فمضی حتی استشہد فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ودعالہ وقال استغفروا لہ دخل الجنۃ فھو یطیر فیہا بجناحین حیث شاء ویدل علی ذلک انہ توفی خلق کثیر من اصحابہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعزہم علیہ القراء

وکبّر[1] اربع تکبیرات متفق علیہ **وروی** ابن حبان فی صحیحہ عن عمران بن الحصین ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اخاکم النجاشی توفی فقوموا صلوا علیہ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وصفوا خلفہ فکبر اربعا وھم لا یظنون الا ان جنازتہ بین یدیہ **وفی** روایۃ ابی عوانۃ فصلینا خلفہ ونحن لانری الا ان الجنازۃ قدامنا **وروی** الطبرانی فی معجمہ الاوسط عن ابی امامۃ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بتبوک فنزل جبریل علیہ السلام فقال یا رسول اللہ ان معاویۃ بن معاویۃ المزنی مات بالمدینۃ اتحب ان تطوی لک الارض فتصلی علیہ قال نعم فضرب بجناحہ علی الارض ورفع لہ سریرہ فصلی علیہ وخلفہ صفان من الملائکۃ فی کل صف سبعون الف ملک ثم رجع فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لجبریل علیہ السلام بما ادرک ھذا قال بحبہ سورۃ قل ھو اللہ احد وقراءتہ ایاھا جائیا وذاھبا وقائما وقاعدا وعلی کل حال **وعن** سلمان المؤذن قال توفی ابو شریحۃ فصلی علیہ زید بن ارقم فکبر علیہ اربعا فقلنا ماھذا فقال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل رواہ الطحاوی **وعن** ابراھیم النخعی ان الناس کانوا یصلون علی الجنائز خمسا وستا واربعا حتی قبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم کبروا کذلک فی ولایۃ ابی بکر الصدیق ثم ولی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ ففعلوا ذلک فقال

ولم ینقل عنہ انہ صلی علیہم مع حرصہ علی ذلک حتی قال لایموتن احد منکم الا اذنتمونی بہ فان صلاتی علیہ رحمۃ لہ ھذا حاصل ما فی المرقات والدر المختار ورد المحتار وشرح المنیۃ وفتح القدیر ۱۲

[1] قولہ وکبر اربع تکبیرات یدل علی ان تکبیرات الجنازۃ اربع کذا فی عمدۃ القاری ۱۲

لهم عمر انكم معشر اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم متى تختلفون تختلف الناس بعدكم والناس حديث عهد بالجاهلية فاجمعوا على شئ يجمع عليه من بعدكم فاجمع رأى اصحاب محمد صلى الله عليه وسلم ان ينظروا آخر جنازة كبر عليها النبي صلى الله عليه وسلم حتى قبض فيأخذون به ويرفضون ما سواه فنظروا فوجدوا آخر جنازة كبر عليها رسول الله صلى الله عليه وسلم اربعا رواه محمد وروى احمد والطحاوى نحوه وعن ابن عباس قال آخر ما كبر النبي صلى الله عليه وسلم على الجنائز اربع تكبيرات وكبر عمر على ابى بكر اربعا وكبر ابن عمر على عمر اربعا وكبر الحسن بن على على علىّ اربعا وكبر الحسين بن على على الحسن اربعا وكبرت الملائكة على آدم اربعا رواه الحاكم في المستدرك والبيهقى فى سننه والطبرانى وعن نافع ان عبد الله بن عمر كان لا يقرأ[1] فى الصلوٰة على الجنازة رواه مالك

---

[1] قوله كان لا يقرأ فى الصلوٰة على الجنازة وقال فى تابع الآثار وما روى من القراءة محمول على ما كان بنية الدعاء وقال فى الدر المختار وعين الشافعى الفاتحة فى الاولى وعندنا تجوز بنية الدعاء وتكره بنية القراءة لعدم ثبوتها فيها عنه عليه السلام قال ابن الملك بحديث الترمذى قرأ على الجنازة بفاتحة الكتاب قال الشافعى قلت مع عدم تعيين دلالته على ان القراءة كانت على الميت او فى الصلوٰة عليه او بعد اى تكبيرة من تكبيراتها والحديث لا يصح الاستدلال به وقال فى رد المحتار والظاهر ان الفاتحة بنية الدعاء تقوم مقام الثناء على ظاهر الرواية من انه يسن بعد الاولى التحميد وتكره بنية القراءة قال فى البحر عن التجنيس والمحيط لا يجوز لانها محل الدعاء دون القراءة اهـ ومثله فى الولوالجية والتاترخانية وظاهره ان الكراهة تحريمية وقول القنية لو قرأ فيها الفاتحة جاز اى لو قرأها

(رواہ) وی عن ابن مسعود انہ قال لم یوقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شیئاً من القرآن فی صلوٰۃ الجنازۃ وقال ابن بطال وممن کان لا یقرأ فی الصلوٰۃ علی الجنازۃ وینکر عمر بن الخطاب وعلی بن ابی طالب وابن عمر وابو ھریرۃ ومن التابعین عطاء وطاؤس وسعید بن المسیب وابن سیرین وسعید بن جبیر والشعبی والحکم وقال ابن المنذر وبہ قال مجاھد وحماد والثوری وقال مالک قراءۃ الفاتحۃ لیست معمولا بھا فی بلدنا فی صلاۃ الجنازۃ قالہ فی عمدۃ القاری وقال فی شرح النقایۃ

وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلیتم[1] علی المیت فاخلصوا لہ الدعاء رواہ ابوداؤد وابن ماجۃ وعنہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا صلی علی الجنازۃ قال اللھم[2] اغفر لحینا ومیتنا

بنیۃ الدعاء لیوافق ما ذکرہ غیرہ او اراد بالجواز الصحۃ علی ان کلام القنیۃ لا یعمل بہ اذا عارضہ غیرہ فقول الشرنبلالی فی رسالتہ انہ نص علی جواز قراءتھا فیہ نظر ظاھر لما علمتہ وقولہ وقول ملا علی القاری ایضا یستحب قراءتھا بنیۃ الدعاء خروجا من خلاف الامام الشافعی فیہ نظر ایضا لانھا لا تتم عندہ الا بنیۃ القرآن ولیس لہ ان یقرأھا بنیۃ القراءۃ ویرتکب مکروہ مذھبہ لیراعی مذھب غیرہ کما مر تقریرہ اول الکتاب ۱۲

[1] قولہ اذا صلیتم الخ ای لا تجب ولا تسن عندنا قراءۃ القرآن فیھا ای بنیۃ القرآن فلو قرأ الفاتحۃ بنیۃ الثناء جاز کذا فی الاشباہ والاصل فیہ ھذا الحدیث کذا فی عمدۃ الرعایۃ ۱۲

[2] قولہ اللھم اغفر الخ وفی فتح القدیر ویدعو فی الثالثۃ للمیت ولنفسہ ولابویہ وللمسلمین ولا توقیت فی الدعاء سوی انہ بامور الآخرۃ وان دعا بالمأثور فما احسنہ وابلغہ انتھی ۱۲۔

وشاهدنا وغائبنا وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا اللهم من احييته منا فاحيه على الاسلام ومن توفيته منا فتوفه على الايمان اللهم لا تحرمنا اجره ولا تفتنا بعده رواه احمد وابوداؤد والترمذي وابن ماجة ورواه النسائي عن ابراهيم الاشهلي عن ابيه وانتهت روايته عند قوله وانثانا وفي رواية ابي داؤد فاحيه على الايمان وتوفه على الاسلام وفي آخره ولا تضلنا بعده وعن عوف بن مالك قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة فحفظت من دعائه وهو يقول اللهم اغفر له وارحمه وعافه واعف عنه واكرم نزله ووسع مدخله واغسله بالماء والثلج والبرد ونقه من الخطايا كما نقيت الثوب الابيض من الدنس وابدله دارا خيرا من داره واهلا خيرا من اهله وزوجا خيرا من زوجه وادخله الجنة واعذه من عذاب القبر ومن عذاب النار وفي رواية وقه فتنة القبر وعذاب النار قال حتى تمنيت ان اكون انا ذلك الميت رواه مسلم وعن واثلة بن الاسقع قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل من المسلمين فسمعته يقول اللهم ان فلان بن فلان في ذمتك وحبل جوارك فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحق اللهم اغفر له وارحمه انك انت الغفور الرحيم رواه ابوداؤد وابن ماجة وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم في الصلوٰة على الجنازة اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هديتها الى الاسلام وانت قبضت روحها وانت اعلم بسرها وعلانيتها جئنا شفعاء فاغفر له رواه ابوداؤد وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلّى على جنازة في المسجد فلا

له قوله من صلى على جنازة الخ وقال الطحاوى ان الروايات لما اختلفت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

شئی له رواه ابوداوٗد واحمد والطحاوی وقال فی البنایة وسکت ابوداوٗد عنه فهذا
دلیل رضاه به وانه صحیح عنده انتهی وحقق ابن القیم فی زاد المعاد وغیره ان
سنده حسن یحتج به ویؤیده ان النبی صلی الله علیه وسلم لم یکن من عادته
الصلوٰة علی الجنازة فی مسجده مع شرفه بل کان یخرج الی المصلی قاله فی عمدة
الرعایة وقال محمد فی موطأه لا یصلی علی جنازة فی المسجد وکذلك بلغنا عن
ابی هریرة وموضع الجنازة بالمدینة خارج من المسجد وهو الموضع الذی کان
النبی صلی الله علیه وسلم یصلی علی الجنازة فیه وعنه قال قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم من صلی علی جنازة فی المسجد فلیس له شئی رواه ابن ماجة

فی هذا الباب فاحتجنا الی کشف ذلك لنعلم المتأخر منها فنجعله ناسخا لما تقدم فحدیث
عائشة رضی الله عنها اخبار عن فعل رسول الله صلی الله علیه وسلم فی حال الاباحة
التی لم یتقدمها نهی وحدیث ابی هریرة اخبار عن نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم
الذی قد تقدمته الاباحة فصار حدیث ابی هریرة ناسخا لحدیث عائشة وانکار
الصحابة علیها مما یؤید ذلك قاله العلامة العینی فی شرح الهدایة ملخصا وفی البنایة
ولنا ما روی ابو هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من صلی علی جنازة فی المسجد
فلا اجر له وحدیث عائشة مشترك الالزام لان الناس فی زمانها المهاجرون والانصار
قد عابوا علیها فدل علی ان کراهة ذلك کانت معروفة فیما بینهم وتأویل صلاته
صلی الله علیه وسلم علی جنازة سهیل فی المسجد انه کان معتکفا فی ذلك الوقت فلم یمکنه
الخروج فامر بالجنازة فوضعت خارج المسجد انتهی وقال فی فتح القدیر ومما یقطع بعدم
مسنونیته انکارهم وتخصیصها رضی الله عنها فی الروایة ابنی بیضاء اذ لو کان سنة فی
کل میت ذلك کان هذا مستقرا عندهم لا ینکرونه لانهم کانوا حینئذ یتوارثونه

واسناده حسن وفي رواية الطيالسي وابن ابي شيبة فلا صلاة له۔ وعن ابي غالب قال صليت خلف انس على جنازة فقام حيال صدره رواه احمد فيه ابوغالب قال في فتح القدير ابوغالب الباهلي الخياط البصري قال ابن معين صالح وابوحاتم شيخ وذكره ابن حبان في الثقات وعن ابراهيم قال يقوم الرجل الذي يصلي على الجنازة عند صدرها رواه الطحاوي وعن ابي هريرة ان امرأة سوداء كانت تقم المسجد اوشاب ففقدها رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأل عنها او عنه فقالوا مات قال افلا كنتم اذنتموني قال فكأنهم صغروا امرها او امره فقال دلوني على قبره فدلوه فصلى عليها ثم قال ان هذه القبور مملوءة ظلمة على اهلها وان الله

ولقالت كان صلى الله عليه وسلم يصلي على الجنائز في المسجد ۱۲۔

له قوله حيال صدره وما روي من القيام عند رأس الرجل اوعند عجيزة المرأة اوفي الوسط فاما اتفاق اوكان لمصلحة وايضا الوسط يحتمل الصدر ومن المصلحة عدم النعوش اذذاك كما نقله صاحب الفتح عن ابي داؤد قاله في تابع الآثار ۱۲۔

له قوله فصلى عليها فهذا يفيد ان للسلطان الاعادة ولولم يكن حاضرا على ما يفهم من رد المحتار وقال في فتح القدير واما ماروي انه عليه الصلوٰة والسلام صلى على قبر بعد ما صلي عليه اهله فلانه عليه السلام كان له حق التقدم في الصلوٰة انتهى وقال محمد في موطأه ولا ينبغي ان يصلي على جنازة قد صلي عليها وليس النبي صلى الله عليه وسلم في هذا كغيره الا يرى انه صلى على النجاشي بالمدينة وقد مات بالحبشة فصلوٰة رسول الله صلى الله عليه وسلم بركة وطهور فليست كغيرها من الصلوات وهو قول ابي حنيفة انتهى وقال في التعليق الممجد حاصله انه من خصوصيات النبي صلى الله عليه وسلم لان صلاته على امة بركة وطهور كما يفيده ما ورد في صحيح مسلم وابن حبان

ينورها لهم بصلاتي عليهم متفق عليه ولفظه لمسلم وروى ابن حبان نحوه وقال في التعليق المجد ان الصلوٰة على الجنازة بعد ما صلى عليه من خصوصيات النبي صلى الله عليه وسلم لان صلاته على امته بركة وطهور كما يفيده ما ورد في هذا الحديث وعن كريب مولى بن عباس عن عبد الله بن عباس انه مات له ابن بقديد او بعسفان فقال يا كريب انظر ما اجتمع له من الناس قال فخرجت فاذا ناس قد اجتمعوا له فاخبرته فقال تقول هم اربعون قال نعم قال اخرجوه فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من رجل مسلم يموت فيقوم على جنازته اربعون رجلا لا يشركون بالله شيئا الا شفعهم الله فيه رواه مسلم وعن عائشة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما من ميت تصلي عليه امة من المسلمين يبلغون مائة كلهم يشفعون له الا شفعوا فيه رواه مسلم وعن مالك بن هبيرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يموت فيصلي عليه ثلاثة صفوف من المسلمين الا اوجب فكان مالك اذا استقل اهل الجنازة جزأهم ثلاثة صفوف لهذا الحديث رواه ابوداؤد وفي رواية الترمذي قال كان مالك ابن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقال الناس عليها جزأهم ثلاثة اجزاء ثم قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى عليه ثلاثة صفوف اوجب وروى ابن ماجة نحوه وعن انس قال مروا بجنازة فاثنوا عليها خيرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم وجبت ثم مروا باخرى فاثنوا

نصلي على القبر ثم قال ان هذه القبور مملوة ظلمة على اهلها وان الله ينورها لهم بصلاتي عليهم وفي حديث زيد فان صلوٰتي عليه رحمة وهذا لا يتحقق في غيره كما انه صلى على النجاشي مع انه قد صلى عليه في بلده ومع غيبوبة الجنازة ۱۲-

عليها شرا فقال وجبت فقال عمر ما وجبت فقال هذا اثنيتم عليه خيرا فوجبت له الجنة وهذا اثنيتم عليه شرا فوجبت له النار انتم شهداء الله في الارض متفق عليه وفي رواية المؤمنون شهداء الله في الارض وروى الحاكم نحوه وفيه فقال نعم يا ابا بكر ان لله ملائكة تنطق على لسان بني آدم بما في المرأ من الخير والشر وقال الحاكم هذا حديث صحيح على شرط مسلم وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما مسلم شهد له اربعة بخير ادخله الله الجنة قلنا وثلاثة قال وثلاثة قلنا واثنان قال واثنان ثم لم نسأله عن الواحد رواه البخاري وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الاموات فانهم قد افضوا الى ما قدموا رواه البخاري وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا محاسن موتاكم وكفوا عن مساويهم رواه ابوداؤد والترمذي وعن عقبة بن عامر الجهني ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى احد صلوته على الميت ذكره الحاكم في المستدرك وقال قد اتفقا جميعا على اخراجه وعن عطاء بن ابي رباح ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على قتلى احد رواه ابوداؤد في المراسيل[1] وفي الباب عن جابر رواه الحاكم وقال صحيح الاسناد وعن ابن مسعود رواه احمد وعن ابن عباس رواه الدارقطني وعن جابر قال فقد رسول الله صلى الله عليه وسلم حمزة حين فاء الناس من القتال فقال رجل رأيته عند تلك الشجرة فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم نحوه فلما رآه ورأى ما مثل به شهق وبكى فقام رجل من الانصار فرمى عليه بثوب ثم جئ بحمزة فصلى عليه

---

[1] قوله في المراسيل وقال في فتح القدير ونمنع اصل المخالف في تضعيف المراسيل ولو سلم فعنده اذا اعتضد يرفع معناه ۱۲۔

ثم بالشهداء فيوضعون الى جانب حمزة فيصلى عليهم ثم يرفعون ويترك حمزة حتى صلى على الشهداء كلهم وقال صلى الله عليه وسلم حمزة سيد الشهداء عند الله يوم القيامة رواه الحاكم[1] وعن ابن عباس قال اتى بهم رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد فجعل يصلى على عشرة عشرة وحمزة هو كما هو يرفعون وهو كما هو موضوع[2] رواه ابن ماجة وروى الطحاوى نحوه وعن شداد بن الهاد ان رجلا من الاعراب جاء الى النبى صلى الله عليه وسلم فآمن به واتبعه ثم قال اهاجر معك فاوصى به النبى صلى الله عليه وسلم بعض اصحابه فلما كانت غزوة غنم النبى صلى الله عليه وسلم سبيا فقسم وقسم له فاعطى اصحابه ما قسم له وكان يرعى ظهرهم فلما جاء دفعوه اليه فقال ما هذا قالوا قسم قسمه لك النبى صلى الله عليه وسلم فاخذه فجاء به الى النبى صلى الله عليه وسلم فقال ما هذا قال قسمته لك قال ما على هذا اتبعتك ولكنى اتبعت على ان ارمى الى ههنا واشار الى حلقه بسهم فاموت فادخل الجنة

---

[1] قوله رواه الحاكم الخ وقال صحيح الاسناد ولم يخرجاه الا ان فى سنده مفضل بن صدقة ابو حماد الحنفى وهو وان ضعفه يحيى والنسائى فقد قال الاهوازى كان عطاء بن مسلم يوثقه وكان احمد بن محمد بن شعيب يثنى عليه ثناء تاما وقال ابن عدى ما ارى به بأسا فلا يقصر الحديث عن درجة الحسن وهو حجة استقلالا فلا اقل من صلاحيته عاضدا لغيره قاله فى فتح القدير[2] قوله موضوع فان قلت روى ان النبى صلى الله عليه وسلم صلى على حمزة سبعين مرة وكان الفرض قد تأدى بالاولى قلت اجيب عنه انه كان موضوعا بين يديه فيوتى بعشرة عشرة من الذين استشهدوا وكان عليه السلام يصلى عليهم صلاة فظن الراوى انه عليه السلام صلى على حمزة فى كل مرة فقال صلى على حمزة سبعين مرة مثله قال العلامة العينى فى شرح الهداية

فقال ان تصدق اللہ یصدقک فلبثوا قلیلاً ثم نهضوا فی قتال العدو فأتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یحمل قد اصابہ سهم حیث اشار فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اهو هو قالوا نعم قال صدق اللہ فصدقہ ثم کفنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی جبۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم قدمہ فصلی علیہ فکان مما ظهر من صلاتہ اللهم هذا عبدک خرج مهاجرا فی سبیلک فقتل شهیدا انا شهید علی ذلک رواہ النسائی والطحاوی واسنادہ صحیح وعن سعید بن عبد اللہ قال سمعت مکحولاً یسأل عبادۃ بن اوفی النمیری عن الشهداء یصلی علیهم فقال عبادۃ[1] نعم رواہ الطحاوی وعن طاؤس قال ما مشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی مات الا خلف الجنازۃ رواہ عبد الرزاق واسنادہ مرسل صحیح وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجنازۃ متبوعۃ ولا تتبع لیس معها من تقدمها رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ قال الترمذی وابو ماجد الراوی رجل مجهول وقال علی القاری جهل الراوی المتأخر لا یضر المجتهد حیث ثبت الحدیث عندہ وقال بہ وعن عبد الرحمن بن ابزی قال کنت امشی فی جنازۃ فیها ابوبکر وعمر وعلی فکان ابوبکر وعمر یمشیان امامها وعلی یمشی خلفها یدی فی یدہ فقال علی اما ان فضل الرجل یمشی خلف الجنازۃ علی الذی یمشی امامها کفضل صلوٰۃ الجماعۃ علی صلوٰۃ

---

[1] قولہ فقال عبادۃ وقال الطحاوی فهذا عبادۃ بن اوفی یقول هذا ومغازی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما کان جلها هناک بنحو الشام فلم یکن یخفی علی اهلہ ما کانوا یصنعون بشهدائهم من الغسل والصلوٰۃ وغیر ذلک ۱۲۔

الفذ وانہما[1] لیعلمان من ذٰلك مثل الذی اعلم ولکنہما سہلان یسہلان علی الناس رواہ الطحاوی وعبد الرزاق وابن ابی شیبۃ واسنادہ صحیح قالہ فی اٰثار السنن وذکر ابن حجر فی الفتح اسنادہ حسن وھو موقوف فی حکم المرفوع وعن عبد اللّٰہ ابن عمرو بن العاص ان اباہ قال لہ کن خلف الجنازۃ فان مقدمہا للملائکۃ وخلفہا لبنی اٰدم رواہ ابوبکر بن ابی شیبۃ واسنادہ حسن وعن نافع قال خرج عبد اللّٰہ بن عمر وانا معہ علی جنازۃ فرآی معہا نساء فوقف ثم قال ردھن فانہن فتنۃ الحی والمیت ثم مضی فمشی خلفہا فقلت یا ابا عبد الرحمٰن کیف المشی فی الجنازۃ امامہا ام خلفہا فقال اما ترانی امشی خلفہا رواہ الطحاوی وعن ابراھیم قال کان الاسود[2] اذا کان معہا نساء اخذ بیدی فتقدمنا نمشی امامہا فاذا لم یکن معہا نساء مشینا خلفہا رواہ الطحاوی وعنہ قال کانوا[3] یکرھون السیر امام الجنازۃ رواہ الطحاوی وفی روایۃ لابی داؤد عن

---

[1] قولہ انہما لیعلمان الخ قال الطحاوی ففی ھذا الحدیث تفضیل علی رضی اللّٰہ عنہ المشی خلف الجنازۃ علی المشی امامہا وقولہ ان ابابکر وعمر یعلمان مثل ما اعلم وانہما انما یترکان ذٰلك التسہیل علی الناس لالان ذٰلك افضل من غیرہ وھذا مما لا یقال بالرأی انما یقال ویعلم بما قد وقفہم علیہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم وعلمہم ایاہ من ذٰلك ۱۲

[2] قولہ کان الاسود الخ وقال الطحاوی فھذا الاسود بن یزید علی طول صحبتہ لعبد اللّٰہ بن مسعود وعلی صحبۃ لعمر قد کان قصدہ فی المشی مع الجنازۃ الی المشی خلفہا الا ان یعرض لہ عارض فیمشی امامہا لذٰلك العارض لالان ذٰلك افضل عندہ من غیرہ فکذٰلك عمر ما رویناہ عنہ فیما نعلہ فی جنازۃ زینب ھو علی ھذا المعنی عندنا واللّٰہ اعلم ۱۲۔

[3] قولہ کانوا یکرھون الخ وقال الطحاوی فھذا ابراھیم یقول ھذا واذا قال کانوا

المغيرة بن شعبة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال الراكب يسير خلف الجنازة
وعن ثوبان قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال
الا تستحيون ان ملائكة الله على اقدامهم وانتم على ظهور الدواب رواه الترمذي
وابن ماجة وروى ابوداؤد نحوه قال الترمذي وقد روي عن ثوبان موقوفا
وعن جابر بن سمرة قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بفرس معرور فركبه حين
انصرف من جنازة ابن الدحداح ونحن نمشي حوله رواه مسلم وعن جابر ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال الطفل لا يصلى عليه ولا يرث ولا يورث حتى يستهل
رواه الترمذي والنسائي وابن ماجة الا انه لم يذكر ولا يورث وصححه ابن حبان
والحاكم وقال انه على شرط الشيخين وروى الحاكم نحوه وقال شيخنا ابن الهمام اسناده
صحيح وعن ابي عبيدة قال قال عبد الله بن مسعود من اتبع جنازة فليحمل
بجوانب السرير كلها فانه من السنة ثم ان شاء فليتطوع وان شاء فليدع رواه
ابن ماجة واسناده مرسل جيد وروى البيهقي والطيالسي عنه وابن ابي شيبة
عن ابي الدرداء نحوه وفي رواية عبد الرزاق عن ابي هريرة رضي الله عنه قال م

فانما يعني بذلك اصحاب عبد الله فقد كانوا يكرهون هذا ثم يفعلونه للعذر لان ذلك
هو افضل من مخالطة النساء اذا قربن من الجنازة فاما اذا بعدن منها او لم يكن معها نساء
فان المشي خلفها افضل من المشي امامها وعن يمينها وعن شمالها وهذا قول ابي حنيفة
وابي يوسف ومحمد بن الحسن رحمهم الله تعالى ١٢
له قوله بجوانب السرير كلها لما روي انه عليه الصلوة والسلام حمل جنازة سعد بن معاذ
بين العمودين ضعيف الاسناد قال النووي ليس في حملها بين العمودين نص ثابت عن
رسول الله صلى الله عليه وسلم قاله في شرح المنية ١٢ -

حمل الجنازة بجوانبها الاربع فقد قضى الذى عليه وعن ابى الدرداء قال من تمام اجر الجنازة ان تشيعها من اهلها وان تحمل باركانها الاربعة وان تحثو فى القبر رواه ابن ابى شيبة فى مصنفه واسناده مرسل قوىٌّ وعن على الازدى قال رأيت ابن عمر فى جنازة فحمل بجوانب السرير الاربع رواه ابن ابى شيبة وعبد الرزاق۔ وعن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حمل جوانب السرير الاربع كفر الله عنه اربعين كبيرة رواه الطبرانى فى الاوسط وعن منصور بن المعتمر قال من السنة حمل الجنازة بجوانب السرير الاربع رواه محمد۔ وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اولاد المؤمنين فى جبل[1] فى الجنة يكفلهم ابراهيم وسارة حتى يردهم الى آبائهم يوم القيامة رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح على شرط الشيخين ولم يخرجاه وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان ذرارى المؤمنين فى الجنة يكفلهم ابراهيم عليه السلام رواه الحاكم فى المستدرك وقال هذا حديث صحيح الاسناد ولم يخرجاه وروى البيهقى من حديث ابى هريرة انه اذا كان الميت طفلا استحب ان يقول المصلى اللهم اجعله لنا سلفا وفرطا واجرا وعن البخارى تعليقا ويقول اللهم اجعله لنا سلفا وفرطا وذخرا واجرا وعن ابى مسعود الانصارى قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يقوم الامام فوق شيئ[2] والناس خلفه يعنى سفل منه رواه الدارقطنى فى المجتبى فى كتاب الجنائز۔

---

[1] قوله فى جبل فى الجنة وقال فى الدر المختار والاصح ان الانبياء لايسألون والاطفال المؤمنين ۱۲
[2] قوله فوق شيئ قال ابن الهمام ولا تجوز الصلاة والميت على دابة او ايدى الناس لانه كالامام واختلاف المكان مانع من الاقتداء وقال فى موضع آخر وشرط صحتها اسلام الميت وطهارته

باب دفن الميت

وقول الله عز وجل فاقبره عن عامر بن سعد بن ابی وقاص ان سعد ابن ابی وقاص قال فی مرضه الذی هلك فيه الحدوا لی لحدا وانصبوا على اللبن نصبا كما صنع برسول الله صلى الله عليه وسلم رواه مسلم وعن عروة بن الزبير قال كان بالمدينة رجلان احدهما يلحد والآخر لا يلحد فقالوا ايهما جاء اولا عمل عمله فجاء الذی يلحد فلحد لرسول الله صلى الله عليه وسلم رواه فی شرح السنة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللحد لنا والشق لغيرنا رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجة ورواه احمد عن جرير ابن عبد الله وقال الترمذی وقد روی عن ابن عباس انه كره[له] ان يلقی تحت الميت فی القبر شیئ۔ وعن سفيان التمار انه رأى قبر النبی صلى الله عليه وسلم مسنما رواه البخاری وعنه دخلت البيت الذی فيه قبر النبی صلى الله عليه وسلم فرأيت قبر النبی صلى الله عليه وسلم وقبر ابی بكر وعمر مسنمة رواه ابن ابی شيبة فی مصنفه وعن جابر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يجصص القبر

ووضعه امام المصلی فلهذا القيد لا تجوز على غائب ولا حاضر على دابة وغيرها ولا موضوع يتقدم عليه المصلی وهو كالامام من وجه قاله فی المرقات ۱۲۔

[له] قوله كره الخ فالكراهة تحريمية لذا قال فی الدر المختار ولا يجوز ان يوضع فيه مضربة انتهى وما روی انه جعل فی قبره عليه الصلوٰة والسلام قطيفة فغير ثابت عنه وقيل ان ذلك من خواصه عليه الصلوٰة والسلام فلا يحسن فی غيره ملتقط من المرقات ورد المحتار ۱۲

وان یبنی[1] علیہ وان یقعد علیہ رواہ مسلم۔ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرۃ فتحرق ثیابہ فتخلص الی جلدہ خیر لہ من ان یجلس علی قبر رواہ مسلم وعن ابی الھیاج الاسدی قال قال لی علی الا ابعثک علی ما بعثنی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع تمثالا الا طمستہ ولا قبرا مشرفا[2] الا سویتہ رواہ مسلم وعن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیھا رواہ مسلم وعن ھشام بن عامر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم احد احفروا واوسعوا واعمقوا واحسنوا وادفنوا الاثنین والثلاثۃ فی قبر واحد وقدموا اکثرھم قرانا رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وروی ابن ماجۃ الی قولہ واحسنوا وعن جابر قال لما کان یوم احد جاءت عمتی بابی لتدفنہ

[1] قولہ وان یبنی علیہ والنھی فی البناء للکراھۃ ان کان فی ملکہ وللحرمۃ فی المقبرۃ المسبلۃ وقال بعض الشراح من علمائنا ولاضاعۃ المال وقد اباح السلف البناء علی قبر المشائخ والعلماء المشھورین لیزورھم الناس ویستریحوا بالجلوس فیہ کذا فی المرقات ورد المحتار ۱۲۔

[2] قولہ ولا قبرا مشرفا الخ وقال ابن الھمام ھذا الحدیث محمول علی ما کانوا یفعلونہ من تعلیۃ القبور بالبناء العالی ولیس مرادنا ذلک بتسنیم القبر بل بقدر ما یبدو من الارض یتمیز عنھا قالہ فی المرقات وفیہ ایضا ولا دلالۃ فیہ لا علی التسطیح کما قالہ ابن حجر ولا علی التسنیم کما قالہ غیرہ بل فیہ مبالغۃ للزجر علی البناء والا فلا یجوز تسویتہ بالارض حقیقۃ اذ السنۃ ان یعلم القبر وان یرفع شبر القبرہ علیہ الصلوۃ والسلام کما رواہ ابن حبان فی صحیحہ ۱۲۔

فی مقابرنا فنادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا[1] القتلی الی مضاجعہم رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی ولفظہ للترمذی وعن ابن ابی ملیکۃ قال لما توفی عبد الرحمن بن ابی بکر بالحبشی وھو موضع فحمل الی مکۃ فدفن بہا فلما قدمت عائشۃ اتت قبر عبد الرحمن بن ابی بکر فقالت

وکنا کندمانی جذیمۃ حقبۃ ✤ من الدھر حتی قیل لن یتصدعا

فلما تفرقنا کانی و مالکا ✤ لطول اجتماع لم نبت لیلۃ معا

ثم قالت واللہ لو حضرتک ما دفنت الا حیث مت ولو شہدتک[2] ما زرتک رواہ الترمذی وعن ابی سعید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ من قبل القبلۃ واستقبل استقبالا رواہ ابن ماجۃ وعن ابن بریدۃ عن ابیہ قال الحد للنبی صلی اللہ علیہ وسلم واخذ من قبل القبلۃ ونصب علیہ اللبن نصبا رواہ امامنا ابوحنیفۃ وعن ابراھیم النخعی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادخل القبر من قبل القبلۃ ولم یسل سلا رواہ ابن ابی شیبۃ وابوداؤد فی المراسیل وعن ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخل قبرا لیلا فاسرج لہ سراج فاخذہ من قبل القبلۃ وقال رحمک اللہ ان کنت لاواھا تلاء للقران وکبر علیہ اربعا رواہ الترمذی وقال حدیث حسن[3] وعنہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] قولہ ردوا القتلی الی مضاجعہم ویستحب فی القتیل والمیت دفنہ فی المکان الذی مات فیہ فی مقابر اولئک القوم وان نقل قبل الدفن قدر میل او میلین فلا بأس بہ لانہ نقل عن سعد بن ابی وقاص انہ مات فی ضیعتہ علی اربعۃ فراسخ من المدینۃ فحمل علی اعناق الرجال الیہا ھذا حاصل ما فی شرح المنیۃ وفتح القدیر ۱۲۔ [2] قولہ ولو شہدتک ما زرتک تحقیقہ فی باب زیارۃ القبور فراجعہ ۱۲۔ [3] قولہ حدیث حسن قال فی فتح القدیر ۱۲

وابوبکر وعمر يدخلون الميت من قبل القبلة رواه الطبرانی فی الکبير وفی
اسناده عبدالله بن خراش وثقه ابن حبان وعن علی انه ادخل يزيد بن
المکفف من قبل القبلة رواه عبدالرزاق وابن ابی شيبة وصححه ابن حزم
فی المحلی وعن ابن الحنفية انه ولی ابن عباس فکبر عليه اربعا وادخله
من قبل القبلة رواه ابن ابی شيبة وعن ابن عمر ان النبی صلی الله عليه وسلم
کان اذا ادخل الميت القبر قال بسم الله وبالله وعلی ملة رسول الله رواه
احمد والترمذی وابن ماجة وعن جعفر بن محمد عن ابيه مرسلا ان النبی
صلی الله عليه وسلم حثی علی الميت ثلاث حثيات بيديه جميعا وانه رش
علی قبر ابنه ابراهيم ووضع عليه حصباء رواه فی شرح السنة وروی
الشافعی من قوله رش وعن ابی هريرة ان رسول الله صلی الله عليه وسلم
صلی علی جنازة ثم اتی القبر فحثی عليه من قبل رأسه ثلاثا رواه ابن ماجة
وعن جابر قال رش قبر النبی صلی الله عليه وسلم وکان الذی رش الماء
علی قبره بلال بن رباح بقربة بدأ من قبل رأسه حتی انتهی الی رجليه
رواه البيهقی فی دلائل النبوة وعنه قال نهی رسول الله صلی الله عليه
وسلم ان يجصص القبور وان يکتب[له] عليها وان توطأ رواه الترمذی۔
وعن المطلب بن ابی وداعة قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته

فيه الحجاج بن ارطاة ومنهال بن خليفة وقد اختلفوا فيهما وذلك يحط الحديث عن درجة الصحيح لا الحسن ۱۲
له قوله ان يکتب عليها فصل فی المحيط فقال وان احتيج الی الکتابة حتی لا يذهب الاثر
ولا يمتهن فلا بأس به فاما الکتابة بغير عذر فلا اھ حتی انه يکره کتابة شئ عليه
من القرآن او الشعر او اطراء مدح له ونحو ذلك حلية ملخصا قاله فی رد المحتار ۱۲

فدفن امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجلا ان یأتیہ بحجر فلم یستطع حملہا فقام الیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحسر عن ذراعیہ قال المطلب قال الذی یخبرنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کأنی انظر الی بیاض ذراعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین حسر عنہما ثم حملہا فوضعہا عند رأسہ وقال اعلم[1] بہا قبر اخی وادفن الیہ من مات من اھلی رواہ ابوداؤد وعن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جنازۃ رجل من الانصار فانتہینا الی القبر ولم یلحد بعد فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقبل القبلۃ وجلسنا معہ رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ وزاد فی اخرہ کأن علی رؤسنا الطیر۔ وعن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا رواہ مالک وابوداؤد وابن ماجۃ وعن عمرو بن حزم قال رأنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم متکئا علی قبر فقال لا تؤذ صاحب ھذا القبر او لا تؤذہ رواہ احمد وعن انس قال شھدنا بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تدفن ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس علی القبر فرأیت عینیہ تدمعان فقال ھل فیکم من احد لم یقارف اللیلۃ فقال ابوطلحۃ

---

[1] قولہ اعلم بہا وفی قاضیخان ولا بأس بوضع الاحجار لیکون علامۃ قالہ العلامۃ العینی فی شرح الہدایۃ ولقولہ صلی اللہ علیہ وسلم اعلم بہا قبر اخی قال فی الدر المختار لا بأس بالکتابۃ اھ وقال فی رد المحتار لان النہی عن الکتابۃ وان صح ولکن لیس العمل علیہا فان ائمۃ المسلمین من الشرق الی الغرب مکتوب علی قبورھم وھو عمل خذبہ الخلف عن السلف ویتقوی بہذا الحدیث فان الکتابۃ طریق الی تعرف القبر بہا نعم یظہر ان محل ھذا الاجماع العملی علی الرخصۃ فیہا ما اذا کانت الحاجۃ داعیۃ الیہ فی الجملۃ کما اشار الیہ فی المحیط ۱۲۔

انا قال فانزل فی قبرھا فنزل[1] فی قبرھا رواہ البخاری وعن عمرو بن العاص قال لابنہ وھو فی سیاق الموت اذا انا مت فلا تصحبنی نائحۃ ولا نار فاذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور ویقسم لحمھا حتی استأنس بکم واعلم ماذا اراجع بہ رسل ربی رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن عمر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا مات احدکم فلا تحبسوہ واسرعوا بہ الی قبرہ ولیقرأ عند رأسہ فاتحۃ البقرۃ وعند رجلیہ بخاتمۃ البقرۃ رواہ البیہقی فی شعب الایمان وقال والصحیح انہ موقوف علیہ۔

باب البکاء علی المیت

وقول اللہ عزوجل وبشر الصابرین الذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انا للہ وانا الیہ راجعون اولئک علیھم صلوات من ربھم ورحمۃ واولئک ھم المھتدون وقولہ تعالی واستعینوا بالصبر والصلوۃ وانھا لکبیرۃ الا علی الخاشعین الذین یظنون انھم ملاقوا ربھم وانھم الیہ راجعون عن انس قال دخلنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سیف القین وکان ظئرا لابراھیم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابراھیم فقبلہ وشمہ ثم دخلنا علیہ بعد ذلک وابراھیم یجود بنفسہ فجعلت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تذرفان

---

[1] قولہ فنزل قال الشیخ ابن الھمام لا یدخل احد امن النساء القبر ولا یخرجھن الا الرجال ولو کانوا اجانب لان مس الاجنبی لھا بحائل عند الضرورۃ جائز فی حیاتھا فکذا بعد موتھا فاذا ماتت ولا محرم لھا دفنھا اھل الصلاح من جیرانھا فان لم یکونوا فالشباب الصلحاء اما ان کان لھا محرم ولو من رضاع او صھریۃ نزل والحدھا ۱۲۔

فقال له عبد الرحمن بن عوف وانت يا رسول الله فقال يا ابن عوف انها رحمة ثم اتبعها باخرى فقال ان العين تدمع والقلب يحزن ولا نقول الا ما يرضى ربنا وانا بفراقك يا ابراهيم لمحزونون متفق عليه وعن اسامة بن زيد قال ارسلت ابنة النبى صلى الله عليه وسلم اليه ان ابنا لى قبض فأتنا فارسل يقرئ السلام ويقول ان لله ما اخذ وله ما اعطى وكل عنده باجل مسمى فلتصبر ولتحتسب فارسلت اليه تقسم عليه ليأتينها فقام ومعه سعد بن عبادة ومعاذ بن جبل وابى بن كعب وزيد بن ثابت ورجال فرفع الى رسول الله صلى الله عليه وسلم الصبى ونفسه تتقعقع ففاضت عيناه فقال سعد يا رسول الله ما هذا فقال هذه رحمة جعلها الله فى قلوب عباده فانما يرحم الله من عباده الرحماء متفق عليه وعن ابى هريرة قال مات ميت من آل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتمع النساء يبكين عليه فقام عمر ينهاهن ويطردهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم دعهن يا عمر فان العين دامعة والقلب مصاب والعهد قريب رواه احمد والنسائى وعن عبد الله بن عمر قال اشتكى سعد بن عبادة شكوى له فاتاه النبى صلى الله عليه وسلم يعوده مع عبد الرحمن ابن عوف وسعد بن ابى وقاص وعبد الله بن مسعود فلما دخل عليه وجده فى غاشية فقال قد قضى قالوا لا يا رسول الله فبكى النبى صلى الله عليه وسلم فلما رأى القوم بكاء النبى صلى الله عليه وسلم بكوا فقال الا تسمعون ان الله لا يعذب بدمع العين ولا بحزن القلب ولكن يعذب بهذا واشار الى لسانه او يرحم وان الميت[له] ليعذب ببكاء اهله عليه متفق عليه وعن المغيرة بن شعبة

له قوله ان الميت ليعذب ببكاء اهله عليه وفى الدر المختار انما يعذب الميت ببكاء اهله اذا

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من نیح علیہ فانہ یعذب بما
نیح علیہ یوم القیامۃ متفق علیہ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من مؤمن الا ولہ بابان باب یصعد منہ عملہ وباب ینزل منہ
رزقہ فاذا مات بکیا علیہ فذلک قولہ تعالی فما بکت علیہم السماء والارض رواہ
الترمذی وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعا بدعوی الجاھلیۃ متفق علیہ
وعن عمران بن حصین وابی برزۃ قالا خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی جنازۃ فرأی قوما قد طرحوا اردیتہم یمشون فی قمص فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم أبفعل الجاھلیۃ تأخذون أو بصنیع الجاھلیۃ تشبہون
لقد ھممت ان ادعو علیکم دعوۃ ترجعون فی غیر صورکم قال فاخذوا
اردیتہم ولم یعودوا لذلک رواہ ابن ماجۃ وعن ابی بردۃ قال اغمی علی
ابی موسی الاشعری فاقبلت امرأتہ ام عبد اللہ تصیح برنۃ ثم افاق فقال الم
تعلمی وکان یحدثہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا بریٔ ممن
حلق وصلق وخرق متفق علیہ ولفظہ لمسلم وعن ابی مالک الاشعری قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع فی امتی من امر الجاھلیۃ لا یترکونہن
الفخر فی الاحساب والطعن فی الانساب والاستسقاء بالنجوم والنیاحۃ وقال
النائحۃ اذا لم تتب قبل موتہا تقام یوم القیامۃ وعلیہا سربال من قطران
ودرع من جرب رواہ مسلم وعن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اوصی بذلک وقال فی رد المحتار وتأویل الحدیث انہم فی ذلک الزمان کانوا یوصون بالنوح
فقال علیہ الصلوۃ والسلام ذلک بحر عن الظہیریۃ ۱۲-

النائحۃ والمستمعۃ رواہ ابوداؤد وعن ام سلمۃ قالت لما مات ابوسلمۃ قلت غریب وفی ارض غربۃ لابکینہ بکاء یتحدث عنہ فکنت قد تہیأت للبکاء علیہ اذ اقبلت امرأۃ ترید ان تسعدنی فاستقبلہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اتریدین ان تدخلی الشیطان بیتا اخرجہ اللہ منہ مرتین وکففت عن البکاء فلم ابک رواہ مسلم وعن ابن عباس قال ماتت زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فبکت النساء فجعل عمر یضربہن بسوطہ فاخرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال مہلا یا عمر ثم قال ایاکن ونعیق الشیطان ثم قال انہ مہما کان من العین ومن القلب فمن اللہ عزوجل ومن الرحمۃ وما کان من الید ومن اللسان فمن الشیطان رواہ احمد وعن ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تتبع[1] جنازۃ معہا رانۃ رواہ احمد وابن ماجۃ وعن انس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ تبکی عند قبر فقال اتقی اللہ واصبری قالت الیک عنی فانک لم تصب بمصیبتی ولم تعرفہ فقیل لہا انہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتت باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم تجد عندہ بوابین فقالت لم اعرفک فقال انما الصبر عند الصدمۃ الاولی متفق علیہ وعن ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ تبارک وتعالی ابن اٰدم ان صبرت واحتسبت عند الصدمۃ الاولی لم ارض لک ثوابا دون الجنۃ رواہ ابن ماجۃ

---

[1] قولہ ان تتبع وفی الدر المختار ویکرہ خروجہن تحریما وتزجر النائحۃ ولا یترک اتباعہا لاجلہا وقال فی رد المحتار ناقلا عن ابی السعود والظاہر ان المراد باتباعہا المشی معہا مطلقا لاخصوص المشی خلفہا بل یترک المشی خلفہا اذا کانت نائحۃ لما مر عن الاختیار وبہ یحصل التوفیق ۱۲۔

وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یموت لمسلم
ثلاثة من الولد فیلج النار الا تحلة القسم متفق علیه وعن ابی سعید قال
جاءت امرأة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ذهب
الرجال بحدیثك فاجعل لنا من نفسك یوما نأتیك فیه تعلمنا مما علمك الله
فقال اجتمعن فی یوم کذا وکذا فی مکان کذا وکذا فاجتمعن فاتاهن رسول الله
صلی الله علیه وسلم فعلمهن مما علمه الله ثم قال ما منکن امرأة تقدم بین
یدیها من ولدها ثلاثة الا کان لها حجابا من النار فقالت امرأة منهن
یا رسول الله او اثنین فاعادتها مرتین ثم قال واثنین واثنین واثنین رواه البخاری
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لنسوة من الانصار
لا یموت لاحداکن ثلاثة من الولد فتحتسبه الا دخلت الجنة فقالت امرأة
منهن او اثنان یا رسول الله قال او اثنان رواه مسلم وفی روایة لهما ثلاثة
لم یبلغوا الحنث وعن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم من قدم ثلاثة من الولد لم یبلغوا الحنث کانوا له حصنا حصینا من النار فقال
ابوذر قدمت اثنین قال واثنین قال ابی بن کعب ابو المنذر سید القراء
قدمت واحدا قال وواحدا رواه الترمذی وابن ماجة وقال الترمذی هذا
حدیث غریب وعن معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
ما من مسلمین یتوفی لهما ثلاثة الا ادخلهما الله الجنة بفضل رحمته ایاهما
فقالوا یا رسول الله او اثنان قال او اثنان قالوا او واحد قال او واحد ثم قال
والذی نفسی بیده ان السقط لیجر امه بسرره الی الجنة اذا احتسبته رواه
احمد وروی ابن ماجة من قوله والذی نفسی بیده وعن علی قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم ان السقط لیراغم ربه اذا ادخل ابویه النار

فقال ايها السقط المراغم ربه ادخل ابويك الجنة فيجرهما بسرره حتى يدخلهما الجنة رواه ابن ماجة وعن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من كان له فرطان من امتى ادخله الله بهما الجنة فقالت عائشة فمن كان له فرط من امتك قال ومن كان له فرط يا موفقة فقالت فمن لم يكن له فرط من امتك قال فانا فرط امتى لن يصابوا بمثلى رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب وعن ابي هريرة ان رجلا قال له مات ابن لى فوجدت عليه هل سمعت من خليلك صلوات الله عليه شيأ يطيب بانفسنا عن موتانا قال نعم سمعته صلى الله عليه وسلم قال صغارهم دعاميص الجنة يلقى احدهم اباه فياخذ بناحية ثوبه فلا يفارقه حتى يدخله الجنة رواه مسلم واحمد واللفظ له وعن قرة المزنى ان رجلا كان يأتى النبی صلى الله عليه وسلم ومعه ابن له فقال له النبی صلى الله عليه وسلم أتحبه فقال يا رسول الله احبك الله كما احبه ففقده النبی صلى الله عليه وسلم فقال ما فعل ابن فلان قالوا يا رسول الله مات فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما تحب ان لا تأتى بابا من ابواب الجنة الا وجدته ينتظرك فقال رجل يا رسول الله له خاصة ام لكلنا قال بل لكلكم رواه احمد وعن ابي موسى الاشعری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا مات ولد العبد قال الله تعالى لملائكته قبضتم ولد عبدی فيقولون نعم فيقول قبضتم ثمرة فؤاده فيقولون نعم فيقول ماذا قال عبدی فيقولون حمدك واسترجع فيقول الله ابنوا لعبدی بيتا فی الجنة وسموه بيت الحمد رواه احمد والترمذی وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله ما لعبدی المؤمن عندی جزاء اذا قبضت صفيه من اهل الدنيا ثم احتسبه الا الجنة رواه البخاری وعن الحسين بن علی

رضی اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم ولا مسلمة
یصاب بمصیبة فیذکرھا وان طال عہدھا فیحدث لذلك استرجاعا
الاجدد اللہ تبارك وتعالیٰ له عند ذلك فاعطاہ مثل اجرھا یوم اصیب بہا
رواہ احمد والبیہقی فی شعب الایمان وعن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع شسع احدکم فلیسترجع فانہ من
المصائب رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن ام الدرداء قالت
سمعت ابا الدرداء یقول سمعت ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان اللہ تبارك وتعالیٰ قال یا عیسیٰ انی باعث من بعدك امة اذا اصابہم
ما یحبون حمدوا اللہ وان اصابہم ما یکرھون احتسبوا وصبروا ولا حلم
ولا عقل فقال یارب کیف یکون ھذا لھم ولا حلم ولا عقل قال اعطیھم
من حلمی وعلمی رواہ البیہقی فی شعب الایمان وعن سعد بن ابی وقاص
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عجب للمؤمن ان اصابہ خیر
حمد اللہ وشکروان اصابتہ مصیبة حمد اللہ وصبر والمؤمن یؤجر فی
کل امرہ حتی فی اللقمة یرفعہا الی فی امرأتہ رواہ البیہقی فی شعب
الایمان وعن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من عزی مصابا فلہ مثل اجرہ رواہ الترمذی وابن ماجة وعن ابی برزة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عزی ثکلی کسی بردا فی الجنة
رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب وعن عائشة قالت لما جاء النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قتل ابن حارثة وجعفر وابن رواحة جلس[1] یعرف

---

[1] قولہ جلس یعرف فیہ الحزن قال البقالی ولا بأس بالجلوس للعزاء ثلاثة ایام فی بیت

فیه الحزن وانا انظر من صائر الباب تعنی شق الباب فاتاه رجل فقال ان نساء
جعفر وذکر بکاءهن فامره ان ینهاهن فذهب ثم اتاه الثانیة لم یطعنه
فقال انههن فاتاه الثالثة قال واللہ غلبننا یا رسول اللہ فزعمت انه قال
فاحث فی افواههن التراب فقلت ارغم اللہ انفك لم تفعل ما امرك
رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ولم تترك رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم
من العناء متفق علیه وعن عبد اللہ بن جعفر قال لما جاء نعی جعفر قال
النبی صلی اللہ علیه وسلم اصنعوا لآل جعفر طعاما فقد اتاهم ما یشغلهم

او مسجد وقد جلس رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لما قتل جعفر وزید بن
حارثة والناس یأتون ویعزونه والتعزیة فی الیوم الاول افضل والجلوس فی المسجد
ثلاثة ایام للتعزیة مکروه وفی غیره جاءت الرخصة ثلاثة ایام للرجال وترکه احسن
ویکره للمعزی ان یعزی ثانیا قاله فی البحر الرائق وفی العالمگیریة ولا بأس لاهل المصیبة
ان یجلسوا فی البیت او فی مسجد ثلثة ایام والناس یأتونهم ویعزونهم ویکره الجلوس
علی باب الدار وما یصنع فی بلاد العجم من فرش البسط والقیام علی قوارع الطرق
من اقبح القبائح کذا فی الظهیریة انتهی وکذا فی البنایة وقال علی القاری ظاهر الحدیث
ان جلوسه فی المسجد کان للعزاء لکن قال ابن الهمام یجوز الجلوس للمصیبة ثلاثة ایام
وهو خلاف الاولی ویکره فی المسجد اه فلعله محمول علی الاختصاص اولبیان الجواز
او کان جلوسه فی المسجد اتفاقیا انتهی وفی رد المحتار ناقلا عن الامداد وقال کثیر من
متأخری ائمتنا یکره الاجتماع عند صاحب البیت ویکره له الجلوس فی بیته حتی یأتی
الیه من یعزی بل اذا فرغ ورجع الناس من الدفن فلیتفرقوا ویشتغل الناس
بامورهم وصاحب البیت بامره ۱۲۔

رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجۃ وعن البخاری تعلیقا قال لما مات الحسن ابن الحسن بن علی رضی اللہ عنہم ضربت امرأتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت فسمعت صائحا یقول الاھل وجدوا ما فقدوا فاجابہ اٰخر بل یئسوا فانقلبوا۔

باب زیارۃ القبور

عن بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم[1] عن زیارۃ القبور فزوروھا ونہیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلاث فامسکوا ما بدا لکم ونہیتکم

---

[1] قولہ نہیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا ای لا بأس بزیارۃ القبور بل تندب کما فی البحر عن المجتبی فکان ینبغی التصریح بہ للامر بہا فی الحدیث المذکور کما فی الامداد وتزار فی کل اسبوع کما فی مختارات النوازل قال فی شرح لباب المناسک الا ان الافضل یوم الجمعۃ والسبت والاثنین والخمیس فقد قال محمد بن واسع الموتی یعلمون بزوارھم یوم الجمعۃ ویوما قبلہ ویوما بعدہ فتحصل ان یوم الجمعۃ افضل اھ وفیہ یستحب ان یزور شھداء جبل احد لما روی ابن ابی شیبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یأتی قبور الشھداء باحد علی رأس کل حول فیقول السلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار والافضل ان یکون ذلک یوم الخمیس متطہرا مبکرا لئلا تفوتہ الظہر بالمسجد النبوی اھ قلت استفید منہ ندب الزیارۃ وان بعد محلہا وھل تندب الرحلۃ لہا کما اعتید من الرحلۃ الی زیارۃ خلیل الرحمن واھلہ واولادہ وزیارۃ السید البدوی وغیرہ من الاکابر الکرام لم ار من صرح بہ من ائمتنا ومنع منہ بعض الائمۃ الشافعیۃ الا لزیارتہ صلی اللہ علیہ وسلم قیاسا علی منع الرحلۃ لغیر المساجد الثلاث وردہ الغزالی بوضوح الفرق فان ما عدا تلک المساجد الثلاثۃ مستویۃ فی الفضل فلا فائدۃ فی الرحلۃ الیہا واما الاولیاء فانہم متفاوتون

عن النبيذ الا في سقاء فاشربوا في الاسقية كلها ولا تشربوا مسكرا رواه مسلم وعن ابن مسعود ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فانها تزهد في الدنيا وتذكر الآخرة رواه ابن ماجة وعن ابي هريرة قال زار النبي صلى الله عليه وسلم قبر امه فبكى وابكى من حوله فقال استاذنت ربي في ان استغفر لها فلم يؤذن لي واستاذنته في ان ازور قبرها فاذن لي فزوروا القبور

في القرب من الله تعالى ونفع الزائرين بحسب معارفهم واسرارهم قال ابن حجر في فتاواه ولا تترك لما يحصل عندها من منكرات ومفاسد كاختلاط الرجال بالنساء وغير ذلك لان القربات لا تترك لمثل ذلك بل على الانسان فعلها وانكار البدع بل وازالتها ان امكن اھ كذا في رد المحتار

له قوله فلم يؤذن لي وفي اشعة اللمعات ما ترجمته ان ما ذكر في هذا الحديث وامثاله طريقة المتقدمين وقال بعضهم نزل في هذا الباب قوله تعالى ما كان للنبي والذين آمنوا ان يستغفروا للمشركين ولو كانوا اولي قربى وقوله ولا تسأل عن اصحاب الجحيم على قراءة المعلوم واما المتأخرون فقد اثبتوا اسلامهما بل جميع آبائه وامهاته صلى الله عليه وسلم الى آدم ولهم في اثباته طرق ثلثة اما انهما على دين ابراهيم واما انهما لم يبلغهما الدعوة وماتا في الفترة قبل زمان النبوة واما انهما احياهما الله تعالى على يده صلى الله عليه وسلم بعد مماته فآمنا به وحديث احيائه لهما وان ضعف في ذاته فقد صححوه وحسنوه بتعدد الطرق وهذا العلم كانه كان مستورا مختفيا على المتقدمين فكشفه وفتحه الله على المتأخرين والله يختص برحمته من يشاء بما يشاء من فضله والشيخ جلال الدين السيوطي صنف رسائل واثبته بدلائل واجاب عن شبهات المخالفين انتهى وبالجملة لا اقل في هذا الباب للمحتاط المتسنن ان يكف لسانه ولا يلوث بما لا يليق بشانه صلى الله عليه وسلم ويلاحظ آدابه ويحافظ آدابه صلى الله عليه وسلم ومع ذلك ليست هذه المسئلة مما يسأل عنها في القبر والحشر والموقف وقد صرح بذلك في الشروح الفقهية ايضا كالطحطاوي والشامي

فانہا تذکر الموت رواہ مسلم وقال فی رد المحتار فی باب المرتد ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قد اکرمہ اللہ تعالی بحیاۃ ابویہ لہ حتی امنابہ کما فی حدیث صححہ القرطبی وابن ناصر الدین حافظ الشام وغیرھما فانتفعا بالایمان بعد الموت وعن بریدۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمہم اذا خرجوا الی المقابر السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون نسأل اللہ لنا ولکم العافیۃ رواہ مسلم وعن عائشۃ قالت کیف اقول یارسول اللہ تعنی فی زیارۃ القبور قال قولی السلام علی اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین ویرحم اللہ المستقدمین منا والمستأخرین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون رواہ مسلم وعنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلما کان لیلتہا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من اخر اللیل الی البقیع فیقول السلام علیکم دار قوم مؤمنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا ان شاء اللہ بکم لاحقون اللہم اغفر لاہل بقیع

فی الحاشیۃ علی الدر المختار ما نقل انہ مذہب ابی حنیفۃ علی ما ذکر وفی الفقہ الاکبر فقیل انہ مدسوس علی الامام وان استناد الفقہ الاکبر الیہ ایضاً متردد فیہ کما ذکرہ الطحطاوی قالہ فی تنسیق النظام فی مسند الامام وقال فی رد المحتار فی باب المرتد ان نبینا صلی اللہ علیہ وسلم قد اکرمہ اللہ تعالی بحیاۃ ابویہ لہ حتی امنابہ کما فی حدیث صححہ القرطبی وابن ناصر الدین حافظ الشام وغیرھما فانتفعا بالایمان بعد الموت علی خلاف القاعدۃ اکراما لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم کما احیی قتیل بنی اسرائیل یخبر بقاتلہ وکان عیسی علیہ السلام یحیی الموتی وکذلک نبینا صلی اللہ علیہ وسلم احیی اللہ تعالی علی یدیہ جماعۃ من الموتی وقد صح ان اللہ تعالی رد علیہ صلی اللہ علیہ وسلم الشمس بعد مغیبہا حتی صلی علی کرم اللہ وجہہ العصر فکما اکرم بعود الشمس والوقت بعد فواتہ فکذلک اکرم بعود الحیاۃ ووقت الایمان بعد فواتہ وما قیل ان قولہ تعالی ولا تسأل عن اصحاب الجحیم نزل فیہما لم یصح وخبر مسلم ابی وابوک فی النار کان قبل ہذا انتہی ۱۲

الغرقد رواہ مسلم وعن ابن عباس قال مر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بقبور
المدینۃ فاقبل علیہم بوجہہ فقال السلام[1] علیکم یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم
انتم سلفنا ونحن بالاثر رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب وعن
محمد بن النعمان یرفع الحدیث الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من زار قبر ابویہ
او احدھما فی کل جمعۃ غفر لہ وکتب برا رواہ البیہقی فی شعب الایمان مرسلا
وعن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن[2] زوارات القبور
رواہ احمد والترمذی وابن ماجۃ قال الترمذی ھذا حسن صحیح وقال قد رأی
بعض اھل العلم ان ھذا کان قبل ان یرخص النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی زیارۃ القبور
فلما رخص دخل فی رخصتہ الرجال والنساء وقال بعضہم انما کرہ زیارۃ القبور للنساء
لقلۃ صبرھن وکثرۃ جزعھن تم کلامہ وعن عائشۃ قالت کنت ادخل بیتی الذی
فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانی واضع ثوبی واقول انما ھو زوجی وابی فلما دفن
عمر معہم فواللہ ما دخلتہ الا وانا مشدودۃ علی ثیابی حیاء[3] من عمر رواہ احمد

---

[1] قولہ السلام علیکم یا اھل القبور الخ کذا فی العالمگیریۃ ۱۲

[2] قولہ لعن زورات القبور قیل تحرم علیہن والاصح ان الرخصۃ ثابتۃ لہن بحر وجزم فی شرح المنیۃ بالکراھۃ لما مر فی اتباعہن الجنازۃ وقال الخیر الرملی ان کان ذلک لتجدید الحزن والبکاء والندب علی ما جرت بہ عادتہن فلا تجوز وعلیہ حمل حدیث لعن اللہ زائرات القبور وان کان للاعتبار والترحم من غیر بکاء والتبرک بزیارۃ قبور الصالحین فلا بأس اذا کن عجائز ویکرہ اذا کن شواب کحضور الجماعۃ فی المساجد اھ وھو توفیق حسن قالہ فی رد المحتار ۱۲ ۔

[3] قولہ حیاء من عمر فیہ ان احترام المیت کاحترامہ حیا قالہ فی المرقات وقال فی رد المحتار وان یجلس جلس بعید او قریبا بحسب مرتبتہ فی حال حیاتہ کذا فی العالمگیریۃ ناقلا من خزانۃ الفتاوی

كتاب الزكوٰة

وقول الله عزوجل واٰتوا الزكوٰة وقوله سيطوّقون ما بخلوا به يوم القيامة وقوله ولا تيمموا[1] الخبيث منه تنفقون ولستم بآخذيه الا ان تغمضوا فيه واعلموا ان الله غنى حميد عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال انك تأتى قوما اهل كتاب فادعهم الى شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم خمس صلوات فى اليوم والليلة فان هم اطاعوا لذلك فاعلمهم ان الله قد فرض عليهم صدقة تؤخذ من اغنيائهم[2] فترد على فقرائهم فان هم اطاعوا لذلك فاياك وكرائم اموالهم واتق

---

[1] قوله ولا تيمموا الخ وقال فى التفسيرات الاحمدية وقد ذكر الفقهاء ايضا ان لا يأخذ المصدق الا الوسط ولا يأخذ رذالة المال ولا خياره ففى الاٰية دليل عليه ايضا وان لم يصرحوا به ۱۲

[2] قوله من اغنياءهم وفيه ان الضمير راجع الى المكلفين والطفل غير داخل فيهم وكذا المجنون كذا فى المرقات وعمدة القارى وعبارة الشافعية لا تجب الزكوٰة عليهما بل تجب فى مالهما وعند الحنابلة الوجوب عليهما احتجوا بحديث عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان النبى صلى الله عليه وسلم خطب فقال الا من ولى يتيما له مال فليتجر فى ماله ولا يتركه حتى تأكله الصدقة رواه الترمذى قلنا الشرط فى وجوب الزكوٰة العقل والبلوغ فلا تجب فى مال الصبى والمجنون لحديث عائشة رضى الله تعالى عنها عن النبى صلى الله عليه وسلم انه قال رفع القلم عن ثلاثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبى حتى يحتلم وعن المجنون حتى يفيق وحديث الترمذى ضعيف لان فى اسناده المثنى بن الصباح فقال احمد لا يساوى شيأ وقال النسائى متروك الحديث وقال يحيى ليس بشئ وقال الترمذى بعد ان رواه

دعوۃ المظلوم فانہ لیس بینہا وبین اللہ حجاب متفق علیہ عن ابن مسعود قال لیس فی مال الیتیم زکوۃ رواہ محمد فی الآثار وروی عن ابراھیم نحوہ وعن ابن عباس قال لایجب علی مال الصغیر زکوۃ حتی تجب علیہ الصلوۃ رواہ الدارقطنی فی سنن ابن لھیعۃ احتج بہ الامام احمد وصحح حدیثہ وحسن لہ الترمذی فھو مختلف فیہ والاختلاف لایضر وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من صاحب ذھب ولا فضۃ لایؤدی منہا حقہا الا اذا کان یوم القیامۃ صفحت لہ صفائح من نار فاحمی علیہا فی نار جہنم فیکوی بہا جنبہ وجبینہ وظہرہ وکلما ردت اعیدت لہ فی یوم کان مقدارہ خمسین الف سنۃ حتی یقضی بین العباد فیری سبیلہ اما الی الجنۃ واما الی النار قیل یارسول اللہ فالابل قال ولا صاحب ابل لایؤدی منہا حقہا

ففی اسنادہ مقال لان المثنی بن الصباح یضعف فی الحدیث ولہ طرق کلہا ضعیفۃ واجاب شمس الائمۃ وغیرہ من الاصحاب عن احادیثہم مع انہا غیر ثابتۃ ان المراد من الصدقۃ النفقۃ ویؤیدہ انہ اضاف الاکل الی جمیع المال والنفقۃ التی ھی تاکل جمیع المال والصدقۃ ھی النفقۃ لقولہ علیہ الصلوۃ والسلام نفقۃ المرء علی عیالہ صدقۃ وقال الترمذی وقد اختلف اھل العلم فی ھذا الباب فرأی غیر واحد من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی مال الیتیم زکوۃ منہم عمر وعلی وعائشۃ وابن عمر وبہ یقول مالک والشافعی واحمد واسحاق وقالت طائفۃ من اھل العلم لیس فی مال الیتیم زکوۃ وبہ قال سفیان الثوری وعبد اللہ بن المبارک قلت وبہ قال ابو حنیفۃ واصحابہ وھو قول ابی وائل وسعید بن جبیر والنخعی والشعبی والحسن البصری وحکی عنہ اجماع الصحابۃ وقال سعید بن المسیب لاتجب الزکوۃ الا علی من تجب الصلوۃ والصیام وذکر حمید بن زنجویہ النسائی انہ مذھب ابن عباس وفی المبسوط وھو قول علی ایضا وعن جعفر بن محمد عن ابیہ مثلہ وبہ قال شریح ذکرہ النسائی ھذا حاصل مافی البنایۃ وعمدۃ القاری ۱۲ ـ

من حقها[1] حلبها يوم وردها الا اذا كان يوم القيامة بطح لها بقاع قرقر اوفر ما كانت لا يفقد منها فصيلا واحدا تطؤه باخفافها وتعضه بافواهها كلما مر عليه اولاها رد عليه اخراها فی يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار قيل يارسول الله فالبقر والغنم قال ولا صاحب بقر ولا غنم لا يؤدى منها حقها الا اذا كان يوم القيامة بطح لها بقاع قرقر لا يفقد منها شيئا ليس فيها عقصاء ولا جلحاء ولا عضباء تنطحه بقرونها وتطؤه باظلافها كلما مر عليه اولها رد عليه اخرها فی يوم كان مقداره خمسين الف سنة حتى يقضى بين العباد فيرى سبيله اما الى الجنة واما الى النار قيل يارسول الله فالخيل قال فالخيل ثلاثة هی لرجل وزر وهی لرجل ستر وهی لرجل اجر فاما التی هی له وزر فرجل ربطها رياء وفخرا ونواء على اهل الاسلام فهی له وزر واما التی هی له ستر فرجل ربطها فی سبيل الله ثم لم ينس[2] حق الله فی ظهورها ولا رقابها فهی له ستر واما التی هی له اجر فرجل ربطها فی سبيل الله لاهل الاسلام فی مرج وروضة فما اكلت من ذلك المرج او الروضة من شیء الا كتب له عدد ما اكلت حسنات وكتب له عدد ارواثها وابوالها حسنات ولا تقطع طولها فاستنت شرفا او شرفين الا كتب الله عدد اثارها وارواثها حسنات ولا مر بها صاحبها على نهر فشربت منه ولا يريد ان يسقيها الا كتب الله له عدد ما شربت حسنات قيل يارسول الله فالحمر قال ما انزل علی فی الحمر شیء

---

[1] قوله من حقها حلبها هذا على سبيل الاستحباب واعلم ان ذكره وقع استطرادا وبيانا لما ينبغی ان يعتنی به من له مروٰة لا لكون التعذيب مرقات ملخصا ۱۲۔

[2] قوله ثم لم ينس حق الله فی ظهورها ولا رقابها قال النولوی استدل به ابو حنيفة على وجوب الزكوٰة فی الخيل ۱۲۔

الا هذه الآية الفاذة الجامعة فمن يعمل مثقال ذرة خيرا يره ومن يعمل مثقال ذرة
شرا يره رواه مسلم وعن ابی ذر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من رجل يكون
له ابل او بقر او غنم لا يؤدی حقها الا اتی بها يوم القيامة اعظم ما تكون واسمنه تطؤه
باخفافها وتنطحه بقرونها كلما جازت اخراها ردت عليه اولاها حتى يقضى بين الناس
متفق علیه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتاه الله
مالا فلم يؤد زكوته مثل له ماله يوم القيامة شجاعا اقرع له زبيبتان يطوقه يوم القيامة
ثم يأخذ بلهزمتيه يعنی شدقيه ثم يقول انا مالك انا كنزك ثم تلا ولا يحسبن الذين
يبخلون الآية رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون كنز
احدكم يوم القيامة شجاعا اقرع يفر منه صاحبه وهو يطلبه حتى يلقمه اصابعه
رواه احمد وعن ابن مسعود عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ما من رجل لا يؤدی
زكوة ماله الا جعل الله يوم القيامة فی عنقه شجاعا ثم قرأ علينا مصداقه من كتاب الله
ولا يحسبن الذين يبخلون بما اتاهم الله من فضله الآية رواه الترمذی والنسائی
وابن ماجة وعن ابی هريرة قال بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم عمر على
الصدقة فقيل منع ابن جميل وخالد بن الوليد والعباس فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما ينقم ابن جميل الا انه كان فقيرا فاغناه الله ورسوله واما خالد
فانكم تظلمون خالدا قد احتبس ادراعه واعتده فی سبيل الله واما العباس
فهی علی ومثلها معها ثم قال يا عمر اما شعرت ان عم الرجل صنو ابيه متفق عليه وعنه
قال لما توفی النبی صلی الله علیه وسلم واستخلف ابو بكر بعده وكفر من كفر من العرب
قال عمر بن الخطاب لابی بكر كيف تقاتل الناس وقد قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
امرت ان اقاتل الناس حتى يقولوا لا اله الا الله فمن قال لا اله الا الله عصم منی
ماله ونفسه الا بحقه وحسابه على الله فقال ابو بكر والله لاقاتلن من فرق بين الصلوة والزكوة

قال الزکوٰۃ حق المال واللہ لو منعونی عناقا[1] کانوا یؤدونہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتہم علی منعہا قال عمر فواللہ ماھو الا رأیت ان اللہ شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت انہ الحق متفق علیہ وعن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الاٰیۃ والذین یکنزون[2] الذھب والفضۃ کبر ذٰلک علی المسلمین فقال عمر انا افرج عنکم فانطلق فقال یا نبی اللہ انہ کبر علی اصحابک ھذہ الاٰیۃ فقال ان اللہ لم یفرض الزکوٰۃ الا لیطیب ما بقی من اموالکم وانما فرض المواریث وذکر کلمۃ لتکون لمن بعدکم فقال فکبر عمر ثم قال لہ الا اخبرک بخیر ما یکنز المرء المرأۃ الصالحۃ اذا نظر الیہا سرتہ واذا امرھا اطاعتہ واذا غاب عنہا حفظتہ رواہ ابوداؤد وعن جریر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا

---

[1] قولہ عناقا ولیس فی الفصلان والحملان والعجاجیل صدقۃ عند ابی حنیفۃ الا ان یکون معہا کبار وھذا اٰخر اقوالہ وھو قول محمد وفی القہستانی عن التحفۃ الصحیح قولہما وحدیث ابی بکر لا یعارضہ لان اخذ العناق لا یستلزم الاخذ من الصغار لان ظاہر ما قدمنا فی حدیث المرتدین فی صدقۃ الغنم ان العناق یقال علی الجذعۃ والثنیۃ ولو مجازا فارجع الیہ فیجب الحمل علیہ دفعا للتعارض ولو سلم جاز اخذھا بطریق القیمۃ لا انہا ھی نفس الواجب ونحن نقول بہ او ھو علی طریق المبالغۃ لا التحقیق یدل علیہ ان فی الروایۃ الاخری عقالا مکان العناق ھذا حاصل ما فی الھدایۃ ورد المحتار وفتح القدیر ۱۲۔

[2] قولہ والذین یکنزون الحق الوعید الشدید بکنز الذھب والفضۃ وترک انفاقہا فی سبیل اللہ من غیر فصل بین الحلی وغیرہ وکل مال لم تؤد زکوتہ فھو کنز بالحدیث الذی روینا فکان تارک اداء الزکوٰۃ منہ کانزا فیدخل تحت الوعید ولا یلحق الوعید الا بترک الواجب وقول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ادوا زکوٰۃ اموالکم طیبۃ بہا انفسکم من غیر فصل بین مال ومال ولان الحلی مال فاضل عن الحاجۃ الاصلیۃ اذ الاعداد للتجمل والتزین دلیل الفضل عن الحاجۃ الاصلیۃ کذا

اتاکم المصدق فلیصدر عنکم وھو عنکم راض رواہ مسلم وعنہ قال جاء ناس یعنی من الاعراب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ان ناسا من المصدقین یأتونا فیظلمونا فقال ارضوا مصدقیکم قالوا یا رسول اللہ وان ظلمونا[1] قال ارضوا مصدقیکم وان ظلمتم رواہ ابوداؤد وعن جابر بن عتیک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیأتیکم رکیب مبغضون فاذا جاؤکم فرحبوا بھم وخلوا بینھم وبین مایبتغون فان عدلوا فلانفسھم وان ظلموا فعلیھم وارضوھم فان تمام زکوتکم رضاھم ولیدعوا لکم رواہ ابوداؤد وعن بشیر بن الخصاصیۃ قال قلنا ان اھل الصدقۃ یعتدون علینا أفنکتم[2] من اموالنا بقدر مایعتدون قال لا رواہ ابوداؤد وعن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاجلب ولاجنب ولاتؤخذ صدقاتھم الا فی دورھم رواہ ابوداؤد وعن عبداللہ بن ابی اوفی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتاہ قوم بصدقتھم قال اللھم[3] صل علی ال فلان فاتاہ ابی

نعمۃ لحصول التنمیۃ بہ فیلزمہ شکرھا باخراج جزء منھا للفقراء قالہ فی البدائع ۱۲۔

[1] قولہ وان ظلمونا فی الاشباہ والنظائر فی الفن الثالث الفسق لایمنع اھلیۃ الشھادۃ والقضاء والامرۃ والسلطنۃ والامامۃ والولایۃ فی مال الولد والتولیۃ علی الاوقاف ولا تحل تولیتہ کما کتبناہ فی الشرح واذا فسق لاینعزل وانما یستحقہ بمعنی انہ یجب عزلہ او یحسن عزلہ انتھی وقال النووی فی شرح مسلم بخلافہ لعل انعزال الساعی مذھب الشافعی کانعزال القاضی عندہ بالفسق وظاھر الحدیث حجۃ علیہ ۱۲

[2] قولہ أفنکتم وفی الاشباہ والنظائر فی فن الالغاز مع الحموی ای رجل یستحب لہ اخفاؤھا فقل الخائف من الظلمۃ لئلا یعلموا کثرۃ مالہ یعنی فیأخذونھا فیضعونھا فی غیر اھلھا فالسر افضل ذکرھا ابن وھبان فی شرحہ لمنظومتہ ولم یعزھا الی احد من ائمتنا ۱۲

[3] قولہ اللھم صل علی ال فلان قال صاحب رد المحتار فی الجزء الخامس فی مسائل شتی ناقلا

بصدقته فقال اللهم صل على ال ابى اوفى متفق عليه وفى رواية اذا اتى الرجل النبى صلى الله عليه وسلم بصدقته قال اللهم صل عليه وعن ابى حميد الساعدى قال استعمل النبى صلى الله عليه وسلم رجلا من الازد يقال له ابن اللتبية على الصدقة فلما قدم قال هذا لكم وهذا اهدى لى فخطب النبى صلى الله عليه وسلم فحمد الله و اثنى عليه ثم قال اما بعد فانى استعمل رجالا منكم على امور مما ولانى الله فياتى احدهم فيقول هذا لكم وهذه هدية اهديت لى فهلا[1] جلس فى بيت ابيه او بيت امه فينظر أيهدى له ام لا والذى نفسى بيده لا يأخذ احد منه شيئا الا جاء به يوم القيامة يحمله على رقبته ان كان بعيرا له رغاء او بقرا له خوار او شاة تيعر ثم رفع يديه حتى رأينا عفرة ابطيه ثم قال اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت متفق عليه قال الخطابى وفى قوله هلا جلس فى بيت امه او ابيه فينظر أيهدى اليه ام لا دليل[2] على ان كل امر يتذرع به الى محظور

عن المستصفى وحديث صلى الله على ال ابى اوفى الصلوة حقه فله ان يصلى على غيره ابتداء اما الغير فلا انتهى وفى غنية الفتاوى فان قلت قول النبى صلى الله عليه وسلم اللهم صل على ال ابى اوفى يدل على جواز استعمالها فى غيره قلت انه مما خص به النبى عليه السلام بدليل ان السلف لم يستعملوها مطلقا كذا فى فصول الحواشى لاصول الشاشى ۱۲۔

[1] قوله فهلا جلس قال صاحب رد المحتار فى الجزء الرابع فى كتاب القضاء تعليل النبى صلى الله عليه وسلم دليل على تحريم الهدية التى سببها الولاية فتح ۱۲

[2] قوله دليل قال فى المرقات وما قاله فى الكلية الاولى فهو موافق لمذهبنا ومذهب الشافعى لان من القواعد المقررة ان للوسائل حكم المقاصد فوسيلة الطاعة طاعة ووسيلة المعصية معصية واما ما قاله فى المشكات من الكلية الثانية فانما يليق بمذهب من منع الحيل الموصلة الى الخروج عن الربا او غيره كمالك وابو حنيفة والشافعى وغيرهما ممن يرى اباحة الحيل لا ينظرون

فهو محظور هكذا في شرح السنة وقال علي القاري ان كل عقد توسط في معاملة اخرجها عن المعاملة المؤدية الى الربا جائز وعن عدي بن عميرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من استعملناه منكم على عمل فكتمنا مخيطا فما فوقه كان غلولا يأتي به يوم القيامة رواه مسلم وعن رافع بن خديج قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم العامل على الصدقة بالحق كالغازي في سبيل الله حتى يرجع الى بيته رواه ابوداؤد والترمذي وفي رواية للترمذي ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان من السنة شهرا تؤدون فيه زكوة اموالكم فما حدث بعد ذلك فلا زكوٰة فيه حتى يجيئ رأس الشهر[1] وعن

الى هذا التخيل لان النبي صلى الله عليه وسلم علم عامله على خيبر وقد قال له انه يشتري صاع تمر جيد بصاعي ردئ حيلة تخرجه عن الربا وهي ان يبيع الردئ بدراهم ويشتري بها الجيد فتستفاد منه الكلية الثانية التي في هذا الكتاب وتنتقض بها الكلية الثانية التي قالها في المشكوٰة

[1] قوله حتى يجيئ رأس الشهر وقال في تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق رواه الترمذي وهذا يقتضي ان تجب الزكوة في الحادث عند مجيئ رأس السنة انتهى وقال سبط ابن الجوزي رواه الترمذي بمعناه وقيل انه موقوف على عثمان وقال السكاكي ايضا رواه الترمذي وجزم بذلك ثم اعلم ان مذهبنا في هذا الباب هو قول عثمان وابن عباس والحسن البصري والثوري والحسن بن صالح قاله العلامة العيني في شرح الهداية وفي التعليق الممجد وقال الشافعي واحمد لا يضم الحديث من استفاد مالا فلا زكوة عليه حتى يحول عليه الحول اخرجه الترمذي وغيره وقال اصحابنا هو حديث ضعيف انتهى قلت لان الترمذي قال وعبد الرحمن بن زيد بن اسلم ضعيف في الحديث ضعفه احمد بن حنبل وعلي بن المديني وغيرهما من اهل الحديث وهو كثير الغلط وفي التعليق الممجد وعلى تسليم ثبوته فعمومه ليس مرادا لاتفاق على خروج الارباح والاولاد فعللنا بالمجانسة وعللتم اخرج الاولاد والارباح للمجانسة لا للتولد فيجب ان يخرج المستفاد اذا كان من جنسه

على ان العباس سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فى تعجيل صدقته قبل ان تحل فرخص له فى ذالك رواه ابوداؤد والترمذى وابن ماجة والدارمى وعن طاؤس قال قال معاذ لاهل اليمن ائتونى بعرض ثياب خميص اولبيس فى الصدقة مكان[١] الشعير والذرة اهون عليكم وخير لاصحاب النبى صلى الله عليه وسلم بالمدينة رواه البخارى فى صحيحه تعليقا وتعليقه صحيح ورواه ابن ابى شيبة فى مصنفه نحوه وفى رواية للبخارى عن ثمامة ان انسا حدثه ان ابا بكر رضى الله عنه كتب له التى امر الله رسوله صلى الله عليه وسلم ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين فان لم يكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده ابن لبون[٢] فانه يقبل منه وليس معه شئ وقد احتج

وهو ادفع للحرج على اصحاب الحرف الذين يجدون كل يوم درهما فاكثروا قل فان فى اعتبار الحول لكل مستفاد حرجا عظيما وهو مدفوع بالنص كذا قرره ابن الهمام وغيره انتهى ويمكن تاويل الحديث ان المراد من استفاد مالا ولم يكن له مال بغير هذا بقدر النصاب فلا زكوة عليه حتى يحول عليه الحول ١٢

[١] قوله مكان الشعير احتج به اصحابنا فى جواز دفع القيم فى الزكوات ولهذا قال ابن رشيد وافق البخارى فى هذه المسئلة الحنفية مع كثرة مخالفته لهم لكن قاده الى ذالك الدليل ثم اعلم ان الاصل فى هذا الباب ان دفع القيمة فى الزكوٰة جائزة عندنا وكذا فى الكفارة وصدقة الفطر والعشر والخراج والنذر وهو قول عمر وابنه عبد الله وابن مسعود وابن عباس ومعاذ وطاؤس وقال الثورى يجوز اخراج العروض فى الزكوٰة اذا كانت بقيمتها وهو مذهب البخارى واحدى الروايتين عن احمد ولو اعطى عرضا عن ذهب وفضة قال اشهب يجزئه وقال الطرطوشى هذا قول بين فى جواز اخراج القيم فى الزكوٰة عمدة القارى ملخصا ١٢

[٢] قوله عنده ابن لبون هذا الحديث حجة لنا لان ابن لبون لا مدخل له فى الزكوٰة الا بطريق

بها من یری تعلق الزکوٰة بالذمة۔

باب مایجب فیه الزکوٰة

وقول الله عزوجل یا ایها الذین اٰمنوا انفقوا من طیبٰت[1] ما کسبتم ومما[2] اخرجنا لکم من الارض وقوله واٰتوا[3] حقه یوم حصاده وقوله والذین[4] یکنزون الذهب والفضة

القیمة لان الذکر لایجوز فی الابل الا بالقیمة ولذلک احتج به البخاری ایضا فی جواز اخذ القیم مع شدة مخالفته للحنفیة قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

[1] قوله من طیبات ما کسبتم وقال فی التفسیرات الاحمدیة وقد صرح صاحب المدارک ان فی قوله تعالیٰ من طیبات ما کسبتم دلیل وجوب الزکوٰة فی اموال التجارة ۱۲

[2] قوله مما اخرجنا لکم من الارض وصرح الامام الزاهد ان فی قوله تعالیٰ ومما اخرجنا لکم من الارض دلیل وجوب العشر وفی کلام باقی المفسرین ان ما اخرجنا هو الحبة والثمار والمعادن وغیرها فحینئذ یتناول الاٰیة عشر الخارج وخمس المعادن جمیعا قاله فی التفسیرات الاحمدیة وفی عمدة القاری وقال بعض اصحابنا حجة ابی حنیفة فیما ذهب الیه عموم قوله تعالیٰ یا ایها الذین اٰمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم ومما اخرجنا لکم من الارض وقوله تعالیٰ واٰتوا حقه یوم حصاده والاحادیث التی تعلقت بها اهل المقالة الاولی اخبار اٰحاد فلا تقبل فی مقابلة الکتاب ۱۲

[3] قوله واٰتوا قال صاحب المدارک وهو حجة ابی حنیفة رحمه الله فی تعمیم العشر ویسمی هذا زکوٰة الخارج فی الفقه وبیان المسئلة ان عند ابی حنیفة رحمه الله فی کل ما اخرجته الارض یجب الزکوٰة الا الحطب والقصب والحشیش ولکن فرق بین ما سقی بسیح او سقته السماء وبین ما سقی بغرب او دالیة فان الواجب فی الاول العشر وفی الثانی نصفه لکثرة المؤنة فیه وقلتها فی الاول ولم یشترط بقاء سنة ولا بلوغه خمسة اوسق عنده کذا فی التفسیرات الاحمدیة ۱۲۔ [4] قوله والذین یکنزون الذهب

ولا ينفقونها في سبيل الله فبشرهم بعذاب اليم يوم يحمى عليها في نار جهنم فتكوى بها جباههم وجنوبهم وظهورهم هذا ما كنزتم لانفسكم فذوقوا ما كنتم تكنزون عن عبد الله بن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فيما سقت[1] السماء والعيون او كان عثريا العشر وما سقى بالنضح نصف العشر رواه البخاري وعن جابر بن عبد الله يذكر انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم قال فيما سقت الانهار والغيم العشور وفيما سقى بالسانية نصف العشر رواه مسلم وعن معاذ بن جبل قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن وامرني ان آخذ مما سقت السماء وما سقى بعلا العشر وما سقى بالدوالي نصف العشر رواه ابن ماجة والطحاوي وروى ابوداؤد نحوه وعن ابراهيم قال في كل شئ اخرجت الارض الصدقة رواه الطحاوي وعن[2] خصيف

والفضة هذا يدل على ان الزكوٰة في الذهب والفضة واجبة لانه رتب الوعيد الشديد على تاركها ولا يكون ذلك الا في الواجب وظني ان الآية عامة في حق الرجال والنساء وان كان المذكورة فيها صفة المذكر فتكون دليلا على وجوب الزكوة في الحلي للنساء ولعل الجباه والجنوب والظهور في حقهن مواضع الحلي منهن فيكون حجة على الشافعي رحمه الله فيما ذهب اليه في عدم وجوب الزكوٰة في الحلي وقد ذكر في شرح الاصول لابن الحاجب ان العام المسوق للمدح والذم للعموم عندنا خلافا للشافعي رحمه الله ولهذا لم يوجب الزكوٰة في حلي النساء مع ان قوله تعالى والذين يكنزون الذهب والفضة الآية عام مسوق للذم على مانع الزكوٰة هذا حاصل ما في التفسيرات الاحمدية ۱۲

[1] قوله فيما سقت الخ العشر يجب عند الشافعي فيما تنبته الارض اذا كان قوتا وعندنا فيما تنبته الارض قوتا كان او لا كالقثاء والبطيخ والرمان هذا الحديث ظاهر في عموم المقتات وغيرها كذا في المرقات ۱۲۔

[2] قوله وعن الخ هذه الاحاديث كلها مطلقة وليس فيها فصل وبظاهرها اخذ ابو حنيفة رضي الله عنه

عن مجاهد قال سألته عن زكوٰة الطعام فقال فيما قل منه او كثر العشر او نصف العشر رواه الطحاوي وروى ابن ابي شيبة وعبد الرزاق عن عمر بن عبد العزيز وعن مجاهد وعن ابراهيم النخعي نحوه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم

لانه صلى الله عليه وسلم لم يقيد رفيه مقدارا فدل على وجوب الزكوٰة في كل ما يخرج من الارض قل او كثر فان قلت هذا الحديث مجمل يفسره قوله صلى الله عليه وسلم ليس فيما دون خمسة اوسق صدقة قلت لا نسلم انه مجمل فان المجمل ما لا يعرف المراد بصيغته الا بالتامل ولا بغيره وهذا الحديث عام فان كلمة ما من الفاظ العموم فان قلت سلمنا انه عام ولكن الحديث المذكور خصص قلت اجراء العام على عمومه اولى من التخصيص لان فيه اخراج بعض ما تناوله العام ان يكون مرادا ولو صلح هذا الحديث ان يكون مخصصا او مفسر الحديث الباب لصلح حديث ماعز ان يكون مخصصا او مفسرا لحديث انيس في الاقرار بالزنا وقد رويتم انتم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه رد ماعزا عند ما جاء فاقر عنده بالزنا اربع مرات ثم رجمه بعد ذلك ورويتم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لانيس اغد على امرأة هذا فان اعترفت فارجمها فجعلتم هذا دليلا على ان الاعتبار بالاقرار بالزنا مرة واحدة لان ذلك ظاهر قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فان اعترفت فارجمها ولم تجعلوا حديث ماعز المفسر قاضيا على حديث انيس هذا المجمل فيكون الاعتراف المذكور في حديث انيس المجمل هو الاعتراف المذكور في حديث ماعز المفسر فاذا كنتم قد فعلتموه هذا فيما ذكرنا فما تنكرون على من فعل في احاديث الزكوات ما وصفنا بل حديث انيس اولى ان يكون معطوفا على حديث ماعز لانه ذكر فيه الاعتراف واقراره مرة واحدة ليس هو اعترافا بالزنا الذي يوجب الحد عليه في قول مخالفكم وحديث معاذ وابن عمر وجابر في الزكوة انما فيه ذكر ايجابها فيما سقي بكذا وفيما سقي بكذا فذلك اولى ان يكون مضادا لما فيه ذكر الاوساق من حديث انيس لحديث ماعز وقد حمل حديث معاذ وجابر وابن عمر على ما ذكرنا وذهب من معناه الى ما وصفنا

ليس على المسلم صدقة فى عبدہ ولا فى فرسه وفى رواية قال ليس فى عبده صدقة الا صدقة الفطر متفق عليه وقال فى التعليق المجد لا خلاف انه ليس فى رقاب العبد صدقة الا ان يشترو التجارة وقال فى الدر المختار ولا شئ فى خيل سائمة عند هما وعليه الفتوى خانية وغيرها انتهى وفى رد المحتار قال الطحاوى هذا احب القولين الينا ورجحه القاضى ابو زيد فى الاسرار وفى الينابيع وعليه الفتوى وفى الجواهر والفتوى على قولهما وفى الكافى هو المختار للفتوى وتبعه الزيلعى والبزازى تبعا للخلاصة وفى الخانية قالوا الفتوى على قولهما تصحيح العلامة قاسم قلت وبه جزم فى الكنز انتهى فى فتاوى قاضيخان قالوا الفتوى على قولهما كذا فى فتح القدير وقال فى العالمگيرية لا شئ فى الخيل وهذا عندهما وهو المختار للفتوى الا ان تكون للتجارة كذا فى الكافى وعن انس ان ابا بكر

ابراهيم النخعى ومجاهد فحينئذ يحمل قوله صلى الله عليه وسلم على ان المراد بالصدقة هى الزكوٰة وهى زكوٰة التجارة بقرينة عطفها على زكوٰة الابل والورق اذ الواجب فى العروض والنقود واحد وهو الزكوٰة وكانوا يتبايعون بالاوساق وقيمة خمسة اوساق كانت مأتى درهم فى ذٰلك الوقت غالبا فادير الحكم على ذٰلك وقول ابى حنيفة مذهب ابراهيم النخعى ومجاهد وحماد وزفر وعمر بن عبد العزيز ذكرهم ابو عمر وهو مروى عن ابن عباس وهو قول داؤد واصحابه فيما لا يوسق وحكاه يحيى بن ادم بسند جيد عن عطاء ما اخرجته الارض فيه العشر او نصف العشر وقاله ايضا حفص بن غياث عن اشعث عن الحكم وعن ابى بردة فى الرطبة صدقة وقال بعضهم فى دستجة من بقل والنظر الصحيح ايضا يدل على ذٰلك وذٰلك انا رأينا الزكوٰت تجب فى الاموال التى فى مقدار منها معلوم بعد وقت معلوم وهو الحول فكانت تلك الاشياء تجب بمقدار معلوم ووقت معلوم ثم رأينا ما تخرج الارض يؤخذ منه الزكوٰة فى وقت ما تخرج ولا ينتظر به وقت فلما سقط ان يكون له وقت يجب فيه الزكوٰة بحلوله سقط ان يكون له مقدار يجب الزكوٰة فيه ببلوغه فيكون

كتب له هذا الكتاب لما وجهه الى البحرين بسم الله الرحمن الرحيم هذه فريضة الصدقة التى فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتى امر الله بها رسوله فمن سئلها من المسلمين على وجهها فليعطها ومن سئل فوقها فلا يعط[1] فى اربع وعشرين من الابل فما دونها من الغنم من كل خمس شاة فاذا بلغت خمسا وعشرين الى خمس وثلاثين ففيها بنت مخاض انثى فاذا بلغت ستا وثلاثين الى خمس واربعين ففيها بنت لبون انثى فاذا بلغت ستا واربعين الى ستين ففيها حقة طروقة الجمل فاذا بلغت واحدة وستين الى خمس وسبعين ففيها جذعة فاذا بلغت ستا وسبعين الى تسعين ففيها بنتا لبون فاذا بلغت احدى وتسعين الى عشرين ومائة ففيها حقتان طروقتا الجمل رواه البخارى وروى[2] ابوداؤد فى المراسيل والطحاوى فى مشكله واسحق بن راهويه فى مسنده عن عمرو بن حزم ان النبى صلى الله عليه وسلم كتبه لجده نفرأته فكان فيه

حكم المقدار والميقات فى هذا سواء اذا سقط احدهما سقط الأخر كما كانا فى الاموال التى ذكرنا سواء لما ثبت احدهما ثبت الأخر فهذا هو النظر وهو قول ابى حنيفة رحمه الله تعالى هذا حاصل ما فى عمدة القارى وشرح معانى الأثار وقال فى رد المحتار قول الامام هو الصحيح كما فى التحفة ١٢۔

[1] قوله فلا يعط وقال فى المرقات لا دلالة فيه اكثر ما اذا طلب منه اكثر ما عليه لا يعطى الزائد بل يعطى الواجب وهذا صريح فى بقاء ولايتهما وان فسقا بطلب غير الواجب ١٢۔

[2] قوله وروى ابوداؤد الخ وقال العلامة العينى اما الذى استدل به الشافعى فنحن قد عملنا به لانا قد اوجبنا فى الاربعين بنت لبون فان الواجب فى الاربعين ما هو الواجب فى ست وثلاثين وكذالك اوجبنا فى خمسين حقة وهذا الحديث لا يتعرض لنفى الواجب عما دونه وانما هو عمل بمفهوم النص فنحن عملنا بالنصين وهو اعرض عن العمل بما روينا ه ١٢۔

ذکر ما یخرج من فرائض الابل فقص الحدیث الی ان تبلغ عشرین و مائۃ فاذا کانت اکثر من عشرین ومائۃ فانہ یعاد الی اول فریضۃ الابل وما کان اقل من خمس وعشرین ففیہ الغنم فی کل خمس ذود شاۃ وروی النسائی فی الدیات نحوہ وفی روایۃ لابن ابی شیبۃ عن علی رضی اللہ عنہ قال اذا زادت الابل علی عشرین ومائۃ یستقبل بہا الفریضۃ وفی روایۃ لہ عن ابراھیم مثلہ وعن حماد بن سلمۃ قال قلت لقیس بن سعد اکتب لی کتاب ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم فکتبہ لی فی ورقۃ ثم جاء بہا واخبرنی انہ اخذہ من کتاب ابی بکر بن محمد بن عمرو ابن حزم واخبرنی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کتبہ لجدہ عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ فی ذکر ما تخرج من فرائض الابل فکان فیہ انہا اذا بلغت تسعین ففیہا حقتان الی ان تبلغ عشرین ومائۃ فاذا کانت اکثر من ذلک ففی کل خمسین حقۃ فما فضل فانہ یعاد الی اول فریضۃ الابل فما کانت اقل من خمس وعشرین ففیہ الغنم فی کل خمس ذود شاۃ رواہ الطحاوی فی شرح معانی الاثار وعن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ انہ قال فی فرائض الابل اذا زادت علی تسعین ففیہا حقتان الی عشرین ومائۃ فاذا بلغت العشرین ومائۃ استقبلت الفریضۃ بالغنم فی کل خمس شاۃ فاذا بلغت خمسا وعشرین ففرائض الابل فاذا کثرت الابل ففی کل خمسین حقۃ رواہ الطحاوی وروی محمد فی الآثار عنہ نحوہ وفی روایۃ البخاری ومن لم یکن معہ الا اربع من الابل فلیس فیہا صدقۃ الا ان یشاء ربہا فاذا بلغت خمسا ففیہا شاۃ ومن بلغت عندہ من الابل صدقۃ الجذعۃ ولیست عندہ جذعۃ وعندہ حقۃ فانہا تقبل منہ الحقۃ ویجعل معہا شاتین[1] ان استیسرتا لہ او

---

[1] قولہ شاتین ان استیسرتا لہ او عشرین درھما فیہ دلیل علی جواز اداء القیم فی الزکوٰۃ ثم المعتبر

عشرين درهما ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الحقة وعنده الجذعة فانها تقبل منه الجذعة ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت عنده صدقة الحقة وليست عنده الا بنت لبون فانها تقبل منه بنت لبون ويعطي شاتين اوعشرين درهما ومن بلغت صدقته بنت لبون وعنده حقة فانها تقبل منه الحقة ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته بنت لبون وليست عنده وعنده بنت مخاض فانها تقبل منه بنت مخاض ويعطي معها عشرين درهما اوشاتين ومن بلغت صدقته بنت مخاض وليست عنده وعنده بنت لبون فانها تقبل منه ويعطيه المصدق عشرين درهما اوشاتين فان لم تكن عنده بنت مخاض على وجهها وعنده[1] ابن لبون فانه يقبل منه وليس معه شيء وفي صدقة الغنم في سائمتها اذا كانت اربعين الى عشرين ومائة شاة فاذا زادت على عشرين ومائة الى مائتين ففيها شاتان فاذا زادت على مائتين الى ثلثمائة ففيها ثلاث شياه فاذا زادت على ثلث مائة ففي كل مائة شاة فاذا كانت سائمة الرجل ناقصة من اربعين شاة واحدة فليس فيها صدقة الا ان يشاء ربها ولا تخرج في الصدقة هرمة ولا

مابين القيمتين في الرد والاسترداد اي شيء كان لان القيمة يتفاوت باختلاف الرخص والغلاء وتقدير العشرين في الحديث ليس بلازم لانه كان بحسب الغالب في ذلك الزمان لا انه تقدير شرعي وكيف ذلك وربما يؤدي الى الاضرار بالفقراء والاجحاف بارباب الاموال هذا حاصل ما في السندهي والبناية والعناية وعمدة القاري ۱۲۔

[1] قوله وعنده ابن لبون حجة لنا لان ابن لبون لا مدخل له في الزكوٰة الا بطريق القيمة لان الذكر لا يجوز في الابل الا بالقيمة ولذلك احتج به البخاري ايضا في جواز اخذ القيم معرشدة مخالفته للحنفية قاله في عمدة القاري وهذا قال في الدر المختار ولا تجزئ ذكور الابل الا بالقيمة للاناث ۱۲۔

ذات عوار ولا تيس الا ما شاء المصدق ولا يجمع[1] بين متفرق ولا يفرق بين مجتمع خشية الصدقة وما كان من خليطين[2] فانهما يتراجعان بينهما بالسوية وفي الرقة ربع العشر فان لم تكن الا تسعين ومائة فليس فيها شئ الا ان يشاء ربها وفي رواية للبخاري ومسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وليس ما في دون خمس اواق من الورق صدقة وليس فيما دون خمس ذود من الابل صدقة وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قد عفوت عن الخيل والرقيق فهاتوا صدقة الرقة من كل اربعين درهما درهم وليس في تسعين ومائة شئ فاذا بلغت مائتين ففيها خمسة دراهم رواه الترمذي وابو داؤد وروى البيهقي عنه نحوه وقال ابن حزم صحيح مسند وفي رواية للدارمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب مع عمرو بن حزم الى شرحبيل بن عبد كلال ونعيم بن عبد كلال ان في كل خمس اواق من الورق خمسة

---

[1] قوله ولا يجمع بين متفرق الخ كذا في فتاوی قاضیخان وعالمگیریه ۱۲

[2] قوله وما كان من خليطين الخ وفي المرقات اما الرجوع على مذهب ابي حنيفة وهو القائل بان لا تاثير للخلطة في حكم الصدقة والمعتبر هو الملك خلافا للشافعي فمثل ان يأخذ الساعي شاتين من جملة مائة وعشرين شائعة بين رجلين اثلاثا قبل قسمتها الاغنام فالمأخوذ من صاحب الثلثين شاة وثلث وواجبه في الثمانين شاة والمأخوذ من صاحب الثلث ثلثا شاة وواجبه في اربعين شاة فصاحب الثلثين يرجع بالسوية على صاحبه بثلث شاة حتى ترجع حصته من ثمانين شاة الى تسع وسبعين وحصة صاحبه من اربعين الى تسع وثلاثين انتهى وفي العالمگیریة نحوه واما على مذهب الشافعي فمثل ان يكون لاحد الخليطين خلطة الجوار ثلاثون بقرا وللآخر اربعون واخذ الساعي تبيعا من صاحب الثلثين ومسنة من صاحب الاربعين فيرجع الاول باربعة اسباع تبيع على الثاني ويرجع الثاني بثلاثة اسباع المسنة على الاول كذا في المرقات ۱۲۔

دراھم فما زاد[1] ففی کل اربعین درھما درھم و روی البیہقی مثلہ وقال بجود الاسناد
ورواہ جماعۃ الحفاظ موصولا حسنا و روی البیہقی عن احمد بن حنبل انہ قال ارجوان
یکون صحیحا وفی روایۃ للنسائی وابن حبان والحاکم وفی کل خمس اواق من الورق
خمسۃ دراھم وما زاد ففی کل اربعین درھما درھم ولیس فیما دون خمس اواق
شئی وعن انس قال ولانی عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ الصدقات فامرنی
ان اخذ من کل عشرین دینارا نصف دینار وما زاد فبلغ اربعۃ دنانیر ففیہ درھم
وان اخذ من کل مائتی درھم خمسۃ دراھم فما زاد فبلغ اربعین درھما ففیہ درھم
رواہ ابو عبید القاسم بن سلام فی کتاب الاموال وفی احکام عبدالحق عن عبداللہ
ومحمد ابنی ابی بکر بن عمرو بن حزم عن ابیہما عن جدھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انہ کتب ھذا الکتاب لعمرو بن حزم حین امرہ علی الیمن وفیہ الزکوٰۃ لیس فیما
صدقۃ حتی تبلغ مأتی درھم فاذا بلغت مأتی درھم ففیہا خمسۃ دراھم وما زاد
ففی کل اربعین درھما درھم ولیس فیما دون الاربعین صدقۃ وعن الحسن البصری
قال کتب عمر رضی اللہ عنہ الی ابی موسی فما زاد علی المأتین ففی کل اربعین درھما
درھم رواہ ابن ابی شیبۃ ورواہ الطحاوی فی احکام القرآن من وجہ اخر عن انس
عن عمر نحوہ وعن محمد الباقر مرفوعا قال اذا بلغت خمس اواق ففیہا خمسۃ دراھم
وفی کل اربعین درھما درھم رواہ ابن ابی شیبۃ بسند صحیح[2] وفی روایۃ لابی داؤد
وفی الغنم فی کل اربعین شاۃ شاۃ الی عشرین ومائۃ فان زادت واحدۃ فشاتان

[1] قولہ فما زاد الخ وفی عمدۃ القاری قال صاحب التمہید وھو قول ابن المسیب والحسن ومکحول وعطاء وطاؤس وعمرو بن دینار والزھری وبہ یقول ابوحنیفۃ والاوزاعی وذکر الخطابی الشعبی معہم ۱۲

[2] قولہ بسند صحیح قال العلامۃ العینی والعجب من النووی سکوتہ علی ھذہ الاحادیث الصحیحۃ کیف یقول ولابی حنیفۃ حدیث ضعیف ویذکر الحدیث المتکلم فیہ ولم یذکر غیرہ من الاحادیث الصحیحۃ ۱۲

الى مائتين فان زادت فثلاث شياه الى ثلثمائة فاذا زادت على ثلثمائة ففى كل مائة شاة فان لم يكن الا تسع وثلاثون فليس عليك فيها شئ وفى البقر فى كل ثلاثين تبيع وفى الاربعين مسنة وليس على العوامل شئ وقال فى الدر المختار وفيما زاد على الاربعين بحسابه فى ظاهر الرواية عن الامام وعنه لاشئ فيما زاد الى ستين ففيها ضعف ما فى ثلاثين وهو قولهما والثلاثة وعليه الفتوى بحر عن الينابيع و تصحيح القدورى انتهى وفى المحيط وهو اوفق الروايات عن ابى حنيفة وفى جوامع الفقه وهو المختار قاله العلامة العينى فى البناية وقال فى عمدة الرعاية وروى عنه انه لاشئ فى الزيادة الى ان تبلغ الى ستين وهو قولهما وعليه الفتوى كما فى النهر والبحر والدر المختار وغيرها وعن معاذ ان النبى صلى الله عليه وسلم لما وجهه الى اليمن امره ان يأخذ من البقر من كل ثلاثين تبيعا او تبيعة ومن كل اربعين مسنة رواه ابوداؤد والترمذى والنسائى والدارمى وعن طاؤس ان معاذ بن جبل اتى بوقص البقر فقال لم يأمرنى فيه النبى صلى الله عليه وسلم بشئ رواه الدارقطنى والشافعى وقال الوقص ما لم يبلغ الفريضة وعن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فى كل ابل سائمة[1] من كل اربعين ابنة لبون رواه النسائى وابوداؤد والحاكم وقال صحيح الاسناد وعن على رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه وسلم ليس فى العوامل صدقة رواه الدارقطنى وصححه ابن القطان وعن طاؤس عن معاذ انه كان لا يأخذ من البقر العوامل

[1] قوله سائمة وفى عمدة القارى وقد ورد تقييد السوم وهو مفهوم الصفة والمطلق يحمل على المقيد اذا كانا فى حادثة واحدة والصفة اذا قرنت بالاسم العلم تنزل منزلة العلة لايجاب الحكم ١٢۔

صدقۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن مغیرۃ بن ابراھیم ومجاھد قالا لیس فی البقر العوامل صدقۃ رواہ ابن ابی شیبۃ وعن جابر رضی اللہ عنہ قال لا یؤخذ من البقر التی یحرث علیہا من الزکوٰۃ شئ رواہ الدارقطنی[1] وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العجماء جرحہا جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز[2] الخمس متفق علیہ وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المعتدی فی الصدقۃ کمانعہا رواہ ابوداؤد والترمذی وعن جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی[3] عن الخرص وقال ارأیتم ان ھلک الثمر أیحب احدکم ان یأکل مال اخیہ بالباطل رواہ الطحاوی وعن عبد اللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ اخذ من العسل

---

[1] قولہ رواہ الدارقطنی کذا فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[2] قولہ وفی الرکاز الخمس وقال الشیخ ابن الہمام الرکاز یعم المعدن والکنز علی ما حققناہ فکان ایجابا فیہما ولا یتوھم عدم ارادۃ المعدن بسبب عطفہ علیہ بعد افادۃ انہ جبار ای ھدر لا شئ فیہ والا لتناقض فان الحکم المعلق بالمعدن لیس ھو المعلق بہ فی ضمن الرکاز لیختلف بالسلب والایجاب اذ المراد بہ ان اھلاکہ او الھلاک بہ للاجیر الحافر لہ غیر مضمون لا انہ لا شئ فیہ نفسہ والا لم یجب شئ اصلا وھو خلاف المتفق علیہ اذ الخلاف انما ھو فی کمیتہ لا فی اصلہ وکما ان ھذا ھو المراد فی البئر والعجماء فحاصلہ انہ اثبت للمعدن بخصوصہ حکما فنص علی خصوص اسمہ ثم اثبت لہ حکما آخر مع غیرہ فعبر باسم الذی یعمہا لیثبت فیہما فانہ علق الحکم اعنی وجوب الخمس بما یسمی رکازا فما کان من افرادہ وجب فیہ ۱۲۔

[3] قولہ نھی عن الخرص الخ الخرص ثابت عند الشافعی وعندنا لا عبرۃ بالخرص لھذا الحدیث ولافضائہ الی الربا والاحادیث الواردۃ فیہ کانت قبل تحریم الربا وحدیث جابر الطویل فی الصحیح صریح بان تحریم الربا کان فی حجۃ الوداع اخذتہ من المرقات ۱۲۔

العشر رواه ابن ماجة وروى ابوداؤد والترمذی نحوه ولم يتكلم ابوداؤد عليه فاقل حاله ان يكون حسنا[1] وهو حجة وعن زينب امرأة عبد الله قالت خطبنا رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا معشر النساء تصدقن ولو من حليكن فانكن اكثر اهل جهنم يوم القيامة رواه الترمذی قال ميرك ورجاله موثقون وعن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان امرأة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعها ابنة لها وفی يد ابنتها مسكتان غليظتان من ذهب فقال لها أتعطين زكوة هذا قالت لا قال ايسرك ان يسورك الله بهما يوم القيامة سوارين من نار قال فخلعتهما فالقتهما الى النبی صلى الله عليه وسلم قالت هما لله ولرسوله رواه ابوداؤد وقال ابن القطان فی كتابه اسناده صحيح وقال الحافظ المنذری اسناده لا مقال فيه وقال العلامة العينی هذا اسناد[2] يقوم به الحجة ان شاء الله تعالى وعن عبد الله بن شداد بن الهاد انه قال دخلنا على عائشة زوج النبی صلى الله عليه وسلم فقالت دخل علی رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى فی يدی فتخات من ورق فقال ما هذا يا عائشة فقلت صنعتهن أتزين لك يا رسول الله قال أتؤدين زكوتهن قلت لا او ما شاء الله قال هو حسبك من النار رواه ابوداؤد واخرجه الحاكم فی مستدركه وقال صحيح على

---

[1] قوله حسنا فی الجوهر النقی عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان هلالا جاء الى النبی صلى الله عليه وسلم بعشور نحل له الحديث قلت حسنه ابن عبد البر فی الاستذكار ۱۲۔

[2] قوله هذا اسناد يقوم الخ قال فی المرقات وتضعيف الترمذی وقوله لا يصح فی هذا الباب مؤول او لاخطاء قال المنذری لعل الترمذی قصد الطريقين اللذين ذكرهما والا فطريق ابی داؤد لا مقال فيها وقال ابن القطان بعد تصحيحه لحديث ابی داؤد وانما ضعف الترمذی هذا الحديث لان عنده فيه ضعيفين ابن لهيعة والمثنى بن الصباح انتهى ۱۲۔

شرطا الشیخین ولم یخرجاه وعن ام سلمة قالت کنت البس اوضاحا من ذهب فقلت یارسول الله اکنز هو فقال ما بلغ ان تؤدی زکوته فزکی فلیس بکنز رواه مالك وابوداؤد واخرجه الحاکم فی مستدرکه وقال صحیح علی شرط البخاری ولم یخرجه وعن سمرة بن جندب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان یأمرنا ان نخرج الصدقة من الذی نعد للبیع رواه ابوداؤد۔

باب صدقة الفطر

وقول الله عز وجل قد افلح من تزکی[1] وذکر اسم ربه فصلی عن عبدالله ابن ثعلبة قال خطب رسول الله صلی الله علیه وسلم الناس قبل یوم الفطر بیوم او یومین فقال ادوا صاعا من بر او قمح بین اثنین او صاعا من تمر او شعیر عن کل حر وعبد رواه عبدالرزاق وقال الشیخ ابن الهمام هذا سند صحیح وروی ابوداؤد نحوه وعن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر صارخا ببطن مکة ینادی ان صدقة الفطر حق واجب علی کل مسلم رواه الحاکم فی المستدرك وقال هذا حدیث صحیح الاسناد ولم یخرجاه بهذه الالفاظ وعن ابن عمر قال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بصدقة الفطر عن الصغیر والکبیر والحر والعبد ممن تمونون رواه الدارقطنی وعن ابن المبارك عن ابن لهیعة[2] عن عبیدالله

---

[1] قوله من تزکی وقال فی الخازن هو صدقة الفطر روی عن ابی سعید الخدری رضی الله عنه فی قوله قد افلح من تزکی قال اعطی صدقة الفطر کذا فی الترغیب والترهیب ۱۲۔

[2] قوله ابن لهیعة قال العلامة العینی وحدیث ابن لهیعة یصلح للمتابعة سیما روایة ابن المبارك عنه ولم یترکه احد ۱۲۔

ابن ابی جعفر عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال کان یخرج صدقۃ الفطر عن کل انسان یعول من صغیر وکبیر حر او عبد ولو کان نصرانیا[1] مدین من قمح او صاعا من تمر رواہ الطحاوی فی مشکلہ **وعن** ابن عباس قال یخرج الرجل الزکوۃ الفطر عن کل مملوک لہ وان کان یہودیا او نصرانیا رواہ عبد الرزاق فی مصنفہ **وفی** روایۃ للبخاری ومسلم و امر بہا ان تؤدی قبل خروج الناس الی الصلوۃ **وفی** روایۃ للبخاری عن ابن عمر وکانوا یعطون قبل الفطر بیوم او یومین **وعن** ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا صدقۃ الا عن ظہر غنی رواہ احمد فی مسندہ وذکرہ البخاری فی صحیحہ تعلیقا فی کتاب الوصایا وتعلیقاتہ المجزومۃ لہا حکم الصحۃ ورواہ مرۃ مسندا بغیر ھذا اللفظ **وعن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث صارخا بمکۃ صاح ان صدقۃ الفطر حق واجب مدان[2] من قمح او صاع من شعیر

---

[1] قولہ نصرانیا قال الثوری وابو حنیفۃ واصحابہ علیہ ان یؤدی صدقۃ الفطر عن عبدہ الکافر وھو قول عطاء ومجاھد وسعید بن جبیر وعمر بن عبد العزیز والنخعی وروی ذلک عن ابی ھریرۃ وابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم واحتجوا فی ذلک بما ثبت فی الصحیح حدیث لیس علی المسلم فی عبدہ صدقۃ الا صدقۃ الفطر وھو بعمومہ یتناول الکافر ایضا وکذا ما تقدم فی حدیث ابن عمر والخدری عن کل حر وعبد وقال ابن بزیزۃ ان قولہ من المسلمین زیادۃ مضطربۃ من غیر شک من جہۃ الاسناد والمعنی لان ابن عمر راویہ کان من مذھبہ اخراج الزکوۃ عن العبد الکافر والراوی اذا خالف ما رواہ کان تضعیفا لروایتہ ھذا حاصل ما فی عمدۃ القاری والجوھر النقی ۱۲۔

[2] قولہ مدان من قمح ای نصف صاع ثبت ھذا التقدیر فی الحنطۃ عن عمر وعلی عند الطحاوی وعن ابی بکر عند البیہقی وعن ابن الزبیر وجابر وابن عباس وابن مسعود وابی ھریرۃ عند عبد الرزاق ورویت فی ذلک ایضا احادیث مرفوعۃ عند ابی داؤد والدارقطنی وغیرھما

اوتمر رواه الحاكم فی المستدرك وصححه وروی البزار نحوه وعن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث منادیا ینادی فی فجاج مكة الا ان صدقة الفطر واجبة علی كل مسلم وفیه مدان من قمح رواه الترمذی وقال حسن غریب فیه سالم بن نوح قال صاحب التنقیح هو صدوق روی له مسلم فی صحیحه و قال ابو زرعة صدوق ثقة ووثقه ابن حبان وروی الدارقطنی نحوه وفیه علی بن صالح قال صاحب التنقیح ولا نعلم احدا ضعفه لكنه غیر مشهور الحال وقیل هو مكی معروف وهو احد العباد وكنیته ابو الحسن وعن اسماء بنت ابی بكر رضی اللہ عنهما قالت كنا نؤدی زكوة الفطر علی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدین من قمح بالمد الذی تقتات به رواه احمد فی مسنده وفیه ابن لهیعة وقال صاحب التنقیح وحدیثه یصلح للمتابعة سیما اذا كان من روایة امام مثل ابن المبارك عنه وعن سعید بن المسیب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرض زكوٰة الفطر مدین من حنطة رواه ابو داؤد فی مراسیله وروی الطحاوی عنه نحوه وقال فی التنقیح اسناده صحیح كالشمس وكونه مرسلا لا یضر فانه مرسل سعید ومراسیله حجة وفی روایة لابی داؤد عن ابن عباس قال فرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زكوة الفطر طهرة[1] للصیام من اللغو والرفث وطعمة للمساكین۔

وسند بعضها ضعیف كما فصله الزیلعی فی تخریج احادیث الهدایة لكن لا یضر ذلك بعد ما ثبت عمل اكابر الصحابة علی وفقه واما التقدیر بالصاع فی التمر والشعیر فثابت من عدة احادیث مخرجة فی كتب السنن وغیرها من الصحاح قاله فی عمدة الرعایة ۱۲۔

[1] قوله طهرة للصیام من اللغو والرفث قال ابن الملك وهذا لان الحسنات یذهبن السیأت تمسك به من لم یوجب الفطرة علی الاطفال لانهم اذا لم یلزمهم الصیام لم یلزم طهرته والاكثرون علی ایجابها

باب من لا تحل له الصدقة

وقول الله عز وجل خذ من اموالہم صدقة تطہرہم[1] وقوله او مسكينا ذا متربة عن انس قال مر النبي صلى الله عليه وسلم بتمرة في الطريق فقال لولا اني اخاف ان تكون من الصدقة لأكلتها متفق عليه وعن ابي هريرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتى بطعام سأل عنه أهدية ام صدقة فان قيل صدقة قال لاصحابه كلوا ولم يأكل وان قيل هدية ضرب بيده فاكل معهم متفق عليه وعنه قال اخذ الحسن بن علي تمرة من تمر الصدقة فجعلها في فيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم كخ كخ ليطرحها ثم قال اما شعرت انا لا[2] نأكل الصدقة متفق عليه وعن عبد المطلب بن ربيعة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان هذه الصدقات

عليهم ولعلهم نظروا الى ان علة الايجاب مركبة من التطهرة والطعمة رعاية لجانب المساكين وذهب الشافعي معه هذا ايضا الى ان شرط وجوبها ان يملك ما يفضل عن قوت يومه لنفسه وعياله لاستواء الغني والفقير في كونها طهرة اقول لكنا انه شرط ما ذكر شرطنا النصاب لما تقدم من الادلة جمعا بين الاحاديث ما امكن كذا في المرقات ١٢۔

[1] قوله تطہرہم قال على القاري فهي كغسالة الاوساخ ١٢۔

[2] قوله انا لا نأكل الصدقة لذلك قال في الدر المختار ولا يصرف الى بني هاشم ثم ظاهر المذهب اطلاق المنع وقول العيني والهاشمي يجوز له دفع زكاته لمثله صوابه لا يجوز نهر انتهى وقال في شرح النقاية قال الطحاوي وعن ابي حنيفة ان الصدقات كلها جائزة على بني هاشم والحرمة كانت في عهده عليه السلام لوصول الخمس اليهم فلما سقط ذلك بموته صلى الله عليه وسلم حلت لهم الصدقة قال وبه نأخذ ١٢۔

انما هی اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لآل محمد رواه مسلم وعن عائشة قالت كان فی بريرة ثلاث سنن احدی السنن انها اعتقت فخيرت فی زوجها وقال رسول الله صلی الله عليه وسلم الولاء لمن اعتق ودخل رسول الله صلی الله عليه وسلم والبرمة تفور بلحم فقرب اليه خبز وادم من ادم البيت فقال الم ار برمة فيها لحم قالوا بلی ولكن ذلك لحم تصدق به علی بريرة وانت لا تأكل الصدقة قال هو عليها صدقة ولنا هدية رواه مسلم ورواه البخاری مقطعا وعنها قالت كان رسول الله صلی الله عليه وسلم يقبل الهدية ويثيب عليها رواه البخاری وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم لو دعيت الی كراع لاجبت ولو اهدی الی ذراع لقبلت رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ليس المسكين الذی يطوف علی الناس ترده اللقمة واللقمتان والتمرة والتمرتان ولكن المسكين الذی لا يجد[1] غنی يغنيه ولا يفطن به فيتصدق عليه ولا يقوم فيسأل الناس متفق عليه وعن ابی رافع ان رسول الله صلی الله عليه وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقة فقال لابی رافع اصحبنی كيما تصيب منها فقال لا حتی اتی رسول الله صلی الله عليه وسلم فاسأله فانطلق الی النبی صلی الله عليه وسلم فسأله فقال ان الصدقة لا تحل لنا وان مولی القوم من انفسهم رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وعن حبشی بن جنادة

[1] قوله لا يجد غنی ای شيأ او ما لا يغنيه ای عن غيره ويكفيه وفيه حجة لما ذهب اليه ابو حنيفة ومالك ومن تبعهما من ان المسكين هو الذی لا يملك شيأ فهو اسوأ حالا من الفقير لانه يملك ما لا يكفيه قاله علی القاری فی المرقات حاصله ان مصرف الزكوة الفقير ای من له ما دون النصاب والمسكين ای من لا شئی له علی المذهب وقيل علی العكس والاول اصح وعن الشافعی ان الفقير اسوأ حالا من المسكين الدر المختار ورد المحتار ملتقط منهما ۱۲۔

قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من سأل من غیر فقر فانما یأکل الجمر
رواه الطحاوی وفی روایة للترمذی ولابی داؤد والدارمی واحمد والنسائی وابن ماجة
عن رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تحل الصدقة لغنی وعن عبید الله بن
عدی بن الخیار قال اخبرنی رجلان انهما اتیا النبی صلی الله علیه وسلم وهو فی حجة الوداع
وهو یقسم الصدقة فسألاه منها فرفع فینا النظر وخفضه فرانا جلدین فقال ان شئتما
اعطیتکما ولا حظ فیها لغنی ولا لقوی مکتسب رواه ابو داؤد والنسائی وعن

ے قوله من غیر فقر وقال الطحاوی فهذا حبشی قد حکی هذا عن النبی صلی الله علیه وسلم
فوافق ما حکی من ذلك ماحکاه الحنفیة من ان المسألة انما تحل بالفقر ۱۲۔

ے قوله لا تحل الصدقة لغنی لذلك قال فی شرح النقایه لا یدفع الزکوٰة علی اغنیاء الغزاة والحجاج
عندنا وجوز مالك والشافعی دفعها الی اغنیاء الغزاة لما فی سنن ابی داؤد ابن ماجة عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تحل الصدقة لغنی الا لخمسة العامل علیها
ورجل اشتراها بماله او غارم او غاز فی سبیل الله او مسکین تصدق بها علیه فاهدیها لغنی ولنا
ما فی ابی داؤد والترمذی من حدیث عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال لا تحل الصدقة لغنی الخ رواه الحاکم وقال صحیح علی شرط الشیخین ولم یخرجاه انتهی وقال ابن الهمام
قیل لم یثبت هذا الحدیث یعنی حدیث عطاء بن یسار ولو ثبت لم یقو قوة ترجح حدیث معاذ فانه
رواه اصحاب الکتب الستة مع قرینه من الحدیث الاخر یعنی قوله لا تحل الصدقة لغنی ولو قوی قوته
ترجح حدیث معاذ بانه مانع وما رواه مبیح ۱۲۔

ے قوله ان شئتما الخ وفی المرقات لا تحل الزکوٰة لمن اعضاؤه صحیحة وهو قوی یقدر علی الاکتساب بقدر
ما یکفیه وعیاله وبه قال الشافعی والحنفیة علی انه ان لم یکن له نصاب حلت له الصدقة وقال
الشیخ ابن الهمام والجواب ان الحدیث دل علی ان المراد حرمة سؤالها لقوله وان شئتما اعطیتکما

زياد بن الحارث الصدائی يقول امّرنی رسول الله صلی الله عليه وسلم علی قومی فقلت يا رسول الله اعطنی من صدقاتهم ففعل وكتب لی بذلك كتابا فاتاه رجل فقال يا رسول الله اعطنی من الصدقة فقال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان الله عزوجل لم يرض بحكم نبی ولا غيره فی الصدقات حتی حكم فيها هو من السماء فجزأها ثمانية اجزاء فان كنت من تلك الاجزاء اعطيتك منها رواه الطحاوی وروی ابو داؤد نحوه وعن ابن عباس فی قوله تعالی انما الصدقات للفقراء والمساكين الآية قال فی ای صنف وضعته اجزأك رواه البيهقی وروی ابن ابی شيبة عن عمر نحوه وعن ابی سعيد الخدری قال اعوزنا مرة فاتيت النبی صلی الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال النبی صلی الله عليه وسلم من استعف اعفه الله ومن استغنی اغناه الله ومن سألنا اعطيناه قال قلت فلا استعف فيعفنی الله ولا استغنی فيغنينی الله قال فوالله ما كان الا ايام حتی ان رسول الله صلی الله عليه وسلم

فلو كان الاخذ محرما غير مسقط عن صاحب المال لم يفعله انتهی وقال السندی هذا يدل علی انه لو ادی احد اليهما يحل لهما اخذه ويجزئ عنه والا لم يصح له ان يؤدی اليهما بمشيئتهما انتهی وقال الطحاوی فالحجة للحنفية عليه فی ذلك ان قوله ان شئتما اعطيتكما ولا حظ فيها للغنی ای ان غناكما يخفی علی فان كنتما غنيين فلا حظ لكما فيها وان شئتما اعطيتكما لانی لم اعلم بغناكما فمباح لی اعطاؤكما وحرام عليكما اخذ ما اعطيتكما ان كنتما تعلمان من حقيقة اموركما فی الغنی خلاف ما اری من ظاهركما الذی استدللت به علی فقركما فهذا معنی قوله ان شئتما اعطيتكما ولا حظ فيها لغنی واما قوله ولا لقوی مكتسب فذلك علی انه لا حظ فيها للقوی المكتسب من جميع الجهات التی يجب الحظ فيها ۱۲۔

[1] قوله امّرنی الخ وقال الطحاوی فهذا الصدائی قد امّره رسول الله صلی الله عليه وسلم علی قومه ومحال ان يكون امّره وبه زمانة ثم قد سأله من صدقة قومه وهی زكوتهم فاعطاه منها ولم يمنعه منه لصحة بدنه ثم سأله الرجل الآخر بعد ذلك فقال له رسول الله صلی الله عليه وسلم

قسم زبیبا فارسل الینا منه ثم قسم شعیرا فارسل الینا منه ثم سالت علینا الدنیا فغرقتنا الا من عصم اللہ رواہ الطحاوی وعن ابن عباس ان معاذا قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انک تأتی قوما من اھل الکتاب فادعھم الی شہادۃ ان لا الہ الا اللہ وانی رسول اللہ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم خمس صلوات فی کل یوم ولیلۃ فان ھم اطاعوا لذلک فاعلمھم ان اللہ افترض علیھم صدقۃ تؤخذ من اغنیاء ھم فترد فی فقراء ھم فان ھم اطاعوا لذلک فایاک وکرائم اموالھم واتق دعوۃ المظلوم متفق علیہ وعن زید بن اسلم قال شرب عمر بن الخطاب لبنا فاعجبہ فسأل الذی سقاہ من این ھذا اللبن فاخبرہ انہ ورد علی ماء قد سماہ فاذا نعم من نعم الصدقۃ وھم یسقون فحلبوا من البانھا فجعلتہ فی سقائی فھو ھذا فادخل عمر یدہ فاستقاءہ رواہ مالک والبیہقی فی شعب الایمان

باب من لا تحل له المسئلة ومن تحل له

عن قبیصۃ بن مخارق قال تحملت حمالۃ فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان کنت من الاجزاء التی جزأ اللہ عز وجل الصدقۃ فیھم اعطیتک منہا فرد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذلک حکم الصدقات الی ما ردھا اللہ عز وجل الیہ بقولہ انما الصدقات للفقراء والمساکین الآیۃ فکل من وقع علیہ اسم صنف من تلک الاصناف فھو من اھل الصدقۃ الذین جعلھا اللہ عز وجل لھم فی کتابہ ورسولہ فی سنتہ زمنا کان او صحیحا ۱۲

ے قولہ من سألنا اعطیناہ وقال الطحاوی فھذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سألنا اعطیناہ ویخاطب بذلک اصحابہ واکثرھم صحیح لا زمانۃ بہ الا انہ فقیر فلم یمنعھم منہا لصحتھم

اسأله فيها فقال اقم حتى تأتينا الصدقة فنأمر لك بها ثم قال يا قبيصة ان المسئلة لا تحل الا لاحد ثلاثة رجل تحمل حمالة فحلت له المسئلة حتى يصيبها ثم يمسك ورجل اصابته جائحة اجتاحت ماله فحلت له المسئلة حتى يصيب قواما من عيش او قال سدادا من عيش ورجل اصابته فاقة حتى يقوم ثلاثة من ذوى الحجا من قومه لقد اصابت فلانا فاقة فحلت له المسئلة حتى يصيب[1] قواما من عيش او قال سدادا من عيش فما سواهن من المسئلة يا قبيصة سحت يأكلها صاحبها سحتا رواه مسلم وعن حبشي ابن جنادة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المسئلة[2] لا تحل لغنى ولا لذى مرة سوى الا لذى فقر مدقع او غرم مفظع ومن سأل الناس ليثرى به ماله كان خموشا فى وجهه يوم القيامة ورضفا يأكله من جهنم فمن شاء فليقل ومن شاء فليكثر رواه الترمذى وعن سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المسائل

فقد دل ذلك على ما ذكرنا وفضل من استعف ولم يسأل على من سأل فلم يسأله ابو سعيد الذى ولو سأله لاعطاه اذ قد كان يبذل ذلك له ولامثاله من اصحابه ۱۲۔

[1] قوله يصيب قواما الخ وقال الطحاوى فاباح رسول الله صلى الله عليه وسلم فى هذا الحديث للذى الحاجة ان يسأل لحاجته حتى يصيب قواما من عيش او سدادا من عيش فدل ذلك ان الصدقة لا تحرم بالصحة اذا اراد بها الذى تصدق بها عليه سد فقره وانما تحرم عليه اذا كان يريد بها غير ذلك من التكثر ونحوه ومن يريد بها ذلك فهو ممن يطلبها لسوى المعانى الثلثة التى ذكرها رسول الله صلى الله عليه وسلم فى حديث قبيصة بن مخارق الذى ذكرنا فهو عليه سحت ۱۲۔

[2] قوله ان المسئلة لا تحل الخ وقال فى الدر المختار ولا يحل ان يسأل شيأ من القوت من له قوت يومه بالفعل او بالقوة كالصحيح المكتسب ۱۲

كد وح يكدح بها الرجل وجهه فمن شاء ابقى على وجهه ومن شاء تركه الا ان يسأل الرجل ذا سلطان او فى امر لا يجد منه بدا رواه ابو داؤد والترمذى والنسائى وعن ابن الفراسى ان الفراسى قال قلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم اسأل يا رسول الله فقال النبى صلى الله عليه وسلم لا وان كنت لابد فسل الصالحين رواه ابو داؤد والنسائى وعن الزبير بن العوام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لان يأخذ احدكم حبله فيأتى بحزمة حطب على ظهره فيبيعها فيكف الله بها وجهه خير له من ان يسأل الناس اعطوه او منعوه رواه البخارى وعن انس ان رجلا من الانصار اتى النبى صلى الله عليه وسلم يسأله فقال اما فى بيتك شئ فقال بلى حلس نلبس بعضه ونبسط بعضه وقعب نشرب فيه من الماء قال ائتنى بهما فاتاه بهما فاخذهما رسول الله صلى الله عليه وسلم بيده وقال من يشترى هذين قال رجل انا آخذهما بدرهم قال من يزيد على درهم مرتين او ثلاثا قال رجل انا آخذهما بدرهمين فاعطاهما اياه فاخذ الدرهمين فاعطاهما الانصارى وقال اشتر باحدهما طعاما فانبذه الى اهلك واشتر بالآخر قدوما فائتنى به فاتاه به فشد فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم عودا بيده ثم قال اذهب فاحتطب وبع ولا ارينك خمسة عشر يوما فذهب الرجل يحتطب ويبيع فجاءه وقد اصاب عشرة دراهم فاشترى ببعضها ثوبا وببعضها طعاما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا خير لك من ان تجيئ المسئلة نكتة فى وجهك يوم القيامة ان المسئلة لا تصلح الا لثلاثة لذى فقر مدقع اولذى غرم مفظع اولذى دم موجع رواه ابو داؤد وروى ابن ماجة الى قوله يوم القيامة وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من سأل الناس اموالهم تكثرا فانما يسأل جمرا فليستقل او ليستكثر رواه مسلم وعن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما يزال الرجل يسأل الناس حتى يأتى يوم القيامة

ليس فى وجهه مزعة لحم متفق عليه وعن معاوية قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تلحفوا فى المسئلة فوالله لا يسألنى احد منكم شيأ فتخرج له مسئلته منى شيأ وانا له كاره فيبارك له فيما اعطيته رواه مسلم وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصابته فاقة فانزلها بالناس لم تسد فاقته ومن انزلها بالله اوشك الله له بالغناء اما بموت عاجل او غنى آجل رواه ابوداود والترمذى وعن ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من يكفل لى ان لا يسأل الناس شيأ فاتكفل له بالجنة فقال ثوبان انا فكان لا يسأل احدا شيأ رواه ابوداود والنسائى وعن ابى ذر قال دعانى رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو يشترط علىّ ان لا تسأل الناس شيأ قلت نعم قال ولا سوطك ان سقط منك حتى تنزل اليه فتأخذه رواه احمد وعن على انه سمع يوم عرفة رجلا يسأل الناس فقال أفى هذا اليوم وفى هذا المكان تسأل من غير الله فخفقه بالدرة رواه رزين وعن عمر قال تعلمن ايها الناس ان الطمع فقر وان الاياس غنى وان المرء اذا يئس عن شئ استغنى عنه رواه رزين وعن ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال وهو على المنبر وهو يذكر الصدقة والتعفف عن المسئلة اليد العليا خير من اليد السفلى واليد العليا هى المنفقة والسفلى هى السائلة متفق عليه وعن حكيم بن حزام قال سألت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطانى ثم سألته فاعطانى ثم قال لى يا حكيم ان هذا المال خضر حلو فمن اخذه بسخاوة نفس بورك له فيه ومن اخذه باشراف نفس لم يبارك له فيه وكان كالذى يأكل ولا يشبع واليد العليا خير من اليد السفلى قال حكيم فقلت يا رسول الله والذى بعثك بالحق لا ارزأ احدا بعدك شيأ حتى افارق الدنيا متفق عليه وعن ابى سعيد الخدرى قال ان اناسا من الانصار سألوا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم فاعطاهم ثم سألوه فاعطاهم حتى نفد ما عنده فقال ما يكون عندى

من غیر فلن ادخرہ عنکم ومن یستعف یعفہ اللہ ومن یستغن یغنہ اللہ ومن یتصبر یصبرہ اللہ وما اعطی احد عطاء ھو خیر واوسع من الصبر متفق علیہ وعن عمر بن الخطاب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعطنی العطاء فاقول اعطہ افقر الیہ منی فقال خذہ فتمولہ وتصدق بہ فما جاءک من ھذا المال وانت غیر مشرف ولا سائل فخذہ ومالا فلا تتبعہ نفسک متفق علیہ وعن ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقۃ فلما فرغت منہا وادیتہا الیہ امرلی بعمالۃ فقلت انما عملت للہ واجری علی اللہ قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فعملنی فقلت مثل قولک فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطیت شیئا من غیر ان تسألہ فکل وتصدق رواہ ابوداؤد وعن سہل بن الحنظلیۃ رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سأل الناس عن ظہر غنی فانما یستکثر من جمر جہنم قلت یا رسول اللہ وما ظہر غنی قال ان یعلم ان عند اہلہ ما یغدیہم[1] وما یعشیہم رواہ الطحاوی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل وعندہ ما یغنیہ فانما یستکثر من النار قال النفیلی وھو احد رواتہ فی موضع اٰخر وما الغنی الذی لا تنبغی معہ المسئلۃ قال قدر ما یغدیہ ویعشیہ وقال فی موضع اٰخر ان یکون لہ شبع یوم اولیلۃ ویوم رواہ ابوداؤد۔

---

[1] قولہ ما یغدیہم وما یعشیہم فی المحیط الغنی علی ثلاثۃ انواع غنی یوجب الزکوۃ وھو ملک نصاب حولی تام وغنی یحرم الصدقۃ ویوجب صدقۃ الفطر والاضحیۃ وھو ملک ما یبلغ قیمۃ نصاب من الاموال الفاضلۃ عن حاجتہ الاصلیۃ وغنی یحرم السؤال دون الصدقۃ وھو ان یکون لہ قوت یومہ وما یستر عورتہ قالہ فی المرقات وقال فیہ ایضا ان من ملک ماتی درھم یحرم علیہ اخذ الصدقۃ ومن ملک قوت یومہ یحرم علیہ السؤال لا اخذ الصدقۃ ففرق بین الاخذ والسؤال ۱۲۔

باب الانفاق و كراهية الامساك

وقول الله عز وجل وانفقوا من ما رزقناكم من قبل ان يأتي احدكم الموت فيقول رب لولا اخرتني الى اجل قريب فاصدق واكن من الصالحين عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان لي مثل احد ذهبا لسرني ان لا يمر علي ثلاث ليال وعندي منه شئ الا شئ ارصده لدين رواه البخاري وعن ابي ذر انه استأذن على عثمان فاذن له وبيده عصاه فقال عثمان يا كعب ان عبد الرحمن توفي وترك مالا فما ترى فيه فقال ان كان يصل فيه حق الله فلا بأس عليه فرفع ابوذر عصاه فضرب كعبا وقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما احب لو ان لي هذا الجبل ذهبا انفقه ويتقبل مني اذر خلفي منه ست اواقي انشدك بالله يا عثمان أسمعته ثلاث مرات قال نعم رواه احمد وعن عقبة بن الحرث قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم بالمدينة العصر فسلم ثم قام مسرعا فتخطى رقاب الناس الى بعض حجر نسائه ففزع الناس من سرعته فخرج عليهم فرأى انهم قد عجبوا من سرعته قال ذكرت شيأ من تبر عندنا فكرهت ان يحبسني فامرت بقسمته رواه البخاري وفي رواية له قال كنت خلفت في البيت تبرا من الصدقة فكرهت ان ابيته وعن عائشة انها قالت كان لرسول الله صلى الله عليه وسلم عندي في مرضه ستة دنانير او سبعة فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان افرقها فشغلني وجع نبي الله صلى الله عليه وسلم ثم سألني عنها ما فعلت الستة او السبعة قلت لا والله لقد كان شغلني وجعك فدعا بها ثم وضعها في كفه فقال ما ظن نبي الله لو لقي الله عز وجل وهذه عنده رواه احمد.

وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من يوم يصبح العباد فيه الا ملكان ينزلان فيقول احدهما اللهم اعط منفقا خلفا ويقول الآخر اللهم اعط ممسكا تلفا متفق عليه وعنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بينا رجل بفلاة من الارض فسمع صوتا في سحابة اسق حديقة فلان فتنحى ذلك السحاب فافرغ ماءه في حرة فاذا شرجة من تلك الشراج قد استوعبت ذلك الماء كله فتتبع الماء فاذا رجل قائم في حديقته يحول الماء بمسحاته فقال له يا عبد الله ما اسمك قال فلان للاسم الذي سمع في السحابة فقال له يا عبد الله لم تسألني عن اسمي فقال اني سمعت صوتا في السحاب الذي هذا ماءه يقول اسق حديقة فلان لاسمك فما تصنع فيها قال اما اذا قلت هذا فاني انظر الى ما يخرج منها فاتصدق بثلثه واكل انا وعيالي ثلثا وارد فيها ثلثه رواه مسلم وعن اسماء قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انفقي ولا تحصي فيحصي الله عليك ولا توعي فيوعي الله عليك ارضخي ما استطعت متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الله تعالى انفق يا ابن آدم انفق عليك متفق عليه وعنه ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل على بلال وعنده صبرة من تمر فقال ما هذا يا بلال قال شيء ادخرته لغد فقال اما تخشى ان ترى له غدا بخارا في نار جهنم يوم القيامة انفق بلال ولا تخش من ذي العرش اقلالا رواه البيهقي في شعب الايمان وعن ابي امامة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا ابن آدم ان تبذل الفضل خير لك وان تمسكه شر لك ولا تلام على كفاف وابدأ بمن تعول[1] رواه مسلم وعن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بادروا بالصدقة فان البلاء لا يتخطاها رواه رزين وعن ابي هريرة قال قال

---

[1] قوله بمن تعول وقال في رد المختار اعلم ان الصدقة تستحب بفاضل عن كفايته وكفاية من يمونه وان تصدق بما ينقص مؤنة من يمونه اثم ١٢ ـ

رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل البخيل والمتصدق كمثل رجلين عليهما جنتان من حديد قد اضطرت ايديهما الى ثديهما وتراقيهما فجعل المتصدق كلما تصدق بصدقة انبسطت عنه وجعل البخيل كلما هم بصدقة قلصت واخذت كل حلقة بمكانها متفق عليه وعن ابي الدرداء قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مثل الذي يتصدق عند موته او يعتق كالذي يهدي اذا شبع رواه احمد والنسائي والدارمي والترمذي وصححه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخاء شجرة في الجنة فمن كان سخيا اخذ بغصن منها فلم يتركه الغصن حتى يدخله الجنة والشح شجرة في النار فمن كان شحيحا اخذ بغصن منها فلم يتركه الغصن حتى يدخله النار رواه البيهقي في شعب الايمان وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اتقوا الظلم فان الظلم ظلمات يوم القيامة واتقوا الشح فان الشح اهلك من كان قبلكم حملهم على ان سفكوا دماءهم واستحلوا محارمهم رواه مسلم وعن ابي ذر قال انتهيت الى النبي صلى الله عليه وسلم وهو جالس في ظل الكعبة فلما رآني قال هم الاخسرون ورب الكعبة فقلت فداك ابي وامي من هم قال الاكثرون اموالا الا من قال هكذا وهكذا وهكذا من بين يديه ومن خلفه وعن يمينه وعن شماله وقليل ما هم متفق عليه

وعن ابي هريرة انه سمع النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان ثلاثة من بني اسرائيل ابرص واقرع واعمى فاراد الله ان يبتليهم فبعث اليهم ملكا فاتى الابرص فقال اي شيء احب اليك قال لون حسن وجلد حسن ويذهب عني الذي قد قذرني الناس قال فمسحه فذهب عنه قذره واعطي لونا حسنا وجلدا حسنا قال فاي المال احب اليك قال الابل او قال البقر شك اسحاق الا ان الابرص او الاقرع قال احدهما الابل وقال الآخر البقر قال فاعطي ناقة عشراء فقال بارك الله لك فيها قال فاتى الاقرع فقال اي شيء احب اليك قال شعر حسن ويذهب عني هذا الذي قد قذرني الناس قال فمسحه فذهب عنه قال واعطي شعرا حسنا قال فاي المال احب اليك قال البقر

فاعطی بقرۃ حاملا قال بارك الله لك فیها قال فاتی الاعمی فقال ای شئ احب الیك قال ان یرد الله الی بصری فابصر به الناس قال فمسحه فرد الله الیه بصره قال فای المال احب الیك قال الغنم فاعطی شاۃ والدا فانتج هذان وولد هذا فكان لهذا واد من الابل ولهذا واد من البقر ولهذا واد من الغنم قال ثم انه اتی الابرص فی صورته وهیئته فقال رجل مسكین قد انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا بالله ثم بك اسألك بالذی اعطاك اللون الحسن والجلد الحسن والمال بعیرا اتبلغ به فی سفری فقال الحقوق كثیرۃ فقال انه كانی اعرفك الم تكن ابرص یقذرك الناس فقیرا فاعطاك الله مالا فقال انما ورثت هذا المال كابرا عن كابر فقال له ان كنت كاذبا فصیرك الله الی ما كنت قال واتی الاقرع فی صورته فقال له مثل ما قال لهذا ورد علیه مثل ما رد علی هذا فقال ان كنت كاذبا فصیرك الله الی ما كنت قال واتی الاعمی فی صورته وهیئته فقال رجل مسكین وابن سبیل انقطعت بی الحبال فی سفری فلا بلاغ لی الیوم الا بالله ثم بك اسألك بالذی رد علیك بصرك شاۃ اتبلغ بها فی سفری فقال قد كنت اعمی فرد الله الی بصری فخذ ما شئت ودع ما شئت فوالله لا اجهدك الیوم بشئ اخذته لله فقال امسك مالك فانما ابتلیتم فقد رضی عنك وسخط علی صاحبیك متفق علیه۔

وعن مولی لعثمان قال اهدی لام سلمة بضعة من لحم وكان النبی صلی الله علیه وسلم یعجبه اللحم فقالت للخادم ضعیه فی البیت لعل النبی صلی الله علیه وسلم یاكله فوضعته فی كوۃ البیت وجاء سائل فقام علی الباب فقال تصدقوا بارك الله فیكم فقالوا بارك الله فیك فذهب السائل فدخل النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا ام سلمة هل عندكم شئ اطعمه فقالت نعم قالت للخادم اذهبی فأتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بذلك اللحم فذهبت فلم تجد فی الكوۃ الا قطعة مروۃ فقال النبی صلی الله علیه وسلم فان ذلك اللحم عاد مروۃ لما لم تعطوه السائل رواه البیهقی فی

دلائل النبوة وعن حارثة بن وهب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا
فانه يأتي عليكم زمان يمشي الرجل بصدقته فلا يجد من يقبلها يقول الرجل لو جئت
بها بالامس لقبلتها فاما اليوم فلا حاجة لي بها متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال
رجل يا رسول الله اي الصدقة اعظم اجرا قال ان تصدق وانت صحيح شحيح تخشى الفقر
وتأمل الغنى ولا تمهل حتى اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان كذا ولفلان كذا وقد
كان لفلان متفق عليه وعن ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم لان يتصدق المرء في حياته بدرهم خير له من ان يتصدق بمائة عند موته
رواه ابوداؤد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السخي قريب
من الله قريب من الجنة قريب من الناس بعيد من النار والبخيل بعيد من الله
بعيد من الجنة بعيد من الناس قريب من النار ولجاهل سخي احب الى الله من
عابد بخيل رواه الترمذي وعن عائشة ان بعض ازواج النبي صلى الله عليه
وسلم قلن للنبي صلى الله عليه وسلم اينا اسرع بك لحوقا قال اطولكن يدا فاخذوا
قصبة يذرعونها وكانت سودة اطولهن يدا فعلمنا بعد انما كان طول يدها الصدقة
وكانت اسرعنا لحوقا به زينب وكانت تحب الصدقة رواه البخاري وفي رواية مسلم
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اسرعكن لحوقا بي اطولكن يدا قالت وكانت
يتطاولن ايتهن اطول يدا قالت فكانت اطولنا يدا زينب لانها كانت تعمل بيدها
وتتصدق وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خصلتان
لايجتمعان في مؤمن البخل وسوء الخلق رواه الترمذي وعن ابي بكر الصديق
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يدخل الجنة خب ولا بخيل ولا منان
رواه الترمذي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شر ما
في الرجل شح هالع وجبن خالع رواه ابوداؤد وعن ابن عباس قال قال

النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بشر الناس منزلا قیل نعم قال الذی یسئل باللہ ولا یعطی بہ رواہ احمد وعن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال رجل لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی سارق فقال اللھم لک الحمد علی سارق لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی زانیۃ فقال اللھم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ علی غنی فقال اللھم لک الحمد علی سارق وزانیۃ وغنی فاتی فقیل لہ اما صدقتک علی سارق فلعلہ ان یستعف عن سرقتہ واما الزانیۃ فلعلہا ان تستعف عن زناہا واما الغنی فلعلہ یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ متفق علیہ ولفظہ للبخاری وعن ام بجید قالت قلت یارسول اللہ ان المسکین لیقف علی بابی حتی استحیی فلا اجد فی بیتی ما ادفع فی یدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادفعی فی یدہ ولو ظلفا محرقا رواہ احمد وابوداؤد والترمذی وقال ھذا حدیث حسن صحیح۔

باب فضل الصدقة

وقول اللہ عزوجل ویربی الصدقات وقولہ ولکن البر من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملائکۃ والکتاب والنبیین واٰتی المال[1] علی حبہ ذوی القربی والیتامی والمساکین وابن السبیل والسائلین وفی الرقاب واقام الصلوۃ واٰتی الزکوۃ وعن فاطمۃ بنت قیس قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی المال لحقا سوی الزکوۃ ثم تلا لیس البر ان تولوا وجوھکم قبل المشرق والمغرب الاٰیۃ رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تصدق

[1] قولہ اٰتی المال قال فی المدارک المراد بہ نوافل الصدقات والبیان ۱۲۔

بعدل تمرة من كسب طيب ولا يقبل الله الا الطيب فان الله يتقبلها بيمينه ثم
يربيها لصاحبها كما يربي احدكم فلوه حتى تكون مثل الجبل متفق عليه وعن ابي امامة
قال قال ابوذر يا نبي الله ارأيت الصدقة ماذا هي قال اضعاف مضاعفة وعند الله
المزيد رواه احمد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نقصت
صدقة من مال وما زاد الله عبدا بعفو الا عزا وما تواضع احد لله الا رفعه الله
رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من انفق زوجين من شيء
من الاشياء في سبيل الله دعي من ابواب الجنة وللجنة ابواب فمن كان من اهل الصلوة
دعي من باب الصلوة ومن كان من اهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من
اهل الصدقة دعي من باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعي من باب الريان
فقال ابوبكر ما على من دعي من تلك الابواب من ضرورة فهل يدعى احد من تلك الابواب
كلها قال نعم وارجو ان تكون منهم متفق عليه وعن ابي ذر قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ما من عبد مسلم ينفق من كل مال له زوجين في سبيل الله
الا استقبلته حجبة الجنة كلهم يدعوه الى ما عنده قلت وكيف ذلك قال ان
كانت ابلا فبعيرين وان كانت بقرا فبقرتين رواه النسائي وعن ابي هريرة قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم من اصبح منكم اليوم صائما قال ابوبكر انا قال فمن تبع
منكم اليوم جنازة قال ابوبكر انا قال فمن اطعم منكم اليوم مسكينا قال ابوبكر انا قال فمن
عاد منكم اليوم مريضا قال ابوبكر انا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اجتمعن في
امرئ الا دخل الجنة رواه مسلم وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
يا نساء المسلمات لا تحقرن جارة لجارتها ولو فرسن شاة متفق عليه وعن جابر وحذيفة
قالا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل معروف صدقة متفق عليه وعن ابي ذر
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تحقرن من المعروف شيأ ولو ان تلقى اخاك

بوجه طليق رواه مسلم وعن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
كل معروف صدقة وان من المعروف ان تلقى اخاك بوجه طلق وان تفرغ من دلوك
في اناء اخيك رواه احمد والترمذي وعن ابي ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم تبسمك في وجه اخيك صدقة وامرك بالمعروف صدقة ونهيك عن المنكر
صدقة وارشادك الرجل في ارض الضلال لك صدقة ونصرك الرجل الردي البصر
لك صدقة واماطتك الحجر والشوك والعظم عن الطريق لك صدقة وافراغك
من دلوك في دلو اخيك لك صدقة رواه الترمذي وعن ابي جري جابر بن سليم
قال اتيت المدينة فرأيت رجلا يصدر الناس عن رأيه لا يقول شيئا الا صدروا عنه
قلت من هذا قالوا هذا رسول الله قال قلت عليك السلام يا رسول الله مرتين قال
لا تقل عليك السلام عليك السلام تحية الميت قل السلام عليك قلت انت رسول الله
فقال انا رسول الله الذي ان اصابك ضر فدعوته كشفه عنك وان اصابك عام
سنة فدعوته انبتها لك واذا كنت بارض قفر او فلاة فضلت راحلتك فدعوته
ردها عليك قلت اعهد الي قال لا تسبن احدا قال فما سببت بعده حرا ولا عبدا
ولا بعيرا ولا شاة قال ولا تحقرن شيأ من المعروف وان تكلم اخاك وانت منبسط
اليه وجهك ان ذلك من المعروف وارفع ازارك الى نصف الساق فان ابيت فالى
الكعبين واياك واسبال الازار فانها من المخيلة وان الله لا يحب المخيلة وان امرؤ
شتمك وعيرك بما يعلم فيك فلا تعيره بما تعلم فيه فانما وبال ذلك عليه رواه
ابو داؤد وروى الترمذي منه حديث السلام وفي رواية فيكون لك اجر ذلك
ووباله عليه وعن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
على كل مسلم صدقة قالوا فان لم يجد قال فليعمل بيديه فينفع نفسه ويتصدق
قالوا فان لم يستطع او لم يفعل قال فيعين ذا الحاجة الملهوف قالوا فان لم يفعله

قال فيأمر بالخير قالوا فان لم يفعل قال فيمسك عن الشر فانه له صدقة متفق عليه ۔
وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم كل سلامى من الناس
عليه صدقة كل يوم تطلع فيه الشمس يعدل بين الاثنين صدقة ويعين الرجل
على دابته فيحمل عليها او يرفع عليها متاعه صدقة والكلمة الطيبة صدقة وكل خطوة
يخطوها الى الصلوة صدقة ويميط الاذى عن الطريق صدقة متفق عليه وعن عائشة
قالت قال رسول الله صلی الله عليه وسلم خلق كل انسان من بنی آدم على ستين وثلثمائة
مفصل فمن كبر الله وحمد الله وهلل الله وسبح الله واستغفر الله وعزل حجرا عن
طريق الناس او شوكة او عظما او امر بمعروف او نهى عن منكر عدد تلك الستين
والثلثمائة فانه يمشي يومئذ وقد زحزح نفسه عن النار رواه مسلم وعن ابی هريرة
قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم مر رجل بغصن شجرة على ظهر طريق فقال
لانحين هذا عن طريق المسلمين لا يؤذيهم فادخل به الجنة متفق عليه وعنه قال قال
رسول الله صلی الله عليه وسلم لقد رأيت رجلا يتقلب فی الجنة فی شجرة قطعها من
ظهر الطريق كانت تؤذی الناس رواه مسلم وعن ابی برزة قال قلت يا نبی الله علمنی
شيأ انتفع به قال اعزل الاذى عن طريق المسلمين رواه مسلم وعن ابی ذر قال قال
رسول الله صلی الله عليه وسلم ان بكل تسبيحة صدقة وكل تكبيرة صدقة وكل
تحميدة صدقة وكل تهليلة صدقة وامر بالمعروف صدقة ونهى عن المنكر صدقة
وفی بضع احدكم صدقة قالوا يا رسول الله أيأتی احدنا شهوته ويكون له فيها اجر
قال أرأيتم لو وضعها فی حرام اكان عليه فيه وزر فكذلك اذا وضعها فی الحلال كان له
اجر رواه مسلم وعن بهيسة عن ابيها قالت قال يا رسول الله ما الشئ الذی لا يحل
منعه قال الماء قال يا نبی الله ما الشئ الذی لا يحل منعه قال الملح قال يا نبی الله
ما الشئ الذی لا يحل منعه قال ان تفعل الخير خير لك رواه ابو داؤد وعن انس

قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من مسلم یغرس غرسا او یزرع زرعا فیاکل
منه انسان او طیر او بهیمة الا کانت له صدقة متفق علیه وفی روایة لمسلم عن جابر
وما سرق له صدقة وعن جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من احیا ارضا
میتة فله فیها اجر وما اکلت العافیة منه فهو له صدقة رواه النسائی والدارمی
وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم نعم الصدقة اللقحة الصفی
منحةً[له] والشاة الصفی منحة تغدو باناء وتروح باخر متفق علیه وعن البراء قال قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم من منح منحة لبن او ورق او هدی زقاقا کان له مثل
عتق رقبة رواه الترمذی وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
غفر لامرأة مومسة مرت بکلب علی رأس رکی یلهث کاد یقتله العطش فنزعت
خفها فاوثقته بخمارها فنزعت له من الماء فغفر لها بذلك قیل ان لنا فی البهائم اجرا
قال فی کل ذات کبد رطبة اجر متفق علیه وعن ابن عمر وابی هریرة قالا قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم عذبت امرأة فی هرة امسکتها حتی ماتت من الجوع فلم تکن تطعمها
ولا ترسلها فتاکل من خشاش الارض متفق علیه وعن عبد الله بن سلام قال لما
قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة جئت فلما تبینت وجهه عرفت ان وجهه
لیس بوجه کذاب فکان اول ما قال یا ایها الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا
الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنة بسلام رواه الترمذی وابن ماجة والدارمی

[له] قوله منحة وقال فی النهایة ثم و و منحه شاة حلوبا او ناقة حلوبا او بقرة حلوبا وقال هذه الشاة
لك منحة او هذه الناقة او هذه البقرة کان عاریة وجاز له الانتفاع بلبنها لان اللبن وان
کان عینا حقیقة فهو معدود من المنافع عرفا وعادة فاعطی له حکم المنفعة کانه اباح له
شرب اللبن فیجوز له الانتفاع بلبنها ۱۲

وعن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام تدخلوا الجنة بسلام رواہ الترمذی وابن ماجة وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع میتة السوء رواہ الترمذی وعن مرثد بن عبد اللہ قال حدثنی بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان ظل المؤمن یوم القیامة صدقتہ رواہ احمد وعن عائشة انہم ذبحوا شاة فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی منہا قالت ما بقی منہا الا کتفہا قال بقی کلہا غیر کتفہا رواہ الترمذی وصححہ وعن عبد اللہ بن مسعود یرفعہ قال ثلاثة یحبہم اللہ رجل قام من اللیل یتلو کتاب اللہ ورجل یتصدق بصدقة بیمینہ یخفیہا اراہ قال من شمالہ ورجل کان فی سریة فانہزم اصحابہ فاستقبل العدو رواہ الترمذی وعن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثة یحبہم اللہ وثلاثة یبغضہم اللہ فاما الذین یحبہم اللہ فرجل اتی قوما فسألہم باللہ ولم یسألہم لقرابة بینہ وبینہم فمنعوہ فتخلف رجل باعیانہم فاعطاہ سرا لا یعلم بعطیتہ الا اللہ والذی اعطاہ وقوم ساروا لیلتہم حتی اذا کان النوم احب الیہم مما یعدل بہ فوضعوا رؤسہم فقام یتملقنی ویتلو ایاتی ورجل کان فی سریة فلقی العدو فہزموا فاقبل بصدرہ حتی یقتل او یفتح لہ والثلاثة الذین یبغضہم اللہ الشیخ الزانی والفقیر المختال والغنی الظلوم رواہ الترمذی والنسائی وعن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فقال بہا علیہا فاستقرت فعجبت الملائکة من شدة الجبال فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من النار قال نعم الماء فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح

فقالوا یا رب هل من خلقك شئ اشد من الریح قال نعم ابن ادم تصدق صدقة بیمینه یخفیها من شماله رواه الترمذی وعن ابی سعید قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم ایما مسلم کسا مسلما ثوبا علی عری کساه اللّٰہ من خضر الجنة وایما مسلم اطعم مسلما علی جوع اطعمه اللّٰہ من ثمار الجنة وایما مسلم سقی مسلما علی ظمأ سقاه اللّٰہ من الرحیق المختوم رواه ابوداؤد والترمذی وعن ابن عباس قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلما ثوبا الا کان فی حفظ من اللّٰہ ما دام علیه منه خرقة رواه احمد والترمذی وعن سعد بن عبادة قال یارسول اللّٰہ ان ام سعد ماتت فای الصدقة افضل قال الماء فحفر بئرا وقال هذه لام سعد رواه ابوداؤد والنسائی وعن ابن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم من وسع علی عیاله فی نفقة یوم عاشوراء وسع اللّٰہ علیه سائر سنته قال سفیان انا قد جربناه فوجدناه کذلك رواه رزین وروی البیهقی فی شعب الایمان عنه وعن ابی هریرة وابی سعید وجابر وضعفه قال العراقی له طرق صحیح بعضها وبعضها علی شرط مسلم۔

باب افضل الصدقة

عن ابی هریرة وحکیم بن حزام قالا قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم خیر الصدقة ما کان عن ظهر غنی وابدأ بمن تعول رواه البخاری ورواه مسلم عن حکیم وحده۔ وعنه قال یارسول اللّٰہ ای الصدقة افضل قال جهد المقل وابدأ بمن تعول رواه ابوداؤد وعن انس قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم افضل الصدقة ان تشبع کبدا جائعا رواه البیهقی فی شعب الایمان وعن ثوبان قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم افضل دینار ینفقه الرجل دینار ینفقه علی عیاله ودینار ینفقه علی دابته فی سبیل اللّٰہ ودینار ینفقه علی اصحابه فی سبیل اللّٰہ رواه مسلم وعن

ابی هریرة قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال عندی دینار قال انفقه
علی نفسك قال عندی اخر قال انفقه علی ولدك قال عندی اخر قال انفقه علی اهلك
قال عندی اخر قال انفقه علی خادمك قال عندی اخر قال انت اعلم رواه ابوداؤد
والنسائی وعن ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفق المسلم
نفقة علی اهله وهو یحتسبها کانت له صدقة متفق علیه وعن ابی هریرة قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دینار انفقته فی سبیل اللہ ودینار انفقته
فی رقبة ودینار تصدقت به علی مسکین ودینار انفقته علی اهلك اعظمها اجرا
الذی انفقته علی اهلك رواه مسلم وعن ام سلمة قالت قلت یا رسول اللہ ألی
اجران انفق علی بنی ابی سلمة انما هم بنی فقال انفقی علیهم فلك اجر ما انفقت علیهم
متفق علیه وعن میمونة بنت الحارث انها اعتقت ولیدة فی زمان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلك لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لو اعطیتها
اخوالك کان اعظم لاجرك متفق علیه وعن سلیمان بن عامر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم الصدقة علی المسکین صدقة وهی علی ذی الرحم ثنتان صدقة
وصلة رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة والدارمی وعن انس قال
کان ابوطلحة اکثر الانصار بالمدینة مالا من نخل وکان احب امواله الیه بیرحاء وکانت
مستقبلة المسجد وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخلها ویشرب من ماء فیها
طیب قال انس فلما نزلت هذه الآیة لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون قام ابوطلحة
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان اللہ تعالی یقول لن تنالوا
البر حتی تنفقوا مما تحبون وان احب مالی الی بیرحاء وانها صدقة للہ تعالی
ارجو برها وذخرها عند اللہ فضعها یا رسول اللہ حیث اراك اللہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخ بخ ذلك مال رابح وقد سمعت ما قلت وانی

اری ان تجعلها فی الاقربین فقال ابو طلحۃ افعل یارسول اللّٰہ فقسمہا ابو طلحۃ فی اقاربہ وبنی عمہ متفق علیہ وعن رایطۃ بنت عبد اللّٰہ امرأۃ عبد اللّٰہ بن مسعود و کانت امرأۃ صنعاء[1] ولیس لعبد اللّٰہ بن مسعود مال فکانت تنفق علیہ وعلی ولدہ منہا فقالت لقد شغلتنی واللّٰہ انت وولدک عن الصدقۃ فما استطیع ان اتصدق معکم بشیئ فقال ما احب ان لم یکن لک فی ذلک اجران تفعلی فسألت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ھی وھو فقالت یارسول اللّٰہ انی امرأۃ ذات صنعۃ ابیع منہا ولیس لولدی ولا لزوجی شیئ فشغلونی فلا اتصدق فہل لی فیہم اجر فقال لک فی ذلک اجر ما انفقت علیہم فانفقی علیہم رواہ الطحاوی وعن عائشۃ قالت یارسول اللّٰہ ان لی جارین فالی ایہما اھدی قال الی اقربہما[2] منک بابا رواہ البخاری وعن ابی ذر

[1] قولہ امرأۃ صنعاء الخ وقال فی شرح معانی الآثار ففی ھذا الحدیث ان تلک الصدقۃ مما لم یکن فیہ زکوۃ ورایطۃ ھذہ ھی زینب امرأۃ عبد اللّٰہ لانعلم ان عبد اللّٰہ کانت لہ امرأۃ غیرھا فی زمن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم والدلیل علی ان تلک الصدقۃ کانت تطوعا کما ذکرنا قولہا کنت امرأۃ صنعاء اصنع بیدی فابیع من ذلک فانفق علی عبد اللّٰہ فکان قول رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الذی فی ھذا الحدیث وفی الحدیث الاول جوابا لسؤالہا ھذا وفی حدیث رایطۃ ھذا کنت انفق من ذلک علی عبد اللّٰہ وعلی ولدہ منی وقد اجمعوا علی انہ لا یجوز للمرأۃ ان تنفق علی ولدھا من زکاتہا فلما کان ما انفقت علی ولدھا لیس من الزکوۃ فکذلک ما انفقت علی زوجہا لیس ھو ایضا من الزکوۃ ۱۲۔

[2] قولہ اقربہما منک بابا جارک من یلاصق دارہ دارک ھذا علی رأی ابی حنیفۃ وقالا من یسکن فی محلتک ویجمعکم مسجد المحلۃ وھو استحسان وقال الشافعی الجار الی اربعین دارا من کل جانب والصحیح قول الامام کما افادہ فی الدر المنتقی وصرح بہ العلامۃ قاسم وھو القیاس ومن حقوق الجار

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا طبخت مرقة فاکثر ماءها وتعاهد جیرانك رواه مسلم وعن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بخیر الناس رجل ممسك بعنان فرسه فی سبیل اللہ الا اخبرکم بالذی یتلوه رجل معتزل فی غنیمة له یؤدی حق اللہ فیها الا اخبرکم بشر الناس رجل یسئل باللہ ولا یعطی به رواه الترمذی والنسائی والدارمی وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ان لا ینسه فی الطعام والشراب واللباس ویعاونه فی کل هم وغم فان یقدر علی اطعامه فلیطعم والا فلا یظهر اثر الطبخ من الدخان وغیره لانه یصیر مغموما به هذا حاصل ما فی التفسیرات الاحمدیة والدر المختار ورد المحتار فی کتاب الوصایا ولهذا قال علی القاری فی المرقات ولعل وجهه انه اکثر اختلاطا واظهر اطلاعا فیکون بحسن العشرة وظهور المودة اولی وقد قال تعالی وبالوالدین احسانا وبذی القربی والیتامی والمساکین والجار ذی القربی والجار الجنب فدل علی ان الجار الاقرب بمزید الاحسان انسب ولیس المراد انحصار الاهداء الی الاقرب کما هو ظاهر الحدیث ۱۲۔

له قوله یسئل باللہ وفی المختارات قال ابن المبارك سأل لوجه اللہ والحق اللہ یعجبنی ان لا یعطیه شیئا لانه عظم ما حقر اللہ محمول علی ما اذا لم یعلم ضرورته اقول ولیتأمل المنع مع ما ذکره شیخ مشائخنا الجراحی ما عند الطبرانی بسند رجاله رجال الصحیح عن ابی موسی رضی اللہ عنه انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ملعون من سأل بوجه اللہ وملعون من سئل بوجه اللہ ثم منع سائله ما لم یسأل هجرا یعنی قبیحا ولابی داؤد والنسائی وصححه ابن حبان وقال الحاکم علی شرط الشیخین عن ابن عمر رضی اللہ عنهما رفعه من یسأل اللہ بوجه فاعطوه وللطبرانی ملعون من سأل بوجه اللہ وملعون من یسئل بوجه اللہ فیمنع سائله الا ان یحمل علی السؤال من غیر الدنیا وعلی ما اذا علم عدم حاجته وان سؤاله للتکثیر تأمل هذا حاصل ما فی الدر المختار ورد المحتار ۱۲۔

من استعاذ منکم باللہ فاعیذوہ ومن سأل باللہ فاعطوہ ومن دعاکم فاجیبوہ ومن صنع الیکم معروفا فکافئوہ فان لم تجدوا ما تکافئوہ فادعوا لہ حتی تروا ان قد کافأتموہ رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وعن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسأل بوجہ اللہ الا الجنۃ رواہ ابوداؤد وعن ام بجید قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ردوا السائل ولو بظلف محرق رواہ مالک والنسائی وروی الترمذی وابوداؤد معناہ

باب صدقۃ المرأۃ من مال الزوج

عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا[1] انفقت المرأۃ من طعام بیتہا غیر مفسدۃ کان لہا اجرہا بما انفقت ولزوجہا اجرہ بما کسب وللخازن مثل ذلک لا ینقص بعضہم اجر بعض شیأ متفق علیہ وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انفقت المرأۃ من کسب زوجہا من غیر امرہ فلہا نصف اجرہ متفق علیہ وعن ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی

---

[1] قولہ اذا انفقت وقال فی المرقات قال محی السنۃ عامۃ العلماء علی انہ لا یجوز لہا التصدق من مال زوجہا بغیر اذنہ صریحا او دلالۃ وکذا الخادم والحدیث الدال علی الجواز اخرج علی عادۃ اہل الحجاز یطلقون الامر للاہل والخادم فی التصدق والانفاق عند حضور السائل ونزول الضیف انتہی کذا قال الشریف الجرجانی فی حاشیۃ المشکوۃ وقال العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری احادیث ہذا الباب جاءت مختلفۃ کیفیۃ الجمع بینہا ان ذلک یختلف باختلاف عادات البلاد وباختلاف حال الزوج من مسامحتہ ورضاہ بذلک او کراہتہ لذلک وباختلاف الحال فی الشیٔ المنفق بین ان یکون شیأ یسیرا یتسامح بہ وبین ان یکون لہ خطر فی نفس الزوج یبخل بمثلہ وبین ان یکون ذلک رطبا یخشی فسادہ ان تأخر وبین ان یکون یدخر ولا یخشی علیہ الفساد ۱۲-

خطبته عام حجة الوداع لا تنفق امرأة شيئا من بيت زوجها الا باذن زوجها قيل يا رسول الله ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا رواه الترمذي وعن سعد قال لما بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم النساء قامت امرأة جليلة كانها من نساء مضر فقالت يا نبي الله انا كل على آبائنا وابنائنا وازواجنا فما يحل لنا من اموالهم قال الرطب تأكلنه وتهدينه رواه ابو داود وعن عمير مولى ابي اللحم قال امرني مولاي ان اقدد لحما فجاء في مسكين فاطعمته منه فعلم بذلك مولاي فضربني فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فدعاه فقال لم ضربته فقال يعطي طعامي بغير ان امره فقال الاجر بينكما وفي رواية قال كنت مملوكا فسألت رسول الله صلى الله عليه وسلم اتصدق من مال موالي بشيء قال نعم والاجر بينكما نصفان رواه مسلم وعن ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخازن المسلم الامين الذي يعطي ما امر به كاملا موفرا طيبة به نفسه فيدفعه الى الذي امر له به احد المتصدقين متفق عليه وعن عائشة قالت ان رجلا قال للنبي صلى الله عليه وسلم ان امي افتلتت نفسها واظنها لو تكلمت تصدقت فهل[1] لها اجر ان تصدقت عنها قال نعم متفق عليه وفي رواية الدارقطني ان رجلا سأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال كان لي ابوان ابرهما حال حياتهما فكيف لي ببرهما بعد موتهما فقال له النبي صلى الله عليه وسلم ان من البر

---

[1] قوله فهل لها اجر الخ صرح علماؤنا في باب الحج عن الغير بان للانسان ان يجعل ثواب عمله لغيره صلاة او صوما او صدقة او غيرها كذا في الهداية وقد ثبت ما يوجب المصير الى ذلك وهو ما رواه الدارقطني ان رجلا سأله صلى الله عليه وسلم فقال كان لي ابوان ابرهما حال حياتهما فكيف لي ببرهما بعد موتهما فقال له صلى الله عليه وسلم ان من البر بعد الموت ان تصلي لهما مع صلاتك وتصوم لهما مع صيامك هذا حاصل ما في رد المحتار وفتح القدير ۱۲

بعد الموت ان تصلی لہا مع صلوتک وتصوم لہا مع صیامک۔

باب من لا یعود فی الصدقۃ

عن عمر بن الخطاب قال حملت علی فرس فی سبیل اللہ فاضاعہ الذی کان عندہ فاردت ان اشتریہ وظننت انہ یبیعہ برخص فسألت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لا تشترہ[1] ولا تعد[2] فی صدقتک وان اعطاکہ بدرھم فان العائد فی صدقتہ کالکلب یعود فی قیئہ وفی روایۃ لا تعد فی صدقتک فان العائد فی صدقتہ کالعائد فی قیئہ متفق علیہ وعن بریدۃ قال کنت جالسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ اتتہ امرأۃ فقالت یا رسول اللہ انی تصدقت علی امی بجاریۃ وانہا ماتت قال وجب

---

[1] قولہ لا تشترہ وقال فی عمدۃ القاری فیہ کراھۃ شراء الرجل صدقتہ لحدیث عمر رضی اللہ تعالی عنہ وھو قول مالک والکوفیین والشافعی وسواء کانت الصدقۃ فرضا وتطوعا فان اشتری احد صدقتہ لم یفسخ بیعہ واولی بہ التنزہ عنہا انتہی وقال علی القاری ذھب بعض العلماء الی ان شراء المتصدق صدقتہ حرام لظاھر الحدیث والاکثرون علی انہا کراھۃ تنزیہ لکون القبح فیہ لغیرہ وھو ان المتصدق علیہ ربما یسامح المتصدق فی الثمن بسبب تقدم احسانہ فیکون کالعائد فی صدقتہ فی ذلک المقدار الذی سومح ۱۲۔

[2] قولہ ولا تعد فی صدقتک والذی یفہم من صنیع البخاری انہ لا یفرق بین الھبۃ والصدقۃ ولیس کذلک فان الھبۃ یجوز الرجوع فیہا علی ما فیہ من الخلاف والتفصیل بخلاف الصدقۃ فانہ لا یجوز الرجوع فیہا مطلقا قالہ العلامۃ العینی فی عمدۃ القاری فی کتاب الھبۃ وقال صاحب الدر المختار والصدقۃ کالھبۃ بجامع التبرع وحینئذ لا تصح غیر مقبوضۃ ولا فی مشاع یقسم ولا رجوع فیہا ۱۲۔

اجرك وردّها[1] عليك الميراث رواه مسلم وفى رواية ابن ماجة عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وعليه صيام شهر فليطعم عنه مكان كل يوم مسكين قال فى الجوهر النقى هذا الحديث صحيح وفى رواية للطحاوى عن عمرة بنت عبد الرحمن قلت لعائشة ان امى توفيت وعليها صيام رمضان أيصلح ان اقضى عنها فقالت لا ولكن تصدق عنها مكان كل يوم على مسكين خير من صيامك قال فى عمدة القارى هذا سند صحيح وفى رواية مسلم قالت انها لم تحج قط أفاحج عنها قال نعم حجى عنها ۔

كتاب الصوم

وقول الله عز وجل يا ايها الذين آمنوا كتب عليكم الصيام كما كتب على الذين من قبلكم لعلكم تتقون اياما معدودات وقوله شهر رمضان الذى انزل فيه القرآن هدى للناس وبينات من الهدى والفرقان فمن شهد منكم الشهر فليصمه عن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا

---

[1] قوله ردها عليك الميراث واجمعوا ان من تصدق بصدقة ثم ورثها انها حلال له وقال ابن التين وشذت فرقة من اهل الظاهر فكرهت اخذها بالميراث وقالوا يجب صرفها الى فقير لانها صارت حقا لله تعالى وهذا تعليل فى معرض النص فلا يعقل الا ترى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد امر المتصدق صدقته لما رجعت اليه بالميراث ومنع عمر بن الخطاب رضى الله عنه من ابتياع صدقته فثبت بهذين الحديثين اباحة الصدقة الراجعة الى المتصدق بفعل الله وكراهة الصدقة الراجعة اليه بفعل نفسه هذا حاصل ما فى عمدة القارى والمرقات وشرح معانى الآثار ۱۲ ۔

دخل[1] رمضان فتحت ابواب السماء وفی روایة فتحت ابواب الجنة وغلقت ابواب جهنم وسلسلت الشیاطین وفی روایة فتحت ابواب الرحمة متفق علیه وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان اول لیلة من شہر رمضان صفدت الشیاطین ومردة الجن وغلقت ابواب النار فلم یفتح منها باب وفتحت ابواب الجنة فلم یغلق منها باب وینادی مناد یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر اقصر وللہ عتقاء من النار وذلک کل لیلة رواہ الترمذی وابن ماجة ورواہ احمد عن رجل وعنه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم رمضان شہر مبارک فرض اللہ علیکم صیامه تفتح فیه ابواب السماء وتغلق فیه ابواب الجحیم وتغل فیه مردة الشیاطین للہ فیه لیلة خیر من الف شہر من حرم خیرها فقد حرم رواہ احمد والنسائی وعن انس بن مالک قال دخل رمضان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان هذا الشہر قد حضرکم وفیه لیلة خیر من الف شہر من حرمها فقد حرم الخیر کله ولا یحرم خیرها الا کل محروم رواہ ابن ماجة وعن سلمان الفارسی قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخر یوم من شعبان فقال یا ایها الناس قد اظلکم شہر عظیم شہر مبارک شہر فیه لیلة خیر من الف شہر جعل اللہ صیامه فریضة وقیام لیله تطوعا من تقرب فیه بخصلة من الخیر کان کمن ادی فریضة فیما سواہ ومن ادی فریضة فیه کان کمن ادی سبعین فریضة فیما سواہ وهو شہر الصبر والصبر ثوابه الجنة وشہر المواساة وشہر یزاد فیه

---

[1] قوله دخل رمضان قال بعضهم الصحیح ما رواہ محمد عن مجاهد ولم یحک خلافه انه کرہ ان یقال جاء رمضان وذهب رمضان لانه اسم من اسماء اللہ تعالی وعامة المشائخ انه لا یکرہ لمجیئه فی الاحادیث الصحیحة کذا فی رد المحتار ۱۲۔

رزق المؤمن من فطر فيه صائماً كان له مغفرة لذنوبه وعتق رقبته من النار وكان له مثل اجره من غير ان ينتقص من اجره شئ قلنا يا رسول الله ليس كلنا نجد ما نفطر به الصائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يعطى الله هذا الثواب من فطر صائماً على مذقة لبن او تمرة او شربة من ماء ومن اشبع صائماً سقاه الله من حوضي شربة لا يظمأ حتى يدخل الجنة وهو شهر اوله رحمة واوسطه مغفرة وآخره عتق من النار ومن خفف عن مملوكه فيه غفر الله له واعتقه من النار رواه البيهقي في شعب الايمان وعن سهل بن سعد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنة ثمانية ابواب منها باب يسمى الريان لا يدخله الا الصائمون متفق عليه وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان ايماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام رمضان ايماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايماناً واحتساباً غفر له ما تقدم من ذنبه وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كل عمل ابن آدم يضاعف الحسنة بعشر امثالها الى سبعمائة ضعف قال الله تعالى الا الصوم فانه لي وانا اجزي به يدع شهوته وطعامه من اجلي للصائم فرحتان فرحة عند فطره وفرحة عند لقاء ربه ولخلوف[1] فم الصائم اطيب عند الله من

---

[1] قوله ولخلوف فم الصائم الخ وقال في المرقات لا يلزم من هذه العبارة عدم ازالة الخلوف بالسواك وغيره كما استدل الشافعي بهذا الحديث على ان السواك بعد الزوال مكروه لان نظيره قول الوالدة لبول ولدي اطيب من ماء الورد عندي وهو لا يستلزم عدم غسل البول فكذا هذا وسيأتي بسط هذه المسئلة ان شاء الله تعالى في اثناء باب تنزيه الصوم انتهى وقال القدوري من الحنفية وابن العربي من المالكية وابو عثمان الصابوني وابو بكر بن السمعاني وغيرهم من الشافعية جزموا كلهم بانه عبارة عن الرضى والقبول وقال القاضي وقد يجزيه الله تعالى في الآخرة حتى

ريح المسك والصيام جنة وإذا كان يوم صوم احدكم فلا يرفث ولا يصخب فان سابه احد او قاتله فليقل انى امرؤ صائم متفق عليه وعن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الصيام والقرآن يشفعان للعبد يقول الصيام اى رب انى منعته الطعام والشهوات بالنهار فشفعني فيه ويقول القرآن منعته النوم بالليل فشفعني فيه فيشفعان رواه البيهقي فى شعب الايمان وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دخل شهر رمضان اطلق كل اسير[1] واعطى كل سائل رواه البيهقي فى شعب الايمان وعن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الجنة تزخرف لرمضان من رأس الحول الى حول قابل قال فاذا كان اول يوم من رمضان هبت ريح تحت العرش من ورق الجنة على الحور العين فيقلن يارب

يكون نكهته اطيب من ريح المسك وقد اختلف الشيخ تقي الدين بن الصلاح والشيخ عز الدين ابن عبد السلام فى طيب رائحة الخلوف هل هى فى الدنيا او فى الآخرة فذهب ابن عبد السلام الى ان ذلك فى الآخرة كما فى دم الشهيد واستدل بما رواه مسلم واحمد والنسائى من طريق عطاء عن ابى صالح اطيب عند الله يوم القيامة كذا فى عمدة القارى وقال الشيخ ابن الهمام واما المعنى فلا يستلزم كراهة الاستياك لانه بناء على ان السواك يزيل الخلوف وهو غير مسلم بل انما يزيل اثره الظاهر على السن من الاصفرار وهذا لان سببه خلو المعدة من الطعام والسواك لا يفيد شغلها بطعام ليرتفع السبب انتهى وقال فى عمدة القارى انما مدح النبي صلى الله تعالى عليه وسلم الخلوف نهيا للناس عن تحرز مكالمة الصائمين بسبب الخلوف لا نهيا للصوام عن السواك والله غنى عن وصول الرائحة الطيبة اليه فعلمنا يقينا انه لم يرد بالنهي استبقاء الرائحة وانما اراد نهي الناس عن كراهتها ١٢۔

[1] قوله كل اسير اى محبوس ممن يستحق الحبس لحق الله او لحق العبد بتخليصه منه تخلقا باخلاق الله تعالى ١٢

جعل لناس عبادك ازواجا تقر بهم اعيننا وتقر اعينهم بنا رواه البيهقي في شعب الايمان

وعن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال يغفر لامته في اخر ليلة في رمضان قيل يا رسول الله أهي ليلة القدر قال لا ولكن العامل انما يوفى اجره اذا تقضى عمله رواه احمد ـ

باب رؤية الهلال

وقول الله عز وجل يسئلونك عن الاهلة قل هي مواقيت[1] للناس والحج عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصوموا حتى تروا الهلال ولا تفطروا حتى تروه فان غم عليكم فاقدروا[2] له وفي رواية قال الشهر تسع وعشرون ليلة فلا

---

[1] قوله مواقيت الخ وقال في المدارك اي معالم يوقت بها الناس مزارعهم ومتاجرهم ومحال ديونهم وصومهم وفطرهم وعدة نسائهم وايام حيضهن ومدة حملهن وغير ذلك ومعالم للحج يعرف بها وقته ۱۲ ـ

[2] قوله فاقدروا له وفي القنية نقل عن شمس الائمة الحلواني ان الشرط في وجوب الصوم والافطار الرؤية ولا يؤخذ فيه بقول الموقتين ثم نقل عن مجد الائمة الترجماني انه اتفق اصحاب ابي حنيفة الا النادر والشافعي انه لا اعتماد على قولهم ولا عبرة ولو عدولا وقال المازري حمل جمهور الفقهاء قوله صلى الله تعالى عليه وسلم فاقدروا له على ان المراد اكمال العدة ثلاثين كما فسره في حديث اخر ولا يجوز ان يكون المراد حساب النجوم لان الناس لو كلفوا به شاق عليهم لانه لا يعرفه الا الافراد والشارع انما يأمر الناس بما يعرفه جماهيرهم وعلى هذا مذهب جمهور فقهاء الامصار بالحجاز والعراق والشام والمغرب منهم مالك والشافعي والاوزاعي الثوري وابو حنيفة واصحابه وعامة اهل الحديث الا احمد ومن قال بقوله هذا حاصل ما في رد المحتار والدر المختار وعمدة القاري ۱۲ ـ

تصوموا حتى تروه فان غم عليكم فاكملوا العدة ثلاثين متفق عليه وعن ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم عليكم فاكملوا عدة شعبان ثلاثين متفق عليه وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتحفظ من شعبان ما لا يتحفظ من غيره ثم يصوم لرؤية رمضان فان غم عليه عد ثلاثين يوما ثم صام رواه ابوداؤد وعن ابى البختري قال خرجنا للعمرة فلما نزلنا ببطن نخلة تراءينا[1] الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين فلقينا ابن عباس فقلنا انا رأينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال بعض القوم هو ابن ليلتين فقال اى ليلة رأيتموه قلنا ليلة كذا وكذا فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مده للرؤية فهو لليلة رأيتموه وفى رواية عنه قال اهللنا رمضان ونحن بذات عرق فارسلنا رجلا الى ابن عباس يسأله فقال ابن عباس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى قد امده لرؤيته فان اغمى عليكم فاكملوا العدة رواه مسلم وعن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا امة امية لا نكتب ولا نحسب الشهر هكذا وهكذا وهكذا وعقد الابهام فى الثالثة ثم قال الشهر هكذا وهكذا وهكذا يعنى تمام ثلاثين يعنى مرة تسعا وعشرين ومرة ثلاثين متفق عليه وعن ابى بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا عيد لا ينقصان[2] رمضان وذو الحجة

---

[1] قوله تراءينا الهلال اى اجتمعنا لرؤية الهلال لكمال ظهوره او ارى بعضنا بعضا من الخفاء تقليد او عدم علمه بمسئلة قرره قال ابن الهمام الاشارة الى الهلال تكره لانه فعل اهل الجاهلية فيه انه يحتاج الى الاشارة عند الاراءة فيحمل الكراهة على وقت عدم الضرورة قاله فى المرقات ۱۲

[2] قوله لا ينقصان قال فى عمدة القارى قد يكون ايام الحج من الاغماء والنقصان مثل ما يكون فى اخر رمضان بان يغمى هلال ذى القعدة ويقع فيه الغلط بزيادة يوم او نقصانه فيقع

متفق عليه وعن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتقدّمنّ احدکم رمضان بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل کان یصوم یوما فلیصم ذلك

عرفة فی الیوم الثامن او العاشر منه فعناه ان اجرالواقفین بعرفة فی مثله لاینقص عما لاغلط فیه وقال ابن بطال قالت طائفة من وقف بعرفة بخطأ شامل لجمیع اهل الموقف فی یوم قبل یوم عرفة او بعده انه یجزئ عنه لانهما لاینقصان عند الله من اجر المتعبدین بالاجتهاد کما لاینقص اجر رمضان الناقص وهو قول عطاء والحسن وابی حنیفة والشافعی ۱۲۔

له قوله لایتقدمن الخ ای لایصام یوم الشك هو یوم الثلاثین من شعبان الا نفلا والتنفل فیه احب ای افضل اتفاقا ان وافق صوما یعتاده او صام من آخر شعبان ثلاثة فاکثر لا اقل لحدیث لاتقدموا رمضان بصوم یوم او یومین حاصله ان مذهبنا اباحته ومذهب الشافعی کراهته ان لم یوافق صوما له ومذهب احمد وجوب صومه بنیة رمضان فی اصح الروایتین عنه ذکره ابن الجوزی فی التحقیق والمراد من حدیث التقدم هو التقدم بصوم رمضان حتی لایزاد علی صوم رمضان کما زاد اهل الکتاب علی صومهم توفیقا بینه وبین حدیث السرر سرر الشهر بفتح السین المهملة وکسرها آخره کذا قال ابو عبید وجمهور اهل اللغة لاستترار القمر فیه ای اختفائه وربما کان لیلة او لیلتین کذا افاده نوح فی حاشیة الدر روا ستدل احمد بحدیث السرر علی وجوب صوم یوم الشك وهو عندنا محمول علی الاستحباب لانه معارض بحدیث التقدم توفیقا بین الادلة ما امکن کما اوضحه فی الفتح هذا وقد صرح فی الهدایة وشروحها وغیرها بان المنهی عنه هو التقدم علی رمضان بصوم رمضان ووجه تخصیصه بیوم او یومین ان صومه عن رمضان انما یکون غالبا عند توهم النقصان فی شهر او شهرین فیصوم یوما او یومین عن رمضان علی ظن ان ذلك احتیاط کما افاده فی الامداد والسعدیة وقال فی الفتح وعلیه فلایکره صوم واجب آخر فی یوم الشك قال وهو ظاهر کلام التحفة حیث قال وقد قام الدلیل علی ان الصوم فیه لیس عن واجب

اليوم متفق عليه وفي رواية للبخاري ومسلم عن عمران بن حصين ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال له او لآخر أصمت من سرر شعبان قال لا قال فاذا افطرت فصم يومين

الخروج عن التطوع مطلقا لا يكره فثبت ان المكروه ما قلنا يعني صوم رمضان وفي المحيط كان ينبغي ان لا يكره بنية واجب آخر الا انه وصف بنوع كراهة احتياطا فلا يؤثر في نقصان الثواب كالصلوة في الارض المغصوبة انتهى وتوضيحه ان فيه تفصيلا واختلافا للعلماء فذهب داؤد الى انه لا يصح صومه اصلا ولو وافق عادة له وذهبت طائفة الى انه لا يجوز ان يصام آخر يوم من شعبان تطوعا الا ان يوافق صوما كان يصومه واخذوا بظاهر هذا الحديث وهو قول الشافعي واجازت طائفة صومه تطوعا وروي عن عائشة واسماء اختها انهما كانتا تصومان يوم الشك وهو قول الليث والاوزاعي وابي حنيفة واحمد واسحاق وما رواه اصحاب سنن من حديث العلاء بن عبد الرحمن عن ابيه عن ابي هريرة مرفوعا اذا انتصف شعبان فلا تصوموا فهو منكر قاله احمد وابن معين وقال بعضهم وضعف الحديث الوارد فيه وقد استدل البيهقي بحديث المتقدم على ضعفه فقال الرخصة في ذلك بما هو اصح من حديث العلاء وقيل كان ابو هريرة يصوم في النصف الثاني من شعبان فقال من يقول العبرة بما رأى ان فعله هو المعتبر وقيل فعله يدل على ان ما رواه منسوخ وقد روى الطحاوي ما يقوي قول من ذهب الى ان الصوم فيما بعد انتصاف شعبان جائز غير مكروه بما رواه من حديث ثابت عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال افضل الصيام بعد رمضان شعبان وايضا لما قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا ان يكون رجل كان يصوم يوما فليصم ذلك اليوم دل ذلك على امر رسول الله صلى الله عليه وسلم امته ما قد وافق فعله وعلى ان ما بعد النصف من شعبان الى رمضان حكم صومه حكم صوم سائر الدهر المباح صومه فلما ثبت هذا المعنى الذي ذكرنا دل ذلك ان النهي الذي كان من رسول الله صلى الله عليه وسلم في حديث العلاء اذا

رواه النسائي وابو داؤد والطحاوي ايضاً **وعن** ام سلمة قالت ما رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم شهرين متتابعين الا انه كان يصل شعبان برمضان رواه النسائي وروى ابو داؤد والترمذي وابن ماجة نحوه وفي رواية للطحاوي عن ابن عمر قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرن شعبان برمضان **وعن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احصوا[1] هلال شعبان لرمضان

انتصف شعبان فلا تصوموا لم يكن الا على الاشفاق منه على صوام رمضان لا لمعنى غير ذلك وكذلك نأمر من كان الصوم يقربه من رمضان يدخله به ضعف يمنعه من صوم رمضان ان لا يصوم حتى يصوم رمضان لان صوم رمضان اولى به من صوم ما ليس عليه صومه فهذا هو المعنى الذي ينبغي ان يحمل عليه معنى ذلك الحديث حتى لا يضاد غيره من هذه الاحاديث وايضا لما اباح رسول الله صلى الله عليه وسلم في الآثار المتواترة صوم يوم وافطار يوم من سائر الدهر دل ذلك ان صوم ما بعد النصف من شعبان مما قد دخل في اباحة النبي صلى الله عليه وسلم هذا حاصل ما في الدر المختار ورد المحتار وفتح القدير وعمدة القاري وشرح معاني الآثار وقال في الدر المختار واما حديث من صام يوم الشك فقد عصى ابا القاسم فلا اصل له انتهى كذا قال الزيلعي ثم قال ويروى موقوفا على عمار بن ياسر وهو في مثله كالمرفوع قلت وينبغي حمل نفي الاصالة على الرفع قال في الفتح واخرجه اصحاب السنن الاربعة وغيرهم وصححه الترمذي عن صلة بن زفر قال كنا عند عمار في اليوم الذي يشك فيه فاتى بشاة مصلية فتنحى بعض القوم فقال عمار من صام هذا اليوم فقد عصى ابا القاسم قال في الفتح وكأنه فهم من الرجل المتنحي انه قصد صومه عن رمضان فلا يعارض ما مر وهذا ابعد حمله على السماع من النبي صلى الله عليه وسلم رد المحتار ملخصاً ١٢

[1] قوله احصوا الخ ينبغي ان يلتمسوا هلال شعبان ايضا في حق اتمام العدد كذا في العالمگيرية ١٢

رواه الترمذی وعن ابن عباس قال جاء اعرابی[1] الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی رأیت الہلال یعنی ہلال رمضان فقال أتشہد ان لا الہ الا اللہ قال نعم قال أتشہد ان محمدا رسول اللہ قال نعم قال یا بلال اذن فی الناس ان یصوموا[2] غدا رواہ ابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجۃ والدارمی وصححہ الحاکم وذکر البیہقی انہ جاء من طرق موصولا ومن طرق مرسلا وان کانت طرق الاتصال صحیحۃ وعن ابن عمر قال ترآی الناس الہلال فاخبرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی رأیتہ[3] فصام وامر الناس بصیامہ رواہ ابوداؤد والدارمی ورواہ الحاکم وقال علی شرط مسلم ورواہ البیہقی وصححہ ابن حبان وقال النووی اسنادہ علی شرط مسلم۔

باب

قال اللہ عزوجل کلوا واشربوا حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر ثم اتموا[4] الصیام الی اللیل عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسحروا فان فی السحور برکۃ متفق علیہ وعن العرباض بن ساریۃ قال دعانی

---

[1] قولہ اعرابی دل الحدیث علی ان المستور تقبل شہادتہ وعلی ان شہادۃ الواحد مقبولۃ فی ہلال رمضان قالہ فی المرقات کذا فی الدر المختار ورد المحتار والعالمگیریۃ ۱۲۔

[2] قولہ ان یصوموا غدا قال فی المرقات وفی عدم تقییدہ برمضان اشعار الی مذہبنا من انہ یصیر اداؤہ بنیۃ مطلق الصوم ۱۲۔

[3] قولہ انی رأیتہ الخ فیہ ایضا دلیل علی ان شہادۃ الواحد مقبولۃ فی ہلال رمضان ۱۲

[4] قولہ ثم اتموا الصیام الی اللیل بحرف ثم وھو للتراخی فیصیر العزیمۃ بعد الفجر لا محالۃ لان اللیل لا ینقضی الا بجزء من النہار الا انا جوزنا تقدیم النیۃ علی الفجر بالسنۃ فاما ان یکون اللیل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی السحور فی رمضان فقال ھلم الی الغداء المبارک

رواہ ابوداؤد والنسائی وعن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم فصل ما بین صیامنا وصیام اھل الکتاب اکلۃ السحر رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم سحور المؤمن التمر رواہ ابوداؤد وعن

سھل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لایزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر

متفق علیہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ تعالی

احب عبادی الی اعجلھم فطرا رواہ الترمذی وعنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم لایزال الدین ظاھرا ما عجل الناس الفطر لان الیھود والنصاری یؤخرون رواہ

ابوداؤد وابن ماجۃ وعن ابی عطیۃ قال دخلت انا ومسروق علی عائشۃ فقال

لھا مسروق رجلان من اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کلاھما لایالو عن الخیر احدھما

یعجل المغرب والافطار والاخر یؤخر المغرب والافطار فقالت من یعجل المغرب والافطار

قال عبد اللہ فقالت ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصنع رواہ مسلم وعن ابی ھریرۃ

قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمع النداء احدکم والاناء فی یدہ فلا یضعہ[1] حتی

اصلا للنیۃ ویکون محظورا فی النھار کما زعم الشافعی فلا و فیہ ایضا دلیل علی حرمۃ صوم الوصال

ما وجد فی الکشاف والمدارک کذا فی التفسیرات الاحمدیۃ ۱۲۔

[1] قولہ فلا یضعہ الخ قال البیھقی ان صح ھذا یحمل عند الجمھور علی انہ صلی اللہ علیہ وسلم قال

حین کان المنادی ینادی قبل طلوع الفجر بحیث یقع شربہ قبل طلوع الفجر قلت من یتأمل

فی ھذا الحدیث وکذا حدیث کلوا واشربوا حتی یؤذن ابن ام مکتوم فانہ لایؤذن حتی یطلع

الفجر وکذا ظاھر قولہ تعالی حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط الاسود من الفجر یری

ان المدار ھو تبیّن الفجر وھو یتأخر عن اوائل الفجر والمؤذن لانتظارہ یصادف اوائل الفجر

يقضي حاجته منه رواه ابوداؤد وعن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا اقبل الليل من هٰهنا وادبر النهار من هٰهنا وغربت الشمس فقد افطر الصائم
متفق عليه وعن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الوصال
في الصوم فقال له رجل انك تواصل يا رسول الله قال وايكم مثلي اني ابيت يطعمني

فيجوز الشرب حينئذ الى ان يتبين لكن هذا الخلاف المشهور بين العلماء فلا اعتماد عليه عندهم
والله اعلم قاله في فتح الودود ويؤيده ما في العالمگيرية حيث قال قد اختلف في ان العبرة لاول
طلوع الفجر الثاني او لاستطارته وانتشاره فيه قال شمس الائمة الحلوائي القول الاول احوط
والثاني اوسع وارفق هكذا في المحيط انتهى وكذا في البحر ورد المحتار وقال علي القاري ولعل هذا
الحديث مبني على الرفق والله تعالى اعلم ويؤيده لفظ التبيين في الآية انتهى وفي شرح الارشاد
والثاني اصح والاول احوط قاله في البناية ولكن قال الطحاوي قد جاء عن رسول الله صلى الله
عليه وسلم خلاف ذلك فيحتمل هذا الحديث عندنا والله اعلم ان يكون كان قبل نزول قوله
تعالى وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر ثم اتموا
الصيام الى الليل فلما انزل الله عز وجل تلك الآية احكم ذلك ورد الحكم الى ما بين
فيها فلا يجب ترك آية من كتاب الله تعالى نصا واحاديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم
متواترة قد قبلتها الامة وعملت بها من لدن رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليوم الى
حديث قد يجوز ان يكون منسوخا ومع ذلك من اخبار الآحاد فلا يجوز الاعتراض به على القرآن
قال الله تعالى حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر فاوجب الصيام بظهور الخيط
الابيض الذي هو بياض الفجر فكيف يجوز التسحر الذي هو الاكل بعد هذا مع تحريم الله اياه
بالقرآن معاني الآثار وعمدة القاري ملخصا ويحتمل ان يراد من الحديث طلب تعجيل الفطر
اي اذا سمع احدكم نداء المغرب وصادف ذلك ان الاناء في يده لحاجة اخرى فليبادر بالفطر

بلی ویسقینی متفق علیه وعن سلمة بن الاکوع انه قال بعث رسول الله صلی الله علیه وسلم رجلا من اسلم یوم عاشوراء فامره ان یؤذن فی الناس من کان لم یصم فلیصم ومن کان اکل فلیتم صیامه الی اللیل متفق علیه وفی روایة للبخاری ومسلم عن الربیع بنت معوذ قالت ارسل النبی صلی الله علیه وسلم غداة عاشوراء الی قری الانصار

منه ولا یؤخر الی وضعه قاله فی المرقات ۱۲۔

له قوله عن سلمة الخ وقد احتج اصحابنا بهذا الحدیث وبحدیث الربیع علی صحة الصیام لمن لم ینو من اللیل سواء کان رمضان او غیره لانه صلی الله تعالی علیه وسلم امر بالصوم فی اثناء النهار فدل علی ان النیة لا تشترط من اللیل وفی حدیث الربیع وحدیث عائشة الذی ذکرناه فی عاشوراء دلیل علی ان صوم یوم عاشوراء کان فرضا وعن عائشة وعبد الله بن مسعود وعبد الله بن عمر وجابر ابن سمرة ان صوم یوم عاشوراء کان فرضا قبل ان یفرض رمضان فلما فرض رمضان فمن شاء صام ومن شاء ترک ذکره ابن شداد فی احکامه وفی امره صلی الله تعالی علیه وسلم بصومه بعد ما اصبحوا وامره بالامساک بعد ما اکلوا دلیل علی فرضیته اذ لا یأمر صلی الله تعالی علیه وسلم فی النفل بالامساک الی اخر النهار بعد الاکل ولا بصومه لمن لم یصمه وفیه دلیل ایضا علی ان من کان علیه صوم یوم بعینه ولم یکن نوی صومه من اللیل تجزئه النیة بعد ما اصبح والاکثرون علی انه کان فرضا ونسخ بصوم رمضان ولکن لفظ امر مشترکا بین الصیغة الطالبة ندبا وایجابا ممنوع ولو سلم فقولها فلما فرض رمضان قال من شاء الخ دلیل انه مستعمل هنا فی الصیغة الموجبة للقطع بان التخییر لیس باعتبار الندب لانه مندوب الی الان بل مسنون فکان باعتبار الفرضیة فدل ذلک علی اجزاء النیة بعد الطلوع ایضا فی رمضان اذ لا یظهر فرق بین فرض وفرض و ما روی عن حفصة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من لم یجمع الصیام قبل الفجر فلا صیام له لا یرفعه الحفاظ الذین یروونه عن ابن شهاب ویختلفون عنه فیه اختلافا یوجب اضطراب

من اصبح مفطرا فلیتم بقیة یومه ومن اصبح صائما فلیصم قالت فکنا نصومه بعد ونصوّم صبیاننا ونجعل لهم اللعبة من العهن فاذا بکی احدهم علی الطعام اعطیناه ذٰلک حتی

الحدیث بما هو دونه ولکن مع ذٰلک نثبته ونحمله علی خاص من الصوم وهو الصوم الفرض الذی لیس فی ایام بعینها مثل الصوم فی الکفارات وقضاء رمضان والنذر المطلق ومن لم یخص هذا الحدیث بما یلزم منه النسخ لمطلق الکتاب بخبر الواحد فلا یجوز ذٰلک بیانه ان قوله تعالیٰ احل لکم لیلة الصیام الرفث الی قوله ثم اتموا الصیام الی اللیل مبیح للاکل والشرب والجماع فی لیالی رمضان الی طلوع الفجر ثم الامر بالصیام عنها بعد طلوع الفجر متأخر عنه لان کلمة ثم للتعقیب مع التراخی فکان هذا امر بالصیام متراخیا عن اول النهار والامر بالصوم امر بالنیة اذ لا صوم شرعا بدون النیة فکان امر الصوم بنیة متأخرة عن اول النهار وقد اتی به فیخرج عن العهدة وفیه دلالة ان الامساک فی اول النهار یقع صوما وجدت فیه النیة اولم توجد لان اتمام الشئ یقتضی سابقة وجود بعض شئ منه فاذا شرطنا النیة من اول اللیل بخبر الواحد یکون نسخ المطلق الکتاب فلا یجوز ذٰلک فحینئذ یحمل ذٰلک علی الصیام الخاص المعین وهو الذی ذکرناه لان مشروع الوقت فی هذا متنوع فیحتاج الی التعیین بالنیة بخلاف شهر رمضان لان الصوم فیه غیر متنوع فلا یحتاج فیه الی التعیین وکذلک النذر المعین فهذا هو السر الخفی فی هذا التخصیص الذی یستبعده من لا وقوف له علی دقائق الکلام ومدارک استخراج المعانی من النصوص فلما جاءت هذه الآثار عن رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ما ذکرنا لم یجز ان یجعل بعضها مخالفا لبعض فتتنافی ویدفع بعضها بعضا ما وجدنا السبیل الی تصحیحها وتخریج وجهها فکان حدیث عائشة الذی رواه مسلم فی الصوم التطوع فکذلک وجهه عندنا وکان ما روی فی عاشوراء فی الصوم المفروض فی الیوم الذی بعینه فکذلک حکم الصوم المفروض فی ذٰلک الیوم جائز ان یعقد له النیة بعد طلوع الفجر ومن ذٰلک شهر رمضان فهو فرض فی ایام بعینها کیوم

يكون عند الافطار وفي رواية لهما عن عائشة قالت كان يوم عاشوراء تصومه قريش في الجاهلية وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصومه في الجاهلية فلما قدم المدينة صامه وامر بصيامه فلما فرض رمضان ترك يوم عاشوراء فمن شاء صامه ومن شاء تركه وفي رواية لمسلم عن عائشة ام المؤمنين قالت دخل على النبي صلى الله عليه وسلم ذات يوم فقال هل عندكم شئ قلنا لا قال فاني اذا صائم وعن سلمان بن عامر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فانه بركة فان لم يجد فليفطر على ماء فانه طهور رواه احمد والترمذي وابوداؤد وابن ماجة والدارمي ولم يذكر فانه بركة غير الترمذي في رواية اخرى وعن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يفطر قبل ان يصلي على رطبات فان لم تكن رطبات فتميرات فان لم تكن تميرات حسا حسوات من ماء رواه الترمذي وابوداؤد وقال الترمذي هذا حديث حسن غريب وعن زيد بن خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فطر صائما او جهز غازيا فله مثل اجره رواه البيهقي في شعب الايمان ومحي السنة في شرح السنة وقال صحيح وعن ابن عمر

عاشوراء اذ كان فرضا في يوم بعينه فلما كان يوم عاشوراء يجزئ من نوى صومه بعد ما اصبح فكذلك شهر رمضان يجزئ من نوى صوم يوم منه كذلك وبقي بعد هذا ما روي في حديث حفصة عن النبي صلى الله عليه وسلم فهو عندنا في الصوم الذي هو خلاف هذين الصومين من صوم الكفارات وقضاء شهر رمضان حتى لا يضاد ذلك شيئا مما ذكرناه ويكون حكم النية التي يدخل بها في الصوم على ثلاثة اوجه فما كان منه فرضا في يوم بعينه كانت تلك النية مجزئة قبل دخول ذلك اليوم في الليل وفي ذلك اليوم ايضا وما كان منه فرضا لا في يوم بعينه كانت النية التي يدخل بها فيه في الليلة التي قبله ولم تجز بعد دخول اليوم وما كان منه تطوعا كانت النية التي يدخل بها فيه في الليل الذي قبله وفي النهار الذي بعد ذلك فهذا هو الوجه الذي يخرج عليه الآثار التي ذكرناها ولا تتضاد هذا حاصل ما في عمدة القاري وفتح القدير والتعليق المجيد ومعاني الآثار ١٢ -

قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا افطر قال ذهب الظمأ وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله رواه ابوداؤد وعن معاذ بن زهرة قال ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا افطر قال اللهم لك صمت وعلى رزقك افطرت رواه ابوداؤد مرسلا۔

باب تنزيه الصوم

وقول الله عز وجل احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم هن لباس لكم وانتم لباس لهن علم الله انكم كنتم تختانون انفسكم فتاب عليكم وعفا عنكم فالآن باشروهن[1] وابتغوا ما كتب[2] الله لكم وكلوا واشربوا حتى يتبين[3] لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود من الفجر عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يدع قول الزور[4] والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه

[1] قوله باشروهن يعني الجماع قاله محمد في الموطا ۱۲

[2] قوله ما كتب الله لكم يعني الولد كذا في الموطا ۱۲

[3] قوله حتى يتبين الخ قال محمد في مؤطاه يعني حتى يطلع الفجر فاذا كان الرجل قد رخص له ان يجامع ويبتغي الولد ويأكل ويشرب حتى يطلع الفجر فمتى يكون الغسل الا بعد طلوع الفجر فهذا لا بأس به وهو قول ابي حنيفة رحمه الله تعالى والعامة وقال البيضاوي في تجويز المباشرة الى الصبح الدلالة على جواز تاخير الغسل اليه وصحة صوم المصبح جنبا انتهى وقال الطيبي لان المباشرة اذا كانت مباحة الى الانفجار لم يمكنه الاغتسال الا بعد الصبح ۱۲۔

[4] قوله قول الزور واختلف العلماء في ان الغيبة والنميمة والكذب هل يفطر الصائم فذهب الجمهور من الائمة الى انه لا يفسد الصوم بذلك وانما التنزه عن ذلك من تمام الصوم وقوله فليس لله حاجة هو مجاز عن عدم القبول والحديث وهو قوله صلى الله عليه وسلم ثلاث تفطر الصائم مؤول بالاجماع بذهاب الثواب لان الغيبة اثم متعلق باللسان ولا تعلق لمثل هذه الآثام بافساد الصوم

وشرابه رواه البخاری وعنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کم من صائم لیس له من صیامه الا الظماء وکم من قائم لیس له من قیامه الا السهر رواه الدارمی وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبّل[1] ویباشر وهو صائم وکان املککم لاربه متفق علیه وعن ابی هریرة ان رجلا سأل النبی صلی الله علیه وسلم عن المباشرة للصائم فرخص له واتاه اٰخر فسأله فنهاه فاذا الذی رخص له شیخ واذا الذی نهاه شاب رواه ابو داؤد وعن عائشة قالت کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدرکه الفجر فی رمضان وهو جنب من غیر حلم فیغتسل ویصوم متفق علیه وعن ابن عباس قال ان النبی صلی الله علیه وسلم احتجم وهو محرم

هذا حاصل ما فی عمدة القاری والمرقات ورد المحتار وعمدة الرعایة ۱۲۔

[1] قوله یقبل فیها اٰثار واخبار مختلفة بعضها تدل علی الجواز وبعضها علی الامتناع وبعضها علی الفرق بین الشاب والشیخ فمنها حدیث عائشة بنت طلحة عن عائشة وحدیث زید بن اسلم عن عطاء وهما یدلان علی الجواز مطلقا من غیر فرق بین الشاب والشیخ واثر ابن عمر المذکور فی موطا محمد یدل علی المنع مطلقا وحدیث عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقبل نسائه وهو صائم المخرج فی الصحیحین وغیرها یدل علی الجواز وحدیث ابی هریرة عند ابی داؤد نص فی الفرق فهذه الاخبار وامثالها یعلم منها انه لا کراهة فی القبلة للصائم فی نفسها وانما کرهها من کرهها لخوف ما تؤدی الیه فطریق الجمع انه اذا ملك نفسه فلا بأس به وان خاف فالکف افضل التعلیق الممجد ملخصا وفی الدر المختار وکره قبلة ومس ومعانقة ومباشرة فاحشة ان لم یأمن المفسد وان امن لا بأس انتهی وفی شرح النقایة والقبلة والمس والمباشرة فی ظاهر الروایة کره ان خاف علی نفسه الجماع او الانزال قیّد به لانه لو لم یخف فلا بأس بها وقال العلامة العینی فی عمدة القاری فان قلت روی ابو داؤد من طریق مصدع ابی یحیی عن عائشة رضی الله تعالی عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم

داحتجم وهو صائم متفق عليه وفي رواية لامامنا ابي حنيفة عن ابي سفيان عن انس قال احتجم النبي صلى الله عليه وسلم بعد[1] ما قال افطر الحاجم والمحجوم هذا حديث صحيح ابوسفيان هذا طلحة بن نافع احتج به مسلم وغيره قاله في المرقات قال الشيخ الامام محي السنة رحمة الله عليه وتاوّله بعض من رخص في الحجامة اي تعرضا للافطار المحجوم للضعف والحاجم لانه لايأمن من ان يصل شئ الى جوفه بمص الملازم وعن ابي سعيد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاث لايفطرن الصائم الحجامة والقئ والاحتلام رواه الترمذي وقال هذا حديث غير محفوظ وعبد الرحمن بن زيد الراوي يضعف في الحديث ورواه ابوداؤد عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال ابوحاتم حديث ابي داؤد اشبه بالصواب وقال ابوزرعة انه اصح ورواه البزار عن ابن عباس قال الشيخ ابن الهمام هذا من احسنها اسنادا واصحها وعن ثابت البناني قال سئل انس بن مالك كنتم تكرهون الحجامة للصائم على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا الامن[2] اجل الضعف

كان يقبلها ويمص لسانها قلت كلمة ويمص لسانها غير محفوظة واسناده ضعيف والآفة من محمد بن دينار عن سعد بن اوس عن مصدع وتفرد به ابوداؤد وحكى الاعرابي عن ابي داؤد انه قال هذا الحديث ليس بصحيح وعن يحيى محمد بن دينار ضعيف وقال ابوداؤد كان تغير قبل ان يموت وسعد بن اوس ضعفه يحيى ايضا قيل على تقدير صحة الحديث يجوز ان يكون التقبيل وهو صائم في وقت والمص في وقت آخر ١٢

[1] قوله بعد ما قال الخ فيكون منسوخا بهذا ١٢

[2] قوله من اجل الضعف وفي العالمگيرية ولا بأس بالحجامة ان امن على نفسه الضعف اما اذا خاف فانه يكره وينبغي له ان يؤخر الى وقت الغروب وذكر شيخ الاسلام شرط الكراهة ضعف يحتاج فيه

رواه البخاري وعن البخاري تعليقا قال كان ابن عمر يحتجم وهو صائم ثم تركه فكان
يحتجم بالليل وعن الدارقطني قال كان انس يحتجم وهو صائم وفي رواته كلهم
ثقات ولا اعلم له علة وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من نسي وهو صائم فاكل وشرب فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه متفق عليه وعنه
قال بينا نحن جلوس عند النبي صلى الله عليه وسلم اذ جاءه رجل فقال يا رسول الله
هلكت قال مالك قال وقعت على امرأتي وانا صائم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم
هل تجد رقبة[1] تعتقها قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين قال لا
قال هل تجد[2] اطعام ستين مسكينا قال لا قال اجلس ومكث النبي صلى الله عليه وسلم
فبينا نحن على ذلك اتي النبي صلى الله عليه وسلم بعرق فيه تمر والعرق المكتل الضخم
قال اين السائل قال انا قال خذ هذا فتصدق به فقال الرجل أعلى افقر مني يا رسول الله
فوالله ما بين لابتيها يريد الحرتين اهل بيت افقر من اهل بيتي فضحك النبي

الى الفطر والفصد نظير الحجامة هكذا في المحيط ۱۲ ـ

[1] قوله رقبة قال النووي فيه دلالة لابي حنيفة ومن يقول يجزئ عتق كافر عن كفارة الجماع والظهار وانما يشترطون الرقبة المؤمنة في كفارة القتل لانها منصوص على وصفها بالايمان في القرآن ۱۲

[2] قوله هل تجد اطعام ستين مسكينا الخ وفي رواية لابي داؤد والطحاوي فهل تجد ما تعتق رقبة قال لا قال فهل تستطيع ان تصوم شهرين متتابعين قال لا قال فهل تستطيع ان تطعم ستين مسكينا قال لا الخ وفي المرقات قال القاضي وكذا في شرح السنة رتب الثاني بالفاء على فقد الاول ثم الثالث بالفاء على فقد الثاني فدل على الترتيب واعلم ان الفاء في اصلنا الموافق للنسخ المصححة في الثاني غير موجود واما في اصل البخاري فموجود في بعض النسخ وفي بعضها مفقود واما الفاء في الاول فموجود اتفاقا وهو يكفي للدلالة على الترتيب لعدم القائل بالفصل ۱۲ ـ

صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ ثم قال اطعمہ اھلك متفق علیہ وفی روایۃ
للدارقطنی عنہ ان رجلا اکل فی رمضان فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعتق
الحدیث وفی روایۃ لمسلم فامرہ ان یجلس فجاء ہ عرقان فیہما طعام فامرہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یتصدق بہ وفی روایۃ ابن ماجۃ عن ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بذلك قال وصم یوما مکانہ وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

لہ قولہ اطعمہ اھلك قال ابوداؤد زاد الزھری وانما کان ھذا رخصۃ لہ خاصۃ ولو ان رجلا فعل ذلك الیوم لم یکن لہ بد من التکفیر انتھی وفی المبسوط وما امرہ بہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کان تطوعا لانھا لم تکن واجبۃ علیہ فی الحال لعجزہ ولھذا جاز صرفھا الی نفسہ وعیالہ قالہ فی عمدۃ القاری القاری وقال النووی والمختار ان الکفارۃ لا تسقط بل تستقر فی ذمتہ حتی یمکن قیاسا علی سائر الدیون والحقوق والمواخذات کجزاء الصید وغیرہ واما الحدیث فلیس فیہ نفی استقرار الکفارۃ بل فیہ دلیل لاستقرارھا لانہ اخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم بانہ عاجز عن الخصال الثلاث ثم اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق التمر فامرہ باخراجہ فی الکفارۃ فلو کانت تسقط بالعجز لم یکن علیہ شیء ولم یأمرہ باخراجہ فدل علی ثبوتہا فی ذمتہ وانما اذن لہ فی اطعام عیالہ لانہ کان محتاجا ومضطرا الی الانفاق علی عیالہ فی الحال والکفارۃ علی التراخی فاذن لہ فی اکلہ واطعام عیالہ وبقیت الکفارۃ فی ذمتہ وانما لم یبین لہ بقاءھا فی ذمتہ لان تأخیر البیان الی وقت الحاجۃ جائز عند جماھیر الاصولیین وھذا ھو الصواب فی معنی الحدیث وحکم المسئلۃ ۱۲۔

ٹہ قولہ عرقان عندنا الواجب لکل مسکین نصف صاع من بر او صاع من تمر کما فی کفارۃ الظھار فاذا کان العرق خمسۃ عشر صاعا فالعرقان ثلاثون صاعا علی ستین مسکینا لکل مسکین نصف صاع واما قصۃ العرق الذی کان فیہ التمر اقل من ذلك فمحمول علی القدر المعجل عمدۃ القاری والتعلیق الممجد ملخصا ۱۲

ٹہ قولہ بذلك ای بالحدیث الذی فیہ ھلکت وقد تقدم قبلہ ثم قال ویصوم یوما مکانہ

من ذرعه القئ وهو صائم فليس[1] عليه قضاء ومن استقاء عمدا فليقض رواه الترمذی
وابوداؤد وابن ماجة والدارمی ورواه الحاكم فی المستدرك وقال هذا حديث صحيح
حسن علی شرط الشيخين ولم يخرجاه وصححه ابن حبان ورواه الدارقطنی وقال رواته كلهم
ثقات ثم قد تابع عيسی بن يونس عن هشام بن حسان حفص بن غياث رواه ابن ماجة
ورواه الحاكم وسكت عليه ورواه مالك فی الموطا موقوفا علی ابن عمر ورواه النسائی من
حديث الاوزاعی موقوفا علی ابی هريرة ووقفه عبد الرزاق علی ابی هريرة وعلی ايضا
وقال الترمذی هذا حديث غريب قال الشيخ ابن الهمام قال البخاری لا اراه محفوظا
لهذا يعنی للغرابة وعن عامر بن ربيعة قال رأيت النبی صلی الله عليه وسلم
ما لا احصی يتسوك[2] وهو صائم رواه الترمذی وابوداؤد وفی رواية الطبرانی

قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

[1] قوله فليس عليه قضاء وما روی فی سنن ابن ماجة انه عليه الصلوٰة والسلام خرج فی يوم كان يصومه فدعا باناء فشرب فقلنا يا رسول الله ان هذا يوم كنت تصومه قال اجل ولكنی قئت محمول علی ما قبل الشرع او عروض الضعف قاله الشيخ ابن الهمام وفی المرقات قال ابن الملك قيل رواية ابی الدرداء حكاية قئ النبی صلی الله عليه وسلم لا يعلم انه عليه الصلوٰة والسلام لای علة افطر للقئ او لغيره وقد علم من قوله من ذرعه القئ الحديث ان القئ لا يكون سببا للفطر فظهر ان السبب غيره وهو عود ما قاء او وصول الماء الی الجوف عند غسل الفم وقول ثوبان صدق تصديق للقئ والافطار لا تصديق كون الافطار للقئ ۱۲۔

[2] قوله يتسوك وهو صائم قال فی الدر المختار ولا يكره سواك ولو عشيا او رطبا بالماء علی المذهب انتهی لانه روی عن معاذ مثل ما قلنا وفی المطلوب ايضا احاديث ضعيفة نذكر منها شيئا الاستشهاد والتقوية وان لم يحتج اليه فی الاثبات منها ما رواه البيهقی عن ابراهيم بن

عن عبد الرحمن بن غنم قال سألت معاذ بن جبل أتسوك وانا صائم قال نعم قلت
اى النهار اتسوك قال اى النهار شئت غدوة وعشية قلت ان الناس يكرهونه عشية
ويقولون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لخلوف فم الصائم اطيب عند الله
من ريح المسك فقال سبحان الله لقد امرهم بالسواك وهو يعلم انه لابد بفى الصائم
خلوف وان استاك وما كان بالذى يأمرهم ان ينتنوا افواههم عمدا ما فى ذلك
من الخير شئ بل فيه شر الا من ابتلى ببلاء لا يجد منه بدا وعن عائشة قالت
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خير خصال الصائم السواك رواه ابن ماجة
والدارقطنى والبيهقى فيه مجالد بن سعيد وثقه النسائى وروى له مسلم مقرونا
بغيره وعن انس قال جاء رجل الى النبى صلى الله عليه وسلم قال شتكيت عينى
أفأكتحل وانا صائم قال نعم رواه الترمذى وقال ليس اسناده بالقوى وابو عاتكة الراوى

عبد الرحمن ثنا اسحق الخوارزمى قال سألت عاصما الاحول أيستاك الصائم بالسواك الرطب قال نعم
اتراه اشد رطوبة من الماء قلت اول النهار وآخره قال نعم قلت عمن رحمك الله قال عن انس عن
النبى صلى الله عليه وسلم وروى ابن حبان عن ابن عمر قال كان صلى الله عليه وسلم يستاك
آخر النهار وبه بطل قول ابن حجر ليس فيه دليل لقول ابى حنيفة ومالك بعدم كراهة تسوكه
قبل الزوال ووجه بطلانه ان المانع لا يحتاج الى دليل لا سيما اذا ورد عن الشارع احاديث
مطلقة شاملة لما قبل الزوال وما بعده وخصوصا اذا ورد عن الصحابة فعلهم وافتاؤهم
على جوازه بعد الزوال وكيف يصلح بعد هذا كله ان يكون حديث الخلوف دليلا للشافعى ومن
تبعه على منع السواك بعد الزوال وصرف الاطلاق الى ما قبل الزوال من غير دليل صريح
او تعليل صحيح هل هو الا مبالغة فى فضيلة الصوم كما يبالغ احد ويقول لعرق فلان الذى
يحصل حال كده فى آخر النهار عندى احسن من ماء الورد فيكون فيه دلالة على كراهة

يضعف وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اكتحل وهو صائم رواه ابن ماجة وابو داؤد والدارقطني وعن عبيد الله بن ابي بكر بن انس عن انس بن مالك انه كان يكتحل وهو صائم رواه ابو داؤد وعن الاعمش قال ما رأيت احدا من اصحابنا يكره الكحل للصائم وكان ابراهيم يرخص ان يكتحل الصائم بالصبر رواه ابو داؤد وعن بعض اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم قال لقد رأيت النبي صلى الله عليه وسلم بالعرج يصب على رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر رواه مالك وابو داؤد وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من افطر يوما من رمضان من غير رخصة ولا مرض لم يقض عنه صوم الدهر كله وان صامه رواه احمد والترمذي

ازالة العرق بالاغتسال مرقات ملخصا هكذا في فتح القدير ۱۲۔

لـه قوله عن عائشة الخ كذا في شرح النقاية ۱۲

قوله يصب على رأسه الماء الخ لا تكره حجامة وتلفف بثوب مبتل ومضمضة او استنشاق او اغتسال للتبرد عند الثاني وبه يفتى شرنبلالية عن البرهان لان النبي صلى الله عليه وسلم صب على رأسه الماء وهو صائم من العطش او من الحر رواه ابو داؤد وكان ابن عمر رضي الله عنهما يبل الثوب ويلفه عليه وهو صائم ولان هذه الاشياء بها عون على العبادة ودفع الضجر الطبعي وانما كره ابو حنيفة رحمه الله ذلك اعني الدخول في الماء والتلفف بالثوب المبلول لما فيه من اظهار الضجر في اقامة العبادة لا لانه قريب من الافطار وحاصل الكلام ان كلام الامام محمول على كراهة التنزيه وخلاف الاولى وهو عليه الصلوة والسلام فعل ذلك لبيان الجواز من اظهار العجز للرحمة على ضعفاء الامة هذا حاصل ما في الدر المختار ورد المحتار والمرقات ۱۲

ـه قوله لم يقض عنه الخ قال الطيبي اي لم يجد فضيلة الصوم المفروض بصوم النفل وان سقط قضاءه بصوم يوم واحد وهذا على طريق المبالغة والتشديد ولذلك اكده بقوله

وابوداؤد وابن ماجة والدارمی والبخاری فی ترجمة باب وقال الترمذی سمعت محمدا یعنی البخاری یقول ابو المطوس الراوی لا اعرف له غیر هذا الحدیث وقال علی القاری وعلی تقدیر ضعفه من طریق الترمذی لا یلزم ان یکون ضعیفا من طریق ابی داؤد فانه اذا سکت یدل علی حسنه لاسیما وقد اخرجه احمد وغیره وعن عطاء قال ان تمضمض ثم افرغ ما فی فیه من الماء لا یضیره[۱] ان یزدرد ریقه وما بقی فی فیه ولا یمضغ العلك فان ازدرد ریق العلك لا اقول[۲] انه یفطر ولکن ینهی عنه رواه البخاری فی ترجمة باب۔

باب صوم المسافر

وقول الله عز وجل وان تصوموا خیر لکم عن عائشة قالت ان حمزة بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی الله علیه وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت[۳] فصم وان شئت فافطر متفق علیه وعن ابی سعید الخدری قال غزونا

وان صامه ای حق الصیام قال ابن الملك ولا فالاجماع علی انه یقضی یوما مکانه کذا فی المرقات ۱۲۔

[۱] قوله لا یضیره الخ هکذا فی الدر المختار ۱۲۔

[۲] قوله لا اقول انه یفطر ولکن ینهی عنه لذلك قال علماءنا رحمهم الله وکره مضغ شیء سواء کان علکا ام غیره وقال ابن الهمام وقیل اذا لم یکن ملتئما بان لم یمضغه احد ان کان ابیض وکذا اذا کان اسود والا بیض یتفتت قبل المضغ فیصل الی الجوف واطلاق محمد عدم الفساد محمول علی ما اذا لم یکن کذلك للقطع بانه معلل بعدم الوصول فاذا فرض فی بعض العلك معرفة الوصول منه عادة وجب الحکم فیه بالفساد لانه کالمتیقن ووجه الکراهة انه تعرض للفساد وتهمة الافطار کذا فی المرقات وشرح النقایة ۱۲۔

[۳] قوله ان شئت فصم الخ قال الطحاوی فهذا رسول الله صلی الله علیه وسلم قد اباح الصوم

مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لست عشرۃ مضت من شہر رمضان فمنا[1] من صام ومنا من افطر فلم یعب الصائم علی المفطر ولا المفطر علی الصائم رواہ مسلم وعن انس قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی السفر فمنا الصائم ومنا المفطر فنزلنا منزلا فی یوم حار فسقط الصوامون وقام المفطرون فضربوا الابنیۃ وسقوا الرکاب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذھب[2] المفطرون الیوم بالاجر متفق علیہ وعن ابن عباس قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من المدینۃ الی مکۃ فصام[3] حتی بلغ عسفان ثم دعا بماء فرفعہ الی یدہ لیراہ الناس فافطر حتی قدم مکۃ

فی السفر لمن شاء ذلک والفطر لمن شاء ذلک فثبت بھذا وبما نذکرہ بعدہ ان صوم رمضان فی السفر جائز ۱۲۔

[1] قولہ فمنا من صام الخ وقال الطحاوی فدل ما ذکرنا فیہ ان ما کان من افطار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامرہ اصحابہ بذلک لیس علی المنع من الصوم فی السفر ولکنہ علی الاباحۃ للافطار ۱۲

[2] قولہ ذھب المفطرون بالاجر ای بالثواب الاکمل لان الافطار کان فی حقھم حینئذ افضل وفی ذکر الیوم اشارۃ الی عدم اطلاق ھذا الحکم قالہ فی المرقات ۱۲

[3] قولہ فصام الخ قال فی عمدۃ القاری فیہ بیان صریح انہ صلی اللہ علیہ وسلم صام فی السفر وفیہ رد علی من لم یجوز الصوم فی السفر وفیہ بیان اباحۃ الافطار فی السفر انتہی وفی فتح القدیر واعلم ان اباحۃ الفطر للمسافر اذا لم ینو الصوم فاذا نواہ لیلا واصبح من غیر ان ینقض عزیمتہ قبل الفجر اصبح صائما فلا یحل فطرہ فی ذلک الیوم لکن لو افطر فیہ لا کفارۃ علیہ لان السبب المبیح من حیث الصورۃ وھو السفر قائم فاورث شبھۃ وبھا تندفع الکفارۃ ویشکل علیہ حدیث کراع الغمیم بناء علی ان الصحیح ان فطرہ عندہ لیس فی الیوم الذی خرج فیہ من المدینۃ لانہ مسافۃ بعیدۃ لا یصل الیھا فی یوم واحد بل معنی قول الراوی حتی اذا کان بکراع الغمیم

وذٰلك فی رمضان فكان ابن عباس يقول قد صام رسول الله صلی الله علیه وسلم وافطر فمن شاء صام ومن شاء افطر متفق علیه وفی روایة لمسلم عن جابر انه شرب بعد العصر وذكر ابوداؤد فی سننه قال ابوسعید ثم لقد رأیتنی اصوم مع النبی صلی الله علیه وسلم قبل ذٰلك وبعد ذٰلك وفی روایة لامامنا ابی حنیفة عن انس بن مالك قال خرج رسول الله صلی الله علیه وسلم للیلتین خلتا من شهر رمضان من المدینة الی مكة فصام حتی اتی قدیدا فشكا الناس الیه الجهد فافطر فلم یزل مفطرا حتی اتی مكة وروی ابن ابی شیبة ومسلم عن جابر والطحاوی عن ابن عباس وابی سعید

وهو صائم انه كان صائما حین وصل الیه ولا شك انه صوم یوم لم یكن فی اوله مقیما غیر انه شرع فی صوم الفرض وهو مسافر ثم افطر وتبین بهذا اندفاع الاشكال عن تعین الصوم فی الیوم الذی انشأ فیه السفر وتقریره علی تعین صوم الیوم الذی شرع فی صومه عن الفرض وهو مسافر والحاصل انه ان كان بلوغه كراع الغمیم فی الیوم الذی خرج فیه اشكل علی الاول وان كان فیما بعده اشكل علی ما بعده ولا مخلص الا بتجویز كونه علیه الصلوٰة والسلام علم من نفسه بلوغ الجهد المبیح لفطر المقیم ونحوه ممن تعین علیه الصوم وخشی الهلاك انتهی وقال محمد فی موطاه وانما بلغنا ان النبی صلی الله علیه وسلم افطر حین سافر الی مكة لان الناس شكوا الیه الجهد من الصوم فافطر لذٰلك انتهی حاصله ما فی رد المحتار وتنسیق النظام من ان السفر لا یبیح الفطر وانما یبیح عدم الشروع فی الصوم فلو سافر بعد الفجر لا یحل الفطر والحدیث محمول علی انه افطر للتقوی علی العدو وللمشقة الحاصلة له ولهم ۱۲

لـه قوله قال ابوسعید الخ یعنی انه كان یصوم مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی السفر بعد ذٰلك فدل هذا الحدیث علی ان الصوم فی السفر بعد افطار النبی صلی الله علیه وسلم المذكور فی هذه الاٰثار مباح قاله الطحاوی ۱۲۔

نحوه۔ وعن ابن عباس قال انما اراد الله عز وجل بالفطر فی السفر التیسیر[1] علیکم فمن یسر علیه الصیام فلیصم ومن یسر علیه الفطر فلیفطر رواه الطحاوی وعن انس ابن مالک الکعبی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله وضع[2] عن المسافر شطر الصلوٰة والصوم عن المسافر وعن المرضع والحبلی رواه ابو داؤد والترمذی والنسائی وابن ماجة وعن ابن ابی اوفی قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر[3] فقال لرجل انزل فاجدح لی قال یا رسول الله الشمس قال انزل فاجدح لی قال

---

[1] قوله التیسیر علیکم الخ فهذا ابن عباس لم یجعل افطار النبی صلی الله علیه وسلم فی السفر بعد صیامه فیه ناسخا للصوم فی السفر ولکنه جعله علی جهة التیسیر قاله فی شرح معانی الآثار ۱۲

[2] قوله وضع الخ فان قال قائل لما کان الصیام موضوعا عنه کان اذا صامه فقد صامه وهو غیر مفروض علیه فلا یجزئه قیل له انه قد یجوز ان یکون ذلک الصیام الذی وضعه عنه هو الصیام الذی لایکون له منه بد فی تلک الایام کما لا بد للمقیم من ذلک وفی هذا الحدیث ما قد دل علی هذا المعنی لانه یقول وعن الحامل والمرضع افلا تری ان الحامل والمرضع اذا صامتا رمضان ان ذلک یجزئهما وانهما لایکونان کمن صام قبل وجوب الصوم علیه بل جعلنا یجب الصوم علیهما بدخول الشهر فجعل لهما تاخیره للضرورة والمسافر فی ذلک مثلهما وهذا اولی ما حمل علیه هذا الاثر حتی لایضاد غیره من الآثار التی قد ذکرناها فی هذا الباب شرح معانی الآثار مختصرا وفی المرقات قال ابن حجر فیه حجة لما علیه الشافعی ان قصر الصلوٰة جائز لا واجب قلنا وهو غیر سدید وعندنا هذا القصر واجب وقد تقدم دلیل مذهبنا الصریح فی المقصود ومنه حدیث عائشة فی الصحیحین قالت فرضت الصلوٰة رکعتین رکعتین فاقرت صلوٰة السفر وزید فی صلوٰة الحضر فمعنی وضع ای رفع ابتداء عن المسافر ۱۲۔

[3] قوله فی سفر الخ فثبت بهذا وبما ذکرناه بعده ان الصوم فی السفر فی رمضان افضل

یا رسول اللہ الشمس قال انزل فاجدح لی فنزل فجدح له فشرب ثم رمی بیده ھٰھنا ثم قال اذا رأیتم اللیل اقبل من ھٰھنا فقد افطر الصائم رواہ البخاری وعن ابی الدرداء قال خرجنا مع النبی صلی اللہ علیه وسلم فی بعض اسفارہ فی یوم حار حتی یضع الرجل یدہ علی رأسه من شدۃ الحر وما فینا صائم الا ما کان من النبی صلی اللہ علیه وسلم وابن رواحة رواہ البخاری وعن عاصم وھو الاحول قال سألت انس بن مالک عن صوم شھر رمضان فی السفر فقال الصوم افضل رواہ الطحاوی وعن انس قال

من الافطار ویشھد له ان النبی صلی اللہ علیه وسلم وکثیرا من اصحابه صاموا فی رمضان فی سفر غزوۃ فتح مکة رواہ البخاری ولو کان الافضل الترک مطلقا لما وقع ذلک عمدۃ القاری وعمدۃ الرعایة مختصرا فیستفاد من ھذہ الاحادیث ان المسافر ان کان لا یستضر بالصوم فصومه افضل وان افطر جاز کذا فی الھدایة وقال الاسبیجابی فی شرح مختصر الطحاوی الافضل ان یصوم فی السفر اذا لم یضعفه الصوم فان اضعفه ولحقه مشقة بالصوم فالفطر افضل فان افطر من غیر مشقة لا یأثم قاله فی عمدۃ القاری وما روی فی الصحیحین انه علیه الصلوۃ والسلام کان فی سفر فرأی زحاما ورجلا قد ظلل علیه فقال ما ھذا قالوا صائم فقال لیس من البر الصیام فی السفر وکذا ما روی مسلم عن جابر رضی اللہ عنه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم خرج عام الفتح الی مکة فی رمضان حتی بلغ کراع الغمیم فصام الناس ثم دعا بقدح من ماء فشربه فقیل له ان بعض الناس قد صام فقال اولئک العصاۃ وکذا ما روی ابن ماجة عن عبد الرحمن بن عوف قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم صائم رمضان فی السفر کالمفطر فی الحضر محمول علی انھم استضروا به واورث صومھم ضعفا ومرضا کما یعلم من شان ورودھا وبدلیل ما ورد فی صحیح مسلم فی لفظ فیه فقیل له ان الناس قد شق علیھم الصوم ورواہ الواقدی فی المغازی وفیه وکان امرھم بالفطر فلم یقبلوا والعبرۃ وان کان لعموم اللفظ لا لخصوص السبب

ان افطرت فرخصة وان صمت فالصوم افضل رواه الطحاوی وعن سعید بن جبیر قال الصوم افضل والافطار رخصة یعنی فی السفر رواه الطحاوی وعن یحیی بن ابی کثیر قال حدثنی القاسم بن محمد عن عائشة انها کانت تصوم فی السفر فی الحر فقلت ما حملها علی ذلک فقال انها کانت تبادر[1] رواه الطحاوی وعن سلمة بن المحبق قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له حمولة[2] تأوی الی شبع فلیصم رمضان حیث ادرکه رواه ابوداؤد۔

باب القضاء

وقول الله عز وجل ولا تزر وازرة وزر اخری وقوله فمن کان منکم مریضا او علی سفر فعدة[3] من ایام اخر عن ابراهیم النخعی قال اذا فرط حتی جاء رمضان

لکن یحمل علیه دفعا للمعارضة بین الاحادیث فانها صریحة فی الصوم فی السفر فتح القدیر ملخصا ۱۲

[1] قوله تبادر قال الطحاوی فهذه عائشة کانت تری المبادرة بصوم رمضان فی السفر افضل من تأخیر ذلک الی الحضر ۱۲

[2] قوله حمولة الخ ای کل ما یحمل علیه من ابل او حمار وغیرهما ای مرکب یوصله الی المنزل فی حال الشبع والرفاهیة ولم یلحقه فی سفر وجهد ومشقة والامر فیه محمول علی الندب والا فالافطار جائز فی السفر وان لم یلحقه مشقة قاله فی اللمعات وقال فی المرقات الامر فیه محمول علی الندب والحث علی الاولی والافضل للنصوص الدالة علی جواز الافطار فی السفر مطلقا ۱۲۔

[3] قوله فعدة الخ عموم قوله تعالی فعدة من ایام اخر یقتضی ان تأخیر القضاء لیس بمقید الی مجیئ رمضان اخر وتأخیر عائشة انما کان لانه علیه السلام کان یستمتع بها وکان فی شعبان یشتغل بالصوم فتشتغل هی بالقضاء وفی غیر رمضان تتفرغ لخدمته قاله فی الجوهر النقی وقال

اخر يصومها ولم ير عليه طعاما رواه البخاري تعليقا وقال لم يذكر الله الاطعام انما قال فعدة من ايام اخر ووصله سعيد بن منصور من طريق يونس عن الحسن ومن طريق الحارث العكلي وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل للمرأة ان تصوم وزوجها شاهد الا باذنه[1] ولا تأذن في بيته الا باذنه رواه مسلم وعن معاذة العدوية انها قالت لعائشة ما بال الحائض تقضي الصوم ولا تقضي الصلواة قالت عائشة كان يصيبنا ذلك فنؤمر بقضاء الصوم ولا نؤمر بقضاء الصلوٰة رواه مسلم وعن نافع عن ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من مات وعليه صيام شهر رمضان فليطعم عنه مكان كل يوم مسكين رواه الترمذي وقال والصحيح انه موقوف على ابن عمر قال في الجوهر النقي رواه ابن ماجة مرفوعا بسند صحيح وعن مالك بلغه ان ابن عمر كان يسأل هل يصوم احد عن احد او يصلي احد عن احد فيقول لا يصوم احد عن احد ولا يصلي احد عن احد رواه في الموطا وقال ولم اسمع[2] عن احد من الصحابة ولا من التابعين بالمدينة ان احدا منهم امر احدا ان يصوم عن احد ولا يصلي

في الهداية وقضاء رمضان ان شاء فرقه وان شاء تابعه لاطلاق النص لكن المستحب المتابعة مسارعة الى اسقاط الواجب وان اخره حتى دخل رمضان اخر صام الثاني لانه في وقته وقضى الاول بعده لانه وقت القضاء ولا فدية عليه انتهى وفي حديث الفدية ابراهيم بن نافع قال ابو حاتم الرازي كان يكذب وفيه ايضا من اتهم بالوضع هكذا في فتح القدير ١٢-

[1] قوله الا باذنه اي لا تصوم المرأة نفلا الا باذن الزوج الا عند عدم الضرر به واطلق النفل فشمل ما اصله نفل لكن وجب بعارض ولذا قال في البحر عن القنية للزوج ان يمنع زوجته عن كل ما كان الايجاب من جهتها كالتطوع والنذر واليمين دون ما كان من جهته تعالى كقضاء رمضان الدر المختار ورد المحتار ملتقط منهما ١٢-

[2] قوله لم اسمع الخ هذا مما يؤيد النسخ وانه الامر الذي استقر عليه الشرع آخرا قاله في فتح القدير ١٢-

احد عن احد وروى عبد الرزاق فى مصنفه فى كتاب الوصايا عن ابن عمر قال لا يصلين احد عن احد ولا يصوم احد عن احد وعن ابن عباس قال لا يصلى[1] احد عن احد ولا يصوم احد عن احد ولكن يطعم عنه مكان كل يوم مد[2] من حنطة رواه النسائى فى سننه وقال فى الجوهر النقى هذا اسند صحيح على شرط الشيخين خلا ابن عبد الاعلى فانه على شرط مسلم وذكر فى البناية نحوه وفيه مدين من حنطة وروى ابوبكر الرازى فى شرحه لمختصر الطحاوى عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من مات وعليه رمضان فليطعم عنه مكان كل يوم نصف صاع لمسكين وعن القاسم بن محمد قال لا يقضى ذلك احد عن احد لقوله تعالى ولا تزر وازرة وزر اخرى ذكره فى الجوهر النقى ۔

باب صيام التطوع

وقول الله عز وجل وما تقدموا لانفسكم من خير تجدوه عند الله عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يصوم حتى نقول لا يفطر ويفطر حتى نقول لا يصوم ومارأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم استكمل صيام شهر قط الا رمضان ومارأيته فى شهر اكثر منه صياما فى شعبان وفى رواية قالت كان يصوم شعبان[3]

---

[1] قوله لا يصلى احد الخ فى هذا الحديث دليل على ان الاطعام كما فى ايام الصيام الفائتة كذا فى صلوة كل يوم ۱۲ ۔

[2] قوله مد من حنطة هكذا فى الجوهر النقى ۱۲ ۔

[3] قوله كان يصوم شعبان كله قال فى فتح القدير ومن صام شعبان ووصله برمضان فحسن انتهى والمرغوبات من الصيام انواع اولها صوم المحرم والثانى صوم رجب والثالث

كله وكان يصوم شعبان الا قليلا متفق عليه وعن عبد الله بن شقيق قال قلت لعائشة أكان النبي صلى الله عليه وسلم يصوم شهرا كله قالت ما علمته صام شهرا كله الا رمضان ولا افطره كله حتى يصوم منه حتى مضى لسبيله رواه مسلم وحديث السرر مضى في باب رؤية الهلال وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الصيام بعد رمضان شهر الله المحرم وافضل الصلوة بعد الفريضة صلوة[^1] الليل رواه مسلم وعن ابن عباس قال ما رأيت النبي صلى الله عليه وسلم يتحرى صيام يوم فضله على غيره الا هذا اليوم يوم عاشوراء[^2] وهذا الشهر يعني شهر رمضان متفق عليه وعنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قدم المدينة فوجد اليهود صياما يوم عاشوراء فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما هذا

صوم شعبان وصوم عاشوراء وهو اليوم العاشر من المحرم عند عامة العلماء والصحابة رضي الله تعالى عنهم كذا في الظهيرية قاله في العالمگيرية فان قلت ما وجه تخصيصه بشعبان بكثرة الصوم قلت لكون اعمال العباد ترفع فيه ففي النسائي من حديث اسامة قلت يا رسول الله اراك لا تصوم من شهر من الشهور ما تصوم من شعبان قال ذلك شهر ترفع فيه الاعمال الى رب العالمين فاحب ان يرفع عملي وانا صائم قاله العلامة العيني في عمدة القاري ۱۲۔

[^1]: قوله صلوة الليل اقول هي افضل من صلوة النهار كما في الجوهرة ونور الايضاح وقد صرحت الآيات والاحاديث بفضلها والحث عليها قال في البحر فمنها ما في صحيح مسلم مرفوعا افضل الصلوة بعد الفريضة صلوة الليل قاله في رد المحتار ۱۲۔

[^2]: قوله يوم عاشوراء وقال الشيخ ابن الهمام يستحب صوم يوم عاشوراء ما لم يظن الحاقه بالواجب كذا في المرقات واختلفوا في حكمه اول الاسلام فقال ابوحنيفة كان واجبا فلما نزل صوم رمضان صار مستحبا قاله في عمدة القاري ۱۲۔

اليوم الذی تصومونه فقالوا هذا يوم عظيم انجى الله فيه موسى وقومه وغرق فرعون وقومه فصامه موسى شكرا فنحن نصومه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فنحن احق واولى بموسى منكم فصامه رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر بصيامه متفق عليه وعن جابر بن سمرة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمر بصيام يوم عاشوراء ويحثنا عليه ويتعاهدنا عنده فلما فرض رمضان لم يأمرنا ولم ينهنا عنه ولم يتعاهدنا عنده رواه مسلم وعن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم في صوم يوم عاشوراء صوموه وصوموا[1] قبله يوما وبعده يوما ولا تتشبهوا باليهود رواه الطحاوی وعن ام الفضل بنت الحارث ان ناسا تماروا عندها يوم عرفة في صيام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال بعضهم هو صائم وقال بعضهم ليس بصائم فارسلت اليه بقدح لبن وهو واقف على بعيره بعرفة فشربه[2] متفق عليه وعن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن صوم يوم عرفة بعرفة رواه ابو داؤد وعن حفصة قالت اربع لم تكن يدعهن النبي صلى الله عليه وسلم صيام عاشوراء والعشرة[3]

---

[1] قوله صوموا قبله الخ وقال الشيخ ابن الهمام يستحب صوم يوم عاشوراء ويستحب ان يصوم قبله يوما اوبعده يوما فان افرده فهو مكروه للتشبه باليهود اهـ وروى احمد خبر صوموا يوم عاشوراء و خالفوا اليهود وصوموا قبله يوما وبعده يوما وظاهره ان الواو بمعنى او لدلالة هذا الحديث عليه ولان المخالفة تحصل باحدهما واخذ الشافعي بظاهر حديث احمد فيجمعون بين الثلاثة اهـ ذكره من المرقات ۱۲۔

[2] قوله فشربه وقال الشيخ ابن الهمام صوم يوم عرفة لغير الحاج مستحب وللحاج ان كان يضعفه عن الوقوف والدعوات فالمستحب تركه وقيل يكره وهي كراهة تنزيه لانه لاخلال بالاهم في ذلك الوقت كذا في المرقات ۱۲۔ [3] قوله والعشرة وفي العالمگيرية ويستحب صوم تسعة ايام من اول

وثلاثة ايام من كل شهر وركعتان قبل الفجر رواه النسائی وعن بعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم ان رسول الله صلی الله علیه وسلم كان يصوم تسعة من ذی الحجة ويوم عاشوراء وثلاثة ايام من كل شهر اثنين من الشهر وخميسين رواه النسائی وروى ابوداؤد نحوه وعن ابی قتادة ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال كيف تصوم فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم من قوله فلما رأى عمر غضبه قال رضينا بالله ربا وبالاسلام دينا وبمحمد نبيا نعوذ بالله من غضب الله ومن غضب رسوله فجعل عمر يردد هذا الكلام حتى سكن غضبه فقال عمر يا رسول الله كيف من يصوم الدهر كله قال لاصام ولا افطر او قال لم يصم ولم يفطر قال كيف من يصوم يومين ويفطر يوما قال ويطيق ذلك احد قال كيف من يصوم يوما ويفطر يوما قال ذلك صوم داؤد قال كيف من يصوم يوما ويفطر يومين قال وددت انی طوقت ذلك ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث من كل شهر ورمضان الى رمضان فهذا صيام الدهر كله صيام يوم عرفة احتسب على الله ان يكفر السنة التی قبله والسنة التی بعده وصيام يوم عاشوراء احتسب على الله ان يكفر السنة التی قبله رواه مسلم وعن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم يا اباذر اذا صمت من الشهر ثلاثة ايام فصم ثلاث عشرة واربع عشرة وخمس عشرة رواه الترمذی والنسائی وعن عبدالله بن عمرو بن العاص قال قال لی رسول الله

ذی الحجة كذا فی السراج الوهاج ۱۲

له قوله اثنين الخ وقال فی رد المحتار ومن المندوب صوم الاثنين والخميس ۱۲

ته قوله لاصام ولا افطر وقال الشيخ ابن الهمام يكره صوم الدهر لانه يضعفه او يصير طبعا له ومبنى العبادة على مخالفة العادة كذا فی المرقات ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم یاعبد اللہ ألم اخبر انک تصوم النہار وتقوم اللیل فقلت بلی
یارسول اللہ قال فلا تفعل صم وافطر وقم ونم فان لجسدک علیک حقا وان لعینک
علیک حقا وان لزوجک علیک حقا وان لزورک علیک حقا لاصام من صام الدھر
صوم ثلاثۃ ایام من کل شھر صوم الدھر کلہ صم کل شھر ثلاثۃ ایام واقرأ القراٰن
فی کل شھر قلت انی اطیق اکثر من ذٰلک قال صم افضل الصوم صوم داؤد صیام
یوم وافطار یوم واقرأ فی کل سبع لیال مرۃ ولا تزد علی ذٰلک متفق علیہ وفی روایۃ
للترمذی عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یفقہ من قرء القراٰن فی اقل من
ثلاثٍ[1] وعن ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یفطر ایام البیض
فی حضر ولا سفر رواہ النسائی وعن ابی قتادۃ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی رواہ مسلم وعن
عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم الاثنین والخمیس رواہ
الترمذی والنسائی وعن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تعرض الاعمال یوم الاثنین والخمیس فاحب ان یعرض عملی وانا صائم رواہ الترمذی
وعنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم یوم الاثنین والخمیس فقیل یارسول
اللہ انک تصوم یوم الاثنین والخمیس فقال ان یوم الاثنین والخمیس یغفر اللہ
فیہما لکل مسلم الا ذا ھاجرین یقول دعہما حتی یصطلحا رواہ احمد وابن ماجۃ
وعن ابی ایوب الانصاری انہ حدثہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
من صام رمضان ثم اتبعہ[2] ستا من شوال کان کصیام الدھر رواہ مسلم وعن

---

[1] وفی الکنز الدقائق لا یختم فی اقل من ثلثۃ ایام ولا یزید علی اربعین یوما قالہ فی العرف الشذی ۱۲
[2] قولہ ثم اتبعہ الخ وفی العالمگیریۃ ویکرہ صوم ستۃ من شوال عند ابی حنیفۃ رحمہ اللہ تعالیٰ

ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صوم یوم الفطر والنحر متفق علیہ وفی روایۃ لمسلم عن زیاد بن جبیر قال جاء رجل الی ابن عمر فقال انی نذرت[1] ان اصوم یوما فوافق یوم اضحی او فطر فقال ابن عمر امر اللہ بوفاء النذر ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیام ھذا الیوم وعن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصوم فی یومین الفطر والاضحی متفق علیہ وعن نبیشۃ الھذلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایام تشریق ایام اکل وشرب وذکر اللہ رواہ مسلم وعن عبد اللہ بن مسعود قال قلما[2] رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفطر یوم الجمعۃ رواہ ابن ماجۃ وروی الترمذی والنسائی مثلہ وقال الترمذی ھذا حدیث حسن غریب وصححہ ابن حبان وابن عبد البر وابن حزم وعن ابن عمر قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مفطرا یوم الجمعۃ قط رواہ ابن ابی شیبۃ وفی روایۃ لہ

متفرقا کان او متتابعا وعن ابی یوسف کراھتہ متتابعا لا متفرقا لکن عامۃ المتأخرین لم یروا بہ بأسا ھکذا فی البحر الرائق والاصح انہ لا بأس بہ کذا فی محیط السرخسی ۱۲۔

[1] قولہ انی نذرت الخ ولو نذر صوم الایام المنھیۃ او صوم ھذہ السنۃ صح مطلقا علی المختار وفرقوا بین النذر والشروع فیھا بان نفس الشروع معصیۃ ونفس النذر طاعۃ فصح ولکنہ افطر الایام المنھیۃ وجوبا تحامیا عن المعصیۃ وقضاھا اسقاطا للواجب ویدل علیہ ھذا الحدیث والمعنی انہ یمکن قضاءہ فیخرج بہ عن عھدۃ الامر والنھی الدر المختار ورد المحتار ملتقط منھما ۱۲۔

[2] قولہ قلما الخ وفی العالمگیریۃ وصوم یوم الجمعۃ بانفرادہ مستحب عند العامۃ کالاثنین والخمیس کذا فی البحر الرائق انتھی وفی العرف الشذی یستحب صوم یوم الجمعۃ کما فی الدر المختار الا ان المحشین ترددوا فی الاستحباب وعندی ان کان یتوھم فسلد الاعتقاد لا یصوم والا فیستحب وھکذا یجمع فی الروایات الفقھیۃ والحدیثیۃ ۱۲۔

عن ابن عباس مثله وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام يوم الجمعة كتب الله تعالى له عشرة ايام عدد هن من ايام الاخرة غراء زهراء لاتشاكلهن ايام الدنيا رواه البيهقی فی شعب الايمان وقال يحيى سمعت مالكا يقول لم اسمع احدا من اهل العلم والفقه ومن يقتدی به نهى عن صيام يوم الجمعة وصيامه حسن وقد رأيت بعض اهل العلم يصومه واراه كان يتحراه وعن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تختصوا[1] ليلة الجمعة بقيام من بين الليالی رواه مسلم وعن ابی سعيد الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام يوما فی سبيل الله بعد الله وجهه عن النار سبعين خريفا متفق عليه وعن ابی هريره قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام يوما ابتغاء وجه الله بعده الله من جهنم كبعد غراب طائر وهو فرخ حتی مات هرما رواه احمد وروى البيهقی فی شعب الايمان عن سلمة[2] بن قيصر وعن ابی امامة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من صام يوما فی سبيل الله جعل الله بينه وبين النار خندقا كما بين السماء والارض رواه الترمذی وعن عبدالله بن بسر عن اخته الصماء ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تصوموا[3] يوم السبت الا فيما افترض عليكم فان لم يجد احدكم الا لحاء عنبة او عود شجرة فليمضغه رواه احمد وابوداؤد والترمذی وابن ماجة والدارمی وعن

---

[1] قوله لا تختصوا الخ وفی احكامات الاشباه ويكره افراد ليلتها بالقيام ١٢۔

[2] قوله سلمة بن قيصر ان ما وقع فی نسخ المشكوة سلمة بن قيس غلط والصواب سلمة بن قيصر قاله فی المرقات ١٢۔

[3] قوله لا تصوموا الخ والنهی فيه للتنزيه عند الجمهور قاله الطيبی وقال فی الدر المختار والمكروه تنزيها كعاشوراء وحده وسبت وحده ١٢۔

عامر بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث مرسل وعن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل شئ زکوۃ وزکوۃ الجسد الصوم رواہ ابن ماجۃ۔

باب

قال اللہ عزوجل ولا تبطلوا[1] اعمالکم وقال ورھبانیۃ[2] ابتدعوھا ماکتبناھا علیہم الا ابتغاء رضوان اللہ فما رعوھا حق رعایتھا عن عائشۃ قالت دخل علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم فقال ھل عندکم شئ فقلنا لا قال فانی[3] اذا صائم

[1] قولہ ولا تبطلوا الخ قال بعضہم اما القضاء فلیس فی شئ من طرق حدیث ابی جحیفۃ الا ان الاصل عدمہ وقد اقرہ الشارع ولو کان القضاء واجبا لبینہ مع حاجتہ الی البیان فالجواب منہ ان القضاء ثبت فی غیرہ من الاحادیث ونذکرھا الآن وقولہ فلیس فی شئ من طرق حدیث ابی جحیفۃ لا یستلزم عدم ذکرہ القضاء فی طرق ھذا الحدیث نفی وجوب القضاء فی طرق غیرہ وقولہ الا ان الاصل عدمہ ای عدم القضاء غیر مسلم بل الاصل وجوب القضاء لان الذی یشرع فی عبادۃ یجب علیہ ان یأتی بھا والا یکون مبطلا لعملہ وقد قال تعالی ولا تبطلوا اعمالکم قالہ فی عمدۃ القاری ۱۲۔

[2] قولہ ورھبانیۃ الآیۃ سیقت فی معرض ذمہم علی عدم رعایۃ ما التزموہ من القرب التی لم تکتب علیہم والقدر المؤدی علی کذلک فوجب صیانتہ عن الابطال قالہ فی المرقات ۱۲۔

[3] قولہ فانی اذا صائم یدل علی جواز نیۃ النفل فی النہار قالہ فی المرقات وکذا فی الدر المختار ۱۲۔

ثم اتانا يوما اخر فقلنا يا رسول الله اهدى لنا حيس فقال ارينيه فلقد اصبحت صائما فاكل[1] رواه مسلم وقال الشمني[2] وزاد النسائي ولكن اصوم يوما مكانه وصحح عبد الحق هذه الزيادة وعن الزهري عن عروة عن عائشة قالت كنت انا وحفصة صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه فجاء رسول الله صلى الله عليه وسلم فبدرتني اليه حفصة وكانت ابنة ابيها فقالت يا رسول الله انا كنا صائمتين فعرض لنا طعام اشتهيناه فاكلنا منه قال اقضيا يوما اخر مكانه رواه[3] الترمذي ورواه ابوداؤد والنسائي عن زميل مولى عروة عن عروة عن عائشة ورواه محمد عن مالك عن الزهري وقال وبهذا نأخذ من صام تطوعا ثم افطر فعليه القضاء وهو قول ابي حنيفة

---

[1] قوله فاكل قال في العرف الشذي واما مسئلة الانطار ففي ظاهر الرواية جواز انطاره بالعذر وانفيا فه عذر للضيف والمضيف وفي الكنز في رواية عن ابي حنيفة يجوز الافطار بلا عذر ايضا وكذلك في منتقى الحاكم الشهيد والجمع بين الروايتين ان الافطار بلا عذر جائز ولكنه غير مرضي انتهى واعتقادي ان رواية المنتقى اوجه قاله في فتح القدير وفي الدر المختار ولا يفطر الشارع في نفل بلا عذر في رواية وهي الصحيحة وفي اخرى يحل بشرط ان يكون من نيته القضاء واختارها الكمال وتاج الشريعة وصدر ها في الوقاية وشرحها ١٢۔

[2] قوله وقال الشمني الخ كذا في المرقات والبناية ١٢۔

[3] قوله رواه الترمذي الخ وقال الشيخ ابن الهمام واعله الترمذي بان الزهري لم يسمع من عروة واعله البخاري بانه لا يعرف لزميل سماع من عروة ولا ليزيد سماع من عروة قلنا قول البخاري مبني على اشتراط العلم بذلك والمختار الاكتفاء بالعلم بالمعاصرة على ما مر غير مرة ولو سلم اعلاله واعلال الترمذي فهو قاصر على هذا الطريق فانما يلزم لو لم يكن له طريق اخر لكن قد رواه ابن حبان في صحيحه من غيرها عن جرير بن حازم عن يحيى بن سعيد عن عمرة عن عائشة

رحمه الله والعامة قبلنا وقال الترمذی وقد ذهب قوم من اهل العلم من اصحاب النبی

الحديث ورواه ابن ابی شيبة من طريق اخر غيرها عن خصيف عن سعيد بن جبير ان عائشة وحفصة الحديث ورواه الطبرانی فی معجمه من حديث خصيف عن عكرمة عن ابن عباس ان عائشة وحفصة ورواه البزار من طريق غيرها عن حماد بن الوليد عن عبيد الله بن عمر رضی الله عنهما عن نافع عن ابن عمر الحديث واخرجه الطبرانی من غير الكل فی الوسط حدثنا موسی ابن هرون حدثنا محمد بن مهران الجمال قال ذكره محمد بن ابی سلمة المكی عن محمد بن عمر يه عن ام سلمة عن ابی هريرة الحديث فقد ثبت هذا الحديث ثبوتا لامرد له لو كان كل طريق من هذه ضعيفا لتعددها وكثرة مجيئها وثبت فی ضمن ذلك ان ذلك المجهول فی قول الزهری فيما اسند الترمذی اليه عن بعض من سأل عائشة رضی الله عنها عن هذا الحديث ثقة اخبر بالواقع فكيف وبعض طرقه مما يحتج به انتهی وقال العلامة العينی فی عمدة القاری فان قلت قال الترمذی رواه مالك بن انس ومعمر وعبيد الله بن عمر وزياد بن سعد وغير واحد من الحفاظ عن الزهری عن عائشة مرسلا وقال النسائی فی سننه بعد ان رواه هذا خطأ وقال ابو عمر فی التمهيد بعد ذكره لهذا الحديث مدار حديث صالح بن كيسان ويحيی بن سعيد علی يحيی بن ايوب وهو صالح واسمعيل بن ابراهيم متروك الحديث قلت وقد وصله اخرون واذا دار الحديث بين الانقطاع والاتصال نطريق الاتصال اولی وهو قول الاكثرين وذلك لان طريق الانقطاع ساكت عن الراوی وحاله اصلا وفی طريق الاتصال بيان له ولا معارضة بين الساكت والناطق ولئن سلمنا انه روی مرسلا انه اصح وقد وافقه حديث متصل وهو حديث عائشة بنت طلحة رواه الطحاوی وقول النسائی هذا خطأ دعوی بلا اقامة برهان لان كونه مرسلا علی زعمهم لايستلزم كونه خطأ وقول ابی عمر فيه وهمان احدهما ان قوله مدار حديث يحيی ابن سعيد علی يحيی بن ايوب غفلة منه فانه هو بعد هذا باسطر رواه من رواية ابی خالد الاحمر

صلی اللہ علیہ وسلم وغیرھما الی ھذا الحدیث فرأوا علیہ القضاء اذا افطروھو قول
مالك بن انس وعن المزنی عن الشافعی عن سفیان عن طلحة بن یحیی عن عمته عائشة
بنت طلحة عن عائشة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت دخل علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقلت له یا رسول اللہ انا قد خبأنا لك حیسا فقال اما انی کنت
ارید الصوم ولکن قربیه سأصوم یوما مکان ذٰلك رواہ الطحاوی وقال صاحب العرف
الشذی والسند صحیح غایة الصحة ورواہ البیهقی فی سننه الکبیر من طریق الطحاوی
وفی کتابه المعرفة ایضا ورواہ النسائی فی الکبری والدارقطنی فی سننه وعن
ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی حفصة وعائشة وهما صائمتان ثم خرج
فرجع وهما یأکلان فقال ألم تکونا صائمتین قالتا بلی ولکن اهدی لنا هذا الطعام
فاعجبنا فاکلنا منه فقال صوما یوما مکانه رواہ النسائی فیه خطاب بن القاسم

عن یحیی بن سعید وغیرہ عن الزهری عن عروة عن عائشة والثانی ان قوله واسمعیل بن ابراهیم
متروك الحدیث قد انقلب علیه هذا الاسم فظن اسمعیل بن ابراهیم هو ابن حبیبة قال فیه
ابوحاتم متروك الحدیث ولیس هو الراوی لهذا الحدیث وهذا اسمعیل بن عقبة احتج به البخاری
ووثقه ابن معین وابوحاتم والنسائی وقال ابن عبد البر فی التمهید واحسن حدیث فی الباب
حدیث ابن الهاد عن زمیل عن عروة وحدیث جریر بن حازم عن یحیی بن سعید عن عمرة اما
حدیث ام هانیٔ فقال الترمذی فی اسنادہ مقال وقال العلامة العینی فیه اضطراب متنا وسندا
وقال الذهبی فی مختصر سنن البیهقی ولا اراہ یصح ۱۲۔

عہ قوله قبلنا وروی وجوب القضاء عن ابی بکر وعمر وعلی وابن عباس وجابر بن عبداللہ
وعائشة وام سلمة رضی اللہ تعالی عنهم وهو قول الحسن البصری وسعید بن جبیر
فی قول وابی حنیفة ومالك وابی یوسف ومحمد رحمهم اللہ قاله فی عمدة القاری ۱۲۔

وخصيف قال[1] ابن القطان خطاب ثقة قاله ابن معين وابو زرعة وقال ابو داؤد ويحيى ابن معين وابو زرعة والعجلی خصيف ثقة عن ابن معين صالح وعنه ليس به بأس وعن انس بن سيرين انه صام يوم عرفة فعطش عطشا شديدا فافطر فسأل عدة من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فامروه ان يقضي يوما مكانه رواه ابن ابي شيبة وقال صاحب الجوهر النقي هذا سند على شرط الشيخين ما خلا التيمي فانه اخرج له اصحاب الاربعة ووثقه ابن سعد وابن سفيان والدارقطني ورواه الطحاوي نحوه وعن ابن عباس انه اخبر اصحابه انه صائم ثم خرج عليهم ورأسه يقطر فقالوا اولم تك صائما قال بلى ولكني مرت بي جارية لي فاعجبتني فاصبتها وكانت حسنة هممت بها وانا قاضيها يوما آخر رواه الطحاوي وعن جابر قال صنع رجل من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم طعاما فدعا النبي صلى الله عليه وسلم واصحابا له فلما اتى بالطعام تنحى احدهم فقال له صلى الله عليه وسلم مالك فقال اني صائم فقال صلى الله عليه وسلم تكلف لك اخوك وصنع ثم تقول اني صائم كل[2] وصم يوما مكانه رواه الدارقطني والطيالسي وفي رواية للبخاري عن انس قال دخل النبي صلى الله عليه وسلم على ام سليم فاتته بتمر وسمن فقال اعيدوا سمنكم في سقائه وتمركم في وعائه فاني صائم ثم قام الى ناحية من البيت فصلى غير المكتوبة فدعا لام سليم واهل بيتها وفي رواية لمسلم عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا دعي احدكم الى طعام وهو صائم فليقل اني صائم وفي رواية له قال اذا دعي احدكم فليجب فان كان صائما فليصل وان كان مفطرا فليطعم وعن ام عمارة بنت كعب ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها

---

[1] قوله قال ابن القطان الخ كذا في عمدة القاری ۱۲۔

[2] قوله كل الخ وقال في الدر المختار والضيافة عذر للضيف والمضيف ان كان صاحبها ممن لا يرضى

فدعت له بطعام فقال لها کلی فقالت انی صائمة فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الصائم اذا اکل عنده صلت علیه الملائکة حتی یفرغوا رواه احمد والترمذی وابن ماجة والدارمی وعن بریدة قال دخل بلال علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو یتغدی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الغداء یا بلال قال انی صائم یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ناکل رزقنا وفضل رزق بلال فی الجنة أشعرت یا بلال ان الصائم یسبح عظامه ویستغفر له الملائکة ما اکل عنده رواه البیهقی فی شعب الایمان۔

باب لیلة القدر

وقول الله عز وجل انا انزلناه فی لیلة القدر وما ادراك ما لیلة القدر لیلة القدر خیر من الف شهر تنزل الملائکة والروح فیها باذن ربهم من کل امر سلام هی حتی مطلع الفجر عن ابن عمر قال سئل رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا اسمع عن لیلة القدر فقال هی فی کل[1] رمضان رواه الطحاوی ورواه ابوداؤد مرفوعا وقال رواه سفیان وشعبة عن ابی اسحاق موقوفا علی ابن عمر وعن انس عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من صلی من اول شهر رمضان الی اخره فی جماعة فقد اخذ بحظ

بمجرد حضوره ویتأذی بترك الافطار فیفطروا والا لا هو الصحیح من المذهب ۱۲۔

[1] قوله فی کل رمضان ففی هذا الحدیث انها فی کل رمضان فقال قوم هذا دلیل علی انها قد تکون فی اوله وفی وسطه کما قد تکون فی اخره قاله فی شرح معانی الآثار وقال ابن الملك ای لیست مختصة بالعشر الاواخر بل کل لیلة من رمضان یمکن ان یکون لیلة القدر انتهی وقال فی الدر المختار ولیلة القدر دائرة فی رمضان اتفاقا الا انها تتقدم وتتأخر خلافا لهما وثمرته فیمن قال بعد لیلة منه انت حر او انت طالق لیلة القدر فعنده لا یقع حتی ینسلخ

من ليلة القدر رواه الخطيب وعنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى المغرب والعشاء في جماعة حتى ينقضي شهر رمضان فقد اصاب من ليلة القدر بحظ وافر رواه البيهقي في شعب الايمان وعن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى العشاء الآخرة في جماعة في رمضان فقد ادرك ليلة القدر رواه البيهقي في شعب الايمان ورواه الطبراني باسناد حسن عن ابي امامة مرفوعا وعن عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني رأيت هذه الليلة في رمضان فتلاحى رجلان فرفعت رواه مالك والشافعي وابو عوانة وعن ابن مسعود قال من يقم[1] الحول يصب ليلة القدر رواه مسلم وروى ابو داؤد والترمذي والنسائي واحمد والبيهقي في شعب الايمان والدارقطني في الافراد وابن حبان نحوه وفي رواية للطحاوي عنه قال من قام السنة كلها اصاب ليلة القدر وفي رواية لمسلم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انها تطلع يومئذ لاشعاع لها وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يجتهد

شهر رمضان الآتي لجواز كونها في الاول في الاولى وفي الآتي في الاخيرة وقالا يقع اذا مضى مثل تلك الليلة في الآتي ولا خلاف انه لو قال قبل دخول رمضان وقع بمضيه قال في المحيط والفتوى على قول الامام لكن قيده بكون الحالف فقيها يعرف الاختلاف والا ففي ليلة السابع والعشرين انتهى واجاب ابو حنيفة عن الادلة المقيدة لكونها في العشر الاواخر بان المراد في ذلك رمضان الذي كان عليه الصلوٰة والسلام التمسها فيه والسياقات تدل عليه لمن تأمل طرق الاحاديث والفاظها كقوله ان الذي تطلب امامك وانما كان يطلب ليلة القدر من تلك السنة وغير ذلك مما يطلع عليه الاستقراء قاله في المرقات ۱۲۔

[1] قوله من يقم الحول الخ وفي رد المحتار وذكر في البحر عن الخانية ان المشهور عن الامام انها تدور في السنة كلها فقد تكون في رمضان وقد تكون في غيره قلت ويؤيده ما ذكره سلطان العارفين

في العشر الأواخر ما لا يجتهد في غيره رواه مسلم وعنها قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا دخل العشر شد مئزره وأحيا ليله وأيقظ أهله متفق عليه وعن عائشة قالت قلت يا رسول الله أرأيت إن علمت أي ليلة ليلة القدر ما أقول فيها قال قولي اللهم إنك عفو تحب العفو فاعف عني رواه أحمد وابن ماجة والترمذي وصححه وعن أنس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا كان ليلة القدر نزل جبريل في كبكبة من الملائكة يصلون على كل قائم أو قاعد يذكر الله عز وجل فإذا كان يوم عيدهم يعني يوم فطرهم باهى بهم ملائكته فقال يا ملائكتي ما جزاء أجير وفى عمله قالوا ربنا جزاءه أن يوفى أجره قال ملائكتي عبيدي وإمائي قضوا فريضتي عليهم ثم خرجوا يعجون إلى الدعاء وعزتي وجلالي وكرمي وعلوي وارتفاع مكاني لأجيبنهم فيقول ارجعوا قد غفرت لكم وبدلت سيئاتكم حسنات قال فيرجعون مغفورا لهم رواه البيهقي في شعب الإيمان۔

سيدي محي الدين ابن العربي في فتوحاته المكية بقوله واختلف الناس في ليلة القدر أعني في زمانها فمنهم من قال هي في السنة كلها تدور وبه أقول فإني رأيتها في شعبان وفي شهر ربيع وفي شهر رمضان وأكثر ما رأيتها في شهر رمضان وفي العشر الآخر منه ورأيتها مرة في العشر الوسط من رمضان في غير ليلة وتر وفي الوتر منها فأنا على يقين من أنها تدور في السنة في وتر وشفع من الشهر انتهى وقال في المسوى قال المحلي قال المزني وابن خزيمة أنها تنتقل كل سنة ليلة جمعا بين الأخبار قال النووي في روضة وهو قوي ومذهب الشافعي أنها لا يلزم ليلة بعينها وفي المنهاج ميل الشافعي إلى أنها ليلة الحادي والثالث والعشرين وفي العالمگيرية اعلم أن ليلة القدر يستحب طلبها وعن أبي حنيفة أنها في رمضان لا يدري أية ليلة هي وقد تتقدم وتتأخر وعندهما كذلك إلا أنها متعينة لا تتقدم ولا تتأخر انتهى وفي قاضي خان المشهور عن أبي حنيفة أنها تدور في السنة كلها وقد تكون في رمضان وقد تكون في غيره وصح ذلك عن ابن مسعود وابن عباس وعكرمة وغيرهم قاله في عمدة القاري ۱۲۔

باب الاعتكاف

وقول الله عز وجل ولا تباشروهن وانتم عاكفون في المساجد[1] عن علي قال لا اعتكاف الا في مسجد جماعة رواه ابن ابي شيبة وعبد الرزاق في مصنفيهما وروى الطبراني عن حذيفة مثله وعن حذيفة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول كل مسجد له مؤذن وامام فالاعتكاف فيه يصلح رواه الدارقطني وقال الضحاك لم يسمع من حذيفة وعن عائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان[2] يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى توفاه[3] الله ثم اعتكف ازواجه من بعده

[1] قوله في المساجد اي في مسجد جماعة هو ماله امام ومؤذن اديت فيه الخمس اولا وعن الامام اشتراط اداء الخمس فيه وصححه بعضهم وقال يصح في كل مسجد وصححه السروجي لكونه موافقا لاطلاق القرآن وهو اختيار الطحاوي قال الخير الرملي وهو ايسر خصوصا في زماننا فينبغي ان يعول عليه الدر المختار ورد المحتار وعمدة الرعاية مختصرا ١٢۔

[2] قوله كان يعتكف العشر الاواخر يستفاد منه ان اول الوقت الذي يدخل فيه المعتكف قبيل غروب الشمس وعليه الائمة الاربعة وطائفة من اهل العلم لان المعلوم انه كان صلى الله عليه وسلم يعتكف العشر الاواخر ويحث الصحابة عليه وعده العشر عدد الليالي فيدخل فيه الليلة الاولى والا لا يتم هذا العدد اصلا وايضا من اعظم ما يطلب بالاعتكاف ادراك ليلة القدر وهي قد تكون ليلة الحادي والعشرين كما جاء في حديث ابي داؤد فينبغي ان يكون معتكفا فيها لا ان يعتكف بعدها بذل المجهود ملتقط منه وقال مالك يدخل المعتكف المكان الذي يريد ان يعتكف فيه قبل غروب الشمس من الليلة التي يريد ان يعتكف فيها حتى يستقبل باعتكافه اول الليلة التي يريد ان يعتكف فيها ١٢ [3] قوله حتى توفاه الله الخ

متفق عليه وفي رواية لمسلم عنها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم أي ما احدثت النساء بعده لمنعهن المسجد كما منعت نساء بني اسرائيل وروى ابن عبد البر بسنده في التمهيد عنها قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايها الناس انهوا نساءكم عن لبس الزينة والتبختر في المساجد فان بني اسرائيل لم يلعنوا حتى لبس نساءهم الزينة وتبختروا في المساجد وعن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم صلوٰة المرأة في بيتها افضل من صلوٰتها في حجرتها وصلوٰتها في مخدعها افضل من صلوٰتها في بيتها رواه ابو داؤد وعن ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجود الناس بالخير وكان اجود ما يكون في رمضان كان جبرئيل يلقاه كل ليلة في رمضان يعرض عليه النبي صلى الله عليه وسلم القرآن فاذا لقيه جبرئيل كان اجود بالخير من الريح المرسلة متفق عليه وعن ابي هريرة قال كان يعرض على النبي صلى الله عليه وسلم القرآن كل عام مرة فعرض عليه مرتين في العام الذي قبض وكان يعتكف كل عام عشرا فاعتكف عشرين في العام الذي قبض رواه البخاري وفي رواية للترمذي عن انس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم

هذه المواظبة المقرونة بعدم الترك مرة لما اقترنت بعدم الانكار على من لم يفعله من الصحابة كانت دليل السنية والا كانت دليل الوجوب هذا ما قاله الشيخ ابن الهمام قال في عمدة القاري وهذه الزيادة تدل على انه لم ينسخ لقوله حتى توفاه الله تعالى وأكد ذلك بقوله ثم اعتكف ازواجه من بعده اي استمر حكمه بعده حتى في حق النساء ولا هو من الخصائص انتهى ـ اما المرأة فتعتكف في مسجد بيتها اي الافضل ذلك ولو اعتكفت في الجامع او في مسجد حيها وهو افضل من الجامع في حقها جاز وهو مكروه ذكر الكراهة قاضيخان لان موضع الاعتكاف في حقها الموضع الذي تكون صلاتها فيه افضل كما في حق الرجل وصلاتها في مسجد بيتها افضل فكان موضع الاعتكاف مسجد بيتها فتح القدير وعناية ملتقط منهما ۱۲ ـ له قوله فاعتكف عشرين الخ

يعتكف في العشر الاواخر من رمضان فلم يعتكف[1] عاما فلما كان العام المقبل اعتكف عشرين رواه ابو داؤد وابن ماجة عن ابي بن كعب وعن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اعتكف ادنى[2] الي رأسه وهو في المسجد فارجله وكان[3] لا يدخل البيت الا لحاجة الانسان متفق عليه وعن عبد الله بن عمر قال ان عمر بن الخطاب سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو بالجعرانة بعد ان رجع من الطائف فقال يا رسول الله اني نذرت في الجاهلية ان اعتكف يوما في المسجد الحرام فكيف ترى قال اذهب فاعتكف[4] يوما رواه مسلم وفي رواية له

وقيل يحتمل انه كان في العام الذي قبله كان مسافرا فلم يعتكف فلما كان العام المقبل اعتكف عشرين قاله في عمدة القاري ۱۲ ـ

[1] قوله فلم يعتكف الخ لعل هذا الحديث تفسير للحديث المتقدم قال الطيبي دل الحديث على ان النوافل المؤقتة تقضى اذا فاتت كما تقضى الفرائض اھ والظاهر ان التشبيه لمجرد القضاء بعد الفوت والا فقضاء الفرائض فرض وقضاء النوافل نفل قاله في المرقات وقال في الدر المختار في باب قضاء الفوائت وقضاء الفرض والواجب والسنة فرض وواجب وسنة انتهى قلت و تحقيقه في رد المحتار في باب قضاء الفوائت ۱۲

[2] قوله ادنى الي الخ ولا بأس ان يخرج رأسه الى بعض اهله ليغسله كذا في التاتارخانية قاله في العالمگيرية ۱۲ ـ

[3] قوله وكان لا يدخل الخ ومن الاعذار الخروج للغائط والبول واداء الجمعة فاذا خرج لبول او غائط لا بأس بان يدخل بيته ويرجع الى المسجد كما فرغ من الوضوء ولو مكث في بيته فسد اعتكافه وان كان ساعة عند ابي حنيفة رحمة الله عليه كذا في المحيط قاله في العالمگيرية ۱۲

[4] قوله فاعتكف الخ وقال الطحاوي فذهب قوم الى ان الرجل اذا اوجب على نفسه شيئا في حال

عنہ قال لما قفل النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حنین سأل عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن نذر کان نذرہ فی الجاھلیۃ اعتکاف یوم الحدیث وفی روایۃ للبخاری ومسلم انہ جعل علی نفسہ ان یعتکف یوما وعند ابی داؤد والنسائی والطبرانی بزیادۃ اعتکف وصم وفی روایۃ فامرہ ان یعتکف ویصوم وفیہ عبد اللہ بن بدیل قال ابن معین صالح وذکرہ ابن حبان فی الثقات وعن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم

شرکہ من اعتکاف او صدقۃ او شیء مما یوجبہ المسلمون للہ ثم اسلم ان ذلک واجب علیہ واحتجوا فی ذلک بھذہ الآثار قلت اراد بالقوم ھؤلاء طاؤس وقتادۃ والحسن البصری والشافعی واحمد واسحق وجماعۃ الظاھریۃ وبہ قال ابن حزم ثم قال الطحاوی وخالفھم فی ذلک آخرون لا یجب علیہ فی ذلک شیء قلت اراد بالآخرین ابراھیم النخعی والثوری وابا حنیفۃ وابا یوسف ومحمدا ومالکا والشافعی فی قول واحمد فی روایۃ واحتجوا فی ذلک بحدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما النذر ما ابتغی بہ وجہ اللہ رواہ الطحاوی عن عبد اللہ ابن وھب فی مسندہ فدل علی ان فعل الکافر لم یکن تقربا الی اللہ لانہ حین کان یوجبہ یقصد بہ الذی کان یعبدہ من دون اللہ وذلک معصیۃ فدخل فی قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نذر فی معاصیۃ اللہ واما حدیث عمر رضی اللہ تعالی عنہ فالجواب عنہ ان الشارع لم یأمرہ علی جھۃ الایجاب وانما ھو علی جھۃ الندب عمدۃ القاری والمرقات ملتقط منھما ۱۲۔

؎ قولہ فی روایۃ الخ کذا فی عقود الجواھر المنیفۃ وقال فی العرف الشذی قال الشافعیۃ لا یجب الصوم فی الاعتکاف وتمسکوا بحدیث المشکات بان فیہ اعتکاف اللیالی ولا صوم فی اللیالی اقول لا یجب الصوم علی مختار صاحب البحر فی اعتکاف النفل ویقال من جانب الشیخ ابن ھمام ان فی روایۃ البخاری لفظ الیوم ایضا ۱۲۔

؎ قولہ قال ابن معین الخ بذل المجھود ملتقط منہ ۱۲۔

یعود المریض وھو معتکف فیمر[1] کما ھو فلا یعرج یسأل عنه رواه ابوداؤد و ابن ماجة وعنھا قالت السنة علی المعتکف ان لا[2] یعود مریضا ولا یشھد جنازة ولا یمس[3] المرأة ولا یباشرھا ولا یخرج لحاجة الا لما لابد منه ولا اعتکاف[4]

[1] قوله فیمر کما ھو الخ والمذھب عند الحنفیة ان المعتکف لا یخرج لعیادة مریض ولا لصلوٰة جنازة لانه لا ضرورة الی الخروج لان عیادة المریض لیست من الفرائض بل من الفضائل وصلوٰة الجنازة لیست بفرض عین بل فرض کفایة تسقط عنه بقیام الباقین بھا وما روی عن النبی صلی اللہ علیه وسلم من الرخصة فی عیادة المریض وصلوٰة الجنازة فقد قال ابو یوسف ذٰلک محمول عندنا علی الاعتکاف الذی یتطوع به من غیر ایجاب فله ان یخرج متی شاء ویجوز ان تحمل الرخصة علی ما اذا کان خرج المعتکف لوجه مباح کحاجة الانسان او للجمعة ثم عاد مریضا او صلی علی جنازة من غیر ان کان خروجه لذٰلک قصدا قاله فی بذل المجھود وکذا فی البحر الرائق وعند الائمة الاربعة اذا خرج لقضاء الحاجة واتفق له عیادة المریض والصلوٰة علی المیت فلم ینحرف عن الطریق ولم یقف اکثر من قدر الصلوٰة لم یبطل الاعتکاف والا بطل ذکره الطیبی کذا فی المرقات ۱۲

[2] قوله ان لا یعود الخ وفی العالمگیریة ولا یخرج لعیادة المریض کذا فی البحر الرائق ولو خرج لجنازة یفسد اعتکافه وکذا لصلوٰتھا ھذا کله فی الاعتکاف الواجب اما فی النفل فلا بأس بان یخرج بعذر وغیره فی ظاھر الروایة فی التحفة لا بأس فیه بان یعود المریض ویشھد الجنازة کذا فی شرح النقایة للشیخ ابی المکارم ۱۲ ۔

[3] قوله ولا یمس الخ ویبطل بوطئ فی فرج انزل ام لا ویبطل بانزال بقبلة او لمس او تفخیذ ولو لم ینزل لم یبطل وان حرم الکل لعدم الحرج الدر المختار مختصرا ۱۲ ۔

[4] قوله ولا اعتکاف الا بصوم وقال فی الھدایة ثم الصوم شرط لصحة الواجب منه روایة واحدة ولصحة التطوع فیما روی الحسن عن ابی حنیفة رحمه اللہ تعالی لظاھر ما روینا وعلی

الا بصوم ولا اعتكاف[1] الا فی مسجد جامع رواه ابوداؤد وعن ابن عمر عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انہ کان اذا اعتکف طرح لہ فراشہ او یوضع لہ سریرہ وراء استوانۃ التوبۃ رواہ ابن ماجۃ وعن ابن عباس ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال فی المعتکف ھو یعتکف الذنوب ویجری لہ من الحسنات کعامل الحسنات کلھا رواہ ابن ماجۃ ٭

ھذہ الروایۃ لا یکون اقل من یوم وفی روایۃ الاصل وھو قول محمد رحمہ اللّٰہ تعالی اقلہ ساعۃ فیکون من غیر صوم لان مبنی النفل علی المساھلۃ الا تری انہ یقعد فی صلوٰۃ النفل مع القدرۃ علی القیام انتھی وقال الشامی فی رد المحتار قلت ومقتضی ذلک ان الصوم شرط ایضا فی الاعتکاف المسنون لانہ مقدر بالعشر الاخیر حتی لو اعتکفہ بلا صوم لمرض او سفر ینبغی ان لا یصح عنہ بل یکون نفلا فلا تحصل بہ اقامۃ سنۃ الکفایۃ ویؤیدہ قول الکنز سُنّ لبث فی مسجد بصوم ونیۃ فانہ لا یمکن حملہ علی المنذور لتصریحہ بالسنیۃ ولا علی التطوع لقولہ بعدہ واقلہ نفلا ساعۃ فتعین حملہ علی المسنون سنۃ مؤکدۃ فیدل علی اشتراط الصوم فیہ ۱۲۔

[1] قولہ ولا اعتکاف الا فی مسجد جامع قال الشمنی شرط الاعتکاف مسجد الجماعۃ وھو الذی لہ مؤذن وامام ویصلی فیہ الصلوات الخمس او بعضھا بجماعۃ وعن ابی حنیفۃ لا یصح الاعتکاف الا فی مسجد جامع یصلی فیہ الصلوات الخمس بجماعۃ وھو قول احمد قال ابن الھمام وصححہ بعض المتأخرین اھ وقال قاضیخان وفی روایۃ لا یصح الاعتکاف عندہ الا فی الجامع اھ وھو ظاھر الحدیث وعن ابی یوسف ومحمد یصح الاعتکاف فی کل مسجد وھو قول مالک والشافعی ھذا ما قالہ علی القاری وقال فی رد المحتار ھذا کلہ لبیان الصحۃ قال فی النھر والفتح واما افضل الاعتکاف ففی المسجد الحرام ثم فی مسجدہ ۱۲

تم الجزء الاول من زجاجۃ المصابیح ویلیہ الجزء الثانی اولہ کتاب فضائل القرآن

مؤلف ممدوح مدظلہ کے دیگر تصانیف

(۱) تفسیر سورۂ سیدنا یوسف علیہ السلام و گلدستۂ طریقت

تقطیع 1/16 رائل، ضخامت (۲۲۸) صفحات ہدیۂ (للعہ)

سورۂ سیدنا یوسف علیہ السلام کی ایک مبسوط تفسیر ہے۔ آیات کی مفید توضیح، روزمرہ کے مسائل کے حل کے علاوہ سالکین کے لیے سلوک طریقت کے مضامین بطور پند و نصیحت بکثرت موجود ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا دوسرا نام گلدستۂ طریقت رکھا گیا ہے۔

(۲) کتاب المحبت

تقطیع 1/16 رائل، ضخامت (۱۰۴) صفحات ہدیۂ (عاں)

کتاب کے ابتدائی حصہ میں انسان کے حقیقی مقام، مقصد زندگی اور اس کی وجہ تخلیق کو بڑی خوبی سے واضح کیا گیا ہے۔ اس کے بعد قرآنی آیات کے ذریعہ حب الٰہی حاصل کرنے کے ذرائع بڑے اچھے انداز میں بتائے گئے ہیں۔

نوٹ:۔ ہر دو کتابیں مؤلف ممدوح سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

(۳) گلزار اولیاء

تقطیع 1/16 رائل، ضخامت (۸۸) صفحات ہدیۂ (عمہ)
ملنے کا پتہ۔ مکتبہ محمدیہ زیر مسجد چوک حیدرآباد دکن

مشائخ نقشبندیہ رحمۃ اللہ علیہم کا تذکرہ ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شروع کرکے آخر تک ہر ایک شیخ طریقت کے حالات زندگی، ارشادات اور نصائح کو جمع کیا گیا ہے۔

(۴) علاج السالکین

کتاب کا موضوع نام سے ظاہر ہے۔ سالکین کا ایک اکسیر ہے۔ طبع اول ختم ہو چکی ہے۔ طبع دوم انشاء اللہ عنقریب شائع کی جائے گی۔